تاریخ بغاوت ہند

جسکا ترجمہ چند کتب معتبر تواریخ انگریزی سے پنڈت کنہیا لال صاحب سابق مترجم
چیف کمشنری ورحال مہاراجہ گڑہ امیٹھی کی منصرم ریاست نی زبان اُردو مین فرماکر

محاربۂ عظیم

۱۲۷۷

تاریخی نام رکھا حقیقت مین اسم بامسمّٰی ہی کہ بڑا معرکہ تھا اور واقعات صحیحہ وسوانح معتبرہ
ابتدای ۱۸۵۷ء سے اختتام ۱۸۵۸ء تک حتی الوسع معتبر تواریخ کی مقابلی سی لکھی

مطبع منشی نولکشور مین حسن تصحیح سی چھپی

صحیح نامہ اغلاط بغاوت ہند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۶	پہر	یہ	۲۳	۵	کراس گفتگو کا اس فقرہ سے	کہ اس گفتگو کا (اس فقرہ سے
۳	۱۲	مصاحات	مضافات			پا یا جاتا ہی کہ یہ گفتگو	پا یا جاتا ہے کہ وہ گفتگو
۴	۱۴	اونسی اوسی	اونہین سی			زبان انگریزی مین تحریر	زبان انگریزی مین تحریر
۵	۱۳	ممالک ہندو	ممالک ہند			ہوئی ہے اور اوسوقت	ہوئی ہے اور اوسوقت
۵	۲۶	نارضامندیکا	نارضامندیکی			ضرورتاً زبان سنائی گئی	ضرورتاً زبان ہندی مین
۷	۶	چولیدار	چوکیدار			تہی ترجمہ	سنائی گئی تہی ترجمہ
۷	۲۴	وصول	تقسیم	۲۳	۱۱	حیدرعلی سنے ہزارہا	حیدرعلی سنے بجبر ہزارہا
۸	۲	دیا	دی	۲۵	۹	اوپر بربادی اونکی بربادی	اوپر بربادی اونکی ہی
۹	۱۰	بشل کاغذ	بشل اجزای کاغذ سابق			سے	
۹	۱۲	رنگ مین بہی ہی اکثر	رنگ مین بہی اکثر	۲۷	۱۶	ساکنان صدر بازار سنے	ساکنان صدر بازار نے
۹	۲۷	اقوال	افواہ			کین	کیی
۱۱	۳	جرم	خرم	۳۲	۱۸	سوی شجاعت،	سور شجاعت
۱۱	۴	ناگبور	بارگبور	۳۳	۲۶	مقام میرٹھہ سے	مقام میرٹھہ مین
۱۱	۲۳	تم پر چاندہ ہوئی ہے	تم پر ضرور عائد ہوئی ہے	۳۸	۱	روبرو	اوپر
۱۴	۲۳	کرکے	سرکے	۳۹	۱	آتی	آگئے
۱۶	۱۹	رجبٹ مذکور سنایا جاویگا	رجبٹ مذکور کو سنایا جاویگا	۵۶	۱	چہٹی مکر	چہٹی پر
۱۶	۲۰	نہین ہی	نہین ہین	۵۷	۲۰	مستور	مسطور
۱۹	۲۲	یا شرح مین	یا نسخ مین	۶۳	۸	سررشتہ	سرسہ
ایضاً	ایضاً	قبل ازانے	قبل ازانی	۶۸	۲۷	ستکریان	سنتریان
۲۱	۷	منافق مذہب نہین ہے	منافق مذہب نہین ہی مگر کچہ	۹۴	۱۹	میم لوگون کی	ہم لوگونکی
		اور صاحب ممدوح	وقفہ درکار ہی اور صاحب ممدوح	۹۷	۱	جوانمردیسی	جوانمردی جسسے
۲۲	۲۰	بیہوا اس	بیجوا اس	۹۹	۲۵	بیہٹ جاتی تہی	بیٹھ جاتی تہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۴	۱	بشیر گنج	بشارت گنج	۲۲۲	۱۵	بمقام سنادر صاحب	بمقام سنادر تعزی صاحب
۱۰۶	۲۵	زیادہ	ارادہ	۲۲۸	۱۲	ہنگامی کہ جب	ہنگامی کے جب
ایضاً	ایضاً	تھا	تھی	۲۳۲	۲۰	بتاریخ ۱۴ اماہ جون	بتاریخ ۱۴ ماہ جون
۱۸۸	۱۳	تمکو	ہمکو	۲۳۶	۴	بطریق تیرول	بطور تیرول
۱۹۴	۲۲	مناسبت نہین ہے	مناسب ہے	۲۴۱	۲۷	گرنشت صاحب	گرفنٹہ صاحب
۱۹۹	۱۳	نارسی ہے رہ ہی آزاد	نارسی وہ ہی آزاد	۲۴۵	۱۷	للن علی	امن علی
۲۰۰	۳	فرقان حمید	فرمان حمید	۲۴۷	۱۸	وہی	رہی
۲۰۰	۱۶	فرقان حمید	فرمان حمید	۲۴۸	۷	حکم ہوا	حکم ہو
۲۰۴	۱	سیاہ گورہ سی طرح	بدلی سیاہ گورا سی کی طرح	۲۴۸	۲۶	۲۵ رجب	دوم رجب
۲۱۰	۲۴	مجا سے	مین نے	۲۵۰	۶	جرات سواے	خوب لڑائی
۲۱۳	۱۷	ہماری سوا انکی	ہماری سواری کیے جانے	۲۵۷	۱۳	سبے محل متصور ہوگا	سبے محل متصور نہوگا
۲۱۵	۲۰	وہ وہ بلا وقت شام	وہ وہ ملا وقت شام				
۲۱۶	۲۲	یہ بھی اقرار مشن اشتہار حفاظت ملک	یہ بھی قرار کیا ہے کہ حفاظت ملک	۲۵۷	۲۳	تیلی دروازہ	تیلی واڑہ
۲۱۷	۱۸	ایک سحر فرانسیس	اکثر سحر فرانسیس	۲۵۸	۲۶	مستحسن شود	مستحسن متصور شود

تمت

HYDERABAD STATE LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نامش بزبان گفتنم از بیخبریست ٭ وصفش بدہان گفتنم از بیخبریست ٭ فی الجملہ چنانست کہ دانم گفتن ٭ انصاف چنان گفتنم از بیخبریست

بعد حمد و نعت کے مدعا طراز ہے کہ حقیر پر تقصیر ذرہ مثال پنڈت **کنہیا لال** کہ بدو شعور سے آج کے دن تک کہ حیات مستعار قریب چہل کے پہونچی بدل و جان کار سرکار انگلشیہ مین مصروف و مشغول رہا تہا اب فلک کج رفتار و گردون دوّار نے ایسا چرخ مارا کہ روزگار سالہا سال ہاتہ سے جاتا رہا اس عرصہ بیکاری و ایام بیشغلی مین کوئی صورت ایام گذاری کی نظر نہ آئی ایکروز یہ خیال دل نیاز منزل مین گذرا کہ کچھ حال بلوہ ہندوستان کا کہ بعقل جو سابق مین اخبارات وغیرہ سے استنباط کیا تہا درج صفحہ قرطاس کرتا کہ دوستان دوستی شعار و شائقان خبر و اخبار کو ذریعہ شغل و دلبستگی بہم پہونچے یہ ارادہ روبروے احباب صادق الولا کے لباس ظہور مین کر کے مقبول نظر اون صاحب نظرون کے ہوا مگر ایک امر تنقیح طلب تہا اور وہ یہ کہ یہ عروس زیبا حلیہ فارسی سے مزین ہو یا خلعت اردو سے قطع آخرش صلاح دوستان دوستی شعار اسپر قرار پائی کہ زیور اردو اس پردہ نشین حجلۂ خفا کے واسطے بہت شائستہ اور زیبا ہے لہذا بتبعیت ارشاد صداقت نہاد احباب صادق الاتحاد و نیز اسلئے کہ ہر ایک شائق بے تکلف اسکے مطالعہ سے بہرہ ور ہو اور کسیطرح کی دقت تفہیم مین عائد نہو اس کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف مین تحریر کر کے نام اس کتاب کا **محاربہ عظیم** ۱۲۷۶ رکہا گیا وجہ یہ کہ اس نام کے حروف سے تاریخ طبع ہونے کتاب کی ظاہر ہوتی ہے اور لطف یہ کہ اگر اسمین لفظ ہندوستانی زیادہ کیا جاوے تو ۱۸۵۷ عیسوی یعنی سال شروع علامات فساد اوسمین سے نکلتے ہین اسواسطے یہ نام رکہا گیا اور جو کچھ اس کتاب مین درج ہے اوسکا حال ترجمہ دیباچہ مولف کتاب انگریزی سے واضح رائے اصحاب شوق ہوگا صرف اسقدر یہان تحریر کرنا کافی ہے کہ آخر کتاب مین جو مقدمہ تحریر ہوا ہے اوسمین مجمل اور یکجا حال اون تدابیر کا درج ہے جو واسطے اندفاع فساد و بلوۂ عام کے منجانب سرکار گردون وقار ظہور مین آئین تہین اور اوسمین حال جنگ دہلی بہی ثبت کیا گیا ہے وسمین نظر احوال جنگ مذکور حالات مقام مزبور مین بتسطیر نہین ہوا التماس بخدمات عالی ناظرین کتاب ہذا یہی ہے کہ احیاناً اگر کہین سہو یا غلطی نظر سے گذرے تو ظل عفو اوسپر ڈالین اور

اور اس حقیر ہیچ میرز کو بکلمات خیر یاد فرماوین الانسانُ مرکّبٌ من الخطاء والنسیان

خطاب بناظرین از مولف کتاب انگریزی

مولف ہیچ بیان کرنے حالات مرقومۂ ذیل کے دعوی تصنیف کا نہین رکہتا بلکہ جو لکہا گیا ہی وہ اکثر چٹہیات و اخبارات سے جو ممالک ہندوستان مین زمانہ مفسدہ مین مشتہر ہوئی تہے استنباط کیا ہے اور علاوہ اسکے اکثر حالات دلچسپ ایسے بہی ہین جو کبہی کسی اخبار سے ظاہر نہین ہوئی تہے اس سے ثابت ہی کہ مولف کو محنت صرف فراہم کرنی اخبار کی اور تصحیح کرنے حالات مختلفہ کی ہوئی ہے چونکہ فراہم کرنی مین احتمال غلطی کا بہی واقع ہوتا ہی لہذا عرض پرداز ہی کہ اگرچہ مولف نی ایسی غلطی بہی حتی الامکان واقع ہونی دی ہی الا اگر شاذ و نادر واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب ہذا سے امیدوار رہون کہ معاف فرماوینگی ترتیب دینی مین ان حالات کی مولف نی قید تاریخ کی بدین خیال نہین رکہی ہی کہ بعد از شروع مفسدہ مقام میرٹہ اور دہلی کی تمام ملک شعلہ ہو گیا تہا اور اکثر فساد پانچ پانچ چہہ چہہ مقامون مین ایک ہی تاریخ شروع ہوا پس فرض کرو کہ منجملہ ان مقامات کے دو کی اطلاع تو اوسیوقت ہوئی اور دو کی خبر ایک ہفتہ یا دو ہفتے بعد سننے مین آئی اور باقیماندہ دو جگہ کا حال صرف زبانی ہندوستانیون کے ظاہر ہوا جنکے اظہارات پر بنیاد ان کی تہا نہین ہو سکتا پس تاریخ وار حالات کیونکر درج ہو سکتا تہا اسی لحاظ سے مولف نی کچہہ قید تاریخ کی نرکہکر مقام وار اول سے آخر تک جو تہے تمام و کمال درج صفحات ذیل کیا ہر چند اس تالیف مین بباعث کم بہم پہونچنے حالات واقعی کے احتمال دگرگون ہو سکتا ہے مگر مولف کو یقین ہے کہ میری اس محنت کے نتیجہ یعنی اس کتاب سے آیندہ مورخان ہند کو ہیچ بیان کرنے حالات اس مفسدہ عظیم کے کہ جسکا ثانی کبہی کسی وقت اور کسی ملک مین نہوا ہوگا امداد کامل پہونچیگی ✠

دیباجہ مولف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان مین تہے ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عافیت تنگ ہو گئی تہی اور اوسکی آمدنی پر خلل عظیم واقع ہوا اور شجاعت و دلیری قلیل فوج ولایتی کی جو اس ملک ہندوستان مین مقیم تہی محک امتحان پر چڑہی اور آتش بغاوت اور ہواے فساد نہایت تیز ہوئی نامردانہ یعنی قتل عورات اور اطفال انگلشیہ سے تمام ملک مین پہیل گئی اور دغابازی اون لوگون کی نے جو اپنے تئین زمرہ وفاداران بتلاتی تہے نام سپاہ کو داغ لگایا اور ہندوستانی رئیسون نے بہی جنکی جان و مال کی ہستی اور حفاظت بباعث سرکار انگلشیہ کے ہوئی تہی حمایت و شراکت مفسدون کی نہ کی فوج کی مگر بافضال الٰہی تمام کوشش ان بیوفا اور بے ایمانونکی گو کہ ہزارون بڑے نامی قیدیان جیلخانہ اور ڈاکوان مشہور بدمعاش کی امداد بہی اونکو پہونچی کام نہ آئی اور خدا تعالی نے حفاظت انگلستان کی کی اور بروقت ضرورت شدید کومک بہی پہونچائی اور ہندوستان اب بہی انگلستان کا ہی اگرچہ آیندہ بہی زمین ہندوستان کی خون انگلستانیونسے آلودہ ہو اور گروہ قزاقان کے ملک کو خراب اور ویران کرین مگر بفضل خدا غلبۂ انگلستانیونکا تا ملک رہا ہی اور آیندہ بہی رہیگا اور چند روز مین جمیع امور بہیئت سابق امنیت اور آسایش کی حاصل کرینگے

قزاقان

قبل از بیان کرنی حالات جگر خون کن قتل انگریزان اور غارتگری اموال سرکار و رعایا جو امور کہ بعد از تاریخ دہم جنوری ۱۸۵۷ء وقوع مین آئے ہین مولف ارادہ رکہتا ہی کہ اول مختصر احوال اون واقعات کا بیان کیا جاوی کہ جو پہلے برپا ہونے فساد میرٹہ اور دہلی کے واقع ہوئے ہین کہ جنکی باعث مفسدون کو شدہ ترغیب اس امر کی ہوئی تہی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کر کے اپنے پسند کا بادشاہ مقرر کرین

راے اکثر اصحاب کی یہ ہی کہ یہ سرکشی جو ہندوستان مین ہوئی ہی اسکی تجویز کئی برس سے ہو رہی تہی اور اسباب کلکتہ مین وجوہ اسکے ظاہر ہوتی ہین مگر تمام کاغذ سے جو نظر مین آئے ہین ایسی دلیل قوی کوئی اونمین نہین ملتی کہ جس سے اوسوقت اتفاق ملنے اس امر پر ہوتا کہ

مقدمت

جنگ ایران سے ارادہ اس فساد کا نزدیک مفسدان کامل شروع ہوا تھا اوسوقت مین یعنی اوپر ختم ہونے سال گذشتہ اور شروع ہونے سال حال کے کچھ علامات اسکی ظاہر ہوئی تھین ہنوز خبر فتح ہرات بخوبی ہم تک نہین پونہچی تھی کہ آوازہ جنگ چین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک اودہ اور نیپال مصروف ہوئی اور ملک برہما جو ہمارے قبضہ مین تھا اوسکی حفاظت کا بھی فکر درپیش ہوا اور ممالک نظام اور دکن اور گوالیار اور راجپوتانہ اور اضلاع سونتھال مین بھی انتظام قوی اور ارسال افواج ضرور پڑا اور یہ بھی پایا گیا کہ ہندوستانی فوج ولایتی کی طاقت ضعیف سمجھتے ہین اور اکثر معاملات جنگی مین کمی تصور کرتے ہین خصوصاً مقدار نفری فوج ولایتی جو ہندوستان مین تھی اونکے نزدیک بہت کم تھی اور گفتگو سے صلح جو فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے درپیش تھی اوسکی طرف سے اور خلجان خاطر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ پھر بھی ایک دام بلا مبسوط ہونے والا ہے

جب ہماری فوج نے مقام محمرہ مین فوج ایران پر فتح پائی تو درمیان اموال غنیمہ خیمۂ شاہزادے سے دستیاب ہوا تھا ایک اشتہار مشتہرہ شاہ ایران جسپر دستخط بھی شاہ کے تھے مگر تاریخ تحریر نہتھی برآمد ہوا مضمون اوسکا یہ ہے چونکہ سرکار انگلشیہ نے بوجہ طاقت وقدرت اپنی کے جو اوسکو بباعث فتح ہند اور بسبب فوائد جو اوس فتح سے حاصل ہوئی ہین یہ ارادہ کیا ہے اور بلکہ طریق زیادتی کا بھی بدین خیال اختیار کیا ہے کہ تمامی ملک مشرق قبضہ سرکار مذکور مین آجاوے اور اسی نیت سے سرکار مزبور نے عزم فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم مین بہت سی دقت اور تباہی اور شکست فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان مین بڑا فتور برپا ہوا اور سرکار انگلشیہ نے لاہور اور پشاور اور دیگر مضافات افغانستان فتح کر لیے اور اس فتح سے اونکا قصد یہ ہے کہ ملک ایران پر تسلط ہوں اور وہ یہ چاہتے ہین کہ ہماری خط کتابت کسی رئیس افغانستان سے کہ جو ہمارے ہمسایہ اور ہم مذہب ہین اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق رہے ہین نہووے اس سے غرض اونکی یہ ہے کہ اونکو راستہ واسطے آنے ایران کے ہر طرف سے ملے اور بشرط دست قدرت شاہ ایران کو بطور راجہ ہاے ہندوستان زیرنگین کرین اور مذہب اسلام کو خراب کر کے مثال مذہب مسلمانان ہندوستان مین بھی فتور ڈالین اور اس مطلب کے حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے فوج کشی اوپر ملک ایران کے شروع کی ہے اور جہال ودہاقین کو بدغابازی و بے ایمانی فریب و دیگر مصدر افعال ناشائستہ ہوئے تھے اور سرکار ما بدولت نے ہنوز کوئی تدبیر بعوض ایسی حرکات ناشائستہ کے عمل مین نہین لائی ہے گو کہ اوس سرکار نے بخیال ضعف سلطنت حرکات ناشائستہ و بدعہدی کے یہان تک پونہچائے ہین کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے نوکری سرکار انگلشیہ شاہزادہاے و نشینان ملازم ایران کو دیتے ہین اور بطور زبفریب وکارستانی دعوےہاے باطل و تجویزات نادرست پیش کر کے عزم حصول مطلب دلی کیا چاہتے تھے کہ رفتہ رفتہ تمام افتراپردازی اونکی ظاہر ہوگئی الغرض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک ایران مین بھیجی اور چونکہ یہان گمان بھی ایسے امر کا نتھا اور اسی سبب سے کچھ طیاری عمل مین نہ آئی تھی ایک قلعہ ملک اسلام جو برلب دریاے شور واقع تھا اور فوج قلیل اوسمین بطور محافظ قائم تھی اونکے قبضہ مین آگیا اور چونکہ کچھ اور فوج شاہی وہان موجود نہ تھی قلعہ مذکور مین جا کر فوج انگلشیہ قائم ہوئی مگر جب اونہون نے دیکھا کہ پیش قدمی اوس جگہ سے باعث تردد ہوگا اور اوس قلعہ سے باہر نکلنا گویا ماہی بے آب کیطرح بیقراری مین پڑنا ہے وہین مقیم رہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیرہاے آبدار شجاعان اسلام اونکے تن مین دم باقی نرکھتی

لیکن حضور ما بدولت شاہنشاہ کو اب موقع اظہار مکنون خاطر وطیب دل بباعث بدعہدی سرکار انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام ما بدولت صادر ہوئے ہین کہ فوج بیشمار سرحدات ممالک پر جمع ہون اور بنام فوج نصرت قرین حکم محکم شرف نفاذ پایا ہے کہ بطرف سرحد روانہ ہو کر دشمنان دین کو

نکال دین اور اس خس و خاشاک کو بجانب دریاے مغرب منتشر کر دین خدا جسکو چاہے فتح بخشتا ہے امداد بمطابق قرآن پیغمبر جسنے تکلیف تمکو دی اور جسنے تکلیف پیغمبر کو دی ہر ایک ساکن ایران کو فرض عین سمجھنا چاہیے کہ موجب قول جو تمکو مارنا چاہتا ہے اوسکو تم بنام خدا مارو کاربند ہون اور ہر ایک کبیر و صغیر غریب و امیر عالم و جاہل رعیت و سپاہ کو چاہیے کہ واسطے محافظت دین محمدی کے ہمت کرین اور کمر شجاعت چست باندہ کر باسلاح و یراق اپنے جسمونکو زیب و زینت دین اور ہر ایک عالم و واعظ کو چاہیے کہ مساجد و مقامات جرگہ و جلسہ اور منبرون پر ندائے عام دیوین کہ ہر ایک شخص بنام خدا جہاد پر آمادہ ہو اور اس سعیہ رضیہ سے غازیان راہ خدا مستوجب وعدہ آنحضرت ہونگے بالتحقیق ہم اون مین سے ہین جو براہ خدا لڑتے ہین لیکن چونکہ فوج ظفر موج نے ہنوز شمشیر دشمنون پر علم نہین کی تہی اور اوس گروہ ہمت شوق کو اجازت کوچ کرنیکی اب تک حاصل نہین ہوئی ہے اسواسطے ما بدولت نے تقرری افواج بدین نمط فرمائی ہے کہ امیر الامرا مرزا محمد خان کشکچی باشی اور میر علیخان شجاع الملک اور دیگر جرنیلان و کمانیر مع پچیس ہزار سپاہ کے بطرف فارس اور شاہزادہ نواب صمصام الدولہ مع بیس ہزار سپاہ کے بجانب محمرہ اور غلام حسین خان سپہ دار اور جعفر علیخان سرتیپ بافسری رجمنٹہاے و رسالہ ہاے مع کرانچی داعی و آذربیجان و کرمان بقدر بیس ہزار کے بطرف کرمان روانہ ہون اور بنام نواب احتشام السلطنت حکم ہوا ہے کہ براہ کچ و جو واقع ملک سندہ ہین اور بنام سرداران افاغنہ مثل سردار سلطان احمد خان و سردار شاہ دولہ خان و سردار سلطان علیخان و سردار محمد عالم خان حکم نافذ ہوا ہے کہ براہ افغانستان مع تیس ہزار سپاہ و چالیس ضرب توپ و دیگر سامان بیشمار حرب و ضرب بجانب ہندوستان روانہ ہون اور بفضل الٰہی امید ہے کہ اس فوج قہار کو فتح نصیب ہوگی

اب یہ امر ضروری ہے کہ اقوام افاغنہ و دیگر باشندگان افغانستان جو ہم مذہب ایرانیونکے ہین اور جو واسطے دین قرآن و رتبہ اور مسائل محمدی کے پیرو ہین شریک جہاد ہون اور دست امداد براہ دراز کرین اور بعد وصول کرنے اس خوش خبری کے بموجب قول محمد کے کاربند ہون بالتحقیق جو با ایمان ہین وہ آپس مین بہائی ہین اور اس حکم خدا کو عمل مین لاوین کہ خدا با ایمانونکے امور کو بے ایمان اور مشرکونکے عمل سے مختلف اوزان مین وزن کریگا اور واسطے فرو کرنے اس فساد کے یہی صرف ضرور نہین کہ ایک جزوی گروہ حق پرستونکا آمادہ محافظت دین ہو بلکہ لازم ہے کہ تمام باشندگان ممالک ہمارے حکم کی متابعت کرین اور یہ بہی واضح راے اقوام افاغنہ ہو کہ شہنشاہ ایران کا ارادہ ہرگز نہین ہے کہ جانب افغانستان ملک گیری کرے بلکہ یہ خواہش ہی کہ ملک قندہار سردار رحم دل خان اور خاندان کہندل خان کو ملے اور حاکم کابل اپنے ملک مقبوضہ و مفتوحہ مین حکمران رہے مگر منشاء ہمارا ہی کہ سب متفق جہاد بخلاف دشمنان دین ہون اور انہین شمار ہون جنکے نسبت آنحضرت نے یہ فرمایا ہی کہ رحمت خدا اون پر نازل ہوتی ہی جو جہاد مین لڑتی ہین اور ہمکو یقین ہی کہ بعد ملاحظہ اس اشتہار کے سردار دوست محمد خان امیر کابل جسکی خواہش دلی ہمیشہ سے یہ تہی کہ فوج ایران جانب افغانستان متوجہ ہو اور رابطہ دوستی و اتحاد اس سلطنت ایران سے پیدا ہو کہ اس وسیلہ سے استحکام اوسکی سلطنت کا بخلاف گمراہان از راہ راستی متصور ہو شامل ہمارے اس امر خیر مین ہونگے اور اس جہاد مین بہت ایک گروہ حق پرستونکے ہو کر غازی ہندوستان کہلاوینگے کیونکہ یہ خارج از قیاس ہی کہ وہ طلبگار ایسی قوم کی دوستی کے ہونگے جسکی شان مین پیغمبر نے یہ فرمایا ہی بالتحقیق وہ تمکو پیار نہین کرتی تم بہی اونکو پیار نکرو اور یہ بہی عقل گوارا نہین کرتی کہ وہ اعلیٰ دولت دنیا کی ایمان فروشی کرینگے — یہ اشتہار واسطے اطلاع اور آگہی حق پرستونکی مشتہر ہوا ہی اور انشاء اللہ جمیع پیروان اسلام ساکن ہند و سندہ بہی ہمارے شریک ہونگے اور اس قوم نصارا سے عوض اون زیادتیونکا لینگے جو مذہب پاک پر اونسے عائد ہوئی ہین اور کسی چیز سے اس امر نیک مین دریغ نکرینگے فقط

اشتہار مندرجہ بالا مین مضامین محررہ ذیل بعبارت صاف درج ہین اوّل یہ کہ مسلمانان ہندوستان کو محل خطر ایمان بباعث مداخلت بیجا اور فریبانہ حرکات انگلشیہ دربارۂ تغلب و تصرف ملک سمجھنا چاہیے دوم یہ کہ جو جنگ شاہ ایران شروع کرتا ہے وہ مذہب کے واسطے ہے اسواسطے تمام مسلمانان مسلم الایمان کو چاہیے کہ مسلح ہوکر واسطے حفاظت دین محمدی کے مستعد اور آمادہ ہوکر براہ خدا انصارا کو ہلاک او نیست و نابود کردین سوم یہ کہ واسطے جانے ہندوستان کے اور مدد کرنے باایمان ساکنین ولایت مذکورہ کے افواج آراستہ اور مقرر ہوئی ہے چہارم یہ کہ شراکت کی استدعا اور کلیہ فساد کی درخواست ہر ایک رئیس و غریب پیر و جوان سے کی گئی ہے پنجم یہ کہ تمام باایمان آدمیونکو اطلاع دیجاتی ہے کہ یہ جنگ صرف بعوض رخنہ و تخلل کے جو از دست انگلشیہ دین متین محمدی مین واقع ہوئی ہین قائم کی گئی ہے پس ہمارے نزدیک مضامین مذکورہ بالا کچہ نکچہ واسطہ اس مفسدہ عظیم سے کہ اب فرو ہوگیا ہے رکھتے ہین

مشہور ہے کہ شراکت شاہ معزول اودہ کی بہی اکثر کاغذ سے جو اوسکے قیامگاہ سے برآمد ہوئے اور خبر اوسکے دستخط موجود مین پائی جاتی ہے فوراً بعد از تسلط سرکار انگلشیہ بملک اودہ جو بماہ مارچ ۱۸۵۶ عیسوی وقوع مین آیا تہا شاہ معزول نے رسم سل و رسائل ساتہ شاہ دہلی کے شروع کیا اور لکہا کہ تمام فوج ہندوستانی جو ملازم سرکار ہین انکو ترغیب اس امر کی دیجاوے کہ وہ تمام یک تن ہوکر ایک روز جو بعد ازین قرار پاوے یکبارگی فساد شروع کرکے اپنے افسران انگریزی اور دیگر انگریزونکو اور ہندوستان زا عیسائیونکو جہان پاوین ہاتہ لگتے ہی قتل کرین اور تمام راجہ ہا و رئیسان ہندوستانی کو صلاے عام واسطے شامل ہونیکے دین اور بعد از قتل کرنے یا بہگا دینے فوج گورہ کے تمام ممالک ہندو و مسلمین کو جو قبل از آمدن قوم غربی اور مردود فرنگیونکے قبضہ اقتدار اولیاے شاہنشاہی مین تہین دوبارہ تسلط شاہنشاہ دہلی مین کردین اور اول قدم جو شاہ معزول نے اس جادہ مفسدہ پر رکہا تہا وہ یہ تہا کہ جو دو رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۱۹ اور ۳۴ اوس زمانے مین مقام لکہنؤ مین قیام پذیر تہین انکو ترغیب اس امر کی دے اور بروقت تبدیلی معمولی افواج ۱۸۵۵ و ۱۸۵۶ء یہ دونو رجمنٹ لکہنؤ سے تبدیل ہوکر ایک تو برہام پور اور دوسری بارکپور کو روانہ ہوئی مگر تخم فساد جو انکی زمین دلمین بویا گیا تہا اونکی ساتہ مقامات مذکورہ مین پہونچا اور درمیان ۱۸۵۷ء کے سپاہیان رجمنٹہاے مذکور خصوصاً سپاہیان رجمنٹ ۳۴ درپے ترغیب سرکشی بدیگر رجمنٹہا رہے اور ہر ایک رجمنٹ ہندوستانی سے خط کتابت اس امر مین کرتے رہنے اور فہمایش کرتے رہے کہ حمایت اور پاسداری اپنے قدیم بادشاہونکی بہتر ہے اور سبب ناراضامندی کا اسطور پر بیان کیا کہ اونکے اکثر حقوق بباعث تسلط سرکار کے ملک اودہ پر اور بسبب بہرتی ہونے اکثر اقوام سکہہ و پنجابی فوج انگلشیہ مین فروگذاشت ہوگئے اور آیندہ کو زیادہ تر قباحت ہوگی کیونکہ جو فائدہ خدمت سرکار مین ابتک اونکو حاصل ہوتا تہا وہ اب سکہہ وغیرہ کو ملیگا اور تلقین کرتے رہے کہ یہ وقت ہے جو بادشاہان و رئیسان ہند اپنی حق رسی کے واسطے جو مدت مدید سے بباعث غلبہ انگلشیہ کے معرض تلف مین آگیا تہا مستعد ہون اور سپاہ کو لازم ہے کہ اپنی قدیم بادشاہونکی رفاقت کرین اور ان عیارونکی صحبت سے فراغت حاصل کرین

اشتہار فارسی کا جو کہتے ہین کہ شہر دہلی مین برآمد ہوا تہا اوسمین درج تہا کہ جو تدبیر واسطے سلطنت ہند و قتل عام کل سفید رویون کے بنظر دوبارہ قائم کرنے خاندان تیموریہ شہر دہلی مین کی گئی ہے اوسمین شرکت اہل اسلام کی ہوئی ہوگی اور اونہون نے کوشش بلیغ بیچ بونے تخم ناخوشی و ناراضامندی کا بیچ مزرعہ دل فوج ہندوستانی کے کی ہوگی

کیا عجب ہے کہ سخنان مذکورہ بالا سبب اس مفسدہ کا ہوئے ہون مگر ہمارے خیال مین یہ آتا ہے کہ اشتہار شاہ ایران نے تمام ملک کے

پختہ مسلمانون کے دل مین خلل ڈالا کہ اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ جس تدبیر سے ہو سکے حکومت سابق جو سالہا سال سے اونکے حیطۂ اختیار اور اقتدار سے باہر ہو گئی ہے حاصل کرین امر نیز بااتفاقی جو حالات مدراس اور بمبئی مین ظاہر ہوئی تھی اوس سے بھی پایا جاتا ہے کہ محض رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اودھ مطلب اصلی اور علت غائی اس فساد کی نہ تھی اور یہ رای پایۂ صدق کو بھی پہونچی ہے کہ جب خبر سرکشی کی ملک اطراف مین پہونچی تھی تو عالم اور مؤذن شہر مذکور کے درباب صداقت اور راستی اس عزم سرکشی کے مساجد وغیرہ مین بیان کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالی برکت اس مہم سرکشان کو بخشے

ایک اخبار اخبارات بمبئی مین سے مخبر ہے کہ اضلاع شمالی و مغربی مین پوربیہ یعنی ساکنین مشرق اصل ترغیب دہندہ و برانگیختہ کنندۂ فساد ہین دیگر اطراف مین گفتگو یہ ہے کہ ہندو بیچارہ با اختیار مسلمین ہین جب چاہا اونسے خدمت لی اور جب چاہا معطل کر دیا مگر اسبات کا تحقیق کرنا مشکل ہے یہ تو بظاہر ہے کہ ہندو بھی بدرجہ مساوی شریک مفسدہ تھے اور اونہون نے بھی ہمراہ مسلمانونکے سرکشی کی تھی ہرچند چند عرصہ تک علامات دلسوزی سرکار اونسے ظہور مین آئی تھے مگر یہ بدین مراد اختیار کی گئی تھی کہ آیندہ کو زیادہ تر قباحت سرکار انگلشیہ کو اس اعتبار سے لاحق ہو مختلف اقوام مقامات چھاونی وغیرہ جہان فساد شروع ہوا بمجرد سننے خبر مفسدہ کے مستعد بدنظمی ہوئے مگر انکی حرکات یہ تھین کہ صرف خلقت اور آبادی کو لوٹتے تھے اور مفسد بخیال تمام عورات اور اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ بنیاد عیسائیونکی برکندہ ہو آدمی بسبب تغیرات شہر و تھمین مدین ارادہ جاتی تھی کہ انتظام سرکار مین کسی طرح خلل انداز ہون اور ہندوستانی سپاہیون کے دل بجانب فساد مائل کرین اور سرکشی نے نہایت جلد پھیل کر ملک کو تباہ کیا تدابیر اور تراکیب جو مفسدین اس فساد کے برپا کرنے مین عمل مین لائے ہین وہ اونسے زیادہ بدنما و قبیح ہین جو کبھی کسی آدم وحوش سیرت و بہائم سرشت سے کہ جنکا نام بھی زمرۂ انسان مین لینا بیجا ہے وقوع مین آئے ہون مگر موجدان سرکشی نے درباب وقت مناسب اور درباب قوم جسکے خلاف اونہون نے فساد کیا بڑا دھوکا کھایا اونکو جوش خام خیالی بلکہ جنون سے ترغیب سرکشی ہوئی ہے اور یہ امر انکی تدبیر حصول مطلب اور حالات تعجب آمیز سے اور انہونے راست نیتی اور درست کرداری کے خلاف ہے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو اونکو سالہا سال صحبت ایسے داناؤنکی رہی ہے جنکی نیت ہمیشہ مصروف اسکی تھی کہ ان لوگونمین بھی دانائی اور علم اثر پذیر ہو اوسنے ایک قدم بھی جہالت اصلی اور وحشت ذاتی سے اونکو بالاتر نہین کیا ایک پردہ خفا اب تک اس واقعہ قبیحہ مین حائل ہے مگر عرصۂ قلیل مین مصروفان عرصہ ہنگامہ کو طاقت بی نہایت جو اہل انگلستان کی ہے معلوم ہوگی اور سوائے بربادی کے اور کچھ اونکے نصیب نہوگا بہت جلد اون لوگونکو بالتحقیق واضح ہوگا کہ اونکی جد و جہد ایسی تھی کہ جیسے طاقت سحر سے کسی جسم بیجان مین پیچ و تاب پیدا ہوتا ہے مگر یہ اونکے خیال خام مین نگذرا کہ آسیب اور اسرار جو انکو خوف دیتے ہین اور نزدیک حکما و فضلا کے اونکا اثر کچھ بھی نہین ہوتا سعادت طاقت و تسلط انگلشیہ ایسا یقینی امر ہے جیسے شکستہائے متواترہ جو مفسدین کو بخلاف ہماری افواج کے نصیب ہوئی ہین جو کچھ کہ نقص اوس سرکار کی تھی قطع نظر اسکے اب بتحقیق وظاہر ہے کہ کیا امر مناسب وقت سرکار کے ہے اب وہ طاقت اور قوت سرکار حقیقی کام مین آویگی جس سے واضح ہوگا کہ اسباب حفاظت رعایا بخلاف حملہائے مردمان مفسد اور سامان دوبارہ قائم کرنے حکومت سرکار بقاعدہ مستحکم تر از سابق سرکار کے پاس مستعد کافی و موجود ہ

علامات مفسدہ

بتاریخ ۲۴ جنوری چھاونی رانی گنج مین آگ لگی اور بعد از دو یا تین راتونکو بنگلہ سارجنٹ میجر صاحب کا بھی وہی حال ہوا اور بتاریخ ۲۵ ماہ مذکور دفتر تار برقی بمقام بارک پور بھی آتش دیدہ ہوا اور اسیطرح بادشاہ ناری نے جائزہ اسباب اکثر مقامات اضلاع شمالی و مغربی کا لینا شروع کیا

بماہ فروری ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو نزدیک اہل انگلستان کے اوسوقت مین حقیر اور ہیچ تھا مراد اس امر سے انقسام نان یعنی چپاتی ہے اوسوقت مین دریافت ہوا تھا کہ چوکیداران اضلاع مابین فرخ آباد اور گورگانوہ اور باندا تقسیم نان گندمی ہمہ تن مصروف ہین اور بعد دینے روٹیونکے رسید اونکی پٹواری دیہ سے بعد تصدیق تھانہ طلب کرتے ہین

طریق تقسیم نان کا یہ تھا کہ چوکیدار دیہ دو روٹیان لیکر اپنے قریب کے گانو مین جاتا تھا اور وہ روٹیان وہان کے چوکیدار کو دیکر کہتا تھا کہ چھہ روٹیان اور بناکر چوکیداران دہات قرب وجوار کو دو دو فی نفر دیکر یہی طریق تقسیم بہ بات آیندہ سمجھا دینا اور ہر ایک چوکیدار دو نان اونمین سے اپنے پاس موجود رکھتا تھا کہ اگر کوئی شخص یا حاکم وقت طلب کرے تو پیش کیجاوین اور یہ ہدایت فوراً تعمیل کی گیی تھی اور روٹیان دیہ بدیہ تقسیم ہوئین

ایک چٹھی مورخہ صاحب مجسٹریٹ بہادر گورگانوہ جسمین طریق انقسام نان وطرز تعمیل ہدایت درج ہے ذیل مین لکھے جاتے ہین

ترجمہ چٹھی بطور رمز وکنایہ

مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ ایک امر درمیان اکثر دہات اس ضلع کے واقع ہوا ہے جسکی غرض کچھ اب تک ظاہر نہین ہوئی چوکیداران دہات ضلع ہذا کو بضلع متھرا ہین کچھ روٹیان گندم کی واسطے تقسیم کرنے تمام ضلع کے ملی ہین

نان مذکور اسطرح پر تقسیم ہوتی ہین کہ ایک چوکیدار دیہ وقت وصول نان مذکور کے پانچ یا چھہ اور ویسی ہی روٹیان بناکر تقسیم کرتا ہے اور اسیطرح روٹیان دیہ بدیہ پہونچ گیی ہین اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہے کہ گانون گانون یہ روٹیان تقسیم ہوگیین

آج یہ روٹیان دہات ضلع گورگانوہ مین بھی تقسیم ہوگئیین اور لوگون کو یہ خیال ہے کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہین

دستخط ڈبلیو فورڈ مجسٹریٹ

پرچہ اخبار جو اضلاع شمالی ومغربی مین بہت معتبر ہے اوسمین درباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل مستہزیانہ درج تھا

ہمارے ناظرین اخبار کو قصہ اوس نامعلوم سوار کا یاد ہوگا جو ہمراہ وبائے ہیضہ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا مشتہر ہوا تھا ویسا ہی کوئی شخص شاید اب پھر ان اضلاع مین آنے والا ہے جہان بنظر گندہ ہونے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہے اگر ہمکو درباب انتظام ملک کے کچھ شک ہوتا یا ضعف پایا جاتا تو شاید لوگونکو توجہ بجانب اندفاع اس شعلہ بدبختی کے بعوض ان گرم روٹیونکے ہوتی مگر اب اگر کچھ تحقیقات درباب اصلیت اس امر کے گو کہ کچھ اور قدر سے حال اس واقعہ کا زبانی خوش آمد گویونکے واضح بھی ہو تو بھی باعث استعجاب و استغراب ہوگا جیسے شہر لندن مین ڈیوک اف یورک سے براہ تھی وود ہوک کریٹ برنز سٹریٹ تک ہوا تھا

قریب تین ہفتہ بعد از وصول ہونے نانہاے مذکور کے ضلع دہلی مین یعنی تاریخ پنجم ماہ مارچ تک جمیع اضلاع قرب وجوار دہلی ولکھنو و دیگر مقامات اودہ مین پھیل کر روہیلکھنڈ بلکہ تمام اضلاع مین جنکو اپر انڈیا کہتے ہین پہنچ گئے تھین ظاہر ہے کہ کوئی امر بہتر اس سے واسطے شامل کرنے تمام مسلمانونکے ایک خاص امر مین اور حسب دلخواہ عمل مین لانے اوس امر کے نہین معلوم ہوتا

بعد ازین مقدمہ کارتوس درپیش ہوا جسکو اصل باعث اس فساد کا کہتے ہین ایک بیان تو اوس حال کا جسکے باعث شبہ سپاہیونکو دلشکن پیدا ہوا

یہ ہے کہ حسب ہدایت واسطے استعمال کرنے رائفل کے جو ایک نئے وضع کی بہت دور رس بندوق ہے بمقام کلکتہ میں نو ہجری تو حاکم بالادست نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ کے دیا بنگالی مذکور نے اوس مقام تک ترجمہ خوب کیا کہ جہان بیان کارتوس کے بنانے کا تھا اور اس جگہ پہونچکر متامل ہوا گویا اوسکے دل میں خود بخود کچھ وہم پیدا ہوا وجہ کیا کہ جس چیز سے کارتوس کو چکنا کرنا لکھا تھا وہ ایک لفظ انگریزی میں ایسا تھا کہ جسکے معنی چربی گاو کے ہے اور عرفاً معنی چربی بز وغیرہ کے بھی اوس سے لیتے ہیں اس شبہ سے بنگالی مذکور نے اوس حاکم بالادست سے جسنے ہدایت ترجمہ کیواسطے دی تھی استفسار قسم چربی کا کیا حاکم ممدوح نے اوسکو اصل معنی لفظ سمجھا کر حکم دیا کہ ہندی زبان میں اس چیز کو جو کہتے ہیں وہ درج کرنا چاہیے چنانچہ مترجم نے بعد تامل بلا لحاظ موقع معنی تحت لفظی لکھکر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت اس امر کی ہوگئی کہ کارتوس ایسے چیز سے چکنے کئے جاتے ہیں کہ جسکو ہندو و مسلمان کوئی منہہ میں نہیں لیتا اور بسرعت برق یہ خبر تمام روے زمین میں شہرت پذیر ہوئی

ایک اخبار اخبارات کلکتہ میں سے درباب اس مقدمہ کارتوس کے اس طرح پر بیان طراز ہے اور یہ روایت بھی اوسیقدر درست و قرین قیاس معلوم ہوتی ہے جسقدر بیان مسبوق الذکر صحیح اور درست ہے

کہ جب سرکار نے استعمال انفیلڈ رائفل کا اس ملک میں قرار دیا تو واسطے طیاری کارتوس کے جو موافق اوسکی نال کے ہوں ٹھیکہ دار مقرر کیے بلکہ انگلستان میں سنا ہے کہ ایسے کارتوس بچربی گاو طیار ہوتے ہیں مگر اس ملک ہندوستان میں بوقت ٹھیکہ دینے کے کوئی شے بجربی کا قرار دینا مناسب تصور نہوا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی راے پر منحصر کیا گیا تھا الغرض مقام دمدم میں ان کارتوسونکا طیار ہونا مقرر ہوا اور ایک تعلیمگاہ بھی مقام مذکور میں واسطے تعلیم سپاہیونکے بیچ قواعد اس رائفل کے قرار دی گئی اور ہنوز سپاہیون نے مشق سر کرنے رائفل مذکورہ بالا کی شروع بھی نہیں کی تھی کہ ایکروز ایک خلاصی جو کارخانہ طیاری کارتوس میں ملازم تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا برہمن تھا اور تعلیمگاہ کارتوس میں فن رائفل سیکھتا تھا ملا سپاہی مذکور کے ہاتھ میں ایک لوٹہ تھا اور خلاصی مذکور نے اوس سے تھوڑا پانی پینے کو مانگا سپاہی نے انکار کیا کیونکہ وہ خلاصی مذکور کی ذات سے واقف تھا خلاصی نے بجواب اوسکے کہا کہ ذات کیا پوچھتے ہو چند روز میں تمہاری بھی ذات باقی نرہیگی کیونکہ جو کارتوس تمکو ملینگے اور تم اونکو بوقت سر کرنے رائفل کے دانت سے کاٹو گے اونمیں چربی گاو و خوک کی لگائی گئی ہے پس یہی گمان سپاہیونکے دلمین جاگیر ہوا اور یہ خیال اونکے مخیلہ میں آیا کہ جو کارتوس آیندہ اونکو ملینگے اونکے مذہب کو خراب کرینگے اور طرفہ یہ اوسی وقت اونکی خاطر میں شک اس امر کا واقع ہوا کہ حاکمونکا ارادہ اونکے عیسائی کرنیکا مصمم ہوا غالب کہ اور امور بھی حسب موقع ممد اس گمان تقویت کے ہوئے ہونگے الغرض یہ دو ظن قوی کہ اونکے دھرم و ایمان بگاڑنے کا اور اونکو عیسائی کرنے کا ارادہ سرکار کا ہے اونکے دلون میں متمکن ہوگیے اور ایسے خیالات کا گذرنا تعجبات سے نہیں کیونکہ کارتوس جو اونکے واسطے طیار ہوتے تھے چکنے تھے اور اون سپاہیونکو اپنے دھرم ایمان کا بڑا پاس تھا اور یہ شہرت جو چند سپاہیونمیں ہوئی تھی اور جابجا اور جگہ بجگہ منتشر ہوئی تھی یہ بھی کچھ خلاف واقع نہ تھی کیونکہ بیان پر ہم یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھا بے اطلاع سرکار کچھ چربی گاو بھی طیاری کارتوس میں لگائی تھی اور جو جوش طبائع سپاہ سے آیندہ نتیجہ اخراج ہوا وہ سب پر ظاہر ہے اور اس جگہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہیں کہ سرکار نے جب خیالات فاسدہ عوام گوش زد فرمائے تو فوراً ہر ایک کارخانے میں جہان کارتوس اس قسم کے طیار ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کارتوس مذکور سپاہ کو نہ دیے جاوین اور ہم قسمیہ بیان کرتے ہیں کہ احاطہ بنگالہ میں ایک بھی اس قسم کا کارتوس سپاہ کو نہیں دیا گیا اور وہ کارتوس جسکے بارہ میں اکثر مقامات میں اسقدر تکفیریات لاطائل عمل میں آئیں ہر طرح سے

ویسی ہی ہین جیسے اب تک سپاہی استعمال کرتے ہین اور وہ کارتوس جو انفیلڈ رائفل مین چلتی ہین وہ سپاہیون نے خود تیل اور گہی سے چکنی کرکے بنائے ہین

تا آخر ماہ جنوری سرکار کو یہ خبر پہونچی کہ چند سپاہیونکو تعلیمگاہ مین مشق قواعد رائفل کرتے ہین عذر استعمال کرنے کارتوس مجرب کا ہوگا اس خبر کے استماع فرماتے ہی احکام جاری ہوئے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارتوس مجرب نہ دئے جاوین اور در راستی یہ ہے کہ ایک بہی کارتوس مجرب کسی سپاہ ہندوستانی کو نہین دیا گیا

بنظر رفع عذر و قطع حجت حکام مہتمم تعلیمگاہات علاوہ کو حکم ہوا تہا کہ کوئی اور شے بے علت بجاے چربی کے خرید کرکے سپاہیان تعلیمگاہ کو اجازت دین کہ وہ خود کارتوسون پر لگاوین اور نیز ایک ترکیب قواعد کی ایسی پیدا کی گئی تہی کہ جس سے کارتوس کا سر منہہ مین نہین دینا پڑتا تہا اور بعد ازآن لگانے کے وہ کٹ جاتا تہا مگر بعوض رفع ہونے حجت چربی کے شبہات دربارہ کاغذ کارتوس کے نزدیک سپاہ تعلیمگاہ کے پیدا ہوئے زیرا کہ کاغذ ان کارتوسونکا نسبت کاغذ اور کارتوسونکے باریک تہا اور بباعث تنگ ہونے دہان رائفل ضرورتاً کاغذ باریک بنایا گیا تہا مگر وہ چکنا نہ تہا اور کوئی چیز عذر انگیز اور حیلہ آمیز اوسمین نہ تہی بلکہ مثل کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال مین تہا یہی ویسی ہی اجزا سے ترکیب پا کر طیار ہوا تہا مگر یہ درست ہے کہ کارتوس بنادیق سابق اس کاغذ کے نہ تہے اور اوسکا کاغذ دس بارہ برس سے مقام سیرام پور مین طیار ہوتا تہا گو اوسکے رنگ مین بہی ہے اکثر اتفاقیہ تفاوت ہوتا تہا مگر بنظر خفیف ہونے معاملہ کے کسیکے دلمین گمان بسبب اس اختلاف کے عائد نہین ہوتا تہا اور یہ وہ کاغذ ہے جسکی نسبت ۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے عذر پیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہے جو اونکو دیا گیا تہا اور یہ خیال عوام غلط ہے کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور کارتوس کسی رجمنٹ کو دیا گیا تہا صرف اختلاف لون کو جو سابق بہی اکثر واقع ہوتا تہا وجہ شبہ قرار دیکر بیان کیا کہ اس کاغذ مین کچہ فی ہے مگر واقعی مین یہ امر نہین تہا سواے تبدل لون کے یہ کاغذ ویسا ہی ہے اور اوسی اجزا سے طیار ہوا ہے جس سے کاغذ سابق بنتا تہا جو اب تک استعمال مین ہے

۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے جو مقام برہام پور مین قیام پذیر تہی اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارتوس مذکورہ بالا کی اس مقام تک پہنچ چکی تہی

بتاریخ ۲۶ ماہ فروری اس رجمنٹ کو حکم ہوا کہ فی نفر پندرہ عدد کارتوس خالی ایکدوسرے روز پریڈ پر حاضر ہو کیونکہ اسیقدر کارتوس خالی مقام مذکور مین موجود تہے اور یہ کارتوس وہ تہے جو رجمنٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور مین پیشتر ۱۹ رجمنٹ کی قیام پذیر تہی بنائے تہے اور بروقت تبدیلی رجمنٹ مذکور کے اسیقدر بچ رہے تہے اور یہ وہی کارتوس تہے جنکو پیشتر فوج ملازم متعلقہ رجمنٹ ۱۹ اس تاریخ تک استعمال مین لاتے تہے

جب کہ تمام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تہا چہاونی مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ سپاہ بسبب دو رنگ ہونے کاغذ کے کچہ عذر اوسکے لینے مین پیش کرتے ہین اور جب حوالدار نے واسطے دینے ٹوپیونکے سبکو طلب کیا تو تمامی سپاہ نے متفق اللفظ بیان کیا کہ ہم کو کارتوس مین شبہ ہے

بعد ازین سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بخدمت میجر جنرل صاحب بہادر کمانیر کلکتہ ڈویژن گذرانی کہ عرصہ زیادہ از دو ماہ گذرتا ہے کہ ہمنے مختلف اقوال دربارہ طیاری کارتوس کے بمقام کلکتہ سنے اور یہ مشہور ہے کہ اوسمین ایسا کاغذ لگا ہے جو چربی گاو و خوک سے

چکنا یا گیا ہے اور یہ بھی ہماری سماعت مین آیا ہے کہ ارادہ سرکار کا یہ ہے کہ زبردستی کارتوس مذکور سپاہ سے کٹواوینگے ایسے خیالات سے ہمکو خوف اپنے مذہب اور دہرم کا ہے اور اونہون نے یہ بھی بیان کیا کہ جو تسلی کرنیل صاحب بہادر نے دی ہے کہ یہ امر کبھی ظہور مین نہ آویگا اوس سے ہمکو اطمینان بھی ہوگیا ہے مگر اوسکے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ بتاریخ ۲۶ فروری ہمنے کارتوس دو قسم کے دیکھے اور ایک قسم کے چکنے بھی تھے ہمین خیال ہمنے اونکے لینے سے عذر کیا تھا

صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سنا تو چھاونی مین جاکر تمام ہندوستانی افسران سپاہ کو بولاکر فہمایش کی کہ ان کارتوسون مین کچھ نقص نہین ہے اور یہ کارتوس وہ ہین جو رجمنٹ یہان چھوڑ گیی ہے صاحب ممدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع کردیوین کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کارتوس اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کریگا اور جو اوسوقت عذر یا انکار کریگا اوسکی کورٹ مین تحقیقات ہوگی اور حسب تجویز سزا دیجاویگی یہ گفتگو بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب درمیان آئی تھی

درمیان دس اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو مستعد ہوئی اور بیلون پر زبردستی گر کر دروازہ توڑ کر تمام ساز و سامان اپنا لیکر اپنے مقامات چھاونی مین معہ اسلحہ واپس چلی گیی

باستماع اس واردات کے کرنیل مچل صاحب نے حکم واسطے طلبی رسالہ یازدہم اور اتواپ کے صادر کیا جب رسالہ قریب رجمنٹ کے پونہچا سپاہ ۱۹ رجمنٹ اپنی چھاونی سے شوروغل مچاتی ہوئی باہر آئی اور بیلون کے پاس جاکر اونہون نے بندوقین پرکرنی شروع کین اور جب کرنیل مچل صاحب اور دیگر صاحبان رجمنٹ نزدیک سپاہ کے پونہچے تو یہ آواز اونکی گوش زد ہوئی کہ صاحب آگے نہ بڑہو ورنہ سپاہ گولی مارے گی

افسران ہندوستانی تمام جمع ہوئے اور کرنیل مچل صاحب بہادر نے سپاہ کی طرف متوجہ ہوکر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علیحدہ کرکے سپاہ سے ہتیار لے لو سپاہ نے اول تو کچھ تامل کیا مگر بعد ازان سب ہتیار رکھکر اپنی چھاونی مین چلے گیے

یہ علامات عظیم مفسدے کے تھین جو بتاریخ ۲۶ فروری بمقام برہام پور ظہور مین آئی تھین

باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان عذر و انکار کے اور اس سرکشی خلاف ورزی احکام کے اور اس کلیہ شکستگی آئین جنگی کے اور اس کلیتہً اظہار عزم فساد کے رائے ایک اخبار نویس کلکتہ کی یہ تھی کہ یہ طریق مجرمونکا صرف حجت طفلانہ ہے اور کچھ دانستہ اور سنگین امر نہین مگر اخبار نویس مذکور کو یاد نہین کہ سلاح جنگی اگر اطفال کے ہاتہ مین بھی ہون تو بھی مضرت رسان ہوتے ہین اور شاید اونکے نزدیک قتل عام تمام افسران انگلشیہ اور عیسائیان ہندوستان کا ایک امر سنگین نہوگا جو ایسی بدنظمی کو بازیچہ طفلان کہتے ہین

اب چونکہ برہام پور مین فوج گورہ موجود نہ تھی اسواسطے یہ امر بعید از دانائی معلوم ہوا کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی اور سختی کرنیکا اور [illegible] دیا جاوے کیونکہ درصورت اونکے نافرمانی کے نتیجہ ہائے قبیح تر متصور تھے بدین خیال تجاویز اطفاے نایرہ فساد کے بچشم پوشی و فروگذاشت منجانب حکام عمل مین آئین اور وہ یہ تھین کہ شہرت اس امر کی دی گیی کہ حکم کاٹنے کارتوس کا منسوخ ہوا اور سپاہیونکو روپیہ دیا گیا کہ روغن زرد خرید کرکے بجاے چربی کے کارتوس مین لگاوین اور استعمال اوس کاغذ کا بھی جسمین گمان و شبہ واقع تھا معطل رکھا گیا اور دیگر تدابیر عمل مین آئین جنسے ثابت ہوتا تھا کہ سرکار کا ہرگز یہ ارادہ نہین کہ تمام ہندوستانی سپاہ کا ایمان بدل دین

بعد ازین ۱۹ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ وہ بارک پور کو کوچ کرے اور رجمنٹ مذکور مقام مسطور مین تاریخ ۳۱ ماہ مارچ داخل ہو گئی گو تاریخ ۲۷ فروری کو تجویز سزا و تحریر حکم نسبت اس رجمنٹ کے باجلاس کونسل قرار پا چکا تھا اور بمجرد وارد ہونے رجمنٹ کے حکم برطرفی صادر ہوا اور اس حکم کی تعمیل کرنے مین کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نہوا اور ہر ایک سامان قوت نمائی اور زبردستی کا درصورت نافرمانی و غدر سپاہ کے کہ یہ دونو امر نا امیدی روزگار آیندہ سے پیدا ہوتے ہین مہیا کیا گیا تھا اور سنگینہاے دو رجمنٹہاے شاہی اور نیز رسالہ گورنر مقیم ناگپور سے جو پریڈ پر موجود تھے حکام کو گمان قوی تھا کہ با حقوق سابق جو تنزل پر تھی ترقی پذیر ہوتی اور ایک رسالہ توپخانہ مندراس نے جسکی چندان ضرورت مقام دمدم مین نہ تھی اس سامان کو اور بھی رونق دی اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ ایک فوج تو ابھی مردانہ طریق پر مستعد ہے اور دوسری اسی قسم کی نے یہ کورنمکی ظاہر کی اور نیز یہہ بھی اس سے واضح ہے کہ سرکار نے کسقدر سامان احتیاطاً بگمان ضرورت بھی موجود رکھا ہے اور کسقدر استغنا اور بے ہراسی افسران سرکاری کے دلمین قائم ہے اور ارادہ نواب گورنر جنرل بہادر موجودگی رسالہ گورنری سے بر ظاہر ہے اور اس موقع پر تدبیر مفصلہ ذیل بروی کار آئی تھی فوج سرکار بصورت سہ اضلاع مربع قائم کی گئی تھی بجانب راست تو رسالہ گورنری اور وسط مین ۵۳ رجمنٹ شاہی توپخانہ مندراس چند توپ کلان دمدم اور ۸۴ رجمنٹ شاہی اور بجانب چپ دومگرانڈیل اور ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی بعد ازاں بندوبست کے سپاہ مجرم کو چھاونی مین سے باہر لا کر اور ایک ضلع مربع مذکورہ بالا کے روبرو سے لیجا کر وسط مین قائم کیا اور جرنیل ہیرسی صاحب نے حکم برطرفی سنایا ہتیار سب نے رکھدئیے اور نشان گرا دئیے اور نام و نشان ۱۹ رجمنٹ کا باقی نرہا جو ساز و سامان سپاہ گری کا تھا وہ انسے لے لیا تاکہ مجرمونکو معلوم ہو کہ اونکی غلطی سے کسقدر حقارت عاید حال اونکے ہوئی مگر وردی اونسے نہ لی گو وہ چیز اونسے لی لی تھی کہ جسکے رکھنے کے لائق وہ نہ باقی رہے تھے بعد ازین دو گھنٹہ مین اونکی تنخواہ تقسیم کرکے اونکو گرد ایک ضلع مربع مذکور پھرا کر بطرف پلسٹہ گھاٹ روانہ کیا اب رسالہ گورنری اونکے گرداگرد ہوا اور اسی ہیئت مجموعی سے اونکو بارکپور سے گھاٹ مذکور تک پہونچا کر اور تین جہاز دخانی پر سوار کروا کر پار دریاے ہوگلی کے کر دیا بروقت رخصت جرنیل ہیرسی صاحب نے ایک نصیحت نامہ زبان اردو مین پڑھکر سب مجمع کو رخصت کیا ترجمہ اوسکا یہ ہے

اے افسران و سپاہ ہندوستانی بگوش ہوش سنو تم جس سرکار کے نوکر تھے وہ منصف ہے اب بھی اگر تم اپنی عرضی مجھے دو تو مین ملاحظہ نواب گورنر جنرل بہادر گذراننے پر راضی و مستعد ہون ہر چند مین تمکو کوئی توقع قوی نہین دے سکتا مگر مین بسمع مبارک نواب محتشم الیہ گذرانکے عرض کرونگا کہ تم عذر خواہ و از کردہ پشیمان ہو مین ہمیشہ تمہارا کمانیر اور دوست رہا ہون اور تمنے بھی کوئی امر خلاف وضع بعد از تاریخ ۲۶ یا ۲۷ فروری جب تم دشمنونکے ورغلانے سے مستعد بفساد ہوئے تھے اور اونکے شامل ہو کر اپنے افسرونسے بمقابلہ پیش آئے تھے جسکے عوض تمہارے ہتیار چھین لیے گئے تمسے ظہور مین نہین آیا اسی سبب سے سرکار پر سر رحم ہے ہر چند سزا تمکو ملی مگر کچھ زیادتی تم پر نہین ہوئی دیکھو تمکو مدد دی جائیگا حکم ہوا ہے جس سے جہان تم جاؤگے تمہارے ظاہری نام مین کچھ فرق نہین آئیگا گو یہ مصیبت برطرفی تمپر عائد ہوئی ہے اور چونکہ راستہ مین برہامپور سے یہان تک تمنے کوئی امر خلاف حکم نہین کیا اسواسطے از طرف سرکار تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ کہ صرف کرایہ سواری و باربرداری معہ اجرت جہاز تمہارا اور تمہارے عیال و اطفال و اثقال و احمال کا ہوگا سرکار اپنی دریا دلی سے ادا کر دیگی اور تمسے اس باب مین مزاحمت نہوگی اس امر سے ظاہر ہے کہ جو سرکار منصف اور زبردست ہوتی ہے وہ بحالت غضب بھی خودداری ہاتھ سے ندیکر اور اپنے تئین اختیار سے باہر نکرکے ایسی ترکیب کرتی ہے کہ جسکی وجہ سے رحم اوپر ضعفا کے کیا جاوے

تمکو ایک ایک حبہ جو تمہارا برآمد ہوا دیا گیا اور تمکو لازم ہے کہ اپنا حساب کتاب رجمنٹ کے دوکاندارونسے فیصلہ کرلو — وردی جو بالفعل تمہارے

مطابق آئین وردی کے جو بوقت برطرفی سپاہی کے عمل مین آتی ہے سرکار کو واپس دو تمہارے ساتھ پانچ کمپنیان ۸۴ رجمنٹ شاہی کے اور رسالہ گورنری بلیاگھاٹ تک جاوینگی اور وہان سے تمکو جہازہاے دخانی پر سوار کرکے تا بمقام گھیرتی پونہچا دینگے تمام تمہارے افسران ولایتی تمہارے ہمراہ چلینگے اور تمہارے واسطے خیمے روانہ ہو چکے ہین ڈاکتران ولایتی اور ہندوستانی اور عملہ اسپتال جو متعلق تمہاری رجمنٹ کے تھے وہ سب تمہارے ہمراہ ہونگے کیونکہ ہمنے سُنا ہے کہ وباے ہیضہ تمہاری رجمنٹ مین شروع ہو گئی ہے اور بیمارونکی تیمارداری بہت ضرور ہے اسواسطے کہ جو سرکار منصف ہوتی ہے وہ معاوضہ جو نہین ہوتی بلکہ رعیت پرور ہوتی ہے اور تمہارا اقیام ایک یا دو روز تک مقام گھیرتی مین ہوگا جہان تمام تمہارے حساب و کتاب کا فیصلہ معرفت تمہارے افسرونکے ہوگا بعدازان تمہارا کوچ مقام مذکور سے چنسرا تک جو بفاصلہ شش میل کے ہے ہوگا اور مقام چنسرا سے تمکو اجازت دیجاویگی کہ جہان تمہارا دل چاہے وہان جاؤ جسکی طبیعت مین آوے وہ اپنے گھر جاکر اون دیوتاؤنکی پرستش کرے جو اونکے آبا و اجداد کرتے آئے ہین اور جو برہمن یا کوئی اور ہندو چاہے وہ جگناتھ جی کے درشن کرے یا گیاجی مین یا کسی اور معبدگاہ مین جسکو وہ بزرگ سمجھتا ہو جاوے اور اسیطرح سے ہم بطلان اس شہرت خلاف واقع اور بے بنیاد کا کرتے ہین جو عوام مین مشہور ہو گئی ہے کہ سرکار کو دست اندازی کرنے تمہاری ذات مین اور تخلل ڈالنا تمہارے مذاہب مین منظور ہے

بعد از سماعت کرنے تقریر مندرجہ بالا کے سب سپاہیون نے کرنیل ہیرسی صاحب کو دعا دی کہ اللہ تعالی تمکو خوش رکھے اور عمر تمہاری دراز ہو اور مستعدیہ بیان کیا کہ جہان کہین ہمکو سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ملینگے ہم اونسے اسکا عوض ضرور لینگے جو اونہون نے ہماری اور ہمارے عیال و اطفال کی روٹی چھنوا دی ہے جرنیل صاحب نے بھی بجواب اسکے اونکو کہا کہ خدا تمکو جلدی اپنے گھر مین پونہچاوے اور اونکو سمجھایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ سرکار تمہاری درخواست عفو جرائم کی سماعت فرماوین تو تمکو لازم ہے کہ اقرار اس امر کا کرو کہ رستہ مین جسطرح فوج آئینی با انتظام اور انضباط کوچ کرتی ہے اوسیطرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پر زیادتی نکروگے تمام سپاہ مذکورہ نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کبھی نام اور نمبر اپنی قدیم رجمنٹ کا بدنام نکرینگے اور سرکار کو ثابت ہو جاویگا کہ ہم احسان فراموش نہین ہین

لیکن ارادہ فاسد سپاہیان بارکپور کا بجاے فرو ہونیکے اور زیادہ بلکہ بعزم قتل ایجوٹنٹ صاحب اور سارجن میجر صاحب ۳۴ رجمنٹ کے شعلہ ور ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رجمنٹ مذکور مین سے منگل پانڈے سپاہی نے کہ قوم کا برہمن تھا اپنی بندوق پر کرکے اور ایک ہاتھ مین تلوار اور دوسرے مین بندوق لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور نعرہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گورہ لوگونکا آگیا ہے اور یہ صدا کرتا ہوا ۳۴ رجمنٹ کے گارد کیطرف سے آگے بڑھا اس اثنا مین سارجن میجر صاحب نے ارادہ اوسکے روکنے کا کیا مگر بغلولہ تفنگ مجروح شدید ہوئے جب یہ خبر لفٹنٹ بال صاحب ایجوٹنٹ کو پونہچی وہ پریڈ پر آئے اور پستول بجانب سپاہی سر کیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے اسپ سواری ایجوٹنٹ صاحب کو گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعدازان منگل پانڈے پریڈ کے بیچ مین گیا اور وہان دوبارہ اپنی بندوق کو پر کرکے اور ٹوپی چڑہا کر ایک ہاتھ مین شمشیر خون آلودہ اور دوسرے مین بندوق لیے ہوئے بایں ارادہ آمادہ ہوکر پیش و پس گشت کنان ہوا کہ جو افسر یا سپاہی وغیرہ بارادہ گرفتاری اسکے آگے آوے اوسکو مجروح یا مقتول کرے معائنہ اس حال کے جب کسینے گارڈ ۳۴ رجمنٹ مین سے یا افسرونمین سے پیش قدمی نکی تو میجر جنرل ہیرسی صاحب بہمراہی کپتان ہیرسی صاحب متعلق ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی جو اونکے مصاحب تھے اور باتفاق لفٹنٹ اینڈرو ہیرسی متعلق ۷۰ رجمنٹ ہندوستانی جو دونون جرنیل صاحب کے صاحبزادہ تھے سوار ہوکر پریڈ پر تشریف لیگئے اور کپتان راس صاحب سے جو اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل تھے اور اوسیوقت مقام پریڈ پر نمودار ہوئے تھے استفسار حال کیا کوئی صاحب حاضر نہین ہین

جواب طراز ہوئے کہ وہ آدمی یعنی منگل پانڈے دیکھو پیش و پس گشت کر رہا ہے اور اوسکی بندوق بھری ہے

باستماع اس کلمہ کے جرنیل صاحب نے فرمایا کیا یہان کوئی گارد نہین ہے جو اوسے گرفتار کرے یا اوسکو مثال سگ دیوانہ قتل کو [illegible] اسکا جواب یہ ملا کہ گارد والے نہین جاتے اسپر جرنیل صاحب نے اپنا پستول خانۂ زین سے نکالکر اور دونو صاحبزادگان اور اس جیب کو ہمراہ لیکر قدم آگے رکھا اور جمعدار اور گارد والونکو حکم دیا کہ ساتھ آوین

جمعدار مذکور نے بجواب کچھ عرض کی مگر جرنیل صاحب نے ہنوز اوسکی عرض سماعت نفرمائی تھی کہ مکرر حکم ہمرہی صادر فرمایا تاہم گارد والے اپنی جگہ سے نہ سرکے بعد دید اس حال کے جرنیل صاحب نے آواز غضبناک سے کہکر حکم ہمرہی دیا اب تو جمعدار نے دست و پا گم کر کے عرض کی کہ سپاہی اپنی بنادیق پر ٹوپی چڑہاتے ہین بعد چڑہانے ٹوپی کے گارد والے جرنیل صاحب کے پیچھے ہوکر بطرف منگل پانڈے سپاہی کے روانہ ہوئے جب قریب بفاصلہ پچاس یا ساٹہ قدم سپاہی مذکور سے پونہچے کپتان ہیرسی صاحب نے جو بجانب چپ گارد مذکور کے رہتے جرنیل صاحب سے کہا کہ وہ آدمی زانو پر بیٹھکر آپکی طرف نشانہ تاک رہا ہے

جرنیل صاحب نے بجواب فرمایا کہ اوسے مارنے دو اگر مین مارا جاؤنگا تو تم اوسکو گرفتار کرکے بکنارۂ اجل پونہچا دینا ابھی اثنا مین سپاہی مذکور نے بندوق فیر کی اور تمام گارد والے و دیگر سپاہی باستثنا ایک سپاہی کے کہ ذات کا سکہ تہا اور ایک اور سپاہی کے زمین سے لگ گئے اور جانا کہ اوسنے خودکشی کی اور یکمرتبہ سب وسکے گرد جا کھڑے ہوئے اوس سکہ نے اوسکے پیچھے سے تلوار خون آلود جسپر سپاہی مجروح پڑا تہا نکالی اوسکا کپڑا جو گرد گردن کے تہا وہ جل رہا تہا جرنیل صاحب نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ اوسکو منطفی کرے اور اوسنے تعمیل حکم کی ایک زخم کلان پہلوی چپ سے گردن اور شانہ تک کہلا ہوا تہا اور خون بشدت اوسمین سے جاری تہا اور سپاہی مذکور حالت نزع مین پیچ و تاب کہا رہا تہا اکثر افسران ولایتی اب جمع ہو گئے تھے اور جرنیل صاحب نے بخیال اسکے کہ سپاہی مذکور مرگیا حکم نشست کمیٹی صادر فرمایا اور آپ بطرف چہاونی ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی جسمین اکثر سپاہی ارادۂ فاسد رکہتے تھے تشریف لیگیے اور زبانی فہمایش اور اطمینان اونکی کی کیونکہ منگل پانڈے اونسے یہ کہہ آیا تہا کہ اہل انگلستان اونکی ذات لینے آئے ہین

بعد ازین جرنیل صاحب ۳۴ رجمنٹ مین گیے جہان اثر دہام بکثرت تہا اور اونکی بہی فہمایش کی گروہ مذکور نے ظاہر کیا کہ منگل پانڈے دیوانہ تہا باستماع اس جواب کے جرنیل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوانہ تہا تو تمکو لازم تہا کہ تم اوسکو بہر نہج گرفتار کرتے یا مثل سگ دیوانہ قتل کرتے بعدہ جرنیل صاحب نے اونکی اس امر سے بہی اطمینان کلی فرمائے کہ سپاہ گورہ اونکی مزاحمت کو نہین آتی ہے بعد از قیل و قال جرنیل صاحب معہ ہر دو صاحبزادونکے اپنی کوٹھی پر واپس تشریف لیگیے

ڈاکٹر ہچنسن صاحب نے بسر موقع منگل پانڈے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہین ہے پس سپاہی مجروح کو اسپتال مین روانہ کیا اور ایک پہرہ اوسکے اوپر تعینات فرمایا اور دست و پا اوسکے زنجیر مین کیے

بروز دوم نوزدہ نفر سپاہیان ۳۴ رجمنٹ بباعث انکار جو اونہون نے واسطے جانے کلکتہ کے کیا مقید ہوکر بیچ گارڈ سپاہیان ۷۰ رجمنٹ کے محبوس کیے گیے مگر وہ سپاہی جسنے لفٹنٹ باؤ صاحب پر گولی چلائی تہی اور محبوس تہا کسی ترکیب سے فراری ہوگیا جمعدار گارڈ جسنے اپنے پہرے مین منگل پانڈے کے رکہنے سے انکار کیا تہا وہ بہی قید کیا گیا اور یہ بہی مشہور ہے کہ جب یہ جمعدار کلکتہ سے بارکپور مین آیا تہا تو اوسنے اپنی کمپنی کے آدمیونکو بہکایا تہا کہ تم کارتوس لینے سے انکار کرنا اور چہاونی اپنی پست بنانا

حالات مرقومہ صدر کو ہم مفسدہ پردازی مین شامل کرسکتے ہین کیونکہ ہر چند صرف ارادہ فساد کا حرکات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے مگر اسمین شبہ نہین کہ مفسد قتل اور غارتگری پر بہی مستعد اور آمادہ ہوتے اگر اونکے حیز اختیار اور احاطہ امکان مین ہوتا مگر یہ امور تو اونکے دست قدرت سے بالفعل باہر تہے اسواسطے وہ اظہار نارضامندی پر جس سے ارادہ فساد تراوش پاتا تہا مکتفی ہوئے ہر ایک خاص و عام پر بخوبی روشن ہے کہ جب سپاہیان بارکپور کو حکم ہوا تہا کہ وہ خود کارتوس چکنائی سے بچے وغیرہ طیار کرین تو انہون نے انکار کیا تہا اور تخم فساد کا فوراً تمام سپاہ بارکپور و دیگر مقامات ہندوستان کے مزرع دلونمین بویا تہا اور بوقت شب اکثر سپاہ جمع ہوکر گفتگو درباب برپا کرنے فساد کے کرتے تہے بلکہ مقام بارکپور مین ایک پنچایت قرار پائی تہی اور اوسمین یہ تجویز ہوئی تہی کہ کلکتہ سے بہی سپاہ آکر شامل ہوکر اسمین تجویز کرین کہ کسطرح فساد عام برپا ہو اور کسطرح بشرط امکان قلعہ کلکتہ پر قبضہ سپاہ ہوجاوے یہ تجویز اونکی بہی اوتنی ہی بیہودہ تہی کہ جتنا اونکا ارادہ فساد شرارت آمیز تہا مگر بعد ازین اپنے موقع پر ظاہر ہوگا کہ فی الحقیقت ارادہ اونکا تہا کہ فساد برپا کرین

جتنے عرصہ تک کہ سپاہ بارکپور حالت سرکشی مین مبتلا تہے تمامی سپاہ ہندوستانی مقیم کلکتہ اونکے حال اور خیال کو مستوجب رحم تصور کرتے تہے اور چند سپاہی اونمین سے بباعث اظہار علامات گستاخی و ترش روئی گرفتار بہی ہوگیے تہے

اس موقع پر یہ ذکر بہی خارج از محل نہوگا کہ ہندوستانیونکے مخیلہ مین ایک خیال بے سروپا متمکن ہوگیا تہا اور ایسی جلدی شہرت پذیر ہوا تہا جیسے ہر ایک امر دروغ مشتہر ہوجاتا ہے اور وہ یہ تہا کہ نواب گورنر جنرل بہادر حال یعنی لورڈ کیننگ صاحب بہادر اس امر کا بیڑہ اوٹہا کر ہندوستان مین تشریف لائے ہین کہ ہندوستانیونکو مذہب عیسائی مین داخل کرینگے اور نواب محتشم الیہ نے سرکار گورنمنٹ سے یہ وعدہ کرلیا ہے کہ قبل از مراجعت بولایت اس امر اہم کو عرصہ تین سال مین سر انجام فرماوینگے اور افواہ عام ہے کہ یہی باعث ناخوشی و ناراضامندی سپاہ ملک ہند کا ہوا ہے مگر مثال دیگر بواعث بمثل کارتوس وغیرہ یہ بہی ایک عذر و حیلہ بے بنیاد ہے

منگل پانڈے جسکا ذکر پیشتر آچکا ہے بتاریخ ہشتم اپریل السنہ بجرم معلومہ پہانسی دیا گیا اور مقدمہ جمعدار ایشری سنگہ کا بتاریخ دہم ماہ مذکور کورٹ مین واسطے تحقیقات کے سپرد ہوکر بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور اوسکی نسبت بہی حکم پہانسی صادر ہوا اور اوسی روز سزاے پہانسی عمل مین آئی جرائم جو نسبت جمعدار مذکور کے پایۂ ثبوت کو پہونچے یہ تہے

اول بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ع جب جمعدار مذکور بارکپور مین تہا اور کمان گارڈ رجمنٹ کی اوسکے سپرد تہی اوسنے کوشش بلیغ بلکہ کچہ ارادہ بہی واسطے فرو کرنے فساد منگل پانڈے سپاہی کمپنی نمبر ۵ رجمنٹ مذکور کے عمل مین نہ لایا جب سپاہی مذکور بوقت سہ پہر تاریخ مذکور اپنے مکان سے نکل کر متصل اور روبرو گارڈ مذکور کے مسلح با بندوق و شمشیر استادہ ہوا اور وہان پر سپاہیان رجمنٹ کو ترغیب دی اور بہکایا کہ آنکر اوسکے شامل ہون اور مقابلہ حکام ذی حق کا کرین اور وہان پر سپاہی مذکور نے بندوق بجانب سارجن میجر ہیوسن صاحب اور لفٹنٹ با صاحب متعلق ۳۴ رجمنٹ کے سر کے اور اوسی مقام پر دونو صاحبونکو زخم شمشیر مجروح کیا تب بہی جمعدار مذکور نے کوئی تدبیر یا کوشش واسطے گرفتاری سپاہی مذکور کے یا دربارہ امداد لفٹنٹ با صاحب اور میجر ہیوسن صاحب کے نکی اور سواے ازین جمعدار مذکور نے دیگر سپاہیان گارڈ کو اعانت کرنے صاحبان ممدوحین سے منع کیا بلکہ سد راہ اس امر مین ہوا

دوئم جب کمان افسر نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ ساتہ گارڈ کے جاکر منگل پانڈے کو گرفتار کرے اوسنے تعمیل حکم نکی اور نافرمانبرداری سے پیش آیا یہ امر قبل از وقوع جرائم مسبوق الذکر واقع ہوا تہا اور اوسوقت کرنیل ویلر صاحب نے جو کمان افسر ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کے تہے

یہ حکم اوسکو دیا تہا جسکی متابعت اوسنے نہین کی تہی

قطع نظر ان جرائم کے بروقت تحقیقات مقدمہ مذکورہ بالا ظاہر ہوا کہ جمعدار مذکور قبل از وقوع واقعہ مسبوق الذکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوا تہا یعنی اوسنے بنظر برانگیختہ کرنے فساد کے اپنی کمپنی کے سپاہیونکو یہ کہا تہا کہ جو کوئی کارتوس میرے روبرو لاویگا مین اوسکا سر تراش ڈالونگا اور اوسنے سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کو اطلاع دی تہی کہ واسطے برپا کرنے فساد عام کے بروز تہوار ہولی مستعد اور امادہ رہین اور اوسنے یہ بہی شہرت دی تہی کہ مینے اپنے مکان پر پنچایت کی تہی اور اوسمین دو سبے حوالدار اور ایک نایک اور ایک لیس نایک ۳۴ رجمنٹ شامل تہے اور پنچایت مذکور مین تجویز ہوئی ہے کہ جمیع سپاہیان ہندوستانی بخلاف سرکار سرکشی کرینگے فقط بروقت اطلاع یابی اس امر کے دو سبے حوالدار وغیرہ مذکورہ بالا اور ایک جمعدار متعلق ۷۰ رجمنٹ ہندوستانی گرفتار ہوئے

بروقت پہانسی کے ایشری سنگہ جمعدار نے چند کلمہ بآواز بلند اپنے شرکا یعنی سپاہیان مفسدین کو کہے مضمون کلمات جمعدار مذکور واسطے اطلاع کے ذیل مین درج کیے جاتے ہین

سپاہیون سنو کیا مین کہتا ہون مینے ایسی سرکار نیک و منصف سے دغا کی اور اس گناہ کبیرہ کے عوض مجکو سزا ملتی ہے مجہے اب پہانسی ہوگی اور مین مستوجب اس سزا کا ہون سپاہیون تم اطاعت اپنے افسر فرنگی کرو تمہارے افسر حق شناس اور منصف ہین اور اگر نکروگے تو تم بہی میری طرح پہانسی پاؤگے سپاہیون تم اپنے افسر فرنگی فرمان برداری کرو اور بگوش دل سنو اور بہ تہ دل مانو کیا وہ تمکو کہتے ہین اور کسی بیہودہ گو اور دغل باز کے کہنے پر مت جاؤ مینے ناصحان مذکور کا کہنا مانا اور دیکہو کس نتیجہ کو مین پونہچا اب مین دعا مانگتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب بہادر اور جلیل القدر عہدہ داران سرکار کو اور جرنیلونکو اور دیگر صاحب لوگون کو جو یہان موجود ہین خدا برکت دے سیتارام سیتارام

بنظر اسکے کہ تخلل بیچ بیان واردات مذکورہ بالا واقع ہو مضمون مندرجہ ذیل اپنے مقام مناسب پر درج نہوا اسواسطے اب واسطے آگہی ناظرین کے ثبت ہوتا ہے کہ بتاریخ دہم مارچ دو سپاہیان دوم گرانڈیل نے جنکا نام لودہی لال تواری اور بہادر سنگہ تہا ارادہ کیا تہا کہ گارڈ ٹکسال سے جو مقام کلکتہ مین ہے سازش کرین مگر سپاہیان مذکورین گرفتار ہوکر بحکم کورٹ چودہ چودہ برس کو قید ہوئے جرائم ذیل اونکی نسبت قرار دیے گیے تہے

اول بتاریخ دہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء قریب نواخت دہ گہنٹہ شب اپنے گارڈ سے جو قلعہ کلکتہ مین ٹون میجر صاحب کے تعینات تہا بغیر تبدیلی ہونیکے اور بلا اجازت علیحدہ ہوکر چلے گیے اور بعد ازان دوسرے روز گرفتار ہوکر مثال قیدیان اپنے گارڈ مین آئے

دوم دراثنای غیر حاضری گارڈ چنانچہ جرم اول مین ذکر ہوا ہے دونو باتفاق ٹکسال مین گیے اور وہان بیچ خان صوبہ دار کو جس کے تحت حکم گارڈ ٹکسال تہا ترغیب دینی شروع کی کہ اوسی شب باتفاق سپاہیان گارڈ قلعہ مین جاکر شامل مفسدہ و سازش جو بخلاف سرکار ہونے والی ہے ہووے

مقدمہ کارتوس رفتہ رفتہ تا آخر ماہ مارچ ملک پنجاب مین بہی پونہچ گیا یہ ارادہ مفسدین کا ہوا کہ سپاہ سیالکوٹ کو بہی شامل فساد کرین اور اسی نظر سے کاغذ اس مضمون کا لکہکر روانہ مقام مذکور کیا اور یہ کاغذ اوس پلٹن یعنی جانب چہاونی سیالکوٹ سے برآمد ہوا جو ملحق مکان سلح خانہ تہا جسکو وہان انگریزی مین ڈپو کہتے ہین مضمون اوسکا یہ تہا کہ تم بہی شامل دیگر برادران بارکپور تعمیل حکم فسخ مذہب بمقابلہ پیش آؤ اور کچہ کار سرکار نکرو

جب تک تمکو اور اطلاع نہ پہنچے اور اسیطرح کا بہت سا مضمون درج تہا

کچہ احوال بر ملا فسادات کا بھی جو اوائل مین ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی سے نے دریدہ ظاہر کیا تہا اور جو تحرکات جمعدار ایشری پانڈے و باظہارات مختلف گواہان اثنائے تحقیقات مقدمہ جمعدار مذکور اور باجتماع پنچایت وغیرہ جو مذکورہ سابق بگوش حکام پہونچا تہا مگر کبہی مشتہر نہوا تہا بیان ہو چکا اب رائے حکام اس امر پر قرار پذیر ہوئی کہ اس رجمنٹ کو بھی برطرف کیا چاہیے

عجب شامت ایام اس نمبر کی رجمنٹ پر نازل ہوا کرتی ہے کہ سابق مین بھی ۱۸۴۴ء مین بوجہ انکار کرنے واسطے جانے ملک سندہ کے یہ رجمنٹ تمام و کمال برطرف ہو چکی تہی اور اوس ایام مین حکم جناب سپہ سالار بہادر کا بدین مضمون نسبت اس رجمنٹ کے بتاریخ ۲۰ ماه مارچ ۱۸۴۴ء صادر ہوا تہا

دربارہ رجمنٹ نمبر ۳۴ کوئی وجہ تخفیف سزا و ترحم کی باقی نہین

بدبختی ہر ایک ادنی و اعلی کے دل مین روز اول سے سمائی ہوئی ہے افسران انگریزی نے ہر طرح اونکو سمجہایا اور نیک و بد جتلایا اور پند و نصیحت کی مگر ان بیہودہ اور مفسدہ پردازونکے دل مین کوئی امر اثر پذیر نہوا اور جو دلیل یا وجہ مدد و معاون پیش کی اوسکا تردید اور اوسکی تشنیع بوجہ کامل کی گیی مگر وہ لوگ اپنی حجت اور خلاف ورزی سرکار سے باز نرہے لہذا اب کوئی امر سوا اسکے باقی نہین کہ اس ۳۴ رجمنٹ کو وہ سزا ملے جسکے وہ مستحق ہے ایسا رویہ غیر متعارف و بدنام کنندہ نام افواج بنگالہ جسکی یہ رجمنٹ مجرم قرار پائی ہے بغیر اتفاق اور سازش افسران ہندوستانی کے تجویز اور وقوع مین نہین آسکتا جسکی یہ دلیل قوی اور ہے کہ کسی افسران ہندوستانی مین سے دربارہ منع کرنے اور بعد ازان سزا دینے ان سپاہیونکے کوشش اور اعانت افسران ولایتی کی نہین کی لہذا جناب صاحب سپہ سالار بہادر کی رائے مین ہر ایک سپاہی معہ افسر ہندوستانی اس ۳۴ رجمنٹ کا لائق ہتک کرنیکے ہے اور بنظر اس امر کے کہ انتظام اور نیکنامی باقیماندہ سپاہ کی جو صاحب محتشم الیہ کے زیر حکم ہین باقی رہے صاحب معظم الیہ بذمہ داری خود و بتوقع اتفاق رائے و منظوری سرکار گورنمنٹ ہند حکم صادر فرماتے ہین کہ نمبر ۳۴ فہرست افواج سے حک کیا جاوے اور ہر ایک افسر ہندوستانی باجہ نواز اور سپاہی بنظر اسکے کہ کوئی اونمین سے لائق اعتبار و خدمات سرکار اور قابل نام سپاہگری کے نہین ہے برطرف کیا جاوے اور اس حکم کی تعمیل اوس تاریخ سے ہوگی جس تاریخ حکم ہذا مقام میرٹھ مین مشتہر کیا جاویگا اور مقام مذکور کے تمام و کمال فوج کی روبرو سپاہیان رجمنٹ مذکور کو سنایا جاویگا اور سپاہیان مجرم کی سلاح اور وردی کہ یہ مال سرکار ہے اور اونکے لگانے اور پہننے کے قابل وہ نہین ہے لیکر اور اونکی تنخواہ اوس روز تک دام دام ادا کرکے بہر گونہ ندامت و بیحرمتی اونکو چھاونی سے بدر کرنا چاہیے

سپاہ بنگال کمندلنے برضا و رغبت خود پھر اس نمبر رجمنٹ کو ۱۸۴۷ء مین قرار دیا اور اب دس برس بعد یعنی بتاریخ ششم اپریل ۱۸۵۷ء کو سات کمپنیان اس رجمنٹ کی برخاست ہوئین اور سپاہیان برخاست شدہ کو دام دام حساب بیباق کرکے بلتا گھاٹ پر لیجا کر رہا کیا اور مضمون مندرجہ ذیل جو کہ میجر جنرل ہیرسی صاحب نے بزبان مبارک سپاہ برخاست شدہ کو قبل از برخاستگی سنایا مضمون یہ ہے

بتاریخ ۲۹ ماه مارچ ایک سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی متعینہ بارکپور نے ایک بھری ہوئی بندوق اور ایک شمشیر برہنہ ہاتہ مین لیکر زمین پریڈ پر گیا اور بطور مفسدانہ و سرکشانہ اپنی رجمنٹ کے سپاہیون سے کہا کہ آکر بخلاف حکام اوسکے شامل ہون اور اوسنے اپنی رجمنٹ کے صاحب اجیٹن اور سارجن میجر صاحب کو جو اوسکو منع کرنے پیش قدم زن ہوئے تہے مجروح شدید کیا اس آدمی کے

مقدمہ کی تحقیقات ہوکے اور سزا ے پہانسی تجویز ہوکر اوسکو بخفاے گلو قتل کیا ایسے موقع پر ایک جمعدار نے جو گارڈ رجمنٹ مذکور کے کمان پر تعینات تہا نافرمانی کو شیوہ اپنا کیا اور حسب الحکم سپاہی مذکورہ بالا کو گرفتار نکیا اسکی تحقیقات بہی کورٹ مین ہوئی اور یہہ بہی اوسیطرح مجرم ثابت ہوکر پہانسی دیا گیا مگر یہی دو شخص اوس موقع پر مجرم نہ تہی

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو نہایت افسوس ہے کہ رویہ وچلن ہندوستانی افسر اور سپاہ ۳۴ رجمنٹ کا اس موقع پر ایسا ثابت ہوا جس سے اعتبار اونکا فسخ ہوا اور نواب محتشم الیہ کو سزا ے سخت اونکی نسبت تجویز فرمانی پڑی

سپاہی مفسد جسکا ذکر اوپر آیا ہے بے غل وغش زمین پریٹ پر روبرو تمام سپاہ کے پس وپیش قدم زن رہا اور اپنے افسران لائق کو سخت و سست کہتا رہا مگر کسینے تجویز اوسکی مغلوبی کی نکی بلکہ جب اوسنے نشانہ باندہکر اپنے سارجن میجر کی طرف بندوق سر کی اوسوقت بہی کوئی مانع اوسکا نہوا اور بعد ازان بہی کسینے اوسکو اس حرکت قبیحہ سے باز نرکہا جب اوسنے دوبارہ اپنی بندوق پر کرکے اجیٹنٹ کیطرف جو اوسکو سمجہانے آیا تہا سر کی اور اوسکے سواری کے گہوڑے کو زخمی کیا اور جب گہوڑا زخمی ہوکر گرا اوسوقت بہی کسینے جو پہرے پر تہے یا پریٹ پر موجود تہے اجیٹنٹ صاحب کی مدد بہی نکی ہرچند یہ واردات دس قدم کے فاصلہ پر مقام گارڈ سے وقوع مین آئی تہی بلکہ جب اجیٹنٹ صا آگے اور سپاہی مفسد کے دست بدست آویزش رہی او سارجن میجر صاحب بہی حتی المقدور امداد اجیٹنٹ صاحب کے کرتے تہے سب سپاہی جو بے وردی تہے اور وہ جو وردی پہنے تہے سب گرد و پیش جمع ہوئے مگر کسینے مدد نکی اور نہ سپاہی مذکور کو اس حرکت فاسد سے باز رکہا اور وردی والے سپاہی تو شامل فساد بہی ہوگئے اور سارجن میجر صاحب کو بندوق کے کندون سے مار مار کر زمین پر گرا دیا اور آپ بہی ضربات کندہ کم نکین

نواب گورنر جنرل بہادر کو نہایت افسوس ہے کہ وہ سپاہی جسنے یہ حرکت نامردانہ کی تہی گو شناخت بہی اوسکی بخوبی ہوگئی تہی مگر فراری ہوکر سزا ے جرم سے محفوظ رہا

ہان مگر ایک سپاہی کمپنی گرانڈیل نے جسکا نام شیخ پلٹو تہا اور اب وہ عہدہ حوالداری پر مقرر ہوگیا ہے نقش اوپر دل اپنے ہمصحبتونکے رکہا اور بے تامل اطاعت حکام مین مستقل رہا اور بچانے لفٹنٹ باصاحب مین مجروح بہی ہوا مگر اوسنے وہ کام کیئے جو بے ہتیار سپاہی کو امکان تہا اور اوسکی خدمات محمول اوپر ایمانداری اور مردانہ شعاری کی ہوئین

جب اجیٹنٹ صاحب مجروح وخستہ مقام واردات سے اپنے مقام قیام پر واپس آتے تہے تو سپاہی مذکور یعنی شیخ پلٹو چہاونی کے سامنے ہوکر گذرا اوسنے اور مجمع سپاہ کو بسخت و درشت کلامی متکلم ہوکر کہا کہ لعنت تم پر ہے کہ تمنے اپنے افسر کو روبرو اپنی انکہون کے مجروح ہونے دیا اور کچہ اعانت نکی سپاہیان مجمع نے کچہ جواب ندیا اور پشت دیکر چین بجبین ہوکر چلے گئے سپاہیان گارڈ مذکور نے جو اپنا کام مین پہلو تہی کی تہی عوض اوسکے جمعدار گارڈ کو پہانسی ہوئی اس گارڈ مین سے جسمین بیس سپاہی تہے چار سپاہی برخلاف مفسد تعمیل حکم مستعد ہوئے تہے مگر جمعدار نے اونکو منع کیا اور جب حاکم بالادست نے اونکو حکم ہرہی دیا تو اکثر سپاہی جبراً اونکے ساتہ ہوئے

بنظر حالات مرقومہ بالا و دیگر وجوہ متعلقہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نزدیک یہ امر صاف اور روشن ہے کہ تمام کمپنیہائے ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم کلکتہ کے دلمین فساد غالب ہے اور یہ بوجہ کہ اس جنگ و جدل مین جو عرصہ تک رہی تہی کوئی اپنی جگہہ سے متحرک نہوا اور نہ کسینے ارادہ فرو کرنے اس نائرہ فساد کا کیا اسی سبب سے تمام و کمال سپاہی مستوجب سزا ے مفسدین قرار پائی

اور نواب گورنر جنرل بہادر آئندہ اون پر اعتماد نہین رکھ سکتے اور یہین لحاظ اونکو خدمت سرکار سے معزول فرما کر حکم دیتے ہین کہ آئندہ اونکو روزگار سرکار سے نہین ملیگا

لہذا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا یہ حکم ہے کہ ہندوستانی افسر اور سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان کے جو بالفعل مقام بارکپور مین مقیم ہین برطرف ہو کر فوج بنگالہ سے برخاست کیے جاوین اور مردمان مفصلہ ذیل جنگی وفاداری و ایمانداری و خدمات شائستہ جو اونسے اسوقت مین نسبت بحکام و انتظام سرکار ظہور مین آئے ہین اور نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو بپایہ صداقت کو پونہچے ہین حکم برخاستگی سے مستثنا کیے جاوین

صوبہ دار سویمبر پانڈے صوبہ دار میح خان جمعدار دریاؤ سنگھ حوالدار شیخ پلٹو حوالدار گوربخش سنگھ حوالدار جیو راکھن تواری

رام سہای لال سپاہی صوبا سنگھ سپاہی آتما سنگھ سپاہی میہو لال سپاہی شیو بخش تواری سپاہی علاوہ از آسامیان مذکورہ بالا وہ لوگ بھی اس حکم برخاستگی سے مستثنا ہونگے جو بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ چھاونی مین موجود نہ تھے یا اسپتال یا کسی اور سبب سے غیر حاضر تھے اور اونکی غیر حاضری بروز مذکورہ بپایہ ثبوت کو پونہچے گی مگر یہ استثنا نسبت افسران ہندوستانی کے نہین ہے بلکہ کل افسر سوائے افسران مذکورہ بالا برخاست ہونگے

افواج ہند پر بخوبی روشن ہے کہ سرکار صرف افسرونکو ذمہ وار انتظام اور خوش وضعی و ایمانداری سپاہ قرار دیتے ہین بلکہ ایک حکم اس مضمون کا احکام گورنری یعنی جنرل آرڈر مورخہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۸۵۶ع نمبر ۱۳۲ مین مشتہر کیا گیا تھا اور ہر ایک رجمنٹ کو یقین واثق سمجھنا چاہیے کہ یہی قاعدہ مدام و مستدام بکم و کاست عملدرآمد ہوگا

حکم برخاستگی چھاونی کلکتہ مین تعمیل ہوگا اور تمام رجمنٹہا جو دو منزلہ راہ تک مقیم ہونگے اس موقع پر طلب فرمائے جاوینگے اور اونکے روبرو تعمیل حکم مصدورہ بالا ہوگی

اس رجمنٹ کی پریڈ ہوگی اور ہر ایک معزول سپاہی اپنے اسلحہ دیکر تمام و کمال تنخواہ واجب الادا حاصل کرکے چھاونی سے باہر نکال دیا جاویگا اور اوسکے وردی بھی لے لی جاویگی

اول دفعات حکم مذکورہ بالا حاوی اون تین کمپنیوں اس ۳۴ رجمنٹ کے نہین ہے جو مقام چٹگانو مین مقیم ہین اور جنکے نسبت کچھ الزام شور و فساد کا عائد نہین ہوا ہے

اب ایک امر اور تنقیح طلب بہ نسبت نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل باقی رہا ہے اور وہ یہ ہے

وہ سپاہی جو اصل مفسد اس فساد ۲۹ ماہ مارچ کا تھا اوسنے اپنے رفیقوں سے یہ کہا تھا کہ ہماری مدد کرو کیونکہ ہمارا مذہب خلل مین پڑا چاہتا ہے اور اب سرکار وہ کارتوس کٹوائے گی جسکے دانت سے کاٹنے مین زیان مذہب ہے اور جس تقریر سے اوسنے یہ مطلب ادا کیا تھا اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ اکثر سپاہی اس خیال خام مین اوسکے شریک ہین

عرصہ چند روز کا گذرتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل سپاہیان بنگالہ کو سمجھا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کبھی اپنی سپاہ سے بجبر اور زبردستی کسی امر کی تعمیل کا جو اونکے خلاف مذہب ہو آج تک حکم نہین دیا ہے اور ہم یقیناً بیان کرسکتے ہین کہ گورنمنٹ ممدوح کبھی ایسی حرکت نکرینگے اور نواب محتشم الیہ کو یقین واثق ہے کہ اوسکے اس وعدہ نے ہر ایک سپاہی کے دل سے رفع شک

وخام خیالی کر دیا ہوگا

ہر چند اور لوگونکی نسبت فریب دہی اور بدگوئی غرض گویان گنجایش رکھتی ہین مگر افسران ہندوستانی اور سپاہیان ۳۴ رجمنٹ غدر فریب دہی و بدگوئی پیش نہین کر سکتے کیونکہ چند عرصہ قبل از وقوع واقعہ ۲۹ ماہ مارچ اون لوگونکو یہ امر بخوبی و بدفعات فہمایش کیا گیا تھا اول مرتبہ اونکے صاحب کمان افسر نے اونکے دل نشین کر دیا تھا کہ خطرۂ مذہب بیجا ہے اور بار ثانی میجر جنرل کمان افسر کل ضلع نے بھی یہی امر اونکے ذہن نشین کیا تہا اور یہ امر اونکو کلیتہً اور صراحتاً واضح کیا گیا تہا کہ جو کارتوس اونکو ملینگے اونمین کوئی شے خلاف اور منافی مذہب نہین ہے اگر بعد از فہمایش چندین وجوہ طمانیت آمیز بہی سپاہ ۳۴ رجمنٹ یا کوئی اور رجمنٹ کے سپاہی اپنے افسرون اور گورنمنٹ پر اعتبار نہین رکھین گے اور اسپر بہی شبہات بیجا اپنے دل مین قائم کر کے برخلافی اور نافرمان برداری اور فساد بحجت بے محل و بے بنیاد مستعد اور کمربستہ رہینگے تو قصور اونکا ہے اور سزا اونکے سرون پر کہیلے گی اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اونکو آگہی بخشتے ہین کہ سزا ایسے قصور کی بے تامل نہایت سخت ہوگی

یہ حکم ہر ایک رجمنٹ و رسالہ اور کمپنی ملازم سرکار کو پریڈ پر سنایا جاویگا اور بروقت وصول اس حکم کے ہر ایک صاحب کمان افسر اپنی ماتحت فوج کو پریڈ کر کے یہ حکم سناوینگے

اس مقام پر کہ بیان علامات مفسدہ پیش نظر ہے احوال مندرجہ ذیل بہی بے محل اور خارج از آہنگ متصور نہوا ایک ہندوستانی افسر سپاہ میرٹہ نے ایک حاکم اعلی سے بتکرار استفسار کیا کہ کیا سرکار نے حکم اسطرح کا جاری فرمایا ہے کہ استخوان گاو غلہ گندم کے ساتہ سائیدہ ہو کر شامل آرد گندم کے بازار مین فروخت ہوا کرین اور اس طرز تقریر سے ظاہر ہوتا تہا کہ یہ روایت اکثر سپاہ اور باشندگان کو یقینی تہی اب لازم آیا کہ کچہ بیان باعث اس روایت کا کیا جاوے

بتاریخ ہشتم ماہ مارچ ۱۸۵۷ع ایک بیوپاری بنام دولی سنگہ نے دو صد من آرد گندم آسیائے ہولاس سے کہ بفاصلہ پانچ کروہ مقام میرٹہ سے واقع ہے خرید کر کے براہ نہر گنگ شرق کو روانہ کیا اور یہ آرد کانپور مین پونہچکر بازار مین کہلا اور نرخ سترہ سیر فی روپیہ دست بدست فروخت ہو گیا بعد ازین تا آخر ماہ مذکور بیوپاری مسطور نے اور دیگر بیوپاریان نے قریب آٹہ سو من آرد آسیا ہاے مختلفہ سے خرید کر کے مقام کانپور کو روانہ کیا اس آرد مین شک آمیزش کا پیدا ہوا کیونکہ نرخ اسکا ارزان تہا اور ارزانی آرد کی باعث گرانی خاطر آرد خوران ہوئی اور یہ تقریر میان آئی کہ گندم تو اٹہارہ سیر فروخت ہوتا ہے اور یہ آرد کہ فاصلہ سے آیا ہے کسوجہ سے ارزان بکتا ہے مگر یہ اصل مطلب نہ سوچے کہ بیوپاری نے خبر سنی تہی کہ دیگر بیوپاریان آرد خرید کرنے کی نیت روانگی مقام کانپور رکہتے ہین پس اوسنے یہ خیال کیا تہا کہ اگر اور مال آگیا تو کیا عجب ہے کہ اسکے فروخت مین یا شرح مین کچہ فتور واقع ہو اس نظر سے اوسنے قبل ارزانی آٹہ سو من آرد دیگر کے اپنا مال نرخ ارزان فروخت کر دیا تہا الغرض ایک سپاہی نے جسنے خود تہوڑا آٹا خریدا تہا یہ شہرت دی کہ اس آٹے مین گاو اور خوک کی استخوان سائیدہ آمیز کیے ہین یہ شہرت رفتہ رفتہ ہر خاص و عام کے گوش زد ہوئی اور جو لوگ کہ ارادہ فساد کا دلمین رکہتے تہے اونہون نے اور مشتعلک دی غرض کہ اب اس آٹے کی خرید موقوف ہوئی ہر چند بیوپاری وغیرہ نے ہر طرح فہمایش کی کہ یہ شہرت بے اصل اور بے بنیاد ہے مگر چند روز کچہ فائدہ مترتب نہوا ایک منشی بنام کریم بخش جو گماشتہ کمسریٹ تہا خود مقام آسیا پر گیا اور تمام و کمال احوال دریافت کر کے خود تین ہزار روپے کا آٹا اپنے خرچ کیواسطے لایا بلکہ قریب سو نفر سپاہی بہی مختلف اوقات مین واسطے دریافت حال کے گیے اور آکر بیان کیا کہ اس آرد مین کسیطرح کی آمیزش نہین

اور یہ شہرت محض بے بنیاد ہے مگر سواے ازین اور کچھ فائدہ نہوا کہ کچھ اور آٹا اسی قسم کا بنرخ اٹھائیس ۲۸ سیر کے خرید کیا گیا اور دیگر رسد آسیا باسی آئی بلکہ جو آرد باقیماندہ تہا وہ پڑا پڑا خراب ہوگیا دو ہزار من آٹا چکیون پہ موجود تہا مگر کسی نے نہ لیا کیونکہ بتاریخ ۹ نہم اپریل خرید و فروخت اس قسم کے آٹے کی بیکدست موقوف ہوگیی

بعد ازین ارادہ فاسد سپاہ ہندوستانی کا جابجا مبسوط ہونا شروع ہوا اور اول ظہور اس ارادے کا بکثرت واردات آتش زنی مقام انبالہ مین بتاریخ ۱۶ اپریل نمایان ہوا یعنی ایک اسپتال سپاہ ہندوستانی مین بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب آگ لگی اور تمام مکان خاک سیاہ ہوگیا مگر خوبی طالع سے یہ اسپتال خالی تہا اور ایک گھنٹہ بعد گودام شراب کمسریٹ جو بفاصلہ ایک کروہ اسپتال آتش زدہ سے واقع تہا شعلہ ور ہوا اس گودام مین چار سو بیالیس ۴۴۲ پیپے شراب کے تہے جنکے سوخت ہونے سے علاوہ قیمت مکان گودام مذکور جو ایک جزو چھاونی گورہ کا تہا سولہ ۱۶ ہزار روپیہ کا نقصان سرکار ہوا شب دوم کو اور چند مقامات پر شرارہ ناری نے دست درازی کی اور چند روز مین متعدد عمارات مثال دل مفسدان جلکر خاک سیاہ ہوگیے مگر ہنوز یہ نہ معلوم ہوا کہ موجب اور مصدر اس امر ناخدا ترسی کے کون ہین لیکن گواہی چوکیداران گودام مذکور سے واضح ہوا کہ جب گودام مین آگ لگی تہی اوسکے بعد ایک سوار گودام مین سے طرف شہر انبالہ کے پاشنہ کوب گیا تہا

بتاریخ اٹھارہ ۱۸ وین ماہ مذکورہ بالا جو رجمنٹ ہندوستانی مقیم چھاونی انبالہ تہین اونکو حکم ہوا کہ کارتوس نئے استعمال مین لاوین مگر اونہون نے پوست کندہ جواب انکار دیا اسپر بدین لحاظ کہ کوئی امر صریح باعث فساد یا زیادتی منجانب سرکار واقع نہو سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ وہ کارتوس نئی قسم کے خود طیار کرلین اس موقع پر بلفظ صریح اسواسطے لکہا گیا کہ قبل ازین نواب گورنر جنرل بہادر نے بذات خود سپاہ بارکپور کو آگاہی بخشی تہی کہ نئے کارتوس مین کوئی شے منافی مذہب ہنود و مسلمین نہین ہے اور اب جو اونکو خود طیار کرنیکا حکم ہوا تو اس سے صراحت ماہیئت کارتوس بخوبی معلوم ہوسکتی ہے اور اس حکم سے یہ بہی متصور تہا کہ جب سپاہ کو کل حال بے نقصی کارتوس معلوم ہوگا تو چھاونی بلاے آتش زدگی سے محفوظ رہیگی مگر سپاہ تو بالکل برگشتہ ہوگیی تہی اور ایک دلیل قوی اونکی برخلافی سرکار سے یہ ہے کہ تمام قیمتی اسباب افسران ہندوستانی نے باندہ کر برآمدہ مین نکال رکہا تہا کہ جسوقت شعلہ آتش زدگی اونکی چھاونی مین مشتعل ہو فوراً اپنا اسباب لیکر راہی ہوجاوین

اب سرکشی دوسری جانب بہی رفتہ رفتہ نمودار ہوئی یعنی ہفتم رجمنٹ پیادگان اودہ نے سر شورش اوٹہایا اور ارادہ کیا کہ ۳ اور ۴۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو بہی شریک اپنا کرے دانین بیان شورش رجمنٹ مذکور کا بمقام لکہنو ذیل مین درج ہوتا ہے

چند روز گذرتے ہین کہ سپاہ ریکروٹ یعنی نئی بہرتی نے کارتوس کے کاٹنے سے انکار کیا تہا مگر جب اونکے افسران ولایتی نے فہمایش کی تو وہ اس حرکت سے باز آئے اور دوسرے روز بوقت پریڈ سب نے کارتوس لیے اور کاٹے اور افسران مذکورین نہایت خوش ہوکر باہم کلمہ مبارکباد زبان پر لائے کیونکہ ایسی مہم مشکل پہ ایسی آسانی سے غالب آئے تہے مگر افسوس کہ اونکی خوشی اور مبارکباد کی کچھ اصل نہ تہی کیونکہ بتاریخ یکم سپاہ مذکور نے دوبارہ غدر پیش کیا اور مقید گارڈ رجمنٹ مین ہوگئے مگر افسران ہندوستانی ان نوملازمون کی حرکات پر نفرین کرتے تہے اور باربار افسران انگریزی کی طمانیت کرتے تہے کہ پورانے سپاہی سب امنی اور خالی از شبہات لاطائل ہین بتاریخ دوم ماہ مئی صبح کو اکثر سپاہ رجمنٹ وولنٹیر سے کہ جہان وہ نوکری پر سکنڈین مین تہے واپس آئے اور قبل از اونکے رخصت کرنیکے صاحب کمان افسر واٹس صاحب نے مناسب تصور فرمایا کہ اونکو اطلاع کی کہ کیا تو ملازم سپاہیون نے کیا تہا اور اونکی حرکت بیجا سے کیا سزا اونکو دی گیی اور بعد ازان سپاہ مذکور کو فہمایش کی کہ تم اپنے کام پر مستعد رہنا اور کسیطرحکا عذر بیجا پیش نکرنا اور نکرنا کسیطرحکا خلل

انتظام رجمنٹ مین واقع نہوتا کہ جو نیکنامی تمہاری رجمنٹ کی اب تک مشہور ہے اوسمین کچھ تخلل واقع نہو اور نام سپاہگری کا بدنام نہو جاوے چہ سپاہیان مذکور نے کلمات مندرجہ بالا بتوجہ تمام سُنے اور خاموش اپنی لین یعنی چھاونی کو رخصت ہوکر چلے گیے مگر اونکے بشرہ سے ایک صورت رنجش وزبون نظر پڑی اور اونکی حرکات سے ناخوشی تصور مین آئی جسکے ملاحظہ سے کپتان واٹسن صاحب نے مناسب سمجھا کہ برگیڈیر گرہی صاحب کو اطلاع ان حالات کی ضرور ہے مگر قبل ازینکہ صاحب موصوف برگیڈیر صاحب ممدوح کو اطلاع ان حالات کی دین اوسی دن تمام افسر ہندوستانی جمع ہوکر حاضر ہوئے اور صاحب موصوف کو بہر طور تسلی اور قول سے تیقن کیا کہ ہمارے سپاہی سب خوش اور راضی ہین اور وہ سب کارتوس کاٹنے پر مستعد ہین بلکہ اس نہج سے صاحب کی خاطرنشان کی کہ ہم سب افسر اونکے اطمینان کیواسطے روبرو اپنی اپنی کمپنی کے یہ امر کرینگے تاکہ وہ سب پیروی ہماری کرین اور اونکو یقین کامل ہوجاوے کہ کارتوس مین کوئی شی منافی مذہب نہین ہے اور صاحب ممدوح کے بہر طور خاطر جمع کی کہ ہمارے قول و فعل کے سب سپاہی قدیم پیروی کرینگے اور صاحب کو اسپر آمادہ کرلیا کہ کچھ وقفہ دینے مین ہرج نہین ہے اور اطلاع دہی بالفعل موقوف رہی جب بوقت فراغت تین گھنٹہ سہ پہر صاحب نے کل رجمنٹ کو اس امر کی تعمیل کیواسطے طلب کیا تو سب حاضر آئے مگر بجاے ایفاے وعدہ و باستعجاب تمامی افسران انگریزی کسی افسر ہندوستانی نے کارتوس کو ہاتھ بہی نہین لگایا اور یہ کہا کہ ہمکو خوف ہے کہ سپاہ بعوض اس حرکت کے ہمکو جان سے تلف کرڈالیگی افسران ولایتی نے کچھ اور فہمایش مناسب تصور نکرکے رجمنٹ کو رخصت کیا اور تمام سپاہ اپنی چھاونی مین بشور و غل داخل ہوئی گویا اونکے مقاصد دلی اور مطالب لابدی حاصل ہوئے اب تمام امور مشت از بام ہوگیے اور اطلاع اس حال کی برگیڈیر گرہی صاحب کو کی گیی اور برگیڈیر صاحب کپتان بارلو صاحب برگیڈ میجر کو ہمراہ لیکر فوراً چھاونی ہفتم رجمنٹ مین تشریف لیگیے اور سب رجمنٹ کو جمع کرکے استفسار اس امر کا فرمایا کہ تم سب جو کارتوس اب تک استعمال کرتے ہو اونکو آئندہ بہی کاٹوگے یا نہین تمام و کمال سپاہیان رجمنٹ مذکور نے انکار صاف کیا باستماع جواب صاف برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ سپاہ معتمد کی نگرانی رہے اور خود واپس اپنے مقام پر تشریف لائے رات تو بامن و امان گذر گیی مگر صبح یعنی تیسری تاریخ کو قریب دس گھنٹہ بجے کے کمپنی گرانڈیل ہر ایک کمپنی کے پاس جاکر مبین ہوئی کہ تم اپنے اپنے ایجٹن اور کوارٹر ماسٹر سارجنٹ اور دریل حوالدار کو مار ڈالو عرصہ ایک یا دو گھنٹہ کا گذرا ہوگا کہ کچھ آدمی دوان دوان صاحب لوگونکے پاس آئے اور التماس کی کہ حضور جلدی مسلح ہو وین کیونکہ رجمنٹ اپنے ہتیار لینے کیواسطے دوڑ پڑی ہے افسران ولایتی یہ حال سُنکر فوراً بجانب چھاونی روانہ ہوئے وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ سپاہی بدحواس بہاگتے پہرتے ہین مگر جب سپاہیون نے اپنے افسران ولایتی کو دیکھا تو کچھ تو اپنی چھاونی مین چلے گیے اور بندوقین اپنی پوشیدہ کرلین اور اکثر سپاہی اگر مظہر خیرخواہی اور نمک حلالی ہوئے اور زیادہ بربن یہ بہی اونہون نے کیا کہ اپنے افسرونکے گرد تلوارین لٹکائے ہوئے جمع ہوگئے اور اونکی حفاظت مین بخلاف اوس سپاہ کے جو زیادہ مفسدہ پرداز تہے مستعد اور آمادہ ہوئے تہے اسی اثنا مین کہ صاحب کمان افسر سپاہ کو فہمایش اور نصیحت کر رہا تہا کہ تم سب علحدہ ہوجاؤ اور اپنے جرم کو زیادہ سنگین نکرو ورنہ نتیجہ زبون تمکو از وہم و قیاس تمکو ملیگا اور نیز اونکو آگاہ کر رہا تہا کہ اگر اسطرح وہ لوگ بدنظمی و سوء انتظامی کے باعث ہونگے تو اونکے حق مین سواے سزاے شدید اور کچھ متصور نہین ہے اور ایسے ایسے کلمات نصائح آمیز اور سخنان تند و تیز سے اونکو منتشر بہی کر دیا تہا کہ تمام افسران ہندوستانی حاضر خدمت ہوکر عذر آور ہوئے مگر اس جانب تو یہ واقعہ ہولناک ہو رہا تہا اور اودہر اس رجمنٹ مفسد نے پیغام ۴۸ رجمنٹ کو مقام منڈیانون مین روانہ کیئے مگر سپاہ رجمنٹ ۴۸ نے پیغامبرونکو گرفتار کرکے حاضر حضور کرنیل پامر صاحب کمان افسر کے کیا اس حرکت سے

سواے کمال ایمانداری اور وفاداری سپاہ ۴۸ رجمنٹ کے اور کچھ ظاہر نہین ہوتا بعدہ خبر گرفتاری پیغامبران بظاہر مفسدین کے گوش زد ہوئی ہوگی کیونکہ بوقت شام تمام سپاہ مفسدہ پرداز خاموش ہوکر اپنے اپنے مقام مین جا بیٹہی اور یہ بہی اطلاع اونکو ہوئی ہوگی کہ یہان سامان منطفی کرنے نائرہ فساد کا مہیا ہو رہا ہے کیونکہ افسران ہندوستانی نے بعد ازان آکر بیان کیا کہ سپاہی سب حاضر ہین اور کہتے ہین کہ جیسے کارتوس ہمکو ملینگے ہم اونکو کاٹین گے اس امر کی اطلاع بہی برگیڈیر صاحب کو کی گیی مگر مناسب وقت نتہا کہ اور وقفہ امتحاناً دیا جاوے بلکہ فوراً سزاے اعمال دینی پر ضرور تہی اسواسطے قریب آٹہ بجے شب کے رجمنٹ ہفتم مکرر ریٹ پر چہائی گیی اور فوراً بعد ازان آواز سم ستوران و اسلحہ شجاعان نزدیک معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ رسالہ وغیرہ سب نزدیک آپونہچے تہوڑا عرصہ بہی نگذرا ہوگا کہ ہر طرح کی سپاہ موجود ہوئی اور بتفصیل ذیل میدان مین نصب کی گیی رسالہ ہشتم اور رسالہ گارڈ جب بجانب راست اور توپخانہ محاذی اونکے اور رجمنٹ ۴۸ پیادگان ہندوستانی اور چار کمپنی ۳۲ رجمنٹ گورہ سپاہ مفسدین کے سر پر قیام پذیر ہوئین مفسد تہوڑی دیر تو خاموش کہڑے رہے گویا عالم سکتے مین تہے مگر جب گولہ اندازون نے مہتابین روشن کین تو اونکے دیکہنے سے زہرۂ مفسدین نامرد آب ہوگیا اور زیادہ از نصف پا بگریز ہوئے اور جو اسباب اور اسلحہ اونکے تہے سب پہینک پہانک کر بہاگ نکلے صرف پارچہ جو اونکے جسم پر تہے وہ ساتہ لیگیے ہر چند اونکو روکا مگر کوئی نہ ٹہرا آخر کار رسالہ اونکے تعاقب مین گیا اور چند مفرورین کو گرفتار کر لائے اور وہ مفسد جو سکتے کے عالم مین تہے اور پیروی مفرورین اونسے نہو سکی اونہون نے حسب الحکم ہتہیار سپرد سرکار کر دیے اور بے عذر و حیلہ گرفتار ہو گئے اور پہرے سپاہ موجودہ مین سے چہاونی مفرورین پر مقرر ہوئے تاکہ حفاظت چہاونی و سرکاری اسباب وغیرہ کی کرین اور اسیطرح قبل از سر ہونے توپ شام کے ہفتم رجمنٹ پیادگان اودہ فہرست مفسدان و سرکشان مین شامل ہوگیی

جیسا سابق ذکر ہو چکا ہے ہفتم رجمنٹ اودہ نے ارادہ کیا کہ ۱۳ اور ۴۸ رجمنٹہاے ہندوستانی بہی شریک فساد ہوکر مفسدین مین شامل ہون مگر کتابت جو اسباب مین روانہ ہوئی تہی قدرے سپاہیان رجمنٹہاے مذکورین نے گرفتار کرکے روبروے افسران لائقی کے گذرانی اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ ہفتم رجمنٹ اودہ برطرف کی گیی جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر کہ جو سزا دینے مین چست تہے انعام بخشی مین بہی سست نتہے یہ تجویز ہوئی کہ اشخاص مستحقین کو انعام نمایان و خلعتہاے گران بہا لائق علم و شان سرکار سے عطا ہون آدمی ۴۸ رجمنٹ کے یعنی ایک صوبہ دار و ایک حوالدار میجر اور ایک سپاہی اور ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کا ایک سپاہی جو وفادار اور جانبدار سرکار رہے تہے انکی عزت افزائی اور شہرت نام کیواسطے سر ہنری صاحب بہادر ممدوح نے بتاریخ ۱۲ مئی ایک دربار قرار دیا تاکہ جلسہ عام مین وہ اشخاص مذکورہ بالا کا پایۂ منظوری و رضامندی سرکار حاصل کرکے باعث عزت اور حرمت وفادار سپاہیونکا ہو

صحن جو روبروے کوٹہی رزیڈنسی کے واقع تہا فرش قالین سے آراستہ کیا گیا اور تین جانب فرش کے کرسیان تابئین شائستہ لگائی گیین تاکہ ہندوستانی افسر اور دیگر اشخاص رجمنٹ جو ہمری مین تہے اونپر آکر بیٹہین اور برآمدہ مین جو وسیع اور رفیع تہا کرسیان اور پلنگ وغیرہ واسطے ملکی اور جنگی افسرونکے بچہاے گئے بوقت نواخت شش گہنٹہ شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے سے بی ہمراہی سکرتر صاحبان یعنی جی کوپر صاحب اور کپتان ہیس صاحب اور باتفاق برگیڈیر ہینڈیسکوم صاحب اور برگیڈیر گری صاحب معہ اونکے رفقا و مصاحبین کے یعنی میجر مرٹ صاحب پی ماسٹر کپتان میک نیل صاحب مہتمم بازار کپتان حسیلیں صاحب ڈپٹی جرنیل کپتان بلریو صاحب برگیڈ میجر متعلق اودہ بے آئین فوج او کپتان باردل صاحب برگیڈ میجر لکہنؤ اور ہمراہی گرنیل ہڈورڈ صاحب کرنیل ہاسٹر صاحب کرنیل

یام صاحب اور کرنیل بہ دار صاحب اور میجر گال صاحب اور میجر بارینج صاحب تشریف فرما ہوکر رونق بخش کرسی ہوئے اور اونکی برابر شتیونمین علاقہ جات گران بہا رکہے گیے قبل از عطا فرمانے خلعت کے جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے ایک نہایت سپاہیانہ و مردانہ اور فصیح اور بڑی کی گفتگو بزبان ہندوستانی بطرز خوب و صاف آہستہ آہستہ روبروے ہندوستانی افسران و سپاہ موجودہ ادا کی ہر ایک فقرہ اور ہر ایک لفظ اوسکا موبراندام ہاے مردمان موجودہ استادہ کرتا تہا اور ہر ایک شخص نے بہ تہ دل اوسکو سُنا اور اوسپر کاربند ہوئے ہمکو نہایت افسوس ہے کہ اس گفتگو کا اس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو زبان انگریزی مین تحریر ہوئی تہی اور اوسوقت ضرورتاً زبان سنائی گئی تہی ترجمہ زبان اردو مین ہوکر ہر ایک رجمنٹ مقیم ہندوستان مین تقسیم نہوا مگر ہم اوسکا مضمون ذیل مین درج کرتے ہین

اے سپاہیون چند آدمی یہ شہرت سارے مین پہیلاتے ہین کہ خواہش سرکار اسطرح پر ہوئی ہے کہ مذاہب سپاہ مین خلل واقع ہوا اور دست اندازی کیجاوے تم سب خوب واقف ہو کہ یہ امر دروغ محض ہے تمہارے بزرگ جانتے ہین اور تم بہی خود بخوبی آگہی رکہتے ہو کہ سو برس سے بلکہ زیادہ اس عرصہ سے تمہارے مذہب مین کبہی مزاحمت نہین ہوئی ہے اور منجملہ تمہارے وہ لوگ جنہون نے حالات پیشین پڑہا ہے اور جنہون نے تواریخ اس ملک کی دیکہی ہے اور وہ لوگ جو احوال بادشاہان سابق بزرگون سے سُنتے آئے ہین بخوبی واقف ہین کہ سابق مین عالمگیر نے اور حال مین حیدر علی نے ہزارہا ہندو و مسلمان کر ڈالے اور مندر خراب کیے و شوالے مسمار کر ڈالے اور جو ٹہاکر خانگی پرستش کے تہے وہ بہی چہین لیے اور زمانہ حال کا احوال سنو کہ اکثر تم مین سے واقف ہین کہ رنجیت سنگہ نے مسلمانان پنجاب کو کبہی اذان دینے کی اجازت ندی اور بڑی بڑی عالیشان مساجد مین جیسے شہر لاہور کی رونق ہے اور تعمیر کرنے والونکی شان و شوکت اب تک اوسنے ظاہر ہوتی ہے کبہی اوسکے وقت مین اذان نہوئی اور خاص لکہنو مین حال پیوستہ تک کوئی ہندو شوالہ تعمیر کرنے نپاتا تہا مگر یہ تمام معاملات دگرگون ہوگئے اب کوئی شخص ایسا نہین جو ہمارے ہندو و مسلمان رعایا کے مذاہب مین خلل انداز ہو یا کسی طرح باعث تصغیر اور تحقیر کا ہو تم بچشم خود دیکہتے ہو اور بخوبی واقف ہو اسواسطے میری شہادت یا تقریر اس امر مین کچہ ضرور نہین تم یہ بہی خوب جانتے ہو کہ تمام دنیا مین کوئی اور سلطنت ایسی نہین کہ ہم پلہ و ہم پہلو سرکار انگلشیہ کے بیچ طاقت و دولت و آمدنی و روپیہ اور ملک کے سمجہی جاوے کوئی ایسا سمندر نہین ہے جسپر اس ملک کے صدہا جہاز نہین جاتے اور کوئی ملک ایسا نہین جسمین اوسکی سپاہ موجود نہین تم سب نے سُنا ہے کہ جنگ روس مین کیا ہوا اور کسطرح ہماری سپاہ بری اور بحری نے بخلاف ایسے ایک نہایت طاقتور قوم کے اور باوجود لاحق ہونے عوارض گوناگون اور شدائد و تکالیف موسم سخت کے اور باوصف کم ہونے سپاہ اور مسافت ہزارہا کوس کے اپنے ملک سے ہر ایک ہرج کو رفع کرکے اور تمام مقابلونکو دفع کرکے لڑائی مین فتحیاب ہوئے اور بتائید نصرت تمام ملک کو رُوشن کیا اور دشمن قوی کو معائنہ ایسی فوج آراستہ و باسامان و شائستہ و جنگ آزمایان کہ جسکی ہمسری کوئی فوج کسی ملک کی نہین کر سکتی اور شکست دینے کا تو کیا ذکر ہے استعجاب اور استغراب مین ڈال دیا

اگر ضرورت ہو تو عرصہ چند ماہ مین ایک لاکہ فوج ولایت سے ہندوستان مین آسکتی ہے

ایسی سرکار کو کہ جیسے ہماری سرکار ہے ضرورت روباہ بازی کی نہین جو کچہ اوسکو کرنا ہوتا ہے مثال شیر ببر ملا اور برپردہ ہوکر کرتی ہے اور خدای پاک سے اور کسی انسان سے پوشیدہ نہین کرتی اور ہر وقت مستعد اور آمادہ مقابلہ و شکست عزم و حملہ دشمنان بیرونی و اندرونی ملک کے رہتی ہے ہماری سرکار ہمیشہ اپنے ارادہ نیک و مستحسن پر قائم رہے گی اور اپنی رعایا و سپاہ کو اجازت

قائم رہنے اپنے مذہب پا اور جاری رکھنے رسومات پرستش بطور بزرگان خود دیتی ہے اور آئندہ دینگے کوئی اور سرکار تمام دنیا مین اپنی سپاہ کی ایسی خاطرداری نہین کرتی جیسی سرکار کمپنی کرتی ہے اور ہر ایک گانو اور ہر ایک جماعت صداقت اس امر کی کرتے ہین

ہر جگہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری سپاہ کے قدیم سپاہی کسطرح بآرام تمام و بآسایش لاکلام بیٹھے پنشن کہاتے ہین جو پنشن اونکو بعوض وفاداری سرکار یا زخم اور یا شجاعت کے ملی ہے اور اپنے دوستونمین و رشتہ دارونمین اور رفیقونمین بیٹھکر اسطرح اپنی عمری پیرانہ سالی مین بآرام و خوشنودی و عزت کے بسر لیجاتے ہین کہ ہر ایک ہمسایہ اونکا ادب کرتا ہے اور سرکار اونکی عزت کرتی ہے

اور کس ملک مین تم ایسے حالات خوش و احوال دلکش دیکھتے ہو پس ہوش رکھو کہ کسی بیوقوفی یا نادانی سے یہ فوائد بیبہا ہاتہ سے نجاتے رہین

ہندوستان کے کسی قوم یا ضلع مین قحط سپاہی کا نہین جہان ہماری سرکار ایک سپاہی کی خواہش رکھتی ہے وہان پچاس سپاہی نوکری کے واسطے حاضر ہوجاتے ہین صرف ہفتہ گذشتہ مین اسی شہر لکھنو مین تین سو سپاہی کی درکار تہی اور تین ہزار آدمی خدمت کیواسطے حاضر ہوکر متمنی پرورش سرکار تہے سب سرکار اپنے وفادار اور مستعد آدمی کی پرورش اور پرداخت کرتے ہین اور بیوفا اور احسان فراموش کو سزاے قرار واقعی دیتے ہین کسی فوج نے روے زمین پر ایسی خدمات نمایان نہین کی ہین جیسی فوج بنگالہ نے کی ہین مین اونکی خدمات سے خوب واقف ہون اور یہ افسران شجاعت شعار یعنی برگیڈیر ہیڈسکوم صاحب اور برگیڈیر گری صاحب اور کرنیل ہیلفورڈ صاحب اور کرنیل پامر صاحب اور اکثر افسران موجودہ جلسہ ہذا بہی خوب جانتے ہین جنکے باعث تمکو ہدایات فتحیابی بہم پہونچین اور جو تمہاری سرداری پر کہڑے ہوکر جنگ آور ہوکر مجروح و خستہ ہوئے ہین اور جنکی نیکنامیان دال تمہاری شجاعت پر ہین اور جنکے بیانات فتحہاے تکاثرہ سے تمہاری مردانگی اور انتظام اور دلاوری میدان حرب و وغا مین ظاہر اور آشکارا ہوتے ہین اکثر صاحب لوگ مانند میرے تمہارے ساتہ معمر اور پیر ہوگیے ہین اور تمہارے ساتہ عہد شباب سے رہے ہین اور تمہارے ساتہ جنگ ہاے عظیم مین رہکر شریک خوف و تکالیف اور فتوح کے اور کوچ و مقام و جنگ و جدال مین ملک برہما سے کوہستان برف بامیان تک رہے ہین ہم سب تمہارے دوست ہین اور ہمارا اور تمہارا ایک سا حال ہے اگر تمہاری روسیاہی ہو تو ہماری پہلے ہوگی اور اگر تمہاری بے عزتی ہوگی تو کیا تمہارے ساتہ ہماری نہوگی اب بدکرداری اور بیوفائی چہوڑ دو اور فریب چند بے ایمان نمک حرامونکا مت کہاؤ ماہ گذشتہ مین بہت کچہ ہوچکا جس سے نیکنامی سپاہ بنگالہ کی ضائع ہوگیی یہ سپاہ ایسی تہی کہ جسنے چند سال خدمات مردانہ کرکے اب وہ نام پیدا کیا تہا کہ کوئی اور فوج میدان نیکنامی اور شہرت یابی مین گوی سبقت نہین لیگیی تہی اور جسنے دریاے ایراوتی سے دریاے سندہ تک جنگہاے عظیم بروے روزگار لاکر فتح ملک کیا تہا اور جسنے ملک جاوا اور ملک چین اور دریاے نیل مین اپنے انتظام اور طریق لاثانی اور کارہاے شجاعت سے تعریف اور آفرین ہر ایک ناظرین کارزار کی حاصل کی ہین مگر بخجلت تمام ہم بیان کرتے ہین کہ اب بخلاف اوسکے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ چند عرصہ گذرتا ہے کہ جب فوج بمبئی ملک ایران مین فتح حاصل کرتی تہی چند رجمنٹہاے بنگالہ سے وہ امر صادر ہوا کہ جس سے اونکی نالیاقتی بیچ کار سرکار کے ثابت ہوئی اور اب ۱۹ رجمنٹ برطرف ہوگیی اور سات کمپنیان ۳۴ رجمنٹ کی بہی برخاست کی گئین انمین اکثر سپاہی مجرم اس امر کے تہے کہ وہ دوسرے کی شرارت اور سرکشی ویکمک آمادہ ہوئے تہے اب تم ہوشیار ہوجاؤ بعد ازین کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر متوجہ بطرف سپاہیان وفادار اور نیک وضع کے ہوکر یہ فرمانے لگے کہ دیکہو صوبہ دار سیوک تواری کو اور حوالدار ہیرالال دوبے کو اور رام ناتہ دوبے کو جو سپاہی

۴۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ہین اور حسین بخش سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو بہی دیکھو جسطرح انہون نے خدمات لائقہ کین ہین تین سپاہیان مذکورہ اولی نے ایک چٹھی سرکشان کی گرفتار کرکے تمام حال مفسدہ اپنے افسران بالا دست کے گوش گزار کر دیا اور تم خوب جانتے ہو کیا نتیجہ اوسکا ہوا اور ہفتم رجمنٹ بے آئین پیادگان اودہ پر کیا بلا نازل ہوئی زیادہ از پچاس نفر افسر و سپاہ رجمنٹ مذکور کے قید ہین اور تمام رجمنٹ منتظر حکم گورنمنٹ کی ہے دیکھو حسین بخش سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو کہ کیسا وہ نیک آدمی ہے اور بتلاؤ تو کہ وہ نیک اور وفادار سپاہی ہے کہ نہین اوسنے تین مفسدونکو گرفتار کرکے حاضر کیا اور وہ اب قید مین منتظر اپنی سزاے اعمال کے ہین اور مین نے یہ آج تمکو اسواسطے جمع کیا ہے کہ تم دیکھو کسطرح انعام بجلدوے خدمات لائقہ و وفاداری سرکار ان آدمیونکو ملتا ہے جنہون نے کارہاے مذکورہ بالا جنسے تم بہی بخوبی تربین وجوہ واقف ہو منصہ شہود پر لائے ہین اور تم یہ بہی سمجھو کہ جو لوگ وفادار اور نمک حلال ہین اونکی ہمیشہ غور و پرداخت یہ بخشش انعام وغیرہ ہوگی سرکار انعام بخشنے مین مستعد اور سزا دینے مین جست ہے اور ہوشیار اور مشتاق اور شائق محافظت رعایاے وفادار کی ہے مگر قائم اور مضبوط اور مستقل بہی اوپر بربادی اونکی بربادی سے ہے جو اوس سے خلاف ورزی کرتے ہین اور اوسکو ناراض کرکے آمادہ عوض ستانی کرتے ہین خوب سوچو کیا مینے کہا ہے اور خوب غور کرکے دیکھو کیا گذر چکا ہے اور مانو جو تمہارے بزرگ اور افسر جنہون نے قریب پچاس پچاس برس کے خدمت سرکار انجام دی ہے تمکو کہتے ہین اور یہ بہی یقین جانو کہ جس سرکار کی تم خدمت کرتے ہو وہ ایسی نہین کہ خفیہ یا دریدہ کوئی امر ایسا کرے جس سے تخلل کسی رعایا کے مذہب مین عائد ہو اور دیکھو کہ اوسنے اب تک ہر ایک شخص کو اجازت دی ہے کہ اپنی اپنی طریق بزرگان پر پرستش کیا کرین مگر جب یہ اجازت دی ہے تو اوسکے ساتھ یہ بہی سمجھنا چاہیے کہ جو امر متعلق بانتظام فوج ہے اوسکی تعمیل کروانے مین کوئی امر فروگذاشت نہین ہو سکتا اور اسیطرح وہ سخنان مفسدین پر گوش نہین رکھین گے اور اونکے عذرات بیجا سماعت نہین فرماینگے اور اگر خدانخواستہ کوئی شخص کسی بیوقوف یا شریر آدمی کے ورغلانے مین آکر پیرو حرکات ۱۹ اور ۳۴ رجمنٹ کا ہوگا تو یاد رکھو کہ سرکار جو فی الحقیقت قوی تر اور مضبوط تر ہے اور آمادہ اور لائق سزا دہی کے ہے فوراً ایسی سزاے سخت دیگی کہ مدت ہاے دراز تک انسانونکے دل سے نہ بہولے گی اب سپاہیون مین بخوشی تمام منجانب سرکار اون لوگونکو انعام دیتا ہون جو بخدمات پسندیدہ و کارہاے حمیدہ مستحق حصول انعام ہوئے ہین آگے آؤ صوبہ دار سیوک تواری اور حوالدار اور سپاہیو تم بہی آؤ اور یہ انعامات جو سرکار کیطرف سے تمکو ملتے ہین تو سرکار بہت خوش ہے کہ تم سے وفادار سپاہی اوسکی خدمت مین موجود ہین ان پیش قبضونکو جو تمنے بآئین شائستہ و خدمات لائقہ وصول کی ہین قبول کرو اور خدا تمکو مدت دراز تک خدمات سرکار مین انکا زیب تن کرنا نصیب کرے

یہ روپیہ نقد اپنے عیال و رشتہ دارونکو واسطے لو اور یہ خلعت اپنے گہرونمین بروزہاے سعید مین کر تفاخر کیا کرو اور خدا کرے کہ تمہاری خدمات نمایان سے پیرو ہر ایک رجمنٹ مین پیدا ہون اور مجھے یقین ہے کہ ضرور اکثر سپاہی وغیرہ تمہاری پیروی ایسے کار نیک مین اختیار کرین گے

بعد از گفتگوی بالا جناب سر ہنری صاحب بہادر نے اپنے ہاتہ سے انعام تقسیم کیے اور ہر ایک شخص سے جو مخلع بخلعت ہوا تہا دوستانہ ہاتہ ملائے

صوبہ دار سیوک تواری ۴۸ رجمنٹ کو قبضہ خنجر مرصع کار نہایت تحفہ اور ایک جفت دوشالہ قیمتی اور ایک چوغہ زرکار اور چار تہان کامدانی کے عطا ہوئے

اور حوالدار میجر کو بہی خلعت حسب تفصیل بالا عنایت ہوا

اور رام ناتہ دوبے سپاہی ۴۸ رجمنٹ اور شیخ حسین سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو کہ اب یہ شیخ حسین نایک ہو گیا ہے فی نفر ایک قبضہ شمشیر مرصع و ایک عمامہ قیمتی اور چند تہان پارچہ سفید مرحمت ہوئے اور سوائے از پارچہ سفید مذکورۂ بالا کے تین تین سو روپیے نقد بہی فی نفر عنایت ہوئے

شروع احوال فساد

باثناے اینحال کہ جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر اسطرح مفسدین کو سزا اور وفادارونکو انعام دیتے تہے وہ سرکشی جسکا مدت سے خوف تہا بمقام میرٹہ برپا ہوئی اور یہ مقام بباعث قیام توپخانہ و سپاہ گورہ بخیال عوام اسقدر مستحکم تہا کہ اوسمین گمان سرکشی بہی خارج از وہم و گمان بلکہ دیوانہ پن تہا

میرٹہ

بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل کرنیل اسمٹ صاحب کمانیر رسالہ سوم نے باین خیال کہ خوشنودی و رضاجوئی سپاہ اسمین متصور تہی حکم صادر فرمایا کہ رجمنٹ کے سوار پریڈ پر حاضر ہو کر طریق سر کرنے نئی بندوقونکا بغیر کاٹنے کارتوس کے دیکہین اور حوالدار میجر اور اردلی جو بنگلہ صاحب پر موجود تہے اونکو صاحب نے دکہایا کہ کسطرح یہ عمل ہو سکتا تہا اور اردلی حوالدار میجر نے دو مرتبہ اوسی طرح نئی بندوق سر کی بوقت شب اس افسر کا خیمہ آتش زنی سے خاک ہو گیا اور اسپتال سواران جو متصل میگزین کے تہا اوسکا بہی یہی حال ہوا بوقت نواخت دہ گہنٹہ شب کرنیل اسمٹ صاحب کو خبر پہونچی کہ کچہ سوار کارتوس لینے مین انکار کرتے ہین باستماع اینحال ایک افسر نے واسطے ملتوی رکہنے پریڈ کی عرض کی مگر بخیال اسکے کہ اس امر مین سبکی سرکار اور غلبہ سپاہ متصور ہے اور نیز بدین گمان کہ صبح تک سپاہ راستی پر آجاوے گی حکم التوا جاری نہوا الغرض صبح کو سپاہ پریڈ پر حاضر ہوئی اور حوالدار میجر نے ایک کارتوس سر کیا اور اونکو ترکیب سر کرنے کی بتلائی مگر منجملہ ۹۰ نفر سپاہ پانچ نے تو کارتوس لیے اور باقی نے انکار کیا تماشا یہ ہے کہ یہ کارتوس وہ تہے جنکا وہ ہمیشہ استعمال رکہتے تہے اور نئے کارتوس نہ تہے فوراً اطلاع اس امر کی کمان افسر مقام میرٹہ کو ہوئی اور ہشتاد و پنج نفر سپاہ جنہون نے انکار لینے کارتوس سے کیا تہا معطل ہو کر چہاونی مین بہیجے گئے تحقیقات مقدمہ کورٹ مین شروع ہوئی اور بتاریخ نہم ماہ مئی پریڈ تمام سپاہ گورہ و ہندوستانی جمع کر کے مجرمونکو واسطے سنانے حکم سزا کے حاضر لائے اور روبرو تمام سپاہ کے اونکو پابزنجیر کر کے حکم قید کا سنایا گیا حوالدار جسنے سپاہ کو لینے کارتوس سے منع کیا تہا اور وہ لوگ جو زیادہ تر مجرم تہے دس دس برس کو قید ہوئے اور ما بقی پانچ پانچ برس کو محبوس ہوئے

تمام شب تاریخ نہم و صبح دہم مجرمونکے دوست سپاہ رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ اور نیز مردمان بازار کے پاس جاکر مشورہ کن ہوئے کہ کیا تدبیر استخلاصی مقیدین مین مستحسن ہے

شروع تجویز مقدمہ مذکورہ بالا سے ہر شب ایک یا دو مکان سرکاری نذر شعلہ ہوتے تہے مگر سوائے آتش زدگی کے اور کوئی امر فساد انگیز تا شام یکشنبہ دہم ماہ مذکور وقوع مین نہین آیا تہا الا دہم کو ازحد جنگ و خونریزی کا بازار گرم ہوا جسکا بیان بچشم دیدہ ذیل مین درج ہوتا ہے اول بیان پادری اسمتہ صاحب کا ہے جو مقام میرٹہ مین پادری تہے اور وہ یہ ہے کہ

بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ شام تک امن و امان تہا اور مین بگی مین سوار ہو کر گرجا گہر کو جو قریب ایک میل کے میرے مکان سے تہا

واسطے اداے نماز شام جاتا تہا کہ رستہ مین دو سپاہی گورہ شصتم رجمنٹ شاہی کو کیا دیکہتا ہون کہ مجروح و خستہ و خون آلود بمدد چند رفیقون کے چلے آتے ہین بعد ازان جب مین گرجا گہر مین پونہچا تو دیکہا کہ بگہیان اور گاڑیان بخوف و ہراس تمام بہاگی جاتی ہین اور ایک گروہ مردم میرے قریب آئے اور مجہے جانب شہر اشارہ دیکہنے کا کیا مینے جو دیکہا تو ادہر سواے شعلہ اور دہوئین کے اور کچہ نظر نہ آتا تہا اور آواز بندوق سماعت مین آتی تہی اور غل و شور خلائق کا گوش زد ہوتا تہا پادری راٹن صاحب جو میرے شریک نماز تہے معہ اپنی میم صاحبہ کے اس اثنا مین آپونہچے مگر چونکہ کوئی شخص وہان نماز گزاری کو موجود نہ تہا ہم بہی واپس اپنے مکانون کے جانب روانہ ہوگئے اب وقت قریب ۷ گہنٹہ شام کا تہا اور ہمنے دانستہ رستہ اور مقامات مجمع عام کو بچا کر راہ جانب انفل اور توپخانہ کے اختیار کی اثناے راہ مین ایک پہرہ کے سپاہیون نے جو قریب آٹہ یا دس نفری کے توپخانہ پر تعینات تہے اور جسمین سے تین سپاہی بعد از ہمارے جانے کے مقام مذکور پر بمقابلہ ایک افسر ولایتی جو اپنے سپاہیونکو ساتہ لیکر اونکے مقام پر قبضہ کرنیکو آیا تہا مارے گیے تہے ہمکو سلام کیا مین بخیریت اپنے مکان پر پونہچا مگر میرے ہمسایہ یعنی ہیگل صاحب معہ میم صاحبہ نے جو توپخانہ اسپی سے تعلق رکہتے ہین بیان کیا کہ سپاہی پہرہ بریگیڈیر صاحب نے جو قریب تر اس مکان سے ہے تہوڑا عرصہ ہوا کہ ایک گولی سر کی تہی اور وہ میرے اور میم صاحبہ کے بیچ مین سے گذر گیی ہم اوس وقت دروازہ احاطہ پر کہڑے تہے بعد از سماعت اس حال کے ہم بالاتفاق بجانب برآمدہ مغربی کے گیے اور آواز آتی گولی کی سُنی جو نزدیک رستہ پر سر ہوئی تہی اور اوسکے بعد آواز ٹاپ اسپ کی و پہیہ بگی کان مین آئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان متعلقہ رسالہ سوم کے بہیہ بگی تہی اور وہ بخرابی تمام پانچ سوارونکے ہاتہ سے مارا گیا اور ڈاکٹر کرسٹی صاحب جو تہوڑے عرصہ بعد صاحب مذکورہ بالا کے اپنی بگی مین آتا تہا مجروح و خستہ ہوا مگر اب تک زندہ ہے اور امید زیست رکہتا ہے اس اثنا مین فوج ولایتی یعنی ششم گارڈ ڈراگونز شاہی ایک رسالہ اور ایک توپخانہ بنگال حاطہ اور ایک پلٹن شصتم رائفل شاہی چہاونی پیادگان ہندوستانی مین آپونہچی اور گراب اور بندوقین سر ہونی شروع ہوئین مگر سپاہ سے زیادہ تو خرابی اور ظلم باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار نے کین اونہون نے کپتان میکڈونلڈ صاحب کی میم کا تہوڑی دور تعاقب کرکے زخمہاے شمشیر وغیرہ قیمہ کر ڈالا مگر شکر خدا کہ اوسکے بچہ ہاے خورد سال اسطرح بچ رہے کہ وہ آیا کے پاس تہے اور آیا اونکو اپنے ساتہ بچا کر لیگیئی اور نیز اون لوگون نے چیمبر صاحب کی میم کو جو باغ مین خفیہ بیٹہی تہی کیونکہ اجیٹن صاحب خود چہاونی مین کار سرکار پر گئے تہے قتل کیا اور اس بیرحمی سے مارا کہ اول تو میم صاحبہ کے کپڑے اونکے بدن پر جلائے اور بعد ازان گولی سے مار کر شمشیر سے جسم میم صاحبہ کا پارہ پارہ کیا قریب دس بجے کے پانچ سواران رسالہ سوم نے ایک بنگلے کو جو روبروے ہمارے بنگلے کے تہا آگ لگا دی اور بعد ازان بریگیڈیر صاحب کے کوٹہی جلانے کا ارادہ کیا مگر خوش نصیبی ہم لوگون کے سے اونسے آگ نلگی بعد از نواخت گیارہ گہنٹہ کے مضبوط پہرہ گورہ لوگونکے ہمارے مکانات کے گرد قائم کیے گیے اور سوار اور توپخانہ ولایتی گرد اگرد گشت کرنے مین مشغول ہوئے مگر ساکنان دیہات قرب و جوار نے بازار آتش زنی تا صبح گرم رکہکر دست تطاول بحال ضعفا دراز کیا اور اس ہنگامہ مین نقصان جان و مال بہت ہوا وہ حصہ میرٹہ کا جہان سرکشی واقع ہوئی تہی وہان مکانات ویران و سوختہ کے سواے اور کچہ نظر نہین آتا ہے چند باشندگان کی محافظت جان مین مسٹر گریٹ ہڈ صاحب کمشنر قسمت میرٹہ اور اونکی میم صاحبہ مین ایک اعجاز ہوتا تہا کوئی باغات مین اور کوئی مکانات خدمتگاران مین پوشیدہ ہوکر بچے اور کوئی لباس خدمتگارانہ زیب تن کرکے جان بسلامت لیگیے گو کہ سپاہ وغیرہ دشمنان جان اونکے عقب مین سرگرم خونریزی تہی الشب یکشنبہ یعنی شب معہودہ جو انگریزی

قبل از آنے سپاہ گورہ میدان سرکشی مین جان بحق ہوئے تھے اونکی تفصیل ذیل مین لکھی جاتی ہے

ٹریگر صاحب مہتمم مدارس کپتان میکڈونلڈ صاحب پلٹن بستم پیادگان ہندوستانی معہ میم صاحبہ کپتان ٹیلر صاحب اور پٹل صاحب اور سنیڈرس صاحب متعلق رجمنٹ مذکور اور کرنیل فنس صاحب کمانیر ۱۱ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی اور چیمبر صاحب کی میم جنکا قاتل بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور گرفتار ہوکر سزایاب جفاے گلو ہوا اور جسم مجرم کا آتش غضب سوختہ وخاکستر کیا گیا اور رسالہ سوم مین صاحبان مفصلہ ذیل مقتول ہوئے تھے فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان ڈاسن صاحب معہ میم صاحبہ منک نیب صاحب جو چند عرصہ سے شامل رسالہ ہوئے تھے اور لفنیکڈبل صاحب اور رائیڈنگ ماسٹر کی ایک دختر خورد سال اور سوائے اکثر گورہ توپخانہ و شصتم رائفل و عورات و اطفال گورہ و دیگر عیسائیان کی نسبت ساکنین مقام میرٹھ کے جو جو حرکات خارج از انسانیت و مردمی بیچ قتل انگریزونکے وقوع مین آئے ہین قابل بیان نہین ہین

چنانچہ ایک اونمین سے جسکے بیان مین قلم کہ ایک نی خشک ہے اشک سیاہ روتا ہے یہ ہے کہ سارجن لو صاحب جو چھاونی سے بفاصلہ رہتے تھے اور ایک میم اور پانچ اطفال اونکے تھے شب یکشنبہ کو مجروح و مقتول ہوئے یہ تو معلوم نہین کہ وہ کسطرح زخمی ہوئے اور مارے گئے اور کیا اونکے اوپر گذرا مگر جب صبح روز دوم یعنی دوشنبہ کے صبح کو مردمان تعلیم گاہ جسکے وہ ملازم تھے اونکے تلاش مین نکلے تو بنگلہ سے بفاصلہ قریب چالیس قدم کے صاحب کی لاش نظر پڑی جسم کا یہ حال تہا کہ خدا دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نکرے اور قریب چار گز کے فاصلہ پر اوسکے ایک لڑکے کی لاش پڑی تہی مردمان مذکور جب بنگلے مین گئے تو وہان دو لڑکے صاحب مرحوم کے خستہ ومجروح مثل گوشت قیمہ زدہ پڑے تھے مگر حیات باقی تہی کہ وہ دم زندگی کا بہرتے تھے دونو لڑکونکو اوسی وقت ڈولی مین ڈالکر اسپتال کو روانہ کیا چنانچہ ایک اونمین سے جان بحق ہوا اور دوسرا ہنوز زندہ ہے اور ظن قوی ہے کہ وہ جان بر ہوگا اب اسکو اعجاز مسیحائی اور فضل الٰہی کہتے ہین کہ میم صاحب اور دو اطفال باقیماندہ جو اسقدر مجروح و خستہ ہوگئے تھے کہ کوئی جگہ اونکے جسم پر خالی از جراحت نہ تہی بعد از نصف شب کسیطرح افتان و خیزان یا غلطان و پیچان اسپتال تک پہونچکر مثال اجسام بیجان زمین پر گر پڑے اوسی وقت معالجہ اونکا شروع ہوا اور باوجود اسقدر صعوبت اور تکالیف رنج و الم و محن و غم کے اب اونکو بہت افاقہ ہے اور چند روز مین صحت کلی نصیب ان بیکسونکو ہوگی

شروع سرکشی مین مفسدون نے اول ۵۰ نفر قیدیان سپاہی رہا کیے اور باقیماندہ قیدیان جو چودہ سو آدمی تھے وہ بھی بھاگ نکلے اور جیلخانہ کو آتش دیدی قیدیان پابزنجیر کپتان گیلووی صاحب کے احاطے مین گئے اور جو آہنگر اونکا ملازم تہا اوس سے سلسلہ قید کا شکست کروایا یعنی زنجیر ہائے آہنی جو اونکے افعال قبیحہ سے شرمگین ہوکر اونکے پابوس ہوئی تہین اور ہر وقت یہ صدا کرتی تہین کہ آیندہ ایسی حرکات سے باز رہو اپنے پاؤن سے جدا کین اور بخلاف حکام وقت آمادہ فساد ہوئے

لفٹنٹ جی جی الکفورڈ صاحب نے جو متعلق رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی اور جو مقام میرٹھ مین علاقہ انجنیری یعنی بارک ماسٹری کا کرتے تھے عرصہ کثیر تک مفسدین سے لڑتے رہے اور خزانہ کو بچایا مگر آخر کار مفسدین نے مکان صاحب ممدوح کو آتش دی اب الکفورڈ صاحب باہر کوٹھی سے آئے اور اکثر مفسدین کو تہ تیغ بیدریغ کرکے خود زخمی ہوکر زمین پر گر پڑے اور جب تک مکان مین آگ روشن رہی بے حس و حرکت افتادہ رہے اور صاحب کے عیال و اطفال باغچہ مکان مین پوشیدہ تھے بعد ازین بافضال الٰہی و اعانت غیبی اس معرکہ مہلکہ سے تمام خاندان نے نجات پائی اور اب زخمہائے صاحب ممدوح اندمال پذیر ہوگئے ہین اکثر ملازمان ہندوستانی نے اس ہنگامہ مین ایسا طریق اختیار کیا جس سے وہ لوگ مستوجب تحسین و آفرین کے ہوئے

برسالہ سوم باستثنائے ہفتاد یا ہشتاد سواران کے اور تمام رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی شب یکشنبہ کو روانہ مقام دہلی ہوئے مگر رجمنٹ ۱۱ پیادگان ہندوستانی جو ہرگز شریک مفسدان نہین ہوئے تھے اور جنھون نے اپنے افسرونکو نہین مارا تھا اور نہ اونکے مکانات جلائے تھے بلکہ اکثر عورات اور بچگان صاحبان کی حفاظت کی تھی قریب میرٹھ کے مقیم رہے اور ایکسو بیس نفر سپاہ تو واپس آگیی مین اور یقین ہے کہ اور بہت سپاہی واپس آوینگے کیونکہ ایک اشتہار معافی جرائم کا جاری ہوکر اونکے پاس بھیجا گیا ہے

شب دوشنبہ اکثرے از میم صاحبان و اطفال تعلیم گاہ توپخانہ مین جسکے گرد دیوار حصار تھی اور پہرہ وغیرہ مضبوطی تمام قائم کیے گیے تھے شب باش رہین اور شب مذکورہ مین کوئی امر فساد انگیز سرزد نہوا مگر بار بار بندوقین درمیان پہرہ والہ و بدمعاشان دیہات و بازار چلتی رہین اور بتجویز میجر جنرل صاحب بہادر آئین جنگی ضلع میرٹھ مین جاری ہوا

اکثر صاحب لوگونکے پاس کوئی چیز سوائے رخت بدن باقی نرہا خصوصاً پادری الفرید صاحب اور مسٹر بلبند صاحب کی میم کے پاس تو اسباب ایک حبہ کا بھی باقی نرہا پادری صاحب گرجا گھر مین نماز ادا کرتے تھے جب مفسدہ شروع ہوا اور صاحب عبادت گاہ سے دوان دوان چہاونی گورہ مین پہونچکر جان بسلامت لیگیے اور بدمعاش اونکی مکان مین جو اندرون شہر واقع تھا گیے اور تلاش ایک گوشہ و کنارہ مکان مین کی مگر صاحب خوش طالعی سے اونکو دستیاب نہوئے الا مکان مذکور دست ستم بدکاران سے جلکر خاک سیاہ ہوگیا

گریٹ ہڈ صاحب کی میم کے بچنے مین اعجاز ہوا تھا جب مکان اونکا جلتا تھا تو وہ بام تھانہ پر تھین مفسدونکو جب وہ باہر کوٹھی کے ملیز اور نوکران صاحب سے دریافت ہوا کہ صاحب اور میم صاحبہ دونو گھر مین نہین ہین اور اونکی تلاش یہان بیفائدہ ہے تو مفسد آگ لگا کر چلے گیے بعد جانے مفسدون کے میم صاحبہ اسطرح بام سے اوترکر مکان سوختہ مین سے نکل بہاگین کہ ایک بال کو بھی آسیب نہ پہونچا اور گریٹ ہڈ صاحب کے اتفاق مین تمام شب ایک درخت کے نیچے بسر کی

افسران وسہ بابکاران طویلہ ہاپو جسکو زبان انگریزی مین سٹڈ کہتے ہین معہ اپنی عیال و اطفال کے بتاریخ ۱۳ ماہ مئی فرار ہوکر صبح روز دوم بلا مزاحمت وارد میرٹھ ہوئے نام افسران مذکورین ذیل مین مندرج ہوتا ہے کپتان دی اولی صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان کپتان ہرٹ صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان پیری صاحب ڈاکٹر اسپان سکالی صاحب نائب مٹو اکثر اور باقیماندہ باشندگان قوم عیسائی معہ قبائلان

چہ کمپنی سفرمینا کی بتاریخ ۱۴ مقام میرٹھ مین رورکی سے آئین اور جب اونکو حکم ہوا کہ سب اپنے ہتیار حسب الحکم جنرل صاحب کے سپرد کردو تو سپاہ مذکور نے انکار کیا اور اپنے کمان افسر کپتان فریزر صاحب کو بغلولہ بندوق ہلاک کیا اور بہاگ کر میدان مین قیام پذیر ہوئے مگر توپخانہ اسپی اور گارد ڈرگون نے اونکا تعاقب کیا اور پچاس نفر سپاہ مفسدین قتل ہوئے اور اکثر گرفتار ہوئے بعد ازان سپاہ گرفتار شدہ نے ارادہ فرار کیا اور اس ارادہ مین ۹ نفر سپاہی اور مقتول ہوئے دو کمپنی نے ہتیار سپرد سرکار کردیے اور میرٹھ مین مقیم رہین

ایک ہندوستانی کا بیان جو بخوبی اس معاملہ سے واقف تھا اسطرح پر ہے کہ بتاریخ نہم ماہ مئی قریب شام بوقت نواخت شش گھنٹہ کے جب صاحب لوگ گرجا گھر جا چکے تھے سوار رسالہ سوم اپنے گھوڑون پر زین کرکے سوار ہوکر بطرف جیلخانہ روانہ ہوئے

اور بغیر شور و شغب کے درخواست واسطے رہائی اپنے ۸۵ نفر سواران کے کی اور اپنا مطلب حاصل کرکے واپس اپنی چھاونی مین چلے آئے مگر خانۂ زین سے باہر نہ آئے اور نہ اسلحہ اپنے جسم سے جدا کیے اسی اثنا مین رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ معہ اسلحہ شامل اونکی ہوگئیں تمام افسران متعلقہ ہر سہ رجمنٹ پریڈ پر جمع ہوئے اور سپاہ کو فہمایش کرنے لگے مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور سب سپاہ نے ایک مرتبہ بندوقین سر کین اور اکثر افسرونکو ہلاک کیا اس عرصے مین خبر سرکشی کی میم ہاے مقیم میرٹھ کو پہونچی اور سب چھاونی گورہ کیطرف روانہ ہوئین اسمین سے میم صاحبان یعنی مسکدونلڈ صاحب اور چیمبر صاحب کی میم معہ عیال و اطفال کے بحالت خوار و زبون قتل کی گئین اور اونکی لاشین بجاے زمین کے سپرد شعلہ مکانات کی گئین مجرد فساد انگریزی افواج کے باشندگان صدر بازار و ساکنان دیہات قرب و جوار نے کمر غارتگری چست باندہ کر اور ہاتہ تظلم کا دراز کرکے اول تو قیدیان جیلخانہ کو جو قریب ۱۲۱ نفری کے تہے اور جنمین اکثر دائم الحبس تہے رہا کیا بعد ازان شہر میرٹھ کو لوٹنا شروع کیا مفسدین افواج نے بعد از قتل کرنے صاحب لوگونکے میم صاحبونکے اور اونکی اطفال کی جو ہاتہ آگئی بہت خرابی کی اور اپنی چھاونی کو جلا کر اور دیگر عمارات قرب و جوار و آنروے نالہ جو درمیان چھاونی کے جاری ہے سوخت و تاراج کرکے بطور کوچ سپاہ تین گروہ آگے پیچھے اور وسط مین درست کرکے بجانب دہلی روانہ ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ چھاونی میرٹھ مین سپاہ گورہ بکثرت تہی اور ہر طرح کا ساز و سامان حرب و وغا کا آمادہ و آراستہ تہا تسپر بہی تعاقب ان بدمعاشونکا نہوا اور یہ مفسد جنکا قلع و قمع رستہ ہی مین ہونا ممکن اور مناسب تہا بے مزاحمت و بے دغدغہ داخل شہر دہلی ہوئے

تیسرا بیان اس مفسدہ کا اسطرح پر ہے

تباریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ وقت شام جب قدرے سپاہی گورہ واسطے ادا ے نماز کے گیے تہے رجمنٹ بستم پیادگان ہندوستانی نے فساد شروع کیا اور رجمنٹ ۱۱ کو واسطے شامل ہونیکے بلایا فوراً سپاہ ۱۱ رجمنٹ کرنیل فنس صاحب کے پاس جا کر خواہان اسلحہ ہوئے کرنیل صاحب نے اسلحہ عنایت نفرمائے اور ہمراہ اونکے پریڈ پر تشریف لیجاکر فہمایش سپاہ رجمنٹ بستم کی شروع کی مگر سپاہ مذکور نے بے تامل کرنیل صاحب کو گولی سے مار کر زمین پر گرا دیا افسران دیگر جو اوس ہنگامہ مین مقام پریڈ پر آئے سپاہ کے ہاتہ سے جان بر نہوئے رسالہ سوم نے جب یہ شور و غل سنا تو وہ بہی اپنی چھاونی سے باہر آئے اور شریک مفسدان ہوئے اب ہنگامہ آتش زنی اور قتل کا برپا ہوا اور کوئی انگریز بلا تمیز فرقہ و عمر یعنی بغیر لحاظ ذکور و اناث و طفل و جوان و پیر کے جو اونکے سامنے آگیا گویا موت کے سامنے آگیا تہا ایک گروہ مفسدان بطرف جیلخانہ گئے اور جو سپاہی رسالہ سوم ایک روز پیشتر بباعث نہ لینے کارتوس کے قید ہوئے تہے اونکو رہا کرکے اپنے ساتہ لے آئے بعد ازین بدمعاشان صدر بازار شامل مفسدان ہوئے اور جو کچھ بروے کار آیا نادیدنی اور ناشنیدنی ہے کوئی بنگلہ واقعہ چھاونی ہندوستانی ویرانی اور سوختگی سے نہ بچا اور اکثر افسران ۲۰ رجمنٹ طعمۂ اجل ہوئے مگر افسران ۱۱ رجمنٹ کو اونکے سپاہیون نے حفاظت مین کیا اور اکثر اونمین سے اس ہنگامہ مین جان بر ہوئے

ایک ترپ توپخانہ اسپی اور ایک باٹری کا معہ تمام رایفل شصتم و سپاہ ڈراگون فوراً موقع فساد پر موجود ہوئے اور چند گولہ ہاے گرسپ اوس جانب کو راہی کیے جدہر سے آواز تفنگ آتی تہی مگر بباعث تاریکی شب اصل مقام مفسدین کا معلوم نہوتا تہا کہ گولہ شست پر جا کر کارگر ہوتا

ایک ترپ ڈراگون کا بزودی ہرچہ تمامتر جانب جیلخانہ روانہ ہوا کیونکہ منجملہ احکام مین فوراً یہ خیال گذرا کہ سپاہ اول قیدیونکو رہا کرینگے

مگر کم نصیبی دیکھنی چاہیے کہ تروپ مذکور کا راستہ گم ہو گیا اور وہ اوسوقت گردش کھا کر مقام جیلخانہ مین پونہچے کہ جب تمامی محبوسین فرار ہو چکے تھے

اور جب فوج گورہ چھاونی ہندوستانی مین وارد ہوئی تو سواے شعلہ کے اور کچھ وہان نہ تھا اور نشان کسی مکان کا اوس جانب نہر کے باقی رہا تھا ہندوستانی آدمیون نے اوس وقت تک فساد رکھا جب تک سپاہ رالفل نے گولہ رانی شروع نہین کی اور جب گولہ سپاہ گورہ سے سر ہوئے وہ تمام روگردان ہو کر روبفرار لیگئے اور سپاہ گورہ نے چند میل تک تعاقب کر کے حدود شہر سے فتنہ انگیزونکو باہر کر دیا

شب یازدہم مین کوئی امر فتنہ انگیز تر وقوع مین نہ آیا سواے اسکے کہ طویلہ اسپان توپخانہ جو خالی تھا اوسمین شعلہ جاگیر رہا جسکے سبب بجاے خرابی کے ایک فائدہ حاصل ہوا یعنی اوسکی روشنی سے واضح ہوا کہ چند گوجر شریک فساد تھے

ایک مصیبت زدہ اپنا حال اس طرح پر بیان کرتا ہے جس سے واضح ہے کہ وہ اور اوسکے عیال و اطفال کسطرح امداد الہی سے جان بسلامت لیگئے

قتل نادیدنی جو نتیجہ اس فساد کا مقام ہذا مین ہوا تھا اوسیقدر قبیح تھا جسقدر اتفاقیہ و خلاف توقع تھا میرا بنگلہ از بس کہ چھاونی سپاہ ہندوستانی مین واقعہ تھا اول لقمہ طعمہ شعلہ ہوا مین اور میرے عیال و اطفال گودام شراب مین جو زنانہ خانہ مین تھا بھاگ کر پناہ گیر ہوئے اوس دامن مین ہمارے قدم رکھنے کی دیر تھی کہ مفسد داخل بنگلہ ہوئے اور جو اسباب وغیرہ اوسمین تھا اوسکو آگ لگا دی خدا کہ بڑا رحیم و کریم ہے اوسنے مفسدین کو ایسی ہدایت کی کہ وہ نزدیک اوس مکان کے نہ آئے جسمین ہم تھے اور جو صرف پانچ قدم کے فاصلے پر بنگلہ سے واقع تھا اور اوسکی کرہی پر نظر کرنی چاہیے کہ شعلہ بھی اوس مکان تک نہ پونہچا بعد چلے جانے مفسدین کے میرے نوکر ہمارے پاس آئے اور میرے بدن پر لباس خدمتگاران رہست کے میری میم کو بطور آیا مجلی کیا اور ہمارے چہرے پر رنگ سیاہ کر کے ہمکو باغ مین لیگئے اور اپنے چارپایونکے نیچے ہمکو مخفی و متواری کیا تین مرتبہ مفسد میری تلاش مین آئے مگر خدمتگارون نے یہی کہا کہ صاحب تو بنگلہ مین جل گئے کہ اوس عرصہ مین میرے باغبان اور چوکیدار نے یہ مشورہ کیا کہ ابکی مرتبہ اگر مفسد آکر تلاش کرین تو صاحب کو معہ میم صاحبہ حوالہ کر دینا چاہیے مگر شکر اوس حافظ حقیقی کا ادا کرنا چاہیے کہ فوج گورا اس اثنا مین آ پونہچی اور مین فوراً جا کر اونکی حفاظت مین پناہ گیر ہوا تمام میرا اسباب اور کواغذ وغیرہ جو تھے خراب و برباد ہو گئے اور ہر چیز جلکر خاک سیاہ ہو گئی میری گاڑیان وغیرہ نیم سوختہ و بیکار ہو گئین اور گھوڑے مفسد لیگئے کل نقصان میرا قریب آٹھ ہزار روپیہ کے ہوا جس شخص نے میرے بنگلے کو آگ لگائی تھی وہ بروز شنبہ گرفتار ہوا اور شناخت ہو کر پھانسی دیا گیا

بیانات مذکورہ بالا کے ساتھ ایک اور احوال ذیل مین درج کیا جاتا ہے جو ایک صاحب نے کہ افسران رجمنٹ بستم مین سے تھے دربارہ اپنی جان بچی اور حفاظت کے تحریر فرمایا ہے فی الحقیقہ جان بسلامت لیجانا ایک تنہا آدمی کا ایسے موقع پر سے کہ درمیان مفسدین کے ہو اور اونکو فہمایش بھی باز آنے حرکات فساد سے کرتا ہو اور ایسے وقت مین کہ جسوقت نائرہ مفسدہ مشتعل ہو کم از اعجاز نہین

بروز یکشنبہ تاریخ دہم ماہ مئی وقت ساڑھے پانچ بجے شام کے اکثر افسران رجمنٹ بستم بنگلہ کمان افسر مین یکجا بیٹھے تھے کہ لفٹنٹ پٹیل صاحب خبر لائے کہ چھاونی مین کچھ فساد ہو گیا ہے تمام افسران موجودہ چھاونی کو روانہ ہوئے اور وہان جا کر جو دیکھا کہ کچھ علامت فساد کی ظاہر نہین

اور کچھ شور وغل نہین اور سپاہی تمام خاموش ہین تو اونکو یہ خیال بھی نہ آیا کہ اپنے اپنے مقامات پر جاکر اسلحہ وغیرہ زیب تن کرین سپاہ نے افسران مذکورین سے یہ کہا کہ ہمنے سُنا ہے کہ سپاہ گورہ واسطے قبضہ کرنے میگزین رجمنٹ شصتم کے آتی ہے افسران ممدوحین چہاونی مین پہرتی تہے اور سب کی تسلی اور اطمینان کیواسطے یہ کہتے تہے کہ جب تک تمسے کوئی امر ناشایستہ ظہور مین نہین آتا تمہارا میگزین تمہارے پاس رہیگا جب وہ قریب میگزین کے پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار بکثرت صدر بازار سے میگزین تک جمع ہین اور میگزین کے گرد تو ایک ہجوم غفیر ہجوم آرہے ہے کپتان ٹلر صاحب نے کمپنی گرانڈیل کو حکم دیا کہ لاٹھیا لیکر اوس گروہ کو منتشر کرین مگر کسی سپاہی نے اپنی جگہ سے حرکت نکی اور طنبورچی اور باجے والون نے جو قوم کے عیسائی تہے تعمیل حکم کی بعد از قریب پاو گھنٹہ کے جس عرصہ مین افسر لوگ سپاہ کو فہمایش کر رہے تہے اور اونکی طمانینت مین کوشش کر رہے تہے کیا دیکھتے ہین کہ اکثر سپاہی اپنی اپنی بندوق پر از غلولہ لیکر بہاگے جاتے ہین افسر بہی اونکے تعاقب مین گیے اور فہمایش کی کہ اپنی چہاونی مین آجاؤ اس عرصہ مین ایک سوار رسالہ سوم کا باشندہ کو سب چہاونی مین گیا اور اسطرح پر زبان آور ہوا دیکہو انگریز لوگ آتے ہین اگر تمکو پاس سپاہگری کا ہے تو آؤ اور جو کچھ کرنا ہے کمر ہمت کر لو بازاری آدمی بہی اوسکے ساتہ متفق اللفظ ہوئے اب اکثر سپاہ کمپنی کمپنی کی باہر آئی اور افسران مذکورین نے ہرچند بہت فہمایش کی اور کچہ آدمیونکو باز بہی رکہا مگر اکثر سپاہی بطرف میگزین روانہ ہوئے وہان پہونچ کر سب نے ہتہیار لے لیے اور ۱۱ رجمنٹ کے کرنیل فنس صاحب کو جو قریب میگزین کے آئے تہے بغلولہ تفنگ مقتول کیا اور کپتان میگڈونلڈ صاحب متعلق بستم رجمنٹ اور تریگر صاحب مہتمم مدارس کو بہی بعد ازان ہلاک کیا باقیماندہ افسرون نے جگہ چوک صدر بازار مین قائم رکہی اور فوج ہمیرہ کو روکا گولیان چارونطرف سے مثال قطرات باران اوپر برستی تہین اس عرصہ مین کسی شخص نے اونکو خبر دی کہ افسران مذکورہ بالا ہلاکت کو پہونچ گئے اور اکثر سپاہیون نے اونسے کہا کہ تم اب یہان سے بچ جاؤ افسران موصوفین بافسوس تمام مقام مذکور سے روانہ ہوئے اور جب وہ چہاونی سے باہر آئے تو سپاہ اونکے تعاقب مین بہاگتے یہ حال ملاحظہ کر کے افسران مذکورین بہی تیز قدم ہوئی مگر بعد ازان حرکات غصہ آمیز سپاہ کو بنرم قدمی ملائم کیا اس حالت مین بہی افسران رجمنٹ بستم نے کوئی امر خلاف مردانگی یا سوے شجاعت نہین کیا یعنی لفٹنٹ ہمفری صاحب نے بعد از قتل ہونے تین افسرونکے ارادہ میگزین جانیکا کیا اور اثناے راہ مین گیارہ گو نے کہا کہ اونکا گہوڑا اگر کوئی اون افسرونمین سے گو کہ بے ہتیار تہے ایسا نہ تہا کہ جسنے تامل ہیچ جادہ راستی پر لانے سپاہ مفسدہ کے نکیا ہو اور بصورت انحراف مفسدین مسلحہ جنکے پاس بنادیق تہا اور کسی ہوئی تہین بضربات مشت زمین پر نہ گرادیا ہو مگر چونکہ ہر ایک امر کا ایک وقت ہے اور کسی وقت جنگ کرنا اور کسی وقت گریز کرنا مصلحت وقت ہوتا ہے اب وقت گریز کا آگیا تہا اور جان بسلامت لیجانا ہر ایک افسر رجمنٹ بستم کا بغیر تائید غیبی اور کرامات اعجاز تہا کیونکہ جب لفٹنٹ ہمفری صاحب کا گہوڑا جیسا بیشتر مذکور ہوا ہے مارا گیا تو یہ صاحب زمین پر گرے اور اکثر سپاہ نے جو انسے چند قدم کے فاصلے پر تہے گولیان اونپر مارین مگر صاحب کو کوئی نہ لگی اور صاحب ممدوح وہانسے اوٹہکر بہاگے اور ایک مکان مین جو اسپتال کے احاطہ مین خدمتگارونکے واسطے بنا تہا جا کر مخفی ہوے ہے کپتان ارل صاحب بگی پر سوار ہجوم مفسدین اور بدمعاش غلولہ مین سے بہاگ نکلے اور گہوڑے یا بگی یا سوار کو کچہ آسیب نہ پہونچا کپتان لو اسن صاحب کی گردن پر ایک گولی لگی جسکے بعد وہ بہی بہاگے اور سپاہی اور بدمعاشان بازار اونکے تعاقب مین ہوئے مگر صاحب موصوف کوٹہی بکوٹہی بہاگتے ہوئے ایک بگی کے نزدیک پہونچے جو بتیزی تمام بہاگے جاتے تہے اور اوسپر سوار ہو کر جان بسلامت لیگیے کپتان ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ

میرٹہ

منڈرسن صاحب اور لفٹنٹ شو لاسیم صاحب اور لفٹنٹ نیپل صاحب اور لفٹنٹ ٹائلر صاحب اور ڈاکٹر ایڈلی صاحب باتفاق بے سلاح اور پیادہ چلے جدہر جاتے تھے گروہ کثیر مفسدین کا نظر پڑتا تہا ہر ایک گلی کوچہ جادہ در راستہ مکان و احاطہ ایک ہیئت مجموعی کشتی کی نظر آتی تہی جس سے صورت ممات اور تباہی فرنگیان رونما تہی غرض کہ صاحبان موصوفین لڑتے ہوئے اور مفسدین سلحہ کو بضربات شست پس پا کرتے ہوئے کرنیل اسمتھ صاحب کی کوٹھی تک پونہچے اور وہان جا کر مکانات خدمتگاران مین جو خالی پڑے تھے جا گزین ہوئے یہانسے لفٹنٹ منڈرسن صاحب اور لفٹنٹ نیپل صاحب اور کپتان ٹیل صاحب علیحدہ ہوکر دوسرے مکان مین گئے اور شناخت ہوکر منزل معہود کو پونہچے اسطرح پر کہ جن مکانات مین یہ سب صاحب تھے اونمین بہی دست آتشین فساد دراز ہوا اور یہ سب شعلہ کو پائکوب کرتے ہوئے نکلے اس اثنا مین کپتان ٹیلر صاحب تو اوسی وقت گروہ مفسدین کے ہاتہ سے جان بحق ہوئے اور لفٹنٹ مل صاحب اور لفٹنٹ منڈرسن صاحب کے اوپر کوئی گولی پڑی مگر کوئی کارگر نہوئی کیونکہ اونکو اس سے زبون تر موت سے مرنا تہا جب یہ دونو صاحب اون گولیون سے بچ کر کسی طرف کو بہاگے تو اور مفسد روبرو ہوئے اور اونہون نے بزخمہاے شمشیر دونو صاحبونکو پارہ پارہ کرکے اسطرح کاٹا کہ کوئی عضو یا استخوان ثابت نرہا باقیماندہ تین صاحبون نے عہد کیا کہ لڑ کر مرنا اچہا ہے اور تلوارین ہاتہ مین لیکر ایک معبدگاہ مین جو کہ تیل صاحب کے حاطہ مین تعمیر تہا پناہ گیر ہوئے قدرت خدا اور برکت معبدگاہ سے اونکی نجات ہوئی یعنی تمام حاطہ مین وہی ایک مکان آسیب آتش و فتنہ سے بچا اور پانچ گہنٹہ تک یہ تینون صاحب وہان رہے بعد ازین اونکو خبر پونہچی کہ فوج گورہ آگئی یہ سنکر وہ وہانسے نکلے اور شامل فوج ہو کر اس قتل عام اور مرگ ناگہانی سے محفوظ رہے

یہ تمام قتل اور خونریزی اور تلف جانہاے بنی نوع جو اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہرگز واقع نہوتی اگر مفسد مقام دہلی تک نہ پونہچتے اور راستے مین اونکا علاج قرار واقعی کرنا باعث موجود ہونے افواج گورہ بمقام میرٹہ کچہ مشکل نہ تہا یہ اظہر من الشمس ہے کہ بالفعل مفسدین وقت شام باستماع خبر فساد جمع ہوکر منتظر حکم تعاقب مفسدان تہے مگر نصف گہنٹہ تک اونکو حکم نملا اور جب حکم ملا تو یہ ملا کہ آہستہ آہستہ بطور کوچ سوگواران قدم زن ہوا اور تیز گامی کہ جسکو زبان انگریزی مین ڈبل کوچ کہتے ہین ہرگز نکرین بر وقت وارد ہونے موقع فساد پر اور دیکہنے غدر اور خونریزی مفسدان کے نائرہ غضب شجاعان ولایتی کا جوش مین آیا اور وہ مستعد اس امر کے ہوئے کہ بزودی ہرچہ تمامتر تعاقب مفسدان کرکے خاک وجود سرکشان جسمین آتش فتنہ سے شعلہ ور ہو رہا تہا تند باد توپ و تفنگ رعد آہنگ اور آب شمشیر دلاوری و مردانگی سے فرو کرکے برباد دیوین مگر بخلاف مناسب وقت اونکے دل پرجوش سرد ہوگئے کیونکہ اونکو کوئی حکم مناسب نملا بلکہ زیادہ تر رنج اونکو اس امر سے ہوا کہ کوئی کار شجاعت و دلاوری اونسے نہ لیا گیا اور تن بتقدیر وہ لوگ ناظر حرکات مفسدان رہے ہندوستانی ہر چہار طرف روان اور دوان تہے اور شور و غل مچا رہے تہے اور بازار غارتگری اور آتش زنی اور قتل و خونریزی کا گرم کر رہے تہے اور ان شجاعان میدان صف آرائی کو حکم سر کرنے اتواب کا یا گرفتار کرنے مفسدین کا ندیا گیا زیادہ برین ایک امر یہ ہوا کہ بعد ازین دلاوران ولایتی کو حکم ہوا کہ واپس راستہ بخیمہ پر جاکر مقیم ہون اور اسطرح زیادہ از نصف چہاونی دست تطاول و غارتگری سرکشان چہوڑ دے رجمنٹ ہاے ہندوستانی نے بعد از صدور کرنے ہر ایک امر تعدی و ستم کے کوئی دقیقہ دقائق ایذا رسانی سے فروگذاشت نکیا اور من بعد بقصد فیروزی روانہ مقام دہلی ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ تعاقب ایسے بدکردارونکا تا بحد دو چہاونی بہی نہوا اگرچہ مقام میرٹہ سے دو رجمنٹہاے ولایتی من کل الوجوہ آراستہ اور پیراستہ موجود تہین جو یہ حادثات دیکہکر پیچ و تاب کہا رہے تہے کہ کسطرح حکم ہو تو اون بدکرداروں کو پاداش اعمال زشت کو

پونہچا دین مگر کوئی حرف مطلب دلی گوش نواز سماعت منتظران نہوا جو راستہ مفسدین نے پکڑا تہا وہی معلوم ہوا اور یہی ظاہر تہا کہ ہر ایک صاحب ولایت زاجو دہلی مین مقیم ہے اونمین سے ایک بہی دست تظلم بدمعاشان جنگی سے جان بر نہوگا مگر تاہم کوئی امر اونکی حفاظت کا منصہ شہود پر نہ آیا درصورت ایسی فروگذاشت کے کچہ مقام تعجب اور استعجاب نہین جو فوج دہلی نے بفور وارد ہونے مفسدین میرٹہ کے شمولیت اونکی اختیار کی کیونکہ اونکو اور زیادہ تقویت اس خیال سے ہوئی ہوگی کہ خبر دیسی سپاہ ہندوستانی نے جو میرٹہ مین کچہ کیسا کارنامہ کیا اور باوصف موجود ہونے ایسی فوج کثیر گورہ جو اسقدر آراستہ اور پیراستہ تہی کہ جسکا ثانی ہندوستان کے کسی مقام پر یکجا نہ تہا اوسکا ایک موے تن بہی آزارکش نہوا اور یہ بہی کچہ مقام تعجب نہین جو بعد ازین اور بوادیہ حالات مرقومہ بالا شہر دہلی ملجا وماواے مفسدان و سرکشان ہوا

دہلی

تباریخ ۱۱ مئی تباریخ یکم اپریل یعنی قریب ایک مہینا گیارہ روز پیشتر وقوع اس بلوہ کے ایک اشتہار جامع مسجد مین اویزان کیا گیا تہا اوسکا مضمون یہ تہا کہ تباریخ ۱۱ ماہ مئی دہلی لوٹی جاویگی اور بڑا کشت وخون ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ اوسوقت حکام نے کچہ توجہ اس جانب نکی اور جیسے اور امور اس قسم کے اوسوقت مین ہنسی مین ٹالے جاتے تہے یہ بہی اخبار نویسان اضلاع شمالی و مغربی نے ہنسی مین ٹال دیا تہا اور اسی سبب سے پہر کچہ خیال اسکا کسیکے دلمین نہ آیا جبتک کہ تباریخ ۱۱ مئی ایکگروہ مفسدین میرٹہ کا جسمین کچہ سوار اور پیادہ تیسرے رسالہ اور رجمنٹہاے ۲۰ و ۱۱ ہندوستانی کے تہے بجانب شہر دہلی رہ گرا ہوکر صبح وقت ۸ بجے تاریخ مذکور کے پل کشتی سے عبور کرکے داخل شہر ہوئے جو کچہ بیان واقعی یا جو مفصل حال بعد داخل ہونے مفسدین مذکورین کے شہر مین ہمکو دستیاب ہوا وہ بذریعہ عرضی ایک منشی ملازم سیجر جی سکنر صاحب کے حاصل ہوا او بجنسہ ذیل مین تحریر کیا جاتا ہے

مضمون عرضی بوقت وارد ہونے اور پل کے سپاہیان مفسدین نے صندوق محصول پل کو لوٹا اور ایک جمعیت سپاہ مذکور عبور دریا بذریعہ پل کرکے داخل شہر ہوئے اور پل پر ایک انگریز جو اونسے دوچار ہوا تہا مار ڈالا بعد عبور جمعیت مذکور کے ملاحان نے پل توڑ دیا اور سوار گہوڑون پر پار ہوکر براستہ دہلی دروازہ داخل شہر ہوئے اور سر سواری پاشنہ کوب انگوری باغ کو جو نیچے قلعہ کے ہے باین ارادہ گیے کہ بڑے صاحب کو وہان قتل کرین

کوتوال شہر نے جب یہ خبر سنی فوراً مسٹر فریزر صاحب کو اطلاع کی اور صاحب موصوف نے بزودی ہرچہ تمامتر حکم دیا کہ کواغذ دفتر شہر مین لیجاؤ اور خود بگی مین سوار ہوکر دونالی بہر کر اور دو سواران اردلی ہمراہ لیکر بجانب مفسدین روانہ ہوئے جب مفسدین نے صاحب ممدوح کو دیکہا تو اونکے درپے جان ہوئے اور صاحب موصوف نے ایک مفسد کو ایک گولی سے اور ایک سوار مفسد کو دوسری گولی سے مار کر بگی مین سے باہر کود پڑے اور براہ سمن برج قلعہ کے اندر جاکر دروازہ قلعہ بند کیا اور وہانسے لاہوری دروازہ قلعہ پر پونہچکر صوبہ دار گارڈ کو جو پہرہ پر تہے حکم بند کرنے دروازہ مذکور کا کیا اور صوبہ دار نے فوراً تعمیل حکم کی اس اثنا مین ایک سوار مفسد نے دروازہ پر آکر صوبہ دار سے کہا کہ دروازہ کہولو صوبہ دار نے پوچہا کہ تو کون ہے اوسنے جواب دیا کہ مین سوار رسالہ میرٹہ کا ہون پہر صوبہ دار نے کچہ تامل کرکے دریافت کیا کہ اور سپاہی کہان ہین تب اوسنے کہا کہ اور سپاہی انگوری باغ مین ہین صوبہ دار نے تب اوسکو کہا کہ جاؤ اونکو بہی لیتے آؤ تب مین دروازہ کہولونگا سوار یہ سنکر واپس گیا اور تہوڑے عرصہ مین سب کو لے آیا جب وہ سب دروازہ پر آئے تو صوبہ دار مذکور نے دروازہ کہولا

اورسب سپاہی داخل قلعہ ہو گیے

سمن فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار نے ہر چند صوبہ دار سے کہا کہ یہ کیا دغا بازی ہے اپنے سپاہیون سے کہو کہ بندوقین بہرین (کیونکہ اگر زیادہ نہین تو ایک کمپنی کا گارڈ دروازہ قلعہ پر ہمیشہ رہتا ہے) مگر صوبہ دار نے کچھ نہ مانا اور صاحب کمشنر کو دشنام دہی کر کے کہا کہ یہان سے چلا جا جب فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب نے یہ حال دیکھا اور کلمات فحش سُنے تو وہ دونو وہان سے بہاگ کر طرف اندرون قلعہ چلے مگر رستہ مین سواران مفسد اونکے درپے ہوئے اور ایک نے ایک پستول طرف فریزر صاحب کے سر کیا جس سے اونکو زخم نہ پہنچا اور وہ ایک دیوار کے سہارے کہڑے ہو گیے اس اثنا مین ایک اور مفسد آیا اور ایک ہی ضرب شمشیر سے اونکا سرتن سے جدا کر دیا ایک اور صاحب اس واردات جگر خون کن کو اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ایک شخص چشم خود دیدہ یون بیان کرتا تہا کہ جب فریزر صاحب کو کسی سوار مفسد نے زخمی غلولہ تفنگ کیا تو اونہون نے دو مفسدونکو وہان مارا اور اپنی بگی پر سوار بہاگے گو زخم سے خون جاری تہا اور تکلیف جراحت کی بہت تہی لیکن تاہم اونمین طاقت بگی چلانے کی باقی تہی کہ اس عرصہ مین ایک مفسد آیا اور اوسنے صاحب کے سائیس کو تلوار دی اور کہا کہ تو صاحب کو مار ڈال سائیس نے تلوار لیکر ویسا ہی کیا اور صاحب کے سینہ پر ایسا تلوار کا ہاتہ مارا کہ دل پاش پاش ہو گیا فقط بعد ازین مفسدین نے رستہ مین کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کو بہی مجروح ہلاک کیا پہر وہ قلعہ کے دیوان عام شاہی مین پونہچے جہان اونہون نے دو میم صاحبون کو مارا (وہ شاید جنگ صاحب اور کلفورڈ صاحب کی لڑکیان تہین) اور وہان سے دریا گنج جا کر سب مکانونکو آگ لگا دی اس عرصہ مین ایک اور رجمنٹ مفسدونکی شہر مین داخل ہوئی اور آتے ہی بدمعاشان شہر کو کہا کہ تم شہر کو لوٹو اور ہمکو اسباب لوٹ کو ہاتہ لگانا حرام ہے سواران مفسد جو دریا گنج کو جلا رہے تہے اونہون نے وہان پانچ انگریز اور تین میمونکو مارا اور باقی عیسائی جتنے وہان تہے وہ سب بہاگ کر کوٹہی راجہ کشن گڈہ مین پناہ گیر ہوئے مفسد دریا گنج کو اسطرح تباہ و خاک سیاہ کر کے کوٹہی بنک مین گیے اور وہان اوسکو آگ لگا کر پانچ صاحبون کو قتل کیا اور وہان سے کوتوالی جا کر بدمعاشونکو کہا کہ شہر کو لوٹو یہ سنکر کوتوال بہاگ گیا اور اوسنے کوئی تدبیر بچانے مظلومان شہر کی نکی بعد ازان مفسدان کرنیل سکنر صاحب مرحوم کی کوٹہی پر آئے مگر اوسکو نہ چہیڑا اور جتنے مکانات قرب وجوار گرجا گہر کے تہے اون سبکو آگ لگا دی اور جتنی میم اور صاحب لوگ اور اونکے بچے ملے سب کو مار ڈالا اس بعد پانچ نفر سوار پاشنہ کوب چہاونی کو گیے اور جب نزدیک چہاونی کے پونہچے تو جتنے سپاہی وہان تہے اونہون نے اپنے افسرونکے بیگلونکو جلانا اور جو انگریز اونکو ملا اوسکو مارنا شروع کیا باقی سواران مفسد شہر مین میگزین کو گیے جب وہ نزدیک میگزین کے پونہچے تو چار افسر انگریز اور قریب ہزار آدمی شہر والے میگزین کے ساتہ اوڑ گیے دو رجمنٹ چہاونی دہلی نے کوتوالی مین شامل مفسدان ہو کر شہر کو لوٹنا شروع کیا اور دو رجمنٹ نزدیک لعل ڈگی روبرو قلعہ کے مقام پذیر ہوئین ایک گارد بدین خیال راجہ کشن گڈہ کی کوٹہی پر گیا کہ اوسنے انگریزونکو پناہ دی ہی اور فی الحقیقت اوس کوٹہی مین بتیس ۳۲ انگریز میم اور اونکے بچونسے زیادہ پناہ گیر تہے وہان پونہچکر مفسدون نے اوسکو آگ لگا دی اور کوٹہی مذکور ایکدن اور ایک رات تک جلتی رہی مگر انگریز سب تہ خانہ مین محفوظ تہے روز دوم صبح کو مفسد دو توپین میگزین سے لائے اور تمام روز اونہون نے کوٹہی مذکور پر گولہ اندازی کی مگر کسیکو آسیب نہ پونہچا بعد ازین مفسدین نے ہر مقام شہر کو لوٹنا شروع کیا کوٹہی کرنیل سکنر صاحب مرحوم جسکو مفسدین پیشتر نے ہاتہ بہی نہ لگایا تہا بدمعاشان دہلی نے خوب لوٹا

بتاریخ ۱۳ مفسدین دوبارہ اون انگریزون پر حملہ آور ہوئے جو کوٹہی راجہ کشن گڈہ مین پناہ گیر تہے اس روز انگریزون نے بہی کوٹہی پر سے گولیان ماریں اور تیس ۳۰ نفر مفسدین کو مقتول کیا مگر جب اونکے پاس سامان حرب و غذا کچہ باقی نہ رہا تو تیس ۳۰ انگریز باہر آئے اور چار

تہ خانہ مین رہے اس عرصہ مین ولیعہد شاہی بہی وہان پونہچے اور مفسدین سے کہا کہ انکو ہمین دیدو ہم انکو اپنی حراست مین رکھکر انکی نگہبانی کرینگے مگر مفسدین نے کچھ خیال نہ کیا اور سبکو تہ تیغ کیا

مسٹر جورج سکنر صاحب اونکی میم معہ بال بچونکے قلعہ مین پناہ گیر تہی جاسوسون نے خبر دی اور مفسدین نے انکو قلعہ سے کوتوالی مین لیجاکر بقصد خواری ہلاک کیا ڈاکٹر چمن لال ہندوستانی ڈاکٹر کو شفاخانہ مین اور انگریزی ڈاکٹر صاحب کو جیلخانہ مین قتل کیا تین روز تک لاشین مقتولین کی بے گور و کفن پڑی رہین اور بروز چہارم مفسدین نے انکو اوٹہوا کر دریا مین ڈلوا دیا

اب مفسدین نے بادشاہ سے درخواست کی کہ یا تو ہمکو دو مہینے کی تنخواہ دو اور یا ہمارا روزینہ مقرر کر دو یعنی رسد وغیرہ ہر روز دلوا دیا کرو بادشاہ نے سب مہاجنان شہر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اگر وہ درخواست سپاہ کی پوری نکر دینگے تو سب اپنی جانون سے ہاتہ دہو بیٹہین مہاجنون نے عرض کی کہ ہم بمشکل ۳ روز تک انکو دال روٹی دے سکتے ہین اور اس سے زیادہ ہم مین مقدور نہین یہ سنکر مفسدین نے کہا کہ ہم لوگ تو مرنے پر کمر باندہکر بیٹہے ہین جو چند روز ہماری زندگی کے باقی ہین اونمین ہم دال روٹی کیونکر کہاوین بادشاہ نے یہ کلام استماع کرکے حکم دیا کہ چار آنہ روز تمکو ملا کرینگے

مفسدین نے اب دو توپین ہر ایک دروازہ شہر پر چڑہا دین اور ایکہزار من باروت میگزین چہاونی سے لا رکہی اور جتنا گولہ گولی وغیرہ میگزین شہر مین تہا اوسپر قبضہ کر لیا اس شور و شر سے رسد شہر مین آنے سے بند ہوگئی اور ہر شئے گران ہوگئی یعنی آٹا ۱۳ سیر اور گیہون ۱۸ سیر اور روغن زرد ا سیر بکنے لگا اور علی ہذا القیاس سب چیزین اسیطرح گران قیمت ہوگئین اور جتنے دیہاتی گرد و نواح کے تہے سب اوٹہ کہڑے ہوئے اور سب نے لوٹنا شروع کیا بادشاہ نے رفع فساد کیواسطے پانچ دیہات گوجران کو جلوا دیا جو کوٹہی کرنیل سکنر صاحب مرحوم کے بمقام ہانسی پور تہے وہ بہی لٹ گئے

بعد از لوٹنے دہلی کے دو سو سوار بمقام گورگانوہ کو گئے اور بمقام مذکور مین بازار آتش زنی گرم کرکے خزانہ کو لوٹا اور سات لاکہ چہ ہزار روپیہ وہانسے اپنے ساتہ دہلی کو لے آئے اب مفسدین کے پاس نقد روپیہ خزانہ دہلی اور خزانہ گورگانوہ کا اکیس لاکہ چہ اسی ہزار روپیہ موجود ہے اور یہ روپیہ قلعہ مین زیر حراست سپاہ مفسد و سپاہ شاہی کے رکہا گیا ہے

اب بمقام دہلی مین تین رجمنٹ ہین ایک تو میرٹہ کی اور دو دہلی کی اور دو سو سوار موجود ہین اور باقی سپاہ مفسدین بطرف علیگڈہ اور آگرہ روانہ ہوگئی ہے لچھمن چند سیٹہ نے جو بڑا متمول اور مشہور سیٹہ ہے اپنی کوٹہی کو دست برد مفسدین سے بباعث ہر روز دعوت کرنے سپاہ مفسدین کے بچا رکہا ہے اور صرف یہ ہی ایک کوٹہی وال ہے جسکو مفسدین نے نہین لوٹا

ایک افسر ۳۰ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کا اسطرح پر اپنی مصیبت کا حال جو اوسپر بباعث سرکشی دہلی کے پڑی تہی بیان کرتا ہے یہ صاحب اور افسران رجمنٹ مذکور سے جدا ہوکر بہ رہنمائی بخت سپاہ دو سواران مفسد سے دوچار ہوا اور اونہون نے اوسکو مجروح و خفیف بہی کیا اور یہ صاحب ۲۴ تاریخ تک یعنی چودہ روز ویرانون اور جنگلون مین پہرتے پہرتے میرٹہ پونہچے اور اس عرصہ مین کئی مرتبہ غارتگرون کے ہاتہ سے بچے بیان یہ ہے کہ تاریخ ۱۱ قریب ساڑہے دس بجے صبح کے ایک بیرا نوکر بہاگتا ہوا میرے کمرے مین آیا اور اوسنے کہا کہ بڑی کہلبلی مچ رہی ہے اور لوگ کہتے ہین کہ تمام سپاہ ہندوستانی میرٹہ کی دہلی کے لینے کو آئی ہے یہ ہی اول خبر مفسدہ کی میرے پاس پونہچی تہی چونکہ میرا بنگلہ چہاونی مین تہا مین یہ خبر سنکر پیادہ بنگلہ انسائن گمبر صاحب ایجنٹ ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی پر جا کر دیکہا کہ صاحب افسر

کمانڈنگ اور کرنیل نیوٹ صاحب دونو موجود ہین اونہون نے بھی یہی خبر کا تصدیق کیا اور کہا کہ ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مع دو ضرب توپ شہر مین بھیجی گیی ہے اور دو کمپنی ۳۸ و ۷۴ رجمنٹ کی پہاڑی پر جو درمیان چہاونی اور شہر کے واقع ہے قیام پذیر ہونگی اور باقی سپاہی رجمنٹہاے مذکور شہر مین بھیجی نجاونگی مگر اپنی چہاونی مین مستعد اور مسلح رہینگے ہنگام واپسی اپنے بنگلہ کے راستہ مین کپتان نکول صاحب سے جو میجر برگیڈ کا کام کرتے تہے ملاقات ہوئی مگر اونہون نے اتنا ہی بیان کیا کہ کچہ سواران مفسد نے جو قریب ایکسو پچاس نفر کے ہین پل کشتی کا قبضہ کرلیا ہے اور جو انگریز اونکو میرٹہ سے آتے ہوے ملا اوسکو قتل کیا

تہوڑے عرصہ کے بعد دونو افواج مذکورہ بالا میرے بنگلہ کے برابر سے طرف شہر گئین اونکو دیکہکر مجھے اطمینان ہوا کہ ۵۴ رجمنٹ اور یہ دو توپ واسطے رفع کرنے مفسدین کے کافی ہونگی اور جو بعد ازین وقوع مین آیا اوسکا کبھی گمان بھی نہ تہا لیکن مین نے بنظر احتیاط اپنا زر نقد اپنی طلبا بچہ بیچ نالکسا اور حکم دیا کہ گاڑیکے گہوڑے طیار رکہو

قریب بارہ بجے دوپہر کے میرے نوکرون نے مجھے خبر دی کہ چہاونی دریا گنج کے نزدیک قلعہ کے سب جل رہی ہے اور یہ بھی کہا کہ میری رجمنٹ کے صاحب اجیٹن اور صاحب کمانڈنگ چہاونی کو گیے ہین مین بھی سوار ہوکر گیا اور دیکہا کہ سپاہ کو سامان جنگ تقسیم ہورہا ہے مین وہانسے اپنی کمپنی مین گیا اور سپاہیونسے گفتگو کرنے لگا وہ سب نیک چلن معلوم ہوتے تہے اور سب نے کہا کہ ہم کچہ اس فساد کے حال سے واقف نہین بلکہ بہت سے سپاہی ظاہر مین کمربندی سے ناخوش معلوم ہوتے تہے اور کہتے تہے کہ ابھی ہم شہر کی تعیناتی ہفت روزہ سے آتے ہین اور ابھی روٹی پانی بھی نہین کیا درجواب اسکے مین نے اونسے کہا کہ یہ فساد غالب کہ تہوڑے عرصے مین فرو ہوجاویگا کیونکہ ۵۴ رجمنٹ اور توپین واسطے سزا دہی مفسدین کے روانہ ہوچکی ہین مین نے یہ بھی اونسے کہا کہ مجھے یقین ہے تم سب اگر ضرورت پڑے تو لڑوگے اور اپنا حق نمک ادا کروگے درجواب اونہون نے مجھسے کہا کہ ہمنے سرکار کمپنی کا نمک کہایا ہے اور ہم بالکل مستعد لڑنے پر ہین اونمین سے ایک حوالدار نہایت شور وغل مچاکر اپنی صفائی ظاہر کرتا تہا مگر باعتقاد تمام اوسنے یہ کلمہ زبان سے نہ نکالا کہ ہم مفسدین سے لڑینگے یہ ہی کہتا تہا کہ اگر کوئی غنیم راجہ بابو آویگا تو اوس سے لڑینگے

بعد عرصہ قلیل کے دو کمپنی یعنی نمبر ۱ و ۹ زیر حکم کپتان ٹیلر صاحب اور کپتان گارڈنر صاحب کی پہاڑی کو روانہ ہوئین کہ وہان جاکر مقیم رہین اونہون نے وقت روانگی ایسا شور وغل مچایا کہ بیان سے باہر ہے معلوم ہوتا تہا کہ اونکو کچہ خوشی ہے مگر اونکے کردار سے طور پر مفسدانہ نظر نہین آتے تہے مین اپنے سپاہیون سے گفتگو مین مشغول رہا اور اونکے کلام یا طریقہ سے کوئی امر خلاف سرزد نہین ہوتا تہا اسے عرصہ مین خبر پہونچی کہ ۵۴ رجمنٹ نے بروقت پہونچنے اندر شہر کے ہتیار اٹہانے سے انکار کیا اور سواران رسالہ سوم سے اپنے افسرونکو کٹوادیا اور کچہ اونکا مقابلہ نکیا اب مقدمہ بہت سنگین معلوم ہوا اور سپاہ کو حکم کوچ کا ہوا اور سب سپاہ پریٹ توپخانہ پر جمع کی گئی اور صاحب برگیڈیر اور برگیڈ میجر صاحب دونو موجود تہے سپاہ کو حکم ہوا کہ کارتوس جنگی بہرین اونہون نے تعمیل حکم کی باجے والونکو بہی [illegible] اور سامان جنگ دیا گیا یہ بیان ہو ہی رہا تہا کہ کرنیل ریلی صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ڈولی مین وہان آئے اونکو بہت زخمہاے شدید لگے تہے اور کوارٹر گارد توپخانہ مین رکہے گیے مین نے بگوش خود سنا کہ وہ کسی افسر سے کہتے تہے کہ مجھے اپنے ہی سپاہیون نے سنگینین مارین ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب جو فوج متعلقہ کے ڈاکٹر تہے وہ بھی شہر سے آئے اور اونہون نے بھی بیان [illegible] قتل افسران ۵۴ رجمنٹ کا کیا [illegible] مشورہ ہر دست درمیان برگیڈیر گریوس اور برگیڈ میجر اور کپتان ڈی تشیر صاحب توپخانہ و دیگر افسرون کے

یہ قرار پایا کہ جو اتوا آپ اور فوج موجود ہے وہ سب پہاڑی کے روبرو جاکر برج جھنڈہ کے پاس قایم ہوں اس مقام پر اتنا اور بیان کرنا چاہیے کہ زیادہ تر سپاہ ۵۴ رجمنٹ اور دو توپیں زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے واسطے اعانت گارد مقیم کشمیری دروازہ کے بھیجی گئی تھی اب جیسا مین پیشتر بیان کر چکا ہوں باقیماندہ فوج پہاڑی پر جاکر مقیم ہوے اور دونوں ضرب توپ برج کے سامنے اسطور پر لگائی گئیں کہ اونکی زد راستے پر جو شہر کو جاتا تھا تھی جو سپاہی باقیماندہ ۳۸ رجمنٹ کے تھے اونہوں نے بجانب راست برج مذکور کے ہتھیار لگا دیے تمام میم صاحبان اور اونکے بچے وغیرہ آپکر برج مین جمع ہونے لگے اور تہوڑے عرصے کے بعد بہت سے باشندگان شہر بھی آپہنچے اب خبرین قتل تمام انگریزونکی جو شہر مین تھے آنے لگین اور یہ بھی خبر لگی کہ جو سپاہی میگزین اور اور مقاموں کے پہرے پر تھے اور جو تینوں رجمنٹوں کے تھے سب نے کار سرکار کرنے سے انکار کیا صاحب بریگیڈیر نے اب ایک چٹھی لکھکر معرفت شتر سوار کے میرٹھ کو روانہ کی اور دس بجے کے وقت حکم دیا کہ بذریعہ تار برقی خبر مفسدے کی انبالہ کو بھیجی جاوے صاحب ممدوح نے بعد ازین سب سپاہ کو جمع کیا اور اونسے دریافت کیا کہ سبب اونکی فریاد کا کیا ہے بعض سپاہ نے کچھ کچھ عذر لاطائل درباب نئی کارتوس بیان کیے اسپر صاحب موصوف نے اونکو سمجھایا اور اونکو یقین دلادیا کہ سرکار کا ارادہ ہرگز نہین کہ کسیطرح اونکے مذہب مین خلل انداز ہوں اور اونکو کبھی ایسے کارتوس جنسے کچھ اونکو حرج واقع ہو دیے جاوین ایسی گفتگو ہوتی رہی مگر سپاہ ترش رو اور ناراض نظر پڑے مین اونکی نگاہوں سے مطمئن نہ تھا وہ سب پہاڑی کے اوپر گرداگرد بیٹھے تھے مین بھی اونکے پاس گیا اور وہاں بیٹھکر باتین کرنے لگا اونہوں نے یہ خبر سنکر کہ تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کے مارے گئے بہت تاسف کیا اور کہا ہمکو یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا مین نے اونسے پوچھا کہ تم ساتھ رہوگے یا نہ مجھے اور میرے عیال و اطفال کو بلکہ تمام انگریزونکو مارے جاتے ہوے دیکھوگے اکثر سپاہ نے یہ کہا کہ جہاں تمہارا ایک قطرہ پسینا گریگا وہاں ہمارا ایک قطرہ خون کا گریگا اور مجھسے وہ بلحاظ و ادب تمام پیش آتے رہے

اس مقام پہاڑی سے کہ بلند تھا ہم خوب اچھی طرح شہر کو دیکھ سکتے تھے اور وہاں اب کئی مقاموں پر آگ نظر آتی تھی بظاہر وہ مقامات انگریزوں کے تھے قریب ساڑھے تین گھنٹہ بجے سہ پہر کے ہمنے دیکھا کہ بہت سا کچھ اوڑ گیا اور ہمنے یقین جانا کہ میگزین اوڑ گیا آواز اوڑنے کی بہت زور کی نہ تھی اس سے ظاہر ہے کہ اوسمین بارود کم تھی

یہان اب یہ ہوا کہ جتنے سپاہی تھے سب اپنے ہتھیار لیے دوڑ پڑے جو اونہوں نے قبل کر رکھے تھے اور غل مچا کر اور اشارات بیہودہ کرکے کہا کہ دوستو پیارے بھائی سپاہی کیونکہ گارد ۳۸ رجمنٹ کا اوسوقت میگزین پر متعینات تھا اوڑ گئے اور ہم شہر مین جاتے ہین بمشکل اونکو اوسوقت روکا اور جانے نہ دیا آخر کار وہ پھر کچھ راضی ہوے اور ہتھیار کو پھر قبل کر رکھا مین اور افسرون کے ساتھ عین اونکے بیچ مین تھا اور مین نے اوسوقت تک کوئی لفظ بیہودہ اونکی زبان سے مین نے نہین سنا صرف ایک جوان سپاہی نے اتنا کہا تھا کہ تمہارا نمک پانی کھایا نہین جاتا

قبل اوڑنے میگزین کے ایک گاڑی شہر سے آئی تھی جس مین لاشین کپتان سمتھ اور کپتان برو صاحبان و لفٹنٹ ایدورڈ اور لفٹنٹ واٹرفیلڈ صاحب کے تھین اور یہ سب صاحب متعلق ۵۴ رجمنٹ کے تھے لاشوں پر میم صاحبوں کے کپڑے پڑے ہوے تھے

بعد ازین آواز بندوقونکی از جانب چھپاڑی گوش زد ہوئی اور عرصہ قلیل کے بعد کپتان ٹیلر اور گاردنر صاحب برج پر پہنچے تہوڑے سے سپاہی

اونکے ساتہ تہے کیونکہ جسوقت آواز اوڑنے میگزین کی آئی تہی اوسیوقت بہت سے سپاہی انکو چہوڑکر اپنی لین کی طرف چلے گئے تہے

برگیڈیر صاحب نے اون دونون توپونکو جو کپتان ڈی ٹشر صاحب کے توپخانہ کی تہین اور جو صبح کو شہر روانہ ہوئی تہین واپس منگایا تہا وقت واپسی ان دونون توپونکے سپاہیون نے وہ راستہ چہوڑکر جو برج مذکور کو جاتا تہا وہ راستہ اختیار کیا جو چہاونی کا تہا اونکو راستے مین تہوڑے سے سپاہی کپتان ٹیلر صاحب کی جماعت کے ملے جنہون نے کپتان صاحب کو چہوڑ دیا تہا اور فوراً توپونکا قبضہ کرکے کپتان ایلین صاحب کمانیر اور سارجنٹ کو ہٹا دیا سپاہیان مذکور نے چند گولیان اونپر سر کین اور اونکو بطرف دریا بہگا دیا لفٹننٹ صاحب اور سارجنٹ جب یہ حال دیکہکر بہاگے اور اس برج مین آئے سیر می الثت مین یہی دونون صاحب اون صاحبون مین سے شہر مین گئے تہے اول یہان پہونچے تہے بعد ازین سپاہیان مذکور نے توپونکو پہیرا اور جانب شہر روانہ ہوئے چونکہ حملہ کرنا سپاہیونکا اوپر لفٹننٹ ایلین صاحب کے اور چہین لینا توپونکا برج سے معلوم نہین ہوتا تہا اسواسطے کپتان ڈی ٹشر صاحب نے جو توپونکو شہر کی جانب جاتے ہوئے دیکہا سوار ہوکر اونکی طرف باین ارادہ گئے کہ اونکو پہاڑی پر لاوین جسوقت سپاہیون نے اونکو آتے دیکہا اوسیوقت اونپر گولیان مارنا شروع کین اور صاحب کی سواری کا گہوڑا زخمی ہوگیا جب سپاہیان مذکور قریب شہر کے پہونچے تو اونہون نے ونی کلکٹر کہیر صاحب کو دیکہا اور اونپر بہی بارش گولیان شروع کی مگر یہ صاحب بہی بہاگ کر برج پر بسلامت آپہونچے

ہمنے بہت بندوقین اور سامان جنگ برج مین جمع کیا اور ہمکو امید قوی تہی کہ اگر توپخانہ نہ بگڑجاویگا تو عہدہ داران انگریزی اور سارجنٹ اور دیگر عیسائی برج پر تا آنے مدد میرٹھہ کے قایم رہ سکتے ہین مگر یہ نہ معلوم تہا کہ میرٹھہ مین کیا ہوا

قریب شام بعد از مشورہ جنگی عہدہ داران کے یہ صلاح قرار پائی کہ میرٹھہ کی طرف چلو اور تمام میم صاحبان اور وہ لوگ جو قابل لڑنیکے نہ تہے اونکو بگہیون پر سوار کرکے وزیرآباد کے گہاٹ سے جو قریب چہاونی کے ہے جمنا پار ہوکر روانہ ہون بگہیان اور دونون توپین کپتان ڈی ٹشر صاحب کی آگے بڑہین اور پیادہ اونکے پیچہے چلے سپاہی ہندوستانی جو ساتہ چلے مگر آہستہ اور نہایت بیدلی سے بعد از اوترنے پہاڑی سے کے ہمنے دیکہا کہ بگہیان اور توپین کرنال کے راستے پر چلین اور راستہ وزیرآباد گہاٹ کا چہوڑ دیا مین اپنے سپاہیونکے ساتہ پیادہ چلتا تہا اسواسطے کہ میرا گہوڑا میرے ساتہ نتہا اور بہت سے افسر اور برگیڈیر اور برگیڈ میجر بہی میرے ساتہ تہے جب ہم قریب اپنی لین ۳۸ رجمنٹ کے پہونچے تو سب سپاہی سرخود ہوکر لین مین چلے گئے اور کسیطرح دلاسے یا دہمکاوٹ سے آگے نچلے سپاہی سب منتشر ہوکر اپنے اپنے چہپرون مین چلے گئے میرا بنگلہ بہی چونکہ نزدیک تہا مین بہی وہان گیا اور اپنے گہوڑیکو ٹہلتا پایا مین اوسپر سوار ہوکر لین مین گیا اور سپاہیون سے دریافت کیا کہ میرے ساتہ چلتے ہو مگر اونہون نے کچہ جواب ندیا بلکہ ایسا ظاہر معلوم ہوا کہ میرا بولنا بہی اونکو ناگوار رہا مگر اسوقت تک وہ سب خاموش تہے اور کوئی حرکت سختی یا تشدد کی اونسے ظہور مین نہین آئی تہی وہ سب چہوٹے چہوٹے گروہون مین علیحدہ علیحدہ جمع تہے صرف ایک سپاہی جو بدچلن معلوم ہوا رالفل کمپنی کا تہا اور جب مین نے اوس سے پوچہا کہ تمنے میم صاحبون کی بگہیان اور گاڑیان کرنال کی طرف جاتے ہوئے دیکہین اوسنے نہایت درشت اور تلخ جواب دیا

بعد ازین مین کرنال کی طرف باین ارادہ چلا کہ گاڑیون سے ملون اور تہوڑی دور جاکر دونون توپین جو گاڑیونکے ساتہ گئین تہین ملین یہ دہلی کیطرف واپس آتی تہین کیونکہ گولہ اندازون نے کرنال جانے سے انکار کیا مین راستے مین اکثر افسران رجمنٹہای مختلف سے ملا وہ سب کرنال کی طرف بہاگے جاتے تہے اونہون نے متفق اللفظ سوای اسکے اور کچہ نکہا کہ اب کچہ باقی نہین اور کسیطرح جائے امن ڈہونڈہنی چاہیے اب وقت قریب شام کے تہا اور کچہ تاریکی ہونے لگی تہی فقط

بیان ذیل جو درباب حرکات ۵۴ رجمنٹ و دیگر رجمنٹہاے تقسیم دہلی کے ہے وہ ہمنے اوس کتاب سے جسکا نام انیلز آف دی میوٹنی ایٹ دہلی یعنی حالات مفسدہ دہلی ہے اور جو میرٹھ مین بغیر نام مولف کے چھپی ہے استنباط کیا ہے

جب خبر آمد مفسدان و حال قتل چند انگریزان و سماع صوت شلک میگزین و سوختگی چند عمارت کے چھاونی مین پہونچی تمام فوج کو حکم طیاری کا ہوا ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی جو قریب تر حکام شہر کے تھے اول طیار ہوئی جسمین کی چند کمپنیان زیر حکم کرنیل ریلی صاحب کشمیری دروازہ پر واسطے روکنے مفسدین کے گئین اور دو کمپنیان زیر حکم میجر پیٹرسن صاحب توپونکی ساتھ جانیکی واسطے کھڑی رہین کرنیل ریلی صاحب بباعث ناواقفیت اصل ماہیت فساد کے اور تصور کرکے کہ فساد صرف بازاریونکا ہے اپنی سپاہ کو خالی بندوقون کے ساتھ لیگیے اونکے خیال مین یہ تھا کہ اس فساد بازاری کو سنگینون سے فرو کرکے مفسدین کو منتشر کردینگے یہ فوج جب شہر مین پہونچی ناگہان سامنے سے چند سواران مفسد نظر پڑے اور اونہون نے آتے ہی افسرون پر حملہ کیا اور سپاہ سے کہا کہ ہم تمسے کچھ نہین کہتے چونکہ افسرونکو اس فساد کا اتنا گمان بھی نہ تھا وہ سب آگے فوج کے تھے اور اسیواسطے وار مفسدین کا اول اون پر ہوا اور گولیان کاربائین اور پستولونکی اونکے اوپر پڑنے لگین کرنیل ریلی صاحب کو اول تو گولی لگی اور بعد ازان مفسدین نے کیی زخم شمشیر کے اونکو مارے اور دو تین عہدہ دار اور بھی گولیونسے زخمی ہوئے افسرون نے سپاہ سے ہرچند کہا کہ ہمکو بچاؤ مگر اونہون نے اپنی بندوقین پرکین اور نہ کوشش مفسدین کے بھگا دینے مین کی بلکہ بخلاف اسکے چند دغاباز سپاہیون نے کرنیل ریلی صاحب کے کیی زخم سنگین کے لگائے اس ہنگامہ مین کپتان ڈلیس صاحب جو اوس ہفتہ کے واسطے گارد شہر پر تعینات تھے مقام فساد پر آ پہونچے اور چونکہ کمان گارد کی شہر کے تھے جو گارد کہ ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مین سے تھین اسیواسطے حکم پلٹنے گارد کو دیا کہ طیار ہوکر مقابلہ مفسدین کا کرین اور چونکہ اونکی بندوقین بھری تھین اسلیے حکم فیر کرنے کا دیا ان بدذاتون نے انکار صاف اتباع حکم سے کیا اور ہرچند صاحب موصوف نے نصیحتاً و تحکماً کہا اونہون نے کچھ خیال نکیا اور درجواب سواے طعنہ آمیز اشارات و حرکات کے اور کچھ اونسے حاصل نہوا آخرکار اونہون نے صاف بزبان مفسدانہ بیان کیا کہ ہم اون لوگونکے واسطے کچھ نہین کرینگے جنہون نے ارادہ ہمارے مذہب کے بدلوانے کا کیا تھا اور چاہتے تھے کہ ہماری ذات دونو ہندو اور مسلمان کی بگڑ جاوے غرض کہ اونہون نے اور بہت سے الزام غلط سرکار کو لگائے اور کہا کہ اب ہم اوسکا بدلہ لینگے اس عرصہ قلیل مین پانچ افسر ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے یعنی کرنیل ریلی صاحب زخمی شدید ہوکر اور کپتان سمتھ اور کپتان برو اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ واٹرفیلڈ اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ بھی مارے گیے مگر گمان یہ ہے کہ ان صاحب کو شہر والون نے جو شامل مفسدین ہوگیے تھے مارا اور لفٹنٹ بٹلر صاحب کو بھی اونہون ہی نے زخمی کیا ایک سپاہی ۵۴ رجمنٹ مذکور کا بھی زخمی ہوا اوسکے بازو پر زخم گولی کا آیا اس حالت بلوہ مین جب سرکشون نے دیکھا کہ سپاہ نے اونکا مقابلہ نکیا وہ طرف کشمیری دروازہ کے چلے جہان ایک چھوٹا سا مورچہ بنا ہوا تھا اور اوس مین مقام گارد کا بنا ہوا ہے اور اوسکے آگے سائبان اور صحن ہے مگر خوش نصیبی ہماری سے توپخانہ زیر حکم لفٹنٹ ولسن صاحب اور دو کمپنیان ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی وہان آ پہونچین اور سواران مفسدین اور بدمعاشان شہر کو پھر شہر مین ہٹا دیا

خبر اس بیجا اور بدذات طریق ۵۴ اور ۳۸ رجمنٹ کی قریب گیارہ گھنٹہ بجے کے چھاونی مین پہونچی اسکے سنتے ہی سپاہیان ۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کو جمع کیا تو اوس مین سے قریب ایکسو پچاس نفری موجود تھی اور باقی مقامات مختلف چھاونی مین اول ہی تقسیم

اور تعینات ہو چکی تھی یہ باقیماندہ سپاہی معہ دو توپونکے واسطے اعانت کے زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے شہر مین بھیجی گیے

یہان ایک اور حرکت بیحیائی سپاہیان ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ظاہر ہوئی یعنی کپتان ڈی ٹشیر صاحب کی توپین اور ایک حصہ ۳۸ اور ۵۴ رجمنٹ کا پریڈ پر طلب ہوا اور بریگیڈیر صاحب نے ہر ایک کمان افسر سے کہا کہ وہ اپنے سپاہیونکا ارادہ اسطرح پر دریافت کرین کہ اونسے ملا کر کہین کہ حاضر ہو کر بطور والنٹیر یعنی از طرف خود درخواست دیکر شامل ہون تاکہ معلوم ہو کہ وہ وفادار ہین یا نہین جب ایسا ہی عمل مین آیا تو تمام سپاہیان میجر ایبٹ صاحب حسب الطلب حاضر آئے مگر ایک تنفس بھی ۳۸ رجمنٹ کا اپنے مقام سے ٹل بہر نہ سرکا ۷۴ رجمنٹ کے سپاہیون کو جو حاضر آئے تھے حکم بھرنے بندوقونکا دیا گیا اور اونھون نے بے تامل تعمیل حکم کی اور شہر کیطرف با انتظام تمام روانہ ہو کر تھوڑی دیر بعد دوپہر کے کشمیری دروازے پر پونہچے مگر وقت گذر چکا تھا یعنی مفسدین وہان سے چلے گیے تھے اسواسطے اونکے سواے اسکے اور کچہ فائدہ نہوا کہ وہ وہان جا کر قیام پذیر ہوئے

اب مفسدین کہین نظر نہین آتے تھے اور نہ کسی نے بتلایا کہ کہان گیے بہت سے سپاہی ۵۴ رجمنٹ کے بھی غایب تھے صرف دو کمپنیان اونکے زیر حکم میجر پٹرسن صاحب کی وہان موجود تھین

عرصہ قلیل سے بعد لاشین افسرون مقتولین کی چھاونی مین گاڑی پر ڈال کر بھیجی گئین اونپر میم صاحبونکی گون وغیرہ پڑی تھی

جب ۵۴ رجمنٹ شہر کو چلی گیی تھی تو کپتان ڈی ٹشیر صاحب معہ دو توپونکے پیچھے رہ گیے اور اونھون نے چاہا کہ آگے بڑہ کر اوس مقام وسطی پر قائم ہون جسکے ایک جانب پختہ سڑک چھاونی کی تھی اور دوسری جانب رستہ پہاڑی کا تھا بدقت تمام صاحب موصوف نے ۳۸ رجمنٹ کو واسطے گھیرنے راستے کے بھیجا اونکی غرض یہ تھی کہ کپتان ڈی ٹشیر صاحب کی توپونکا قبضہ کر لین اور کپتان صاحب حکمت عملی سے سپاہیان رجمنٹ مذکور کو اپنے توپونکے گرد جمع نہونے دیتے تھے مگر تاہم تمام روز چار یا پانچ سپاہی اونکے ہر وقت گرد گولہ اندازان اتواب مذکور کے رہتے

قریب بارہ بجے دنکے برج جھنڈہ والا میم صاحبون اور انگریزی سوداگرون و دیگر عیسائیون سے بھر گیا اور تمام مکان غل و شور سے پر تھا اور کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ کسیطرح کی ہدایت یا انتظام اوس انبوہ مین کرتا یا اوس شور و غل کو دور کرتا اس موقع پر سارجنٹ لائے کپتان ڈی ٹشیر صاحب کو خبر دی کہ اوسکے ایک بانسری نواز نے ۳۸ رجمنٹ کے سپاہیون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ایک بھی آواز گولہ توپ کی ہوئی تو سب سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے پھر جاوینگے اور سب انگریزونکو قتل کرینگے

مگر وقت گذرتا جاتا تھا اور شہر مین آگ ہی آگ نظر آتی تھی

قریب تین بجے کے شہر مین ایک آواز بڑی چیز کی اوڑنے کی ہوئی یہ آواز میگزین کی اوڑنے کی تھی سپاہیون نے جب دیکھا کہ کیا ہوا تو کہا کیا بڑا آدمی جرنیل ہے ہمارے آدمیونکو اسطرح مارتا ہے کپتان ڈی ٹشیر صاحب نے پھر بریگیڈیر صاحب سے کہا کہ جو دو توپین تحت حکم میجر ایبٹ صاحب کشمیری دروازے کو گیے ہین اونکو پھر بلوالو اور صاحب بریگیڈیر صاحب نے اسی بموجب حکم دیا کہ وہ زیر حکم لفٹنٹ ایلبی صاحب کے واپس آوین تھوڑے عرصہ کے بعد حکم گیا کہ میجر ایبٹ صاحب ۷۴ رجمنٹ کو واپس لے آوین عرصہ واجبی کے بعد دونو توپین زیر حکم لفٹنٹ ایلبی صاحب کے بڑی راستے پر نظر پڑین گویا چھاونی کو پھر جاتی تھین یہ دیکھکر کپتان ڈی ٹشیر صاحب نے بیوگل دیا کہ وہ آکر شامل اونکے مقام پر ہون مگر وہ نہ پھرین تو کپتان صاحب موصوف نے یہ خیال کیا

کہ شاید اونھون نے آواز بیگل سنی نہین اس اثنا مین توپین جاکر قریب ایک گروہ ۵۴ رجمنٹ کے پہونچین اور انکے پہونچتے ہی دروازہ سے [illegible] بندوقونکی گوش زد ہوئی اور فوراً توپین شہر کیطرف جاتی ہوئی نظر آئین کپتان وڈی ہشٹ صاحب یہ دیکھکر [illegible] توپونکی طرف گئے کہ اونکو جاکر لے آوین جب قریب گولہ کی زد کے پہونچے تو اونھون نے حکم دیا کہ دستہ بطرف ہوکر جلدی ہمارے پاس آؤ اب اونکو معلوم ہوا کہ سبب توپونکی شہر کیطرف جانیکا کیا تھا اکثر سپاہیون ۵۴ رجمنٹ نے اپنی بندوقین اونکی طرف کین اور اونکو تولا یہ حال دیکھکر کپتان صاحب نے اپنا گھوڑا پھیرا کہ برج کو واپس جاوین اس عرصہ مین چھہ گولیان اونکے اوپر آئین تین اونمین سے صاحب کے گھوڑے کو لگین اور تین خالی گئین گھوڑے کو زخم کاری لگے مگر اسقدر طاقت اوسمین باقی تھی کہ وہ صاحب کو برج تک لے گیا اور وہان پہونچکر زمین پر گر کر مر گیا دونو توپین اور سپاہیان ۵۴ رجمنٹ طرف کشمیری دروازے کے چلے گئے

ہنگام وارد ہونے لفٹنٹ ولو نے صاحب کے مین گارد بمقام کشمیری دروازہ مین میجر ایبٹ صاحب نے ایک کمپنی ۷۴ رجمنٹ کو روانہ کیا کہ جاکر دریافت کرین آیا مفسد از راہ شق جو دیوار سنگین مین واقع ہوئی تھی پیش قدمی کرتے ہین یا نہین مگر اوسمقام پر اون لوگونکی ایسی خدمت ہوئی تھی کہ وہ خوف جان سے وہان ایکدم نہ ٹھیرے تھے اور سب بجانب شہر فرار ہو گئے تھے

اب وقت قریب تین بجے کا تھا اور کچھ نشان مفسدین کا کشمیری دروازے پر نمایان نہ تھا اس اثنا مین چھاونی سے حکم آیا کہ دونو توپین زیر حکم لفٹنٹ ایبی صاحب واپس چھاونی کو بھیجی جاوین حسب الحکم اونکو حکم واپسی دیا گیا کہ زودی بمقام مذکور پہونچین میجر ایبٹ صاحب نے اب یہ ارادہ کیا کہ جو میم صاحب بمقام مین گارد مین پناہ گیر تھین اونکو روانہ چھاونی کرین اور یہی خیال حکم دیا کہ اون کی گاڑی طیار ہو آوے

بعد از عرصہ بعید کے وہی دونو توپین جو زیر حکم لفٹنٹ ایبی صاحب کے چھاونی کو واپس روانہ ہوئین تھین بمقام کشمیری دروازہ پر پھر آئین مگر لفٹنٹ صاحب اور گولہ انداز اونکے ہمراہ نہ تھے دراہیون نے آکر بیان کیا کہ گولہ انداز چھوڑکر بھاگ گئے اور تعجب اونکے چھاونی پہنچانیکے ہمراہ توپونکے اکثر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے اندر کشمیری دروازہ کے تین تین چار چار ملکر آئے قریب ساڑھے چار بجے کے حکم برگیڈیر صاحب کا اس مضمون سے بنام میجر ایبٹ صاحب صادر ہوا کہ جتنے سپاہی ۷۴ رجمنٹ کے اونکے ہمراہ مین گارد مین ہون اونکو لیکر جلدی بمقام چھاونی مین آجاوین جب یہ حکم میجر ایبٹ صاحب کے پاس پہونچا تو میجر پیرسن صاحب اور صاحب ڈپٹی کلکٹر نے بیان کیا کہ ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارد سے جانا مناسب نہین کیونکہ میجر پترسن صاحب کی رائے مین بغیر سپاہیان رجمنٹ مذکور قیام مقام مذکور متعذر تھا اور صاحب ڈپٹی کلکٹر کی رائے مین طریق ۳۸ رجمنٹ کا اونکے اوضاع و اطوار سے مشتبہ تھا پس اس صورت مین مقام ۷۴ رجمنٹ کا بمقام مین گارد بہت مناسب بلکہ انسب ہے مگر میجر ایبٹ صاحب نے بجواب کہا کہ چونکہ خاص حکم اونکے نام صادر ہوا ہے اوسکی متابعت اونکو واجب اور لازم ہے پھر صاحب ڈپٹی کلکٹر نے میجر صاحب سے درخواست کی کہ آپ حکم کی تعمیل مین کچھ توقف فرماییے اور مین چھاونی جاکر برگیڈیر صاحب کو ضرورت قیام ۷۴ رجمنٹ کا بمقام مین گارد عیان کرتا ہون اور یہ کہکر سوار ہوئے تھوڑے عرصے بعد توپین چھاونی سے بغیر گولندازونکے کشمیری دروازے پر آئین اور جب میجر صاحب نے اونسے پوچھا کہ تم بجائے جانے چھاونی کے واپس یہان کیون آئے تو دراہیون نے جوابات لاطائل و پوچ اسطرح پر دیئے کہ گولنداز توپین چھوڑکر بھاگ گئے یہ سنکر میجر صاحب نے اونکو حکم دیا کہ ہمارے ساتھ چھاونی چلو اور چونکہ بہت سی میمین وہان موجود تھین میجر صاحب نے

خیال کیا کہ اونکو بھی چھاونی لیجانا سہل ہوگا اور اسکو ایک پٹی توپ کے خالی کروا کر اوسپر سوار کروا دیا کیونکہ اونکی اپنی گاڑی جسکے واسطے اول حکم آنیکا ہوا تھا اسوقت تک نہین پونہچی تھی چونکہ اب صاحب ڈپٹی کلکٹر کو گیے ہوئے ایک عرصہ ہوا تھا کہ وہ واپس نہین آئے میجر صاحب نے زیادہ توقف تعمیل حکم برگیڈیر صاحب مین مناسب نہ سمجھا اور سوائے ازین گارد کے حوالدار نے اونسے کہا کہ اوسنے کچھ آوازین بندوقونکی چھاونی کی جانب سنین اور اب صاحب کو مناسب ہی کہ زیادہ توقف یہان نکرین درصورت میجر صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنی رجمنٹ کو چھاونی مین لیجاوین اور افسران رجمنٹ مذکور کو حکم طیاری کا دیکر کوچ بولا اور توپخانہ کو حکم بھی دیا قریب ۲۰ سپاہی ۷۴ رجمنٹ کے میجر صاحب کے ہمراہ ہوکر بجانب چھاونی روانہ ہوئے قریب سو قدم دروازہ سے باہر ہوئے ہونگے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ دروازے مین گھس گیے اور دروازہ بند کرلیا اب توپخانہ بھی اندر ہی رہا اور دروازہ بند کرتے ہی سپاہیان مذکورین نے اون عہدہ دارون پر جو باہر نہ نکل سکتے تھے بندوقین فیر کرنی شروع کین کپتان گوردن صاحب ۷۴ رجمنٹ کے اول مارے گیے ایک سپاہی ۳۸ رجمنٹ نے اونکو پیچھے سے گولی ماری اور وہ فوراً گرکر مر گیے بعد اونکے لفٹنٹ اریلی صاحب اوسی رجمنٹ کے زخمی شدید ہوئے مگر اونہون نے گرتے گرتے اپنی دونالی کی دونو گولیان بجانب گروہ مفسدین سر کین اور بعد ازین جان بحق تسلیم کی انسائن اولٹن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ نے جب یہ حال دیکھا تو وہ وہانسے بھاگے اور دیوار مین گارد پر چڑہ کر خندق مین کود پڑے اور دوسری پٹری پر چڑہ کر جنگل کی راہ سے چھاونی کا رستہ لیا صاحب ممدوح کو رستہ مین میجر پٹرسن صاحب ۷۴ رجمنٹ کے ملے جو ہمراہ ۷۴ رجمنٹ کے دروازے سے نکل گیے تھے بلکہ اونکو ایک اونکے سپاہی نے بصدمہ دست زبردستی نکال دیا تھا یہ دونو صاحب مقام پہاڑی پر جہان برج جھنڈے کا ہی قریب چھ بجے کے پونہچے میجر ایبٹ صاحب نے آواز بنادیق اندرون دروازہ کشمیری سنکر اپنے سپاہیونکی طرف پھر کر پوچھا کہ وہ کیا ہی جو سپاہی کہ اونکے نزدیک تھے اونہون نے جواب دیا کہ ۳۸ رجمنٹ والے اپنے افسرونکو مار رہے ہین یہ سنکر میجر صاحب نے حکم دیا کہ واپس چلکر عہدہ دارونکی کمک کرو مگر کسینے نہ مانا اور تمام خوشآمد اور چاپلوسی میجر صاحب کی بیفائدہ تھی صرف یہ جواب تھا کہ ہمنے تمکو بچالیا اور ہم سے وہان جاکر کچھ نہوگا بلکہ تمکو بھی وہان کھو بیٹھینگے اور تم تو ہمنے اون حرامزادونسے ابتک بچالیا ہی یہ کہکر سب سپاہی گرد میجر صاحب کے آگئے اور اونکو زبردستی چھاونی ۷۴ رجمنٹ مین لے گیے معلوم ہوتا ہی کہ اس عرصہ مین مفسدین کشمیری دروازہ اون افسرون اور میمون پر پے در پے فیر کرتے تھے جو وہان اندر دروازے کے رہ گیے تھے لفٹنٹ سمتھ صاحب چار سپاہیان ۳۸ رجمنٹ سے بچکر آخرکار ایک سپاہی گلزار سنگہ کے ہاتہ سے مارے گیے مشہور ہے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے اس شخص کو اس امر قبیح کے واسطے یعنی قتل سمتھ صاحب کی بابت اسواسطے پسند کیا تھا کہ اس شخص کو صاحب موصوف نے حسب تجویز کورٹ مارشل باعث غفلت بکار سرکار عہدہ سے گھٹا دیا تھا اور لفٹنٹ ہیورن صاحب کی ایک زخم زانو پر آیا تھا اور فورسٹ صاحب کی ہنیر کو شانے پہ ایک گولی لگی تھی باقی تمام عہدہ دار اور میم صاحبان برج کے اوپر چڑہ گیے تھے اب بفضل خدا و حکم ربانی سے مفسدین نے سر کرنا بنادیق کا موقوف کرکے بارادہ لوٹ جائے خزانہ روانہ ہوئے مگر چلتے چلتے تمام توپونکو بجانب اون بیکسونکے سر کیا اور ہرچند فاصلہ قریب ۴۰ گز کا تھا مگر بفضل خدا کسیکو اونمین سے آسیب نہ پونہچا اور گولی اوپر دیوار کے ہوکر باہر چلی گیی آخر ان صاحبونکو فرصت ملی تو یہ سب خندق مین اوترکر اوس پار جاکر کوٹھی مٹکاف صاحب مین پونہچے وہان خوبی طالع سے صاحب ممدوح

کے واسطے کہانا طیار تہا یہ سب وہان بیٹہ گیے اور بعد فاقہ کشی تمام روز اونہون نے کہانا کہایا اور دیگر عہدہ داران وغیرہ سے جنکو صبح سے کچہہ نہ ملا تہا اور نہ آیندہ کچہہ توقع ملنے کی تہی بہر حال بہتر رہے

میجر اسپٹ صاحب قریب شام کے اپنی رجمنٹ کے مقام کوارٹر گارڈ مین گیے اب وہان اونکے سپاہیون نے صلاح کرنی شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا رکہیے اسی مشورہ مین ایک حوالدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہان سے چلے جاوین تو بہتر ہی تہوڑے اونمین سے چہاونی مین گیے کہ صاحب کیواسطے گہوڑا سواریکا لاوین اور سبنے بعجز و الحاح یہ کہا کہ تم یہان سے چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیان ۳۸ رجمنٹ یہ سن لینگے کہ تم یہان مخفی ہو تو وہ آنکر تمکو مار ڈالینگے اور اوسوقت ہم سے کچہہ نہو گا اور نہ ہم آپکو بچا سکینگے اس عرصہ مین بہت سی گاڑیان و بگیان بجانب کرنال بہاگتی نظر پڑین یہ دیکہکر سپاہیون نے کہا دیکہو صاحب سب افسر و میم صاحبان بجانب کرنال بہاگے جاتے ہین تم بہی اونکے ساتہ چلے جاؤ اس عرصہ مین میجر اسپٹ صاحب کی گاڑی جسمین اونکے سب عیال و اطفال بیٹہے تہے نظر پڑی اور ہر چند کوچوان کو آوازین دین اور ٹہرنیکو کہا مگر وہ یہ سمجہے کہ شاید مفسد اس بہانے سے اوسکو ٹہرا لیتے ہون نہ ٹہرا اور چلا گیا اس اثنا مین کپتان ہاکی صاحب بسواری گہوڑہ وہان پہنچے اور میجر صاحب کو اپنے پیچہے سوار کر کے لیچلے اور اون دو توپون تک پونہچا دیا جو بجانب کرنال جاتی تہین ایک توپ کے پہیے پر میجر صاحب سوار ہوئے اور باتفاق انسائن اولٹن صاحب چار میل تک گیے مگر آگے جانے کو درائیورون نے انکار کیا اور بطمع انعام یا خوف سزا دغا بازی و بے ایمانی سے کے راضی آگے جانے کو نہوئے اور ان دونو صاحبونکو راستہ پر اوتار دیا خدا کی قدرت سے کپتان ڈلبیس صاحب بسواری بگی اونکے پاس آ پونہچے اور دونو صاحبونکو اپنے ساتہ سوار کر کے روانہ آگے ہوئے

اکثر گاڑی و بگی وغیرہ جو اول مرتبہ فرار ہو کر چہاونی سے نکل گئی تہین اور بریگیڈیر گریوز صاحب اور کپتان مکول صاحب اور کپتان ٹیلر صاحب معہ عیال و اطفال اس گروہ مین تہے اور اکثر میم صاحبان تہین سب تسسید سے کرنال کو پونہچ گیے اور تمام راستہ مین صرف ایک جگہہ قریب چالیس میل دہلی سے کہ وہان ڈاک بنگلہ ہے واسطے کہانا کہانیکے ٹہرے تہے مگر کرنیل نیوٹ صاحب اور جو اونکے ساتہ مین بہاگ نکلے تہے گیے اور میدانون مین سرگردان رہے آخرکار رسالہ سوم زیر حکم لفٹنٹ گف صاحب اور لفٹنٹ میک کنزی صاحب نے اونکو بہی حفاظت مین لیا اور اس گروہ مین کرنیل نیوٹ صاحب لفٹنٹ پیرو کاکر صاحب اور لفٹنٹ کیمل صاحب تینو ۵۴ رجمنٹ کے اور لفٹنٹ ولسن صاحب توپخانہ والہ اور لفٹنٹ سالکیلڈ صاحب انجنیر لفٹنٹ وائی بارٹ صاحب ۷۴ رجمنٹ کے لفٹنٹ جی فورسٹ صاحب میگزین والہ اور فورسٹ صاحب کی میم معہ تین لڑکیون کے اور فریزر صاحب کی میم شامل تہی یہ سب صاحب تنگ آکر ایک صاحب کوہن نامے کے ہین جو ہر چند پور مین رہتے ہین اور رشتہ دار ڈیوس صاحب کے جنکو شمرو کی بیگم نے اپنا لڑکا قرار دیا تہا ہین کوہن صاحب موصوف نے ان سب صاحبونکی بڑی مہمان نوازی کی اور اپنی حفاظت مین رکہا اور بجلدوے اس کارنمایان کے سرکار سے مستحق پرورش کے ہین صاحبان مفصلۃ الذیل بمقام باغپت بوقت نواخت دو گہنٹہ صبح بتاریخ ۱۲ مئی پہنچے کپتان ولسن صاحب معہ میم صاحبہ کپتان ہاکی صاحب اور انسائن ہلٹن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کپتان ڈی ٹشیر صاحب توپخانہ والہ معہ میم صاحبہ و میم صاحبہ بحیس صاحبہ اور مرفی صاحب کلکٹر کشم معہ والدہ صاحبہ اور ہیلی صاحب معہ میم صاحبہ و اطفال یہ سب صاحب بامن و امان تا بمقام بلسینی پونہچے جہان نمبردار نے اونکی بڑی مہمانداری کی اور اس نمبردار نے جو صاحب اوسکے

گانوسکے جانب آنکلا اوسکی بڑی خاطرداری و تواضع کی اس مقام مین ان سب صاحبون نے کہانا کہایا اور قریب دو بجے بعد دوپہر کے بجانب میرٹہ روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب مقام مذکور مین پونہچ گیے

ایک اور گروہ جسمین لفٹنٹ ہوزیبل اید چکپٹن صاحب اور لفٹنٹ ہالسیلوپ صاحب اور لفٹنٹ انجاو صاحب معہ لفٹنٹ دلوبی صاحب کے تہے بظاہر دیہاتیونکے ہاتہ سے مارے گیے کیونکہ اتبک کوئی نشان اونکا معلوم نہین ہوتا

لفٹنٹ دلوبی صاحب اور لفٹنٹ فورسٹ صاحب اور لفٹنٹ رتنیر صاحب و دیگر صاحبان نے میگزین واقعہ اندرون شہر کو بہادرانہ بہت عرصہ تک بچایا مگر جب دیکہا کہ بباعث دغابازی اشخاص اندرون میگزین و بکثرت اجماع مفسدان بیرون میگزین حفاظت وقبضہ مقام مذکور کا ناممکن ہے تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹہ صاحب تہی میگزین کو آگ لگاکے اوڑا دیا اور اوس ہنگامہ مین چند صاحب بہاگ نکلے لفٹنٹ فورسٹ صاحب کی چٹہی سے حال محافظت میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہے

بتاریخ ۱۱ ماہ میی درمیان سات اور آٹہ بجے صبح کے سرتہیوفلس مٹکف صاحب میرے مکان پر آئے اور مجہسے کہا کہ میگزین مین چلکر دو توپین نکلواکر پل پر بہیجدو تاکہ مفسد عبور دریا نکرسکے پادین مین اونکے ہمراہ ہوا اور میگزین مین آکر دیکہا تو لفٹنٹ دلوبی صاحب اور لفٹنٹ رتنیر صاحب معہ کنڈکٹر بکلی صاحب شا صاحب سکلی صاحب اور ایکٹنگ سب کنڈکٹر کرو صاحب اور سارجنٹ اڈورڈ صاحب اور سٹوارٹ صاحب معہ عملہ ہندوستانی وہان موجود ہین سرتہیوفلس صاحب اپنی بگی سے اوترتے اور مین اور لفٹنٹ دلوبی صاحب دونو اونکے ساتہ اوس برج پر گیے جو دریا کیطرف تہا اور جہان صاف پل نظر آتا تہا وہان پونہچکر دیکہا کہ مفسد پل پرسے عبور کر رہے ہین اور یہ جانب پل کا یعنی جانب دہلی قبضہ سواران مفسدین مین ہے یہ حال دیکہکر سرتہیوفلس مٹکف صاحب لفٹنٹ دلوبی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شہر پناہ کو دیکہنے گیے کہ آیا وہ بند ہوگیا ہے یا درآمد مفسدین کے واسطے کہلا ہے مگر یہ امر کچہ ضرور نہ تہا کیونکہ مفسدونکو دروازے کہل گیے تہے اور وہ شادان و فرحان دروازہ ہاے قلعہ مین داخل ہوکر بادشاہی مکانات تک پونہچ گیے تہے جب لفٹنٹ دلوبی صاحب واپس آئے تو اونہون نے دروازے میگزین کے بند کرکے تیغے کروا دیے اور ہر ایک تدبیر ممکن الوقوع واسطے حفاظت کے عمل مین آئی اندر دروازہ کے دو توپین چہہ پنی و چند گراب دیکر باہتمام ایکٹنگ سب کنڈکٹر کرو صاحب سارجنٹ سٹوارٹ صاحب موصوفین کے رکہی گئین اور ان صاحبونکے ہاتہ مین بتیان سلگا دین گئین اور یہ حکم ہوا کہ اگر قصد توڑنے دروازے کا اور اندر آنے کا کیا جاوے تو دونو توپونکو بتی ایکساتہ دکہاکر آپ اوس مقام پر اندر چلے آوین جہان لفٹنٹ دلوبی صاحب اور مین دونو مقیم تہے بڑا دروازہ میگزین کا بہی اسیطرح دو توپون سے مضبوط کیا گیا تہا اور اندر اوسکے گوکہرو بچہا دیے گیے تہے اور بنظر زیادہ تر حفاظت کے اور دو توپین اسطرح پر قائم کی گئین تہین کہ اونکا گولہ دروازے پر اور ایک برج پر جو نزدیک تہا پونہچتا تہا درمیان فاصلہ ساٹہ گز دروازے سے روبرو دفتر اور سامنے دونون راستے کے تین چہہ پنی اور ایک غبارہ ۲۴ پنی اسطرح پر قائم کیا گیا تہا کہ وہ جدہر چاہین اودہر کر مکانات متصلہ کی حفاظت کرسکے جب اسلحہ سب توپین اور غبارہ قائم ہوئے تو اونہین دو چند گراب دیے گیے بعد ازین یہ تدبیر ہوئی کہ سب ہندوستانی عملہ کو ہتہیار دیے جاوین اور جب اونکو دینے لگے تو اونہون نے نہایت ناخوشی سے لیے اور اونکے چہرہ سے گہبراہٹ نہین پائی گیی بلکہ سرکشی اور سینہ زوری کیونکہ جو حکم اون کو صاحبان

سے ملا اونہون نے اوسکی تعمیل نکی خصوصاً عملہ اہل اسلام تو بالکل منحرف معلوم ہوتے تھے بعد ازاں اس تدبیر کے کنڈکٹر بکلی صاحب اور سکلی صاحب اور سارجنٹ سٹوارٹ صاحب نے ایک شتابہ لگایا اور اونکو یہ حکم تھا کہ جب لفٹنٹ ڈلوبی صاحب کے حکم سے کنڈکٹر بکلی صاحب اپنی ٹوپی سر پر سے اوٹھاوین اوسیوقت اوسکو آگ دیدو اور سکلی صاحب نے یہ شتابہ اوڑایا مگر اوسوقت کہ جب ایک ایک گولہ غبارہ کا چل چکا تھا اس عرصہ مین گارد قلعہ سے آیا اور قبضہ میگزین کا بنام شاہ دہلی طلب کیا مگر اسکا کچھہ جواب یہانسے نہ دیا گیا

فوراً بعد اسکے صوبہ دار گارد میگزین نے لفٹنٹ ڈلوبی صاحب کو اور مجھکو خبر دی کہ شاہ دہلی نے مفسدین کو کہلا بھیجا ہے کہ ہم زینہ بھیجتے ہین تاکہ وہ لوگ زینہ لگا کر دیوار ہاے میگزین پر چڑہ آوین اور تھوڑے عرصہ کے بعد زینہ بھی آپہنچے اور جب دیوار پر لگائے گیے تو ہندوستانی عملہ والے سب دیوارونپر چڑہ کر زینہ ہاے مذکور کے ذریعے سے باہر اوتر گیے اور کثرت مفسدین کی دیوارونپر نظر آئی ہمنے جب تک گولہ گولی باقی رہا خوب گراب اون پر ماری اور اونکا نقصان بھی بہت ہوا مگر وہ بکثرت تھے اور قبل از بھاگ جانیکے ہندوستانی عملہ نے توزدان رنجک پوشیدہ کر دی تھی اور ایک شخص انمین سے کریم بخش نامے دربان خاص گروہ مفسدین سے ملا تھا کیونکہ وہ مفسدین بیرونی سے متکلم ہوتا تھا اور اندر کے حال کی سب خبر اونکو دیتا لفٹنٹ ڈلوبی صاحب اس شخص کی حرکات سے ایسے تنگ ہوگیے تھے کہ اونہون نے مجھکو حکم دیا تھا کہ اگر اب یہ شخص دروازیکے پاس جاوے تو اوسکو گولی مار دو

لفٹنٹ رینر صاحب نے ہمراہ دیگر صاحبونکی سب کچھہ کیا جو واسطے حفاظت میگزین کے ضرور اور ممکن تھا کنڈکٹر بکلی صاحب نے تمام اتواب مذکورہ بالا کو صرف باعانت میری کم از کم چار چار فیر فی توپ سر کیے اور اس مضبوطی اور درست اوسان سے یہ امر کیا کہ گویا اپنی پریڈ پر کام دے رہے تھے ہر چند از جانب مفسدین کہ ۴۰ یا ۵۰ گز کے فاصلے پر تھے بارش گولیون کی ہو رہی تھی جب سب گولی چل چکی تو کنڈکٹر بکلی صاحب کے ایک گولی بازو پر کہنی سے اوپر لگی اور یہ گولی بعد ازین نکال لی گئی اور تھوڑے عرصے کے بعد مجھے بھی دو گولیان بازو سے جب پر لگین کہ اوسوقت مین بیکار ہوگیا بعد ازاں اسقدر جنگ ہوتے ہنگامہ کے لفٹنٹ ڈلوبی صاحب نے حکم اوڑا دینے میگزین کا دیا اور کنڈکٹر بکلی صاحب نے فوراً اوسکی تعمیل کی اور تمام شتابونکو آگ دکھا دی جب میگزین اوڑا تو جو بچ گیے ہر چند کوئی بے آسیب نہ رہا تھا وہ اون استونسے جو دروازے وغیرہ مین اوڑنے میگزین سے ہوگیے تھے دریا کی جانب باہر آئے یہ لفٹنٹ ڈلوبی اور مین جان بسلامت ایک کشمیری دروازے تک پہنچے اور مین نہین کہہ سکتا کہ اونکو کیا ہوا لفٹنٹ رینر صاحب اور کنڈکٹر بکلی صاحب بھی جان بسلامت میگزین سے باہر بھاگ گیے تھے اور سارجنٹ موکل صاحب تو وقت نو بجنے اا گھنٹہ اور جب وہ واسطے حفاظت میگزین اور اعانت میگزین والے آتے تھے مفسدونکے ہاتہ سے مارے گیے تھے

اب اس قصہ رنج افزا کے ختم کرنیکے لیے ہم چٹہی ایک افسر رجمنٹ کی جو رجمنٹ صرف تمام کمپو سے دہلی مین ثابت قائم رہی تھی بطور شہادت درج کرتے ہین

بصبح دوشنبہ تاریخ اا مئی تمام فوج دہلی کو حکم پریڈ کرنیکا اور پریڈ وسطی کے واسطے ہمنے تجویز کی کہ کورٹ مارشل کے جو درباب سواران رسالہ سوم کے پڑہی جاتی اور فہمائش پہنچاتی صادر ہوا تھا چنانچہ سب پریڈ پر جمع ہوئے اور بعد

پریڈ بدستور قدیم اپنی چہاونی کو گیی قریب نو بجے کے کرنیل ریلی صاحب کمنڈنگ ۵۴ رجمنٹ آئے تا کہ اپنی رجمنٹ کو معہ دونو توپونکے ہمراہ لیجا کر پل دریا پر جاوین اور چند بعد مین رسالہ سوم کو جو آنے والے تہے اونکو عبور دریا کرنے دین تمام رجمنٹ کو رہ فوراً باہر آئی اور دس منٹ کے عرصے مین طیار ہو کر بخوشی تمام روانہ ہوئے جب مین پریڈ پر پہونچا تو کرنیل صاحب نے مجہے حکم دیا کہ اپنی کمپنی یعنی نہم اور کمپنی اول کو لیکر اور توپخانہ مین جاکر اون دونو توپونکے جو روانہ ہونے والی تہین ساتہ رہین چونکہ کپتان ڈی تشیر صاحب کا بنگلہ راستے مین تہا مین اونکے پاس گیا اور اونسے احوال روانگی افواج مذکور دریافت کیا کپتان صاحب ممدوح نے بجواب کہا کہ ایک لمحہ مین طیار ہونگے اور تم جاکر صدر بازار مین اونکی انتظار کرو دونو جلدی وہان پونہچین گی مین حسب اونکے کہنے کے صدر بازار مین جاکر ٹہرا مگر آدہے گہنٹے سے زیادہ گذرا اور کچہ نشان توپونکا نظر نہ آیا ناچار ہو کر مین نے لفٹنٹ وائی بارٹ صاحب سے جو میرے ساتہ تہے کہا کہ وہ جاکر دریافت حال درنگ و تساہل کا کرین اور مین اپنی کمپنیان لیکر طرف شہر کے جاتا ہون تا کہ وقت رائگان نجاوے لفٹنٹ وائی بارٹ صاحب اوسوقت وہان پونہچے جب توپین باہر آتی تہین اور میرے پاس اوس وقت پونہچین جب مین نصف راستے سے زیادہ طے کر چکا تہا جب مین قریب سو گز کے نزدیک مین گارد کے پونہچا تو کپتان ولسن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ میرے پاس آئے اور مجہسے جلد روانہ ہونیکو کہا کیونکہ مفسد وہان آگیے تہے اور اونہون نے تمام افسران ۷۴ رجمنٹ کو قتل کیا تہا یہ سنکر مین نے حکم دیا کہ دونو توپین اور سب بندوقین فوراً بہری جاوین اس عرصہ مین مین نے دیکہا کہ کرنیل صاحب مجروح و خستہ مین گارد سے بامداد قالف بہیجے ۵۴ رجمنٹ کے حملے آتے ہین اور قالف سپہ نے اونکو ایک پالکی گاڑی مین سوار کروا دیا چونکہ ہر دو کمپنی نے بندوقین طیار کرلین تہین مین اونکو لیکر تبلاش مفسدان بجانب مین گارد روانہ ہوا مگر وہان کوئی مفسد اوسوقت نہ تہا اور نہ کوئی سپاہی ہشتم کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا جو مجہسے پہلے وہان آئے تہے موجود تہا یہ حال دیکہکر مین نے دونو توپین اوس دروازہ شہر پر قائم کین جو برو سے شہر تہا اور پہرے جا بجا مقرر کر دیئے ہین اس مقام پر یہ بہی بیان کرتا ہون کہ کپتان ولسن صاحب نے مجہسے کہا تہا کہ جو پہرے مین گارد پر تہا جسمین پچاس نفر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے تہے اونہون نے چند گز کے فاصلہ پر سے کہڑے ہو کر دیکہا کہ کرنیل ریلی صاحب کو مجروح و خستہ کیا اور کسی نے اونکی مدد نکی گو کپتان ولسن صاحب نے سب تدبیر سے اونکو ترغیب اعانت کی دی تہی اور کرنیل ریلی صاحب بہی خود بیان کرتے تہے کہ مجہے ایک اپنی رجمنٹ کے سپاہی نے سنگین سے مجروح کیا یہ جو ہو سو ہو مگر یہ امر بیظاہر ہے کہ اونہون نے کچہ تدبیر واسطے روکنے مفسدین کے قتل و مجروحی افسران سے نکی اسواسطے کہ ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب بہی بیان کرتے ہین کہ صاحب موصوف نے اونکو سواران مفسدین سے بلکہ دست بدستی کرتے ہوئے دیکہا تہا

الغرض جب کوئی مفسد نظر نہ آیا تو ہمنے تلاش لاشہاے افسران مقتولین شروع کی اور اونکو جابجا پڑا ہوا میدان مین رو برو سے گرجا گہر و دیگر مکانات متصلہ کے پایا اور سب کو صحن مکان مین گارد مین جمع کیا لاشہاے افسران مفصلہ الذیل کی دستیاب ہوئین کپتان اسمتہ صاحب کپتان بروس صاحب لفٹنٹ اڈورڈ صاحب اور لفٹنٹ واٹر فیلڈ صاحب اور ڈاکٹر ڈوپنگ صاحب اور بیبن صاحب یعنی لفٹنٹ شلے صاحب اور لفٹنٹ اوس بورن صاحب اور انساین انجلو صاحب

بہاگ کر دہلی گیے تھے اور بعد ازین بسلامت ہمارے ساتہ آملے مگر انمین سے بہی لفٹنٹ تلر صاحب کو ایک سخت زخم سر پر آیا تہا جو صاحب کہتے تھے کہ شہر والون نے لے مارا تہا اب شہر والون نے لوٹنا گہر اور دیگر کوٹھی ہاے صاحبان شروع کیا اور ہر ایک مقام کو خوب لوٹا میم صاحبان بمشکل مقام مین گارد تک جان بسلامت لیگیین قطع نظر امور مذکورہ بالا کے اور سب طرح اسوقت تک یعنی دو یا تین بجے تک شہر مین امن وامان رہا الا بعد ازین آواز توپ منجانب میگزین بجماعت مین آئین مین یہ بیان کرنا بہول گیا کہ بوقت فراغت ایک گہنٹہ بعد دوپہر کے ۳۸ رجمنٹ زیر حکم میجر ایبٹ صاحب ہمسے آملی تہی بعد گذرنے عرصہ قریب ایک گہنٹہ کے میگزین کے اوڑنیکی آواز آئی مگر ہم جتنے صاحب لوگ مین گارد مین تھے ہمکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کسنے اوڑایا اور کیونکر اوڑا جب تک کہ لفٹنٹ ولوبی صاحب نے جو میگزین سے بہاگ کر ہمارے پاس پہونچے تھے آکر بیان کیا کہ مین نے اور سارجنٹ لوگون نے اوسکو تا بمقدور بچایا اور اوس وقت تک نہ اوڑایا جب تک کہ اوسکا بچنا ممکن تہا مگر جب شاہ دہلی نے زینہ ہاے جنگی بہیجے اور وہ ہر طرف دیوارون پر قائم ہو کر مفسدین اندر تک پہونچ گیے اور خلاصی وغیرہ ہمسے منحرف ہو کر استعانت مفسدین مین مشغول ہو تو ناچار ہمنے اوسکو اوڑا دیا اور یہ تدبیر ہمنے اول ہی کر رکہی تہی کہ بہت سے باروت جمع کر کے شتابی اوسمین لگا رکہے تھے پس جب ہمنے دیکہا کہ اب محافظت میگزین کی غیر ممکن ہے اور مفسد بہی بہت سے اندر آچکے ہین اوسوقت اوس شتابونکو ہمنے آگ دی اور یہ معلوم نہین کہ کتنے آدمی اوسمین مرے مگر مین بمشکل بچکے بہاگ نکلا ہون اور صاحب موصوف کے چہرے سے بہی عیان تہا کہ سواے فضل خدا کے اور کوئی صورت اونکے بچنیکی نہ تہی مگر باروت کے صدمے سے تمام چہرہ اونکا سیاہ ہوگیا تہا

اس روز تمام دن کوئی حکم صاحب برگیڈیر کے پاس سے ہمارے پاس نہین آیا ہر چند ہمنے کیے مرتبہ حکم کے واسطے آدمی بہیجے مگر ایک مرتبہ بہی صاحب موصوف اور نہ اونکے برگیڈ میجر صاحب ادہر دیکہنے تک آسکے کہ یہان کیا ہو رہا تہا گو اس مین شبہ نہین کہ اونکو یہان آنا ضرور تہا صاحب موصوف نے البتہ دو ضرب توپ تو ہماری اعانت کو بہیجی تہین مگر پہر واپس منگا لین تہین ڈاکٹر وڈ صاحب ۳۸ رجمنٹ کو بوقت اونکے واپس جانیکے مین گارد سے جہان وہ زخمیونکے علاج کے واسطے آئے تھے ایک سپاہی توپخانہ نے زخمی شدید کیا اونکے چہرے پر زخم سخت لگا یا قریب پانچ بجے شام کے ایک حکم اس مضمون کا آیا کہ ایک ونگ یا ایک کل رجمنٹ ۷۴ یہ مجہے بخوبی یاد نہین جو زیر کمان میجر ایبٹ کے تھے برج جہنڈہ والہ پر جو پہاڑی پر ہے اور جہان ۳۸ رجمنٹ طیار کہڑی ہے آجاوے فوراً جب سپاہی طیار ہوئے اور منتظر حکم کوچ کے کہڑے تھے کہ بعض سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر جو بیچ مین موجود تھے گولیان مارنی شروع کین مین اتفاقاً متصل دروازہ کشمیری کے تہا اور مین نے دیکہا کہ ایک افسر زخمی ہو کر زمین پر گرا اسمین ایک سپاہی میری اپنی رجمنٹ کا میرے پاس آیا اور میرے شانے پر ہاتہ رکہکر مجہے باہر دروازے کے دہکا دیکر نکال دیا اور یہ کہا کہ اگر ایک لحظہ بہی یہان ٹہیروگے تو تم بہی اسیطرح مارے جاؤگے جونہین مین باہر آتا تہا کہ ایک اور افسر ۷۴ رجمنٹ کا میرے ساتہ ہوا اور ہمنے سپاہی ساتہ لیکر رستہ چہوڑ کر احاطہ ہاے بنگلہ ہا کی راہ سے برج جہنڈہ والہ کی راہ لی اور وہان پہونچکر برگیڈیر صاحب اور اور صاحب لوگونکو سب حال جو مین گارد مین واقع ہوا تہا کہا اس مقام پر تمام میم لوگ چہاونی اور سول لائین کی تہین مع اکثر عہدہ داران موجود تہین اور جب یہ حال سنکر عزم فرار بالجزم ہوا تو اژدہام اور کثرت گاڑی اور بگی اور پالکی گاڑی وغیرہ کے قابل دیکہنے کے تہی یہ سب بجانب کرنال روانہ ہوئین مگر جب اوس مقام پر پہونچین جہان سے رستہ میرٹہ کو جاتا تہا چند سواریان

بجانب مقام مذکور روانہ ہوئین سابق اس سے یہ بھی بیان کرنا لازم تھا کہ قریب گیارہ بجے کے ایک سپاہی لائٹ کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا میرے پاس آکر بیان طراز ہوا کہ مجکو رجمنٹ والون نے اسواسطے آپکے پاس بھیجا ہے کہ آپ اونکو جہان حکم دین وہ وہان جاوین مین یہ سنکر متعجب ہوا اور مین نے اوس سے دریافت کیا کہ رجمنٹ کہان ہے اوسنے کہا کہ سبزی منڈی مین ہے یہ سبزی منڈی ایک شہر آباد بازار بجانب جیت چھاونی کے ہے مینے اوس سے پوچھا کہ رجمنٹ وہان کسواسطے اور کیونکر گیی تب اوسنے جواب دیا کہ جسوقت مفسدین نے افسرون پر حملہ کیا تو سب سپاہی متفرق ہوکر بھاگ گیے اور تمام شہر مین پہر کر اب بازار مذکور مین جمع ہوئے ہین یہ سنکر مین نے حکم دیا کو رجمنٹ کو جا کر کہو کہ سب میرے پاس چلے آوین یہ سنکر وہ گیا اور سب سپاہی مع اسلحہ نشان جھنڈہ وغیرہ حاضر ہوئے بعد ازین حوالدار میجر نے آکر مجھسے کہا کہ تمام رجمنٹ مین سواران رسالہ سوم ہمراہ سپاہیون کے ہی تھے اور ترغیب اونکے ساتھ شامل ہونے کی دیتے رہے ہے مگر سپاہیون نے انکار کیا یہان تک تو حال چشم دید مینے بیان کیا مگر جب مین مین گارد سے چلا آیا تو جو حال بعد ازان وہان واقع ہوا وہ ازروے چٹھی ایک صاحب کے جو میرے بعد وہان موجود تھے اور سب صاحبونکے ساتھ وہانسے بھاگے تھے درج کیا جاتا ہے کہ جب سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر گولہ بازی شروع کی تو سب افسر صاحب بھاگ کر براہ بدرو جو اندر کمرے مین گارد کے تھی پناہ گیر ہوئے مگر وہان پہنچنے تک تین صاحب لوگ یعنے کپتان گاردن صاحب اور لفٹنٹ سمتھ صاحب اور لفٹنٹ ریولی صاحب اور تینون ۷۴ رجمنٹ کے تھے مارے گیے اور لفٹنٹ اوسبورن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ایک زخم گولی کا ٹانگ پر آیا مگر یہ صاحب سب کے ساتھ مقام مذکور پر پہنچے اور وہان اپنی ٹانگ کے زخم کو باندہ کر خندق مین کود پڑے اور صحیح و سلامت تہ خندق تک پہنچے اور صاحب بھی اونکے پیچھے کودنے کو طیار ہوئے تھے کہ آواز گریہ و زاری میم صاحبان جو کمرہ مین گارد مین تھین گوش زد ہوئی یہ سنکر سب صاحب کچھ پروا گولیون کی نکر کر جو مثل باران اونپر برستی تھین کمرہ مذکور مین واپس گیے اور سب میم صاحبونکو وہانسے نکال لائے اور سب صاحبون نے اپنی اپنی رومال لیکر اور سبکو یکجا باندہ کر ہر ایک میم صاحب کو علیحدہ علیحدہ اون رومالونکے ذریعہ سے جو منزلہ رسن کے بن گیے تھے خندق مین اوتار دیا اور بعد اونکے آپ بھی خندق مین اوتر کر دوسری جانب چڑہ کر اون ہی رومالونکے ذریعے سے تمام میم صاحبون کو دوسری جانب کھینچ لیا وہانسے وہ سب بجانب دریا روانہ ہوئے مگر ہر قدم پر یہ خیال تھا کہ اب مفسد آئے اور اب ہمکو مار ڈالا مگر نہایت تعجب کا یہ امر ہے کہ مفسدین نے اونکی پیروی نکی اور نہ اونکو اوسوقت بھی مارا جب وہ خندق مین اوترے اور اوسکی دوسری جانب چڑہے ہے کیونکہ اس فرودی اور بالا آمدگی میم صاحبان مین آدہے گھنٹے سے زیادہ عرصہ لگا ہوگا الغرض یہ سب صاحب لوگ اور میم صاحبان سلامت آنروے دریا پہنچے اور وہانسے روانہ ہوکر بصد خوف جان بعد سرگردانی و فاقہ کشی ہفت روزہ ایک دہ مین پہنچے جو صرف بارہ میل دہلی سے فاصلے پر تھا اور جہان کے نمبردار نے اقرار روانہ کرنے چٹھی کا بمقام میرٹھ کیا فوراً چٹھی لکھکر روانہ کی گیی اور تیسرے دن کچھ فوج آئی اور سب قافلے کو بحفاظت میرٹھ لیگیی لفٹنٹ ٹملیڈ صاحب اور انساین انجلو صاحب بھی مین گارد سے بھاگ گیے تھے مگر کسی گانو مین مارے گیے

بعد از قتل انگریزان مفسدین نے ایک شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور اپنے چوکی پہرے سب دروازون پر اور کوتوالی مین نصب کیے توپین چار طرف قلعہ کے چڑہائی گئین اور خزانہ قلعہ مین رکھا گیا کیونکہ مفسدین کا یہ ارادہ تھا کہ اگر انگریز حملہ کرینگے

تو وہ اس مقام کو دم اخیر تک نچھوڑینگے

جو ظلم اور زیادتی مفسدین نے نسبت باشندگان شہر کین وہ اوس مقدار سے کم نہ تھین جس قدر اونسے توقع تھی شہر دہلی ہمیشہ سے دولتمند مشہور رہے اور مفسدین بھی اس حال کو خوب جانتے تھے

ایک ہندوستانی احوال اوس ایام کا جس عرصہ تک وہ شہر مین تھا یعنی ۱۱ مئی سے ۲۳ جون تک کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ اونہون نے یعنی مفسدین نے ہر ایک دولتمند گھر اور دکان کو شہر مین لوٹا اونہون نے ہر ایک گھوڑا جو کسی باشندہ شہر کے طویلے مین تھا چھین لیا اونہون نے اکثر دوکاندارونکو بوجہ طلب کرنے قیمت واجبی اشیاؤن کے جان سے ہلاک کیا اونہون نے بزرگ آدمیونسے بدزبانی کی گارد پل دریا سے جسنے ہر ایک مسافر صادر و وارد کو لوٹا

جس روز سے کہ مین داخل شہر ہوا اور جس روز تک کہ وہانسے روانہ ہوا یعنی تواریخ مذکورہ بالا مین مین نے کبھی سارا بازار کھلا نہین دیکھا صرف دو چار بقالونکی دوکانین باسباب خوردنی کھلا کرتی تھین دوکاندار اور باشندگان شہر نہایت افسوس واسطے بربادی امن و امان کے کرتے ہین اور مفسدین کو صبح سے شام تک بددعا دیا کرتے ہین مفلس اور اہل حرفہ کی نوبت فاقہ کشی کی پہنچی اور عورات بیوہ اپنے اپنے مکانونمین رویا کرتی ہین

نامی اور مشہور ملازمان انگریزی نے اپنے مکانونسے نکلنا موقوف کر دیا ہے

ایک کوتوال ہر روز نیا مقرر ہوتا ہے سپاہیون نے شہر مین جہان روپیہ تھا وہانسے لوٹ کر لیا اور یہ سب روپیہ سپاہیونکے ابھی پاس ہے اسمین سے ایک حبہ بھی خزانۂ شاہی مین داخل نہین ہوا اسی سبب سے چار یا پانچ رجمنٹ کے فی سپاہی کے پاس ہزار ہزار روپیا ہوگیا تھا یہانتک کہ اوسکے بوجہ سے وہ لوگ بمشکل حرکت کر سکتے تھے اس باعث سے اونہون نے اوسکی مُہرین بدلوالین مہاجنون نے نرخ مہر کا یہانتک بڑہا دیا کہ جو مہر ۱۶ سولہ روپیہ قدر کی تھی اوسکے ۲۴ چوبیس اور ۲۵ پچیس روپے کر دیے اور چونکہ سپاہیون نے مہاجنونکو اول مین لوٹا تھا اونہون نے اب سپاہیونکو اسطرح لوٹنا شروع کیا اور یہانتک لوٹا کہ مہرہاے مسی بجاے طلائی کے اونکے ہاتھ فروخت کین

جن رجمنٹ کو کچھ لوٹ ہاتھ نہین لگی وہ اون دولتمند سپاہیون پر رشک لیجاتے ہین اور چونکہ سپاہیان متمول لڑائی پر بلکہ صرف میدان جنگ تک جانے کو راضی نہین ہوتے اس بہانے سے وہ لوگ انکو بہت سخت سست کہتے ہین میرے نزدیک اونمین آپسمین کسی روز خوب لڑائی ہوگی بلکہ مینے کئی مرتبہ ہنگام قیام بمقام دہلی خود سنا کہ دولتمند اور غریب سپاہیونمین لڑائی ہونیوالی ہے

ایک رجمنٹ علی گڈہ سے اور ایکسو پچاس سوار مین پوری سے اور تھوڑے سے بے سلاح سپاہی آگرہ سے اور ایک رجمنٹ اور دو سو سوار ہانسی اور حصار سے اور تھوڑے سے بے سلاح سپاہی انبالہ سے اور دو سو سوار اور دو کمپنی لطاست کی متھرا سے ششم رسالہ لائیٹ اور دو رجمنٹ جلندہر سے اور دو رجمنٹ اور توپخانہ نصیر آباد سے میرے روبرو دہلی پہنچے اور شامل مفسدان ہوگئے

مین اب بیان کرتا ہون کہ کس کس خزانہ کا روپیا خزانۂ شاہی مین مفسدین نے لاکر داخل کیا یعنی خزانۂ مرادنگر تحصیل سرکار متصل پل ہنڈن خزانہ روہتک خزانۂ علی گڈہ خزانۂ ہانسی خزانۂ متھرا خزانۂ ہسرو کی گڈھی اور خزانۂ تحصیلی اس روپیہ مین سے بادشاہ فی سپاہی پیدل چار آنہ اور فی سوار ایک روپیہ فی یوم دیتے ہین مجھے یہ نہین معلوم کہ کسقدر روپیہ خزانہ با [illegible]

لایا گیا مگر یہ معلوم ہوا کہ بتاریخ ۱۷ جون ایک لاکہ اور انیس ہزار روپیہ خزانہ شاہی مین موجود تہا

شہزادہ ہا افواج شاہی کے افسر مقرر ہوئے ہین ان عیش پسندون پر مجہے رحم آتا ہے بعضے وقت عین تابش آفتاب کے اونکو شہر سے باہر جانا پڑتا ہے اونکے دل آوازہاے توپ و تفنگ سے دہڑکتے ہین اوسپر مشکل یہ ہے کہ وہ نابلد آئین حکمرانی فوج سے ہین اور اونکے سپاہی اونکی ناواقفی پر قہقہہ مارتے ہین اور بعض وقت اونکی بدنظمی کے باعث اونسے بدزبانی کرتے ہین بادشاہ شیرینی واسطے فوج کے میدان کارزار مین بہیجتے ہین مگر اون تک نہین پونہچتی کیونکہ سپاہیان متعینہ دروازہ ہاے شہر اوسکو بطور اسباب دشمن لوٹ لیتے ہین شجاعت افواج شاہی ہر طرح قابل تعریف کے ہے وہ فی الحقیقت نہایت دانا ہین جب کبہی وہ چاہتے ہین کہ میدان جنگ سے واپس آوین وہ پارچہ ہاے کہنہ اپنی ٹانگون پر باندہ کر بہ بہانۂ زخم شہر کے اندر لنگ لنگان ہاے وہوی کرتے ہوئے دوستونکو ہمراہ لیکر چلے آتے ہین

بتاریخ سی ام جون وقت شب بمقام پل ہنڈن مفسدین بالکل بدحواس ہوگیے تہے اکثرون نے اونہین سے اپنی بندوقین اور تلوارین کو وہین ڈال دین تہین اور منتشر ہوکر بجانب دیہات و جنگل فراری ہوگیے تہے کیونکہ اونکو یقین تہا کہ سپاہ مظفر انگلشیہ اونکے تعاقب مین چلی آتی ہے اگر افواج انگریزی اونکے تعاقب مین آتی تو اوسی شب شہر دہلی پر قبضہ ہوجاتا زیرا کہ سپاہیان مذکورین دوسرے روز شہر مین واپس آئے اور اکثر اونہین سے مفقود الخبر ہوگیے اونکو راستے مین گوجرون نے خوب لوٹا حتی کہ جب وہ شہر مین داخل ہوئے تو کسیکے پاس ایک حبہ بہی باقی نہ تہا

اطاعت حکم بادشاہ شاذ و نادر ہوتی ہے اور حکم شاہزادگان کو کوئی بہی نہین مانتا

سپاہی ہرگز اپنی رجمنٹ کے بیوگل کو نہین مانتے اور اپنے افسرونکی نافرمانی کرتے ہین اور اپنے کار متعلقہ مین تغافل کرتے ہین اونکی کبہی گنتی نہین ہوتی اور وہ کبہی اپنی وردی نہین پہنتے رئیس و بیگمات و شاہزادگان اپنے ایام خوش سابقہ کا حسرت کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ مفسدونکا آنا گویا بدبختی کا آنا ہے شاہزادگان زبان سپاہ کی فہم نہین رکہتے اور بغیر ایک مترجم یا تعبیر کنندہ کے اونسے گفتگو نہین کرسکتے

سیل کے گولون نے اکثر مکانات شہر کو منہدم کردیا ہے اور قلعہ مین جو تخت سنگ مرمر دیوان خاص مین تہا وہ پارہ پارہ ہوگیا بادشاہ سلامت بہت گہبراتے ہین جب کوئی گولہ قلعہ مین جاکر پہٹتا ہے اور شاہزادے اوسکے ٹکڑے لاکر شاہ کو دکہاتے ہین باینوجہ اکثر خاندان شاہی نے بخوف بود و باش قلعہ کو ترک کردیا

مدرسۂ دہلی روز اول لوٹا گیا تہا اور انگریزی کتابین ابتک گلی و کوچہ مین پڑی ہین

جو انگریزی زبان بولتا ہے اوسکو سپاہی مارتے ہین اور قید کرتے ہین

بتاریخ ۱۱ مئی کو میگزین اوڑا تہا اور اوسکے سبب مکانات متصلہ کو نہایت گزند پونہچا اور قریب پانچ سو آدمی جو کوچہ ہاے مختلفہ متصلہ مین آمد و رفت کرتے تہے اوسکے صدمے سے مرگیے اور گولیان اسقدر مکانات باشندگان مین گرین کہ بعضے لڑکون نے آدہ سیر اور بعضون نے سیر بہر اپنی مکانون کے صحن مین چنین بعد ازین مفسد معہ کمینہ باشندگان شہر اندر احاطہ میگزین کے گیے اور ساز و یراق و اسلحہ و ٹوپی بنادیق خوب لوٹی لوٹ میگزین کی تین ۳ دن تک رہی

اور ہر ایک سپاہی نے تین تین چار چار بندوقین اور اوسقدر تلوار اور سنگینین لین جسقدر وہ لے سکا خلاصیون نے اپنے گہر پلنگ سمیت تفصیل اوزار اور اسلحہ اور ٹوپی بنادیق سے بہر لیا اور بعد ازان بتدریج اونکو بہ نرخ دو سیر فی روپیہ فروخت کیا چادر ہائے مسی بہ نرخ تین سیر فی روپیہ فروخت ہو گئے ہین اور اندنون نہایت بڑی قیمت بندوق کی آٹھ آنہ ہے مگر کوئی شخص خوف سے خرید نہین کرتا اور اچھی انگریزی کرچ چار آنہ پر بہی گران ہی اور ایک آنہ واسطے سنگین کے بڑی قیمت متصور ہی

توزدان اور پیٹی اس کثرت سے ہین کہ اونکے لوٹنے والونکو ہنگام فروخت ایک حبہ بہی نہین ملتا

جو بارود میگزینون کے ٹیلے مین تہی اوسمین سے قریب نصف کے گوجر اور باشندگان شہر لوٹ لے گئے اور ما بقی شہر مین آ گئے

کتابہائے مذکورۂ بالا مین ذکر بطور سرسری فراریان شہر کا جنکی جانبری مین کار اعجاز ہوا ہے کیا گیا ہے اب ہم چند صاحبونکا حال لکہتے ہین جنکی مصیبت اور خوف نظیر نہین رکہتا

اوپر بہی ذکر ہو چکا ہے کہ کسقدر شجاعت و مردانگی کنڈکٹر بکلی صاحب اور دیگر صاحبون نے بروقت حملۂ مفسدان میگزین مین بروئے کار لائی ہے اب چٹہی مندرجۂ ذیل سے واضح ہو گا کہ بکلی صاحب پر بعد از اونکے بہاگنے کے اور بعد اوڑنے میگزین کے کیا واقعہ ہوا

اول میگزین سے نکلتے ہی صاحب موصوف نے رابرٹ صاحب کی میم کو مع اونکے طفل چہار سالہ کے عبور دریا کرا دیا اور اب وہ دونو یعنی میم صاحبہ و طفلک میرٹھ مین صحیح موجود ہین اسمین وقت یہ تہی کہ صاحب کے ایک ہاتہ مین تو لمبا زخم میگزین کے لڑائی مین آیا تہا کہ وہ ہاتہ بیکار ہو گیا تہا اور صرف ایک ہاتہ باقی تہا جسکے ذریعہ سے دو آدمی جو عبور دریا کر آئے ان ہی صاحب کا کام تہا اور آدمی کیسے کہ ایک تو میم صاحبہ اور دوسرا ایک طفل چہار سالہ القصہ جب صاحب موصوف مقام میرٹھ مین پہونچے تو اونکو واسطے علاج کے اسپتال مین لے گئے کیونکہ اونکے جسم پر کئی زخم تہے ایک تو وہ تہا جو ہاتہ پر میگزین مین آیا تہا اور پانچ چہ زخم بعد عبور دریا اونکے جسم پر اسطرح لگے تہے کہ جب اونہون نے عبور دریا کیا تو مفسدین نے اونکو گہیر لیا اور سوائے قمیز کے اور جو کچہ پارچہ وغیرہ اونکے جسم پر تہے سب چہین لے گئے تہے اور اونکو کئی زخم مار کر بدانست خود مردہ زمین پر چہوڑ گئے تہے مگر قدرت خدا کہ وہ اسپر بہی زندہ رہے بعد لغو آوارہ گردی بارہ دن کے صاحب موصوف مع لفٹنٹ رنیر صاحب اور اونکے عیال و اطفال کے میرٹھ مین پہونچے تہے اور رنیر صاحب سے وہ بظاہر دوسرے دن مل گئے تہے اور اوس حالت مین ملے تہے کہ رنیر صاحب وغیرہ کے پاس بہی جو کچہ تہا سب مفسدین نے چہین لیا تہا اور اونکو گہیر رکہا تہا رنیر صاحب اور اونکی میم صاحبہ مجہسے بیان کرتے تہے کہ اگر اوس شخص یعنی راقم خبر کی شجاعت دلیرانہ طرح کا واسطہ درمیان نہوتا تو وہ کبہی صحیح و سالم مقام میرٹھ تک نہ پہونچتے کیونکہ اونسے کئی مرتبہ بخوف و خطر اپنا سر زمین پر رکہدیا اور ایک نے مفسدین سے اونکے سر پر پیر رکہا کہ اوسکو تن سے جدا کرے مگر جب اونہون نے یہ حکم کیا مین اپنے سر کو اس نیت سے قربان کرتا ہون کہ تم بعد ازین میرا سر لینے کے عورات کو نکی بے پردگی اور بے ستری نکرنا تو مفسدین کو رحم آیا اور انہون نے

سبر نہ کا تہا مگر اس سے زیادہ اور کیا شجاعت کا کام ہے کہ وہ اسپتال مین صرف چند روز تہا کہ بعد اوسکے برگیڈیر ولسن صاحب بطرف دہلی روانہ ہونے کو تہے کہ یہ صاحب بہی برگیڈیر صاحب کے پاس پہنچے اور درخواست کی کہ مجہے بہی ہمراہ لے چلو مگر بباعث زخمون کے کہ اب تک ہرے تہے برگیڈیر صاحب نے منظور نکیا تاہم ہمنے سُنا کہ صرف وہ تو دن اسپتال مین تہے اور بروز دوشنبہ ہمراہ توپخانہ و سامان جنگ جو واسطے فوج میرٹہ کے روانہ ہونے والا تہا روانہ ہوئے اور اوسکے ساتہ مقام پل ہنڈن پر پہنچکر ہمراہ فوج کے داخل چہاونی دہلی ہوئے اور تا تاریخ ۱۷ ماہ جون فوج کے ساتہ رہے اس عرصے مین تین مرتبہ اونکو نوبت سرسام کی ہوئی دو مرتبہ تو راستے مین اور ایکمرتبہ مورچال چہاونی پر جہان وہ کار ضروریہ مین مشغول تہے سبب اس مرتبہ سرسام کی نوبت ہونیکا یہ تہا کہ اول تو جسم نقیہ دوم ہر وقت آفتاب مین کارہاے سخت کا انجام دینا الغرض تاریخ مذکور اونکو واپس میرٹہ روانہ کیا مگر اسمین اونکی مرضی نہ تہی گو رہتے وہان چہاونی مین مقیم رہکر کارہاے سخت کرنے سے اونکی جان کا خوف تہا اب سُنا ہے صاحب موصوف کو بہت آرام ہے اب ہم پوچہتے ہین کہ اس شخص کے واسطے کیا کرنا واجب ہے اس شخص نے چہبیس ۲۶ سال خدمت سرکار کی ہے اور اس چہبیس برس کے عرصہ مین ستّرہ برس اوردنینس یعنی میگزین کا کام کیا اور جو کچہہ مال و اسباب تہا وہ سب برباد کیا زیادہ تر رقت کا مقام یہ ہے کہ اونکی میم صاحبہ اور تین اطفال بہی اسی مین ضائع ہوئے فقط

ڈاکٹر ایس ایچ بٹسن صاحب بنیل ۲۵ پچیس روز ہندوستانیون مین سرگردان تہے اور ہر طرح کی صعوبات و بیعزتی اونہون نے اس عرصے مین اوٹہائی اور تین چار مرتبہ یہ حال ہوا تہا کہ وہ اپنے تئین قریب المرگ تصور کرتے تہے اونکا اپنا بیان صعوبات اور خوفونکا جو اون پر بحالت فرار مین طاری ہوئے تہے ذیل مین درج ہوتے ہین متوجہ و اشتیاق تمام پڑہے جاوینگے

تمام میم صاحبان برج پہاڑی واقع دہلی مین جمع تہین اور جب کہ خوف ظاہر ہو گیا مین برگیڈیر گریوس صاحب کی خدمت مین جو اوسوقت کمانیر فوج دہلی تہے گیا اور جاکر کہا کہ مین چہٹی لیکر میرٹہ جاؤنگا اگر چہٹی بطلب کمک مدد فوج گورہ تحریر ہو برگیڈیر گریوس صاحب نے فوراً چہٹی لکہکر میرے حوالے کر دی اور مین اپنی میم سے اور تین لڑکیون سے اور دیگر میم صاحبان سے رخصت ہوکر اپنے بنگلے پر گیا اور لباس فقیرانہ بدل کر چہرہ اور ہاتہ اور پاؤنکو رنگ دیا اور روانہ ہوا شہر مین ہوتا ہوا پل جمن تک پہنچا مگر وہان کیا دیکہتا ہون کہ پل شکستہ ہو گیا ہے ناچار وہان سے واپس بطرف چہاونی اس نیت سے آیا کہ گذر واقعہ مقام متصل میگزین بارود چہاونی سے عبور دریا کیا جاوے مگر اس عرصہ مین سواران رسالہ سوم چہاونی مین پہنچ گیے تہے اور گوجر اور جاٹ دہات متصلہ چہاونی لوٹنے کو جوق جوق چلے آتے تہے اور بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگ چکی تہی یہ حال دیکہکر مین مایوس پہنچنے میرٹہ کا ہوا اور براہ میدان بہ پیٹ آگے بڑہا اس اثنا مین دو سپاہیون نے میرے اوپر گولی چلائی مگر مین بچ گیا اور اوس باغ تک پہنچا تہا جو متصل شہر کے واقع ہے کہ گانون والون نے مجہے گرفتار کرکے سب کپڑے میرے چہین لیے وہان سے برہنہ مادرزاد بطرف کرنال اس خیال سے روانہ ہوا کہ شاید کوئی صاحب یا میم جو اوسطرف کو روانہ ہوئے ہین راستے مین ملے مگر مین ایک میل بہی نگیا تہا کہ دو سپاہی نمودار ہوئے جنہون نے اور صاحبونکا تعاقب کیا تہا مگر اونکے ہاتہ کوئی نہ لگا تہا وہ میرے پاس پہنچے اور شمشیر ہاے برہنہ ہاتہ مین لیکر کہنے لگے کہ فرنگی ہے مارو مین اونکے سامنے بلجاجت تمام گر پڑا اور چونکہ مین مذہب اسلام سے اور زبان ہندی سے واقف تہا مین نے تعریفین اونکے پیغمبر محمد کی

کرنی شروع کین اور کہا کہ اگر وہ یقین کرتے ہین کہ امام مہدی واسطے انصاف کرنیکے بموجب کردار لوگونکے دنیا مین پیدا ہونگے تو وہ مجھے بیگناہ نہ مارین اور دیگر مسائل مذہبی و اخلاق اونکو کہے تاہم اونمین سے ایک نے ایک وار شمشیر کا مجہہ کیا مگر مین زمین پر گر پڑنے سے اوسکو بچا گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اونکی تلوارین پہر مجہہ تک نہ پونہچین میرے کلمات عجز آمیز نے کچہہ اونکے دلون مین اثر کیا اور اونہون نے مجھے پہر نہ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو نبام آنحضرت امان نہ مانگتا تو تو بھی شامل اور کافرونکے نہ بچتا مین بہت اب گہبرایا اور کہڑے رہنے کی بھی طاقت مجہہ مین باقی نہ تھی مگر چونکہ چلنا ضرور تہا ناچار مین وہانسے آگے روانہ ہوا قریب ایک میل اور چلا ہونگا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ میری طرف بہاگ کر آئے اور مجھے دیکھکر کہنے لگے یہ فرنگی ہے کافر کو مار ڈالو اور میری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم فرنگیون نے یہ چاہا تہا کہ ہم سب لوگونکو کرشتان کرین یہ کہکر مجھے کشان کشان ایک گانو مین لے گیے جو قریب ایک میل کے یا کچہہ زیادہ فاصلے پر راستے سے تہا اور میرے بازو پشت پر باندہ دیے بعد ازان ایک نے اونمین سے کہا کریم بخش جاؤ اور اپنی تلوار لے آؤ ہم اس کافر کا سر کاٹینگے کریم بخش گیا اور جب تک وہ تلوار لیکر آوے اور میری دریائے ہمیشگی مین ڈوبنے کی تدبیر کرے کہ آواز گانو والونکی آئی کہ دہاڑ ہے دہاڑ ہے یہ سنکر جتنے مسلمان میرے پاس تھے سب اپنی اپنی فکر کرنے لگے وہ اودہر گیے اور مین قابو پاکر بے تحاشا راستے کی جانب بہاگا اور اسطرح ان بے رحمونسے نجات پائی اور راستے پر آکر بجانب کرنال روان اور دوان ہوا راستے مین پہر مجھے چند آہنگرون نے جو میگزین دہلی مین ملازم تھے گہیر لیا مگر ایک نے پہچانکر مجھے کہا کہ صاحب خوف نکرو اور میرے ساتہ گانو مین چلو مین آپکے کہانے پینے کی فکر وہان کرونگا اور اگر تم آگے جاؤگے تو بیشک اون مسلمانونکے ہاتہ سے جو گانوسے بارادہ لوٹنے اور مار ڈالنے فرنگیونکے باہر گیے ہین مارے جاؤگے مین اون آہنگرونکے ساتہ اونکے گہر مین گیا اور اونہون نے فی الحقیقت میری نہایت خاطرداری اور تواضع کی پہننے کو مجھے دہوتی لگانیکو دی اور پہننے ٹوپی اور پینے دودہ پینے کو اور روٹی کہانیکو دی غرض کہ یہان مینے سمجہا کہ کچہہ انفاس زندگی باقی ہین مگر ایسا گہبرایا ہوا تہا کہ مجہسے بولا بھی نہین جاتا تہا اونہون نے مجھے ایک چارپائی بہی دی اور مین اوس پر لیٹ گیا مگر نیند نہ آتی تہی پہلے اون آدمیونسے کہا کہ مین ڈاکٹر ہون یہ سنکر وہ اور میری خاطر زیادہ کرنے لگے دوسری صبح کو چودہری گانو نے مجھے بلوایا اور تمام گانو والے فرنگی ڈاکٹر کے دیکہنے کو جمع ہوئے ہر چند مین تہکا ماندا تہا مگر جو گانو والے مجہسے پوچہتے تھے اوسکا جواب شافی مین اونکو دیتا تہا اور جب اونہون نے یہ دیکہا کہ مین اونکے مذہب اور رسوم سے آگہی کلی رکہتا ہون وہ از حد خیال میرے زندہ رہنے کا رکہنے لگے اور یہ بہی برملا کہتے تھے کہ وہ مجکو حتی المقدور بچاوینگے مین اسی گانو مین رہتا تہا اور مینے سنا کہ ڈاکٹر ڈوڈ صاحب ۳۸ رجمنٹ کے کسی گانو مین جو بفاصلہ ۵ یا ۷ میل کے ہے اور نام وسیع پور ہے موجود ہین اور ایک آدمی نے اوس گانو سے میرے پاس آکر کہا کہ ایک صاحب ڈاکٹر ڈوڈ صاحب نامے میرے گانو مین ہین اور اونکو کچہہ دوا مطلوب ہین اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتے ہو از راہ مہربانی تبلاؤ کیا اونکو دیا جاوے مین نے ایک نسخہ لکہدیا مگر مجھے معلوم نہین کہ دوا اونکے پاس پونہچی یا نہین مین اسی گانو مین مقیم تہا کہ کرنیل ریلی صاحب کی خبر مجہہ تک پونہچی کہ صاحب موصوف مجروح وخستہ بہ میخانے کے قریب جو متصل میدان پریٹ سکے واقع ہے پڑے ہین یہ سنکر مینے گانو والونسے کہا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہین اگر تم اونکے واسطے کہانا پانی لیجاؤگے تو سرکار تمکو بعوض اس خدمت کے انعام بہت سا دیگی گانو والے اونکے پاس سات روز تک کہانا لیگیے

مگر جب مین اس گانوسے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد مین نے سُنا کہ کرنیل صاحب موصوف کو کسی سپاہی نے برنجانے کے پاس قتل کیا چند روز مجھے موضع بادری مین قیام پذیر ہوئے گذرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ انبالہ اور کلکتے مین تھے سب قتل ہو گیے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گھر یا گانو مین رکھے گا تو وہ قتل اور اوسکا گانو ویران کیا جاویگا یہ اشتہار سُنکر موضع بادری والے گھبرائے اور اونھون نے مجکو بوقت شب گانو سے نکال کر ایک مقام پر جہان کچھ درخت انبہ کے تھے چھوڑ آئے اور وہان مین شب و روز تنہا رہتا تھا شب کو کوئی نہ کوئی گانو والا میرے پاس آکر مجھے کھانا اور پانی دیجاتا تھا ایسے نازک وقت مین جو کچھ مجھپر گذرتا تھا بیان سے باہر ہے مین تمام دن آفتاب مین اور شدت گرمی مین رہتا تھا اور شب تنہائی مین گذرتی تھی اور شغال وغیرہ گرد آکر چلایا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہے یا مین جانتا ہون جو جو شدائد مین نے اوٹھائے بعد از گذرنے پانچ دن کے ان درختونمین سے مجھے پھر گانو مین لے گیے اور وہان ایک کوٹہ مین جسمین بھوسہ تھا پوشیدہ کر رکھا مین اس مقام مین ۴۸ گھنٹے تھا اور جو گرمی اسمین معلوم ہوتی تھی اور دل خفا ہوتا تھا اوسکا بیان زبان سے ادا نہین ہو سکتا مین نہین کہ سکتا کہ کونسی مصیبت زیادہ سخت ہے تنہائی مقام درختہاے انبہ اور یا کوٹہ بھوسہ اب ایک اور خبر مشتہر ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیونکے مقرر ہوئے ہین اور وہ ہر ایک گانو مین جاکر تلاش کرین اب مصلحت یہ قرار پائی کہ مین ایک فقیر جوگی کے ساتھ موضع بادری سے روانہ ہون اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہان تم کہو گے وہان مین تمکو لیجاؤنگا مگر یہان تمہارا قیام آیندہ اچھا نہین مین اوسیوقت روانہ ہوکر مقام رسوہہ مین گیا اور وہان تمام شب بسر کی اس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گھر مین جاکر رنگے اور مجکو بالا اوراچہہ کے پہننے کو دیے تا کہ فقیر جوگی کی اور میری صورت مین کچھ فرق نرہے بعد از درستی سب سامان فقیرانہ کے اوسکے ساتھ مین نے بھی پھیری شروع کی وہ میرے تئین کئی گانونمین لیگیا اور کہین مجھے کشمیری اور کہین دادو پنتی اور جوگی فقیر بتلایا ہر ایک گانو مین کہ ہمارا گذر ہوا وہانکے باشندون نے کچھ نہ کچھ مجھسے پوچھا اور مین جو اونکا جوتش یعنی نجوم وغیرہ علوم جانتا تھا جو جسنے پوچھا اوسکا جواب شافی اوسکو دیا اس سبب سے اور بھی زیادہ میری خاطر ہونی لگی اب کوئی پیسہ مجھے دیتا ہے اور کوئی کھانا میرے واسطے لاتا ہے جتنے ہندو تھے وہ سب فرنگیونکے حال پہ رحم کرتے تھے مگر جتنے مسلمان تھے وہ سب خون کے پیاسے تھے وہانسے روانہ ہوکر ایک اور گانو مین پونہچے وہان سیوک داس مہنت فقیر کبیری رہتا تھا اوسکے پاس گیے مین اوسکے مذہب کی باتونسے بھی واقف تھا اور کچھ کبت جو اوسکے سلف نے پڑہے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہوا مین نے اوس سے بوقت دریافت بیان کیا کہ مین کشمیری ہون مگر اوسکو یقین نہ آیا اور اوسنے کہا کہ کشمیری کبرے آنکھون والا اور یہ بھی کہا کہ تمہاری بان اور اوضاع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہین مگر تمہارے کبری آنکھین تمکو چھپنے نہین دیتین تم بالتحقیق فرنگی ہو مین نے بھی صاف ظاہر کر دیا کہ ہان مین ہون مگر چونکہ اقوال کبیر مین نے اوسکے روبرو پڑہے اور قول و قسم کری وہ بطور شایق مجھسے مہربانی پیش آتا تھا مین اسی فقیر کے مکان مین تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس چٹھیان واسطے فوج انبالہ کے جو بالفعل مقام رائی مین مقیم ہے موجود ہین مین وہان یہ چٹھیان لیجاونگا اوسنے مجکو نہ سمجھا کہ یہ بھی فرنگی ہے مگر مین نے اوس سے کہا کہ مین ڈاکٹر صاحب ہون اور چاہتا ہون کہ میری چٹھی صاحب کمان افسر فوج مذکور کے پاس لیجا اوسنے اقرار لیجانے کا کیا اور مین نے اوسکو چٹھی لکھدی

اور درخواست اعانت کی کی اوس آدمی کی چٹھی مگر ایکدن بھر انتظار رہا اور جب اوسکا کچھ جواب نہ آیا اور نہ کچھ کمک آئی تو مینے یہ مصلحت سمجھی کہ اب میرٹھ کا چلنا مناسب ہے جو فقیر کہ مجھکو وہان تک لے گیا تھا اوسنے اقرار میرٹھ جانیکا بھی میرے ساتھ کیا اور اکثر آدمی اس گانوکے میرے ساتھ تا بمقام ہرچندپور گیے جہان ایک زمیندار مسمی فرانسس کوہن صاحب کہ سابق مین تحصیلدار سرکاری بھی رہچکے تھے یہ بزرگ آدمی از حد مہربانی سے میرے ساتھ پیش آیا اور مجھکو چٹھیات کرنیل ہنوٹ صاحب کی اور کپتان سالکیلڈ صاحب کی اور لفٹنٹ ہولنشڈ صاحب کی اور مارشل صاحب سوداگر دہلی کی اور اکثر صاحب لوگونکی دکھائین ازانجملہ یہ درج تھا کہ کوہن صاحب نے اونکی بڑی خاطرداری اور تواضع کی ہے اور اونکو بحفاظت تا بمقام میرٹھ پونہچا دیا ہے یہانسے مینے تجویز روانہ ہونیکی مقام مذکور کی کی کہ اس عرصے مین ایک چٹھی میرے نام موضع گنگرا سے اس مضمون سے آئی کہ سوار راجہ جیند کی بسرکردگی کپتان سیک اندرو صاحب کے مقام گنگرا مین میرے منتظر ہین اور وہ مجھے تا بمقام رائی کہ مقام کمپ ہے پونہچا دینگے کوہن صاحب نے مجھے اپنی گاڑی مین سوار کروا کر روانہ موضع مذکور کا کیا یہان پونہچکر کپتان سیک اندرو صاحب اور لفٹنٹ میو صاحب کو کہ وہ دونو صاحب ہری رجمنٹ کے تھے دیکھکر مجھے خوشی ہوئی اور جان مین جان آئی مین چھبیس دن تک دیہات اور باغون اور ویرانون مین سرگردان پھرتا رہا اور اگر مجھے زبان ہندوستانی اسقدر خوبی اور صفائی سے نہ آتی ہوتی تو مین بھی ضرور کہین نہ کہین قتل کیا جاتا زبان ہندی مین ایسی بولتا ہون جیسے زبان انگریزی اور مین اپنی جان بری اس تہلکہ عظیم سے کار اعجاز و نتیجہ فضل الٰہی سمجھتا ہون مگر جو صعوبات و تکالیف مین نے اوٹھائے ہین اونکا بیان مجھسے نہین ہو سکتا فقط

ایک اور گروہ افسران و میم صاحبان جو بجانب میرٹھ روانہ ہوا تھا وہ اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہین اول حال طریق مفسدانہ افواج دہلی بیان کرکے باقیماندہ حال اسطرح درج کرتے ہین

یہ ارادہ چھاونی والونکا تھا کہ برج جھنڈہ والہ پر قائم ہوکر مقابلہ مفسدان کیا جاوے مگر اب یہ امر بیکار متصور ہوکر ارادہ فرار پیش نہاد خاطر قرار پایا اور جب روانگی شروع ہوئی تو سپاہی ۳۸ رجمنٹ اور ۷۴ رجمنٹ کے بھی فوراً مقام مذکورہ بالا سے روانہ ہوگئے اور تھوڑے سے سپاہی افسرونکے اور جھنڈہ کے پاس باقی رہے میم صاحبان اور گاڑی وغیرہ بجانب کرنال روانہ ہوئین افسرونکو بعضے بعضے اونکے سپاہیون اور خدمتگارون نے فوراً بھاگ جانیکی صلاح دی بلکہ جبراً اونکو وہانسے بھگا دیا کیونکہ مقام مذکور پر بھی مفسدان شہر سے آنے والے تھے یہ وقت شام کا تھا اور تاریکی شب زمین پر طاری ہوچکی تھی کہ بندوقین اونکے گرداگرد سر ہونی شروع ہوئین اور اکثر بنگلہ ہاے چھاونی مین آگ لگی اور اوسکی روشنی دور دور تک پونہچی اب کوئی اور تدبیر سواے فرار کے باقی نرہی اور جو افسر کہ وہان باقی تھے اونہون نے بھی اپنی کوشش درباب دوبارہ قائم کرنے انتظام سپاہ کے بےفائدہ تصور کرکے جگہ چھوڑ دی جو ہر لحظہ اونکے واسطے زیادہ تر نقصان دہندہ ہوتے جاتے تھے اور سرگردان ہوئے کبھی تھک کر زمین پر دراز ہوجاتے تھے کہ شاید نیند آوے اور بعض وقت جانکا خوف کھا کر اوٹھ بیٹھتے تھے غرض اسطرح رات کاٹی صبح کو سپاہی مفسد اونکے گردوپیش مین نظر آئے مگر سپاہیونکو اونکا مقام معلوم نہوا ناچار وہانسے سپاہی اور آگے تلاش مین بڑھے افسران مذکورین نیک خدمتی گانو والا سے قرب وجوار کی نہایت مشکور ہوئے کسینے کھانا اونکو دیا اور کسینے اونکو اپنے پاس مخفی رکھا دشمین جو صاحب شب بھر جدا تھے وہ آن ملے اور جو شب بھر ساتھ تھے وہ جدا ہوگیے گانو والون نے اون صاحبونکو بھی حفاظت کا

ذمہ اونہون نے کیا تھا ایک نالہ دریاے جمن سے جو پایاب تھا عبور کرواکر جنگل مین مخفی ایک مقام محفوظ مین رکھا اور وقت سہ پہر اکر اونکو خبر دی کہ ایک اور گروہ صاحبونکا جنمین میم صاحبان بھی ہین اونکے مقام سے کسی جگہ نزدیک مقیم ہین یہ وہ لوگ تھے جو مین گارڈ کشمیری دروازہ سے فرار ہوگیے تھے اور جب مین گارڈ مذکور مین امن نظر نہ آیا تھا تو تمام میم صاحبونکو بیچ توپ پر سوار کراکر چھاونی کیجانب روانہ کیا تھا اور راستے مین مفسدین نے اونکو لوٹ کر گولیاے بندوق اونپر مارنی شروع کین تھین اور بعد ازان یہ لوگ خندق مین اوتر کر اور دوسرے جانب سے چڑھ کر فراری ہوگئے تھے اور اونمین ایک میم صاحب کے شانے پر گولی کا زخم بھی آیا تھا الغرض وہانسے فراری ہوکر تمام شب اس گروہ نے بھی شامل گروہ مسبوق الذکر کاٹے تھے اور کیے مرتبہ سپاہیونکے ہاتھ سے مشکل بچے تھے اور بعضے وقت تو ایسا ہوا تھا کہ سپاہیان مفسدین اونکی تلاش مین گولی کے زد تک پہونچ گیے تھے مگر قدرت خدا کہ اونکے پنجے مین یہ نہ آئے

یہ دونو گروہ یکجا ہوکر ملاقات ہمدگر سے تسکین پذیر ہوئے اور بباعث زیادہ ہونے نفری کے اپنی طاقت پر اطمینان کچھ حاصل کر کے روانہ آیندہ ہوئے وہ دو یا تین میل تک کنارۂ جمن پر راہی رہے بعد ازان ایک نالۂ دریاے مذکور پر پہونچے جس سے عبور بمشکل ہوا کیونکہ وہ گردن تک عمیق تھا اور زور بھی پانی کا ایسا تھا کہ پیر اوکھڑ جاتے تھے بلکہ کچھ فاصلے تک وہ سب بہتے بہتے چلے گئے اور بمشکل قدم قائم کر کے دوسرے کنارۂ نالہ مذکور تک جان بسلامت پہونچے

اب شام ہوگیی تھی اور رات کو بباعث عبور دریا بہت شدائد سہا سہے دوسری صبح پھر گانو والے اونکے دوست بنے اور اونکو ایک مقام پر جہان درخت بہت تھے لیجا کر متواری کیا مگر تھوڑے عرصے بعد اونکو اطلاع دی کہ وہان رہنا مناسب نہین کیونکہ گروہ ہاے سواران اونکے درپے ہین یہانسے چلکر وہ لوگ ایک گروہ گوجران کے ہاتھون گرفتار ہوئے جنکے ارادۂ فاسد جلدی ظاہر ہوگئے مگر چونکہ سب صاحبونکی بندوق وغیرہ پانی مین تر اور بیکار ہوگئی تھی اسلیے مقابلہ گوجران بیسود اور ناممکن متصور ہوا گوجران مذکورین نے ایسا شور و غل مچایا کہ جس سے دہشت پیدا ہوا اور سختی و بیہودگی سے ہتھیار اور دیگر اسباب چھین اور لوٹ کر بلکہ اونکے پارچہ پوشیدنی بھی جو اونکے جسم پر تھے اوتروا کر اونکو چھوڑ دیا یہ گوجر تو اونکی جان بھی نہ چھوڑتے مگر کسی فقیر نے فہمایش کر کے اور اونکی شفاعت کر کے اونکی جان بچائی تھی اسطرح برہنہ جسم سواے مقامات مستور کے آفتاب اور گرم ہوا مین جلتے بھنتے چلتے چلتے شام کی اور آفتاب و گرمی ہوا سے بھی اونکو امان ملا دن ایک گانو پر پہونچنا تھا اوسمین جاکر کسی فقیر کے تکیہ پر جا پڑے وہان وہ سب صاحب تین دن رہے اور اپنے محافظونکے ہاتھ سے اونہون نے بہت آرام پایا اونہون نے بہت سی مدارات اور خاطرداری اون صاحبونکی کی یہان تک کہ جراح بھی اونہون نے اونکے زخمونکے صاف کرنیکے واسطے بہم پہونچایا اور جو دوائی وغیرہ گانو مین مل سکتی تھی سب اونکے واسطے مہیا اور موجود کی گئی اس گانو سے وہ ایک اور گانو مین حسب خواہش ایک زمیندار کے جو پیدائش سے جین تھا اور جسنے اونکی خبر پائی تھی لیجائے گی وہان اونکو یہانسے زیادہ آرام ملا وہان اونکو مکان رہنے کو کھانا اور کپڑا سب اچھی طرح سے ملا اس شب کو اور زیادہ اطمینان ہوی کیونکہ ایک رسالہ سواران میرٹہ سے بجواب چٹھی جو اون صاحبون نے مقام فرودگاہ سابق سے روانہ کیے تھے اونکے پاس آیا زمیندار مذکور نے اونکو سواریان کر دین اور آٹھوین روز از فرار مقام دہلی سے وہ صاحب دوبارہ انگریزی

صورتون مین اور مہربان دوستون مین بمقام میرٹہ پہونچ گیے فقط

ڈاکٹر بالفور صاحب اپنے دہلی سے فرار ہونیکا مختصر حال اسطرح پر بیان کرتے ہین

بعد ازین کہ فرار ہونا قرار پایا الیاس صاحب نے اپنی ڈاک کارٹ یعنی بگی بکس دار جسکے اوپر پٹ وغیرہ کچہ نہین ہوتا ہے مجہے سواری کردی اور مین نے اپنی ہمشیرہ مس سنتہہ کو اپنے ساتہ اوسپر بٹہایا اور راستے مین سے لفٹنٹ طامس صاحب انجینر اور میم ٹرانسن صاحب کو معہ کپتان فریزر صاحب کے بچے کے جو میم صاحبہ کی گود مین تہا اوٹہاکر اپنے پاس اوسی بگی مین جگہ دی ہم سب طرف کرنال کے روانہ ہوئے بعد از روانگی کے لفٹنٹ طامس صاحب نے کہا کہ بہتر یہ ہوگا کہ نہر کو پار ہوکر اوسکے ورے مین جو اوس راہ سے آتا ہے چلین اور وہان پونہچکر جدہر صلاح قرار پاویگی روانہ ہونگے ہمنے ایسا ہی کیا اور چہوٹے تہانے تک پونہچے دوسرے روز صبح کو ہم صلاح ہی روانگی کی کر رہے تہے کہ نمبرداران موضع اور ہر قوم کے جاٹ ہین ہمارے پاس آکر گویا ہوئے کہ ہمنے قتل جو دہلی مین ہوا ہے سُنا اور ہم تم سب کو اگر مرضی ہو تو امن گاہ مین رکہین مین نے سب کو صلاح دی کہ اس امر کو قبول کرنا مناسب ہے اور وقت شب ہم سب اونکے ساتہ گانو مین گیے وہان اونہون نے ہمکو چار یا پانچ دن رکہا اور ہر طرح سے ہماری خاطرداری اور تواضع از حد کی اور آخرکار جب کسی فوج سرکاری کے خبر آمد بطرف دہلی نہ سُنی تو اونہون نے ہمکو صلاح دی کہ کنارے کنارے نہر کے چلکر کرنال جانا مناسب ہے اونہون نے ہماری حفاظت کی اور رستہ بتلایا اور جو گانو والے کہ مفسد ہوگئے تہے اونسے بندوبست ہماری حفاظت کا کیا اور ہر طرح خاطرداری مین مشغول رہے اور ایسی خدمت ہم لوگونکی کی کہ مجہے اندیشہ اس امر کا ہے کہ ہم اوسکا عوض لائقہ اونکو کچہ نہ دے سکینگے ہم تاریخ ۲۰ کو کرنال مین بامن و امان پونہچ گیے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ امر سنکر بہت خوش ہونگے کہ یہ ملک جسمین سے ہم نے گذر کیا تہا اوسمین زیادہ تر آدمی ہمارے یعنی سرکار کے جانب دار تہے اور نہایت بلوے مین بہی وفادار رہے اور سرکشی اور مفسدہ صرف قوم گوجر مین جو متصل سڑک کلان کے رہتے ہین مستولی تہا فقط

ایک میم صاحبہ جنکا ذکر ڈاکٹر بالفور صاحب کی چٹہی مین مندرج ہے اپنے حال فرار ہونیکا اسطرح پر بیان کرتی ہین

بروز دوشنبہ تاریخ ۱۱ مہ قریب نواخت آٹہ گہنٹے کے بعد ادا سے نماز صبح مین ایک دوست کی ملاقات کو جو میگزین کے پاس رہتے تہے گئی جب اول یہ خبر سنی کہ مفسد لوگ میرٹہ سے آتے ہین تو مجہے اور دیگر میم صاحبونکو یہ صلاح دی گئی کہ ہم سب میگزین مین جاکر پناہ گیر ہون مین وہان نگئی اور اپنی والدہ کے گہر مین جو متصل تہا گئی اور اونکو اس امر کی اطلاع دی اور نوکرونسے یہ کہا کہ اس امر کی خبر لیکر ہمکو اطلاع دو مگر اوسوقت اون سب نے یہ کہا کہ یہان کچہ اندیشہ نہین اور کوئی خرابی یہان نہین ہوسکتی کیونکہ شہر دہلی کی بہت ہوشیاری سے خبرداری ہوتی ہے اور کئی میم صاحبان وہان آکر جمع ہوئین قریب نصف گہنٹہ گذرا ہوگا کہ نوکرون نے غل کیا کہ مفسد آگیے اور مکانات لوٹتے ہین اور گرجا گہر تک پونہچ گیے چونکہ گرجا گہر ہمارے احاطہ کوٹہی سے نزدیک تہا اب بہاگنا بہی ناممکن ہوا اور ہمارے نوکرون نے ہمکو یہ صلاح دی کہ ایک مکان ملازمان مین جاکر سب مخفی ہو رہین ہمنے فوراً ایسا ہی کیا فوراً بعد ہمارے مخفی ہونیکے دو سوار اندر احاطے کے آئے اور اوس مکان کے نزدیک آکر جہان ہم پوشیدہ تہین کہڑے ہوے اور نوکرونسے دریافت کیا کہ صاحب لوگ اور میم لوگ کہان ہین اپنی جان کا

کچہ خوف نکرو ہم تم مین سے کسیکو ایذا نہین پونہچاوینگے لیکن ہمارا ارادہ ہے کہ سب عیسائیونکو جو دہلی مین ہین قتل کرین تو کرنیل نے کہا کہ سب بہاگ گئے ہمکو معلوم نہین کہ کہان گئیے مگر کسی جگہ امن مین گئیے ہونگے اور اگر تمکو گمان ہو کہ کوئی بنگلے مین ہوگا تو تم خود جاکر تلاش کرلو اس جواب سے سوارونکی اطمینان اور تسلی ہوئی اور وہ وہان سے باہر جاکر ہر طرف تلاش انگریزان مین مشغول ہوئے تہوڑے عرصے کے بعد چہہ سپاہی ۵۴ رجمنٹ کے اندر حاطے کے آئے اور اونکو ہمارا مکان مخفی ہونیکا معلوم ہوگیا یہ دریافت کرکے وہ خوب ہنسے اور مضحکہ کرنے لگے بندوقین ہمکو دکہائین اور کہا کہ ہم تمکو مار ڈالینگے ہمنے بالحاح اور خوشامد کہا کہ ہمکو نہ مارو اسیر اونہون نے کہا کہ باہر آؤ اور ہمارے ساتہ چلو پہر دیکہنا کہ کیا ہم کرینگے ہم سب باہر نکلین اور اونکے ساتہ ہولین وہ ہمکو مین گارد مین جہان وہ رہتے تہے لیگئے اور وہان ہمکو لاشہاے افسران دکہائین جو زمین پر پڑی تہین اور ہنسکر ہماری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ دیکہو یہ سب صاحب اسواسطے مارے گیے کہ کمانڈر انچیف صاحب نے ارادہ ہماری ذات خراب کرنیکا نئے کارتوسون سے کیا تہا

بعد ازین افسرون نے جو گارد پر تہے جب دیکہا کہ میم لوگ نیچے سپاہیونکی لین کے پاس کہڑے ہین وہ جلدی دوڑکر ہمارے پاس آئے اور سپاہیونکو ہٹاکر ہمسے کہا کہ اوپر ہمارے مکان پر جاؤ یہ سنکر ہم سب وہان گئین وہان پونہچکر ہم نے دیکہا کہ اکثر افسر موجود ہین اور ہم مقام مذکور مین نواخت دس گہنٹے سے تین بجے تک نہایت تکلیف آب وخور مین رہین

میجر ابیٹ صاحب نے جو ایک افسران موجودہ مین سے تہے برج جہنڈہ والہ پر کہلا بہیجا کہ دو پٹیان توپ کی بہیجا دو کہ اون پر سب میم لوگونکو سوار کرکے اپنے سپاہیونکی کمپنی کے حفاظت مین برج مذکور تک پونہچادین زیرا کہ مقام حال مین آفت کا بہروسا نہین اور مقام برج اسکی نسبت مامن تہے یہ پٹیان تو آئین مگر انکے ساتہ توپین بہی آئین ایک گروہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ کا ہمراہ تہا میجر ابیٹ صاحب نے ہم سبکو اون پر سوار کرکے آپ اپنی کمپنی لیکر آگے بڑہے اور حکم دیا پٹیان مذکور اوسکے ساتہ آوین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ جب تک میجر صاحب دروازہ کشمیری سے باہر گیے تب تک خاموش کہڑے رہے اور اونکے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور ہم سے کہا کہ اگر تم ابہی ان پر سے نہین اترتین تو ہم تم سبکو مار ڈالینگے سب نے اونکا کہنا مانا اور پٹیون پر سے کود پڑین مگر میری ہمشیرہ کود نسکی کیونکہ اوسکی گود مین لڑکا تہا اور اوسنے اون سپاہیون سے کہا کہ ذرا صبر کرو مین کسیکو دون تو اسپر سے اوترون مگر جب اونہون نے دوبارہ اوترنے کو کہا تو اوسنے لڑکے کو میری گود مین ڈال دیا اور آپ پٹی پر سے کود پڑی اس عرصہ مین ایک ڈرامر ۵۴ رجمنٹ نے میرا بازو پکڑا اور مجہسے کہا کہ اگر زندگی کی کچہ قدر ہے تو میرے ساتہ چل یہ کہکر مجہے زبردستی ایک کہڑکی کی راہ سے لیجاکر صدر بازار مین لے گیا راستے مین مین نے بندوقونکی آواز سُنی اور دریافت کیا کہ سپاہی افسران مغرورین کو مارتے آتے ہین اور دیکہا کہ بہتیرے تلنگے تعاقب مین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ بہاگے جاتے تہے اور چند افسر قتل بہی ہوگیے تہے میرا ہمراہی مجہے کپتان برو صاحب کے بنگلے پر لے گیا اور وہان مجہسے کہا کہ اسمین ایک میم ہے وہ تمہاری خبرداری کریگی بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ بہی برج جہنڈہ والہ پر چلی گئین ہین اور مینے اوس سے کہا کہ مجہے بہی وہان پونہچادے اکثر سپاہی مجہے دیکہکر ہنستے تہے اور ایک نے اون مین سے میرے پاس آکر کہا کہ چلو مین تمکو بحفاظت وہان پونہچادونگا اور اوسنے ایسا ہی کیا مین کوئی دس منٹ

برج پر ٹہری تہی کہ صلاح بہاگنے کی مصمم ہوئی تمام سپاہی اب مفسد ہوگئے تہے اور کوئی اونمین سے اپنے افسر کا حکم نہ مانتا تہا بس جسکو جدہر راستہ ملا وہ اودہر چلا گیا ڈاکٹر بالفور صاحب نے ازراہ مہربانی مجہپر رحم کیا اور اپنی گاڑی پر مجہے جگہ دی ہم جتنی جلد ممکن تہا سڑک چہوڑ کر بہاگے اور کنارے کنارے نہر کے ٢٥ میل جا کر ایک گہنٹہ مقام کیا اور پہر وہانسے روانہ ہوکر ایک چوکی پر جو ١٥ میل اوس مقام سے تہی پونہچے اور باقی رات میدان مین کاٹی ایک ٹہیکہ دار نہر کا گانو متصل سے ہمارے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ مینے سُنا ہے تم سب دہلی سے بہاگ کر آئے ہو مگر مین تمہاری حفاظت کرونگا

صبح کو اس شخص نے آکر اونہین ہمکو دور لیجا کر ایک باغ مین رکہا جو اوسکے گانو کے پاس تہا اور کہا کہ دنکو یہان رہا کرو اور شب کو بخوف غارتگرونکے ہمکو اپنے مکان مین لیجاتا تہا وہان ہم کوٹہے پر یعنی مکان مذکور کی چہت پر رات بسر کرتے تہے اور چند روز اسیطرح ہم وہان رہتے آخرکار دیہاتیان ہمسایہ نے اوس سے کہا کہ تمکو انہون نے بہت روپیہ دیا ہوگا ورنہ تو کیون اسقدر اونکی خاطر کرتا ہے پس اگر ہمکو بہی تو اوسمین سے حصہ دیگا تو بہتر ورنہ ہم شب کو آکر ان سبکو مار ڈالینگے یہ حال دیکہکر ہمارے محافظ نے ہم سے کہا کہ اب بہتر یہ ہے کہ تم سیدہے کرنال چلے جاؤ وہان سننے مین آتا ہے کہ کچہہ فوج سرکاری آگئی ہے اور وہ واسطے حفاظت راستے کے ہمارے ساتہ مقام مذکور تک گیا ہم مقام مذکور مین بروز چہارم پہونچے اور کمانڈر انچیف صاحب نے بعوض اس خدمت اور محنت کے اوس شخص کو ایکہزار روپیہ انعام دیا

جو لڑکا مین گود مین لائی تہی وہ دو روز مین مر گیا اور مین نے یہ خبر بہی سُنی کہ میری والدہ بہی اوسی روز بباعث سختی اور محنت کے جان بر نہوئی اور مر گئی

وہ گروہ جسکو ہمنے پیچہے چہوڑا تہا اور جسمین میری ہمشیرہ تہی اونکے تعاقب مین مفسد گیے تہے مگر وہ سب بفضل خدا اس اعجاز سے بچے کہ کبہی جہاڑیون مین پوشیدہ ہو رہتے تہے اور کبہی اون ہی جہاڑیون مین بیٹہے بیٹہے اور لیٹے لیٹے چلتے تہے اور خارہاے درخت جو اونکے جسمون مین ہرجگہ چہبتے تہے اونسے خون جاری ہوگیا تہا فقط

ڈاکٹر وڈ صاحب کی میم نے بہی اپنی سختیون کا حال جو اونہون نے اور دیگر صاحبان نے جو اونکے ہمراہ تہے دہلی سے کرنال تک اوٹہائین تہین مشتہر کیا ہے

ڈاکٹر وڈ صاحب زخمی ہوگئے اور مین پیادہ پا اونکے ملنے کو دوڑی قبل ازین مین نے اونکو کہلا بہیجا تہا کہ برج پہاڑی پر جو مقام محفوظ تہا آجاوین بل صاحب کی میم جو تمام سختیون مین میرے شریک تہی ایک دوست کی مہربانی سے اوسکو بگی پر جگہ ملی اور مین بہی اونکے ساتہ سوار ہوئی اور جب مین ڈاکٹر وڈ صاحب کے پاس پہونچی تو وہان ایک اسپتال کی ڈولی رکہی ہوئی تہی مین نے بہ خیال کہ ڈولی مین صاحب اچہی طرح سفر کرینگے بہ نسبت کسی اور سواری کے اونکو ڈولی مذکور مین سوار کرا کر اپنے ساتہ لیا تہوڑے دور ہم گئے تہے کہ کہارون نے ڈولی رکہدی اور انکار آگے جانے سے کیا یہانسے اونکو بگی گاڑی مین جو اونکے ساتہ آئی تہی سوار کرواکر روانہ کرنال کیا اور میجر پیٹرسن صاحب اور بل صاحب کو یہانسے رخصت کیا اب ہم دو ہم سب سے پیچہے میدان پریڈ سے گذرین تین مرتبہ راستے مین ڈاکٹر وڈ صاحب کی اوردی بدلنی پڑی اور اسمین عرصہ لگ گیا اور اور میم صاحبون اور صاحب لوگونسے ہم پیچہے رہ گئے اور اون سب کے بعد دہلی

روانہ ہوئے ہم صرف دس میل طے کرچکے تھے کہ دیہاتی ہمارے پاس آئے اور اونہون نے چاہا کہ ہمکو روکین اسی عرصہ مین ایک سائیس نے ہمارے پاس آکر کہا کہ اگر تم آگے جاؤ گے تو مارے جاؤ گے کیونکہ دیہاتی راستے پر تمہارے انتظار مین کہڑے ہین یہان بھی ہمکو مشکل نظر آتی تھی کیونکہ ہمارے گھوڑے اونہون نے پکڑ لیے تھے اور شمشیر برہنہ شاید ہمارے سائیس کے سر پر آمادہ تھے القصہ ہم اوس سے تو بچ گیے مگر اب ارادہ یہ کیا کہ کمپنی باغ کو واپس چلین اور وہان دوسرے روز تک اپنے تین مستور اور سواری رکھین یہ ہی ہمنے کیا اور مالیون نے اقرار کیا کہ ہم تمکو پناہ دینگے بہت عرصہ کے بعد ایک گروہ چالیس یا پچاس آدمیونکا لاٹھیان لیکر ہمارے پاس آیا اور اونہون نے کہا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ دیدو انکا مقابلہ بیفائدہ تہا کیونکہ ہم دو عورتین بیکس تھین اور وہ ایک گروہ وحشیونکا اور ڈاکٹر وڈ صاحب کے ایسا زخم شدید لگا تہا کہ وہ نہ اوٹھ سکتے تھے اور نہ بات کر سکتے تھے اب ہمارے پاس یعنی بل صاحب کے میم کے پاس اور میرے پاس ایک ایک صندوق زیور وجواہرات وغیرہ کا تہا جسکے بچانے کی توقع مین ہم اپنے ساتھ لے آئین تھین اور سواے اوسکے میرے پاس سو روپیہ نقد بہی تھے ہماری یہ توقع ناحق تھی کیونکہ اونہون نے سب ہم سے چھین لیا اور سواے اوسکے بل صاحب کی میم کا جوغہ اور ٹوپی اور میری پوشاک اور دو چادر خون آلود بہی لین اور ہماری سواری کی بگی بہی توڑ ڈالی اور گھوڑون پر سوار ہوکر اپنی راہ لی انکے بعد پہر کئی مرتبہ اکثر گروہ غارتگران آئے اور اوسوقت تک اونہون نے پیچھا نچھوڑا جب تک اونہون نے خوب نہ دیکھ لیا کہ ہم فقیر ہوگیے تھے اور ہمارے پاس ایک حبہ کا اسباب باقی نرہا تہا اور یقین کرنا کہ یہ لوگ جو ہمکو لوٹنے آئے تھے اونمین سے ایک کے ہاتھ مین دستانہ **حلوافی** تھے قریب ایک بجے بعد نصف شب کے مین اور بل صاحب کی میم ڈاکٹر صاحب کو ایک درخت کے نیچے چھوڑ کر تلاش کسی موضع کے باغ سے باہر نکلین بعد از بڑی کوشش اور ترغیب کے ایک زمیندار ہمکو اپنے ساتھ لے گیا اور ہمکو مکان رہنے کو دیا اور دودہ اور روٹی کہانیکو دی اور اوس روز شام کو ہم وہانسے روانہ بجانب کرنال ہوئے اسیطرح رات رات کو ہم سات میل بدقت طے کرتے تھے کیونکہ ایک زخمی آدمی کو بہی ساتھ لیجانا پڑتا تہا اور گانو گانو سے کہانا مانگ کر کہاتے تھے اور خالی زمین پر سوتے تھے بعض بعض جگہ ہم پر لوگ مہربانی کرتے تھے مگر اکثر مقامون پر طعنہ اور نامہربانیان ہر طرح کی ہوتی تھین یہان تک کہ سایہ مین بھی وقت تمازت آفتاب کوئی بیٹھنے نہین دیتا تہا اسطرح ہمنے چھ دن کاٹے اون مین سے تین دن تو آفتاب مین کسی درخت یا پل کے نیچے رہتے تھے ہر وقت خوف جان کا تہا اور پانی بھی سیر نہ آتا تہا مگر اس خبر سے البتہ ایک گونہ تشفی ہوتی تھی کہ ہم سواران بادشاہ کے ہاتھ سے ہرگز نہ بچین گے بروز ششم ہم مقام بالگڈہ مین وارد ہوئے یہ دیہ رانی سنگلادیوکی کا ہی اس مقام پر ہماری خاطرداری اور مدارات رانی صاحب نے بخوبی کی اور کہا کہ ہم تمہاری حفاظت کرینگے مگر بروز دوم تمام توقعات برباد ہوگیئن کیونکہ رانی کے اپنے آدمی اوسکے اس مراعات سے جو ہمارے نسبت ہوئی تھی ناراض ہوگئے اور اونہون نے اوسکو دہمکایا کہ اگر تم انکو یہانسے روانہ نکروگی تو ہم سب تمہارا موضع لوٹ لینگے یہ نہایت افسوس کی بات ہمارے واسطے تھی مگر کچھ چارہ نہ تہا اور یہ تجویز مقرر ہوئی کہ رات کو یہانسے روانہ ہونا چاہیے اسی عرصہ مین ایک اور صورت اطمینان کی نظر آئی یعنی اتفاقاً میجر شیرن صاحب مجروح اور مردن مین چارپائی پر پڑے ہوئے اور لنگی باندہی وہان وارد ہوئے اور اوسکے دو گھنٹے کے بعد بل صاحب بہی صحیح اور تندرست

آملے تھے کیونکہ یہ صاحب تمام رستہ ہمارا پتا لگاتے ہوئے چلے آتے تھے اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ ملاقات ہرچند مغتنمات سے تھی مگر اسمین رنج بھی زیادہ ہوا کہ ہم سے ذی رتبہ آدمیونکے پاس کچھ باقی نرہا ہوا اور ہم ہندوستانی کپڑون مین بسر کرین قبل از غروب آفتاب ہم وہانسے نکالے گئے اور رستہ سڑک چھوڑکر دو تین گانو طے کیئے اور اس تردد مین اسقدر تھک گئے تھے اور ماندے ہو گئے تھے کہ ہمنے ایک زمیندار سے بلجاجت وسماجت کہا کہ ہمکو کہین بٹھینے دو اور کچھ کھانے کو لادو کل یہانسے چلے جاوینگے اس زمیندار نے ہماری بڑی خاطر کی کھانا بھی بافراط لایا اور چارپائیان سونے کو دئیں دوسرے روز چار بجے صبح ہم وہانسے روانہ ہوئے ایک گانو والے نے ایک چارپائی اور کہار میرے شوہر کے واسطے دیے اور اس سبب سے اوس روز ہمنے بیس میل قبل از شام طے کیے میری جوتی گھس گئی تھی مسز ٹرسن صاحب کی بھی اوڑ گئی تھی اور زمین گرم ریگ پر اور خار دار میدانون مین برہنہ پا چلتی تھی الغرض ہم تھانہ کسولی کے قریب پونہچے اور یہان ہمارے ساتھ نہایت مہربانی اور رعایت ہوئی ایک آدمی نے ہم پر رحم کہا کہ ہمارے واسطے نہایت نرمدار گدہی بچھائی دوسری صبح کو ہماری سواری کے واسطے دو گھوڑے ایک ٹٹو اور ایک گدہا تحصیل کسولی تک جانیکو دیا جہان پہونچکر ہمنے اپنے تئین محفوظ سمجھا دوسرے روز شکرم ہمارے واسطے کرنال سے آئی اور سپاہی مہاراجہ پٹیالہ کے ہماری حفاظت کے واسطے اونکے ساتھ تھے ہم سب وہانسے روانہ ہوئے اور بتاریخ ۲۰ ماہ مئی کرنال مین پونہچے اس مقام مین پونہچکر ہم رگہی صاحب کے مکان پر آگئے اور راستی تو یہ ہے کہ اس صاحب نے ہم فقیرونکے اور پناہ گزینونکے ساتھ ایسا سلوک کیا جو اصل عیسائی کو واجب اور لازم ہے ان صاحب سے ہمکو ہر طرحکا آرام وآسایش ملا اور ہم کبھی اونکا احسان نہ بہولینگے ان صاحب کے ساتھ ہم زیادہ ایک ہفتے سے رہے اور بعد ازین پھر اپنا سفر ملک انگریزی مین شروع کیا یعنے کرنال سے انبالے گئے اور انبالے سے ڈاک کارت پر سوار ہو کر کالکا پونہچے راستے مین اکثر گاڑی پر سے اوترکر خود گاڑی کو گرم ریت مین کہینچنا پڑتا تھا ہمنے ڈاکٹر ووڈ صاحب کے زخم کو گیارہ دن تک خود باندہا اور زخم ایسا خراب تھا کہ جبڑے دانت کے گولی سے اوڑ گئے تھے اور گیارہ روز کے بعد ایک ڈاکٹر صاحب نے اوسکا ملاحظہ کیا ہماری سفر ورنی نہایت خراب تھی ہمنے بڑی سختیان اوٹھائین اور طعنہ ہاے سخت وکریہ بلکہ خارج از آدمیت سہنے پڑے ہمارا اسباب سب دربست لٹ گیا اور ریل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس بہت چیزین بیش بہا جواہرات کی تھین کچھ اونمین سے دوستون نے بطور تحفہ دین تھین اور کچھ ہمنے آپ خرید کین تھین لیکن اون نالائق غارتگرون نے کچھ اسکا خیال نکیا ہمنے پانی کے طرف سے بھی نہایت مصیبت اوٹھائی ہمکو پیاس بہت لگتی تھی اور جب پانی ہمارے پاس سے ختم ہوجاتا تھا تو جھیلونکا پانی جو کنارہ رستہ پر ہوتا تھا گو میلا اور کرم دار ہوتا تھا ہم سب بخوشی اوسے پیتے تھے اور کوئین سے بھی پانی کہینچکر ہرچند کھارا ہوتا تھا پی لیتے تھے

یہان پر یہ بھی مین کہتی ہون کہ اول مین تو مسز ریلی صاحب کی ڈولی ہم سے آگے آگے جاتی تھی لیکن کہان ڈ رکہدی گئی ہمکو معلوم نہین مین جانتی ہون کہ ایسا ہوتا کہ ہم اونکو بھی کوشش کرکے اپنے ساتھ لاتے مگر ہماری قدرت سے یہ امر باہر تہا اگر ممکن ہوتا تو ہم ہرگز اونکو قتل ہونیکو تنہا نچھوڑتے

موہن لال جسنے کابل مین بہی سرکار کی خدمت کی تہی دہلی مین موجود تہا جب یہان فساد شروع ہوا او نکل بہت سنبہلکر ولی داد خان کے پاس پناہ گیر ہوا مگر ولی داد خان نے اوسکو قلعہ بالاگڈہ مین قید رکہا قلعہ مذکور مین وہ ۴۲ روز قید رہا بعدازان وہانسے بہاگ کر آخرکار اول ہفتہ ماہ اگست مین بمقام میرٹہ پونہچا وہ اپنا حال اسطرح ایک چٹہی مین جو اوسنے ہاجسن صاحب کے بیٹے کے نام لکہی تہی بیان کرتا ہے

ہاجسن صاحب بروز یکشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ مئی بوقت حاضری مقام دہلی مین وارد ہوئے اور ہم دونو ملاقات باہمدیگر سے بہت خوش ہوئے اور تدبیر روانہ کرنے چیتونکی جو مینے واسطے راجہ صاحب کے خریدے تہے اونکی کی بوقت شام مین اونکو اپنی گاڑی مین سوار کرکے واکر عمارات عالیشان شہر کی دیکہنے کیواسطے لیگیا ہمنے رات بخوشی تمام بسر کی تمہاری اور ہیری کے تعلیم کے باب مین اکثر ذکر رہا اور یہ بہی ذکر ہوتا رہا کہ وہ باوجود صغرسنی کے کس خوبی سے اپنے دفتر کا کام بمقام سررشتہ سرانجام کرتا تہا

منحوس صبح ۱۱ ماہ مئی کی نمودار ہوئی یکشنبہ کی صبح تک سب طرح امن و امان شہر مین تہا اور کوئی علامت فساد کی معلوم نہین ہوتی تہی اور کلکتہ کی اخبار بہی ہمارے پاس آئی یکایک یہ خبر وحشت اثر سنکر حالت یاس طاری ہوئی کہ مفسد میرٹہ کے یہان آپونہچے اور اونہون نے بےرحمی سے حرکات قتل و غارتگری و سوختگی مکانات عیسائیان وغیرہ شروع کیا بعدازو دو سواران رجمنٹ ہاے پیادہ بہی آپونہچے اور فوج دہلی نے شامل ہوکر کار قتل کو بخوبی سرانجام کیا جب مجہے وہ دن یاد آتا ہے میرے جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے

قریب دو بجے دن کے چار سپاہی معہ بندوقونکے میرے دروازے کے روبرو آکر کہڑے ہوئے گو دروازہ بند تہا مگر چونکہ اونکو بدمعاشان شہر نے ترغیب دی تہی اونہون نے بدزبانی و لاسخن کہنا شروع کیا اور کہا کہ یہ مکان ایک عیسائی کا ہے اور کل ایک صاحب اس مکان مین آکر فروکش ہوئے ہین ہم مالک مکان کو اور اوس صاحب نووارد کو دونو کو مار ڈالینگے ہمارے نوکرون نے اور محلہ والون نے کہا کہ یہ گہر کسی عیسائی کا نہین اور نہ اسمین کوئی صاحب آکر فروکش ہوا ہے بعد از بہت خوشآمد اور عاجزی کے اور دینے کچہ روپئے کے جو شیر خان نے اونکو دیا اوس وقت تو حرامزادے چلے گیے

جسوقت تک کہ یہ سب تکرار ہوتی تہی اور وہ لوگ چلے نہ گیے تہے تمہارے والد اور مین دونو ایک مکان تنگ و تار مین جسمین ہمیشہ سوختنی رکہی جاتی تہی پوشیدہ بیٹہے رہے

تاریکی شب مین ہاجسن صاحب کو اپنے [illegible] کے گہر مینے اس خیال سے بہیجدیا کہ اگر وہ سپاہی دوبارہ آوین اور مکان کے اندر چلے آوین تو صاحب کو وہان نہ پاوین

بتاریخ ۱۳ ماہ مذکور بدمعاشان شہر سے میرا کل حال و تعلق بسرکار سنکر مفسدین جماعت کثیر آئے اور قریب جوار کے دو گانوکو لوٹ کر میرے گہر مین بہی زبردستی گہس آئے اور سب اسباب لوٹ لیا اور مجکو گرفتار کرکے چونکہ شہر والونسے سب حال سن چکے تہے کہنے لگے کہ انگلستان جانے سے تو ہندو نہین رہا اور اپنی لڑکی یعنی دختر کو واسطے تعلیم کے ولایت بہیجنے

اور ہاجسن صاحب یعنی تمہارے باپ کی رشتہ داری سے تو مسلمان بہی ہین اور تو مخبر سرکار ہے اور اس کام کے واسطے تجہے ایک بڑی پنشن ملتی ہے اسواسطے ہم تجکو مار ڈالینگے اور ایک نے نال بندوق کی میرے سینے پر رکہی اور مستعد بقتل ہوا مگر بہ وزاری عورات خانہ اور عاجزی ہندو و مسلمانان ہمسایہ و تفہیم کوتوال شہر جو اتفاقاً اوسوقت ادہر سے گذرتا تہا اونہون میرا مار ڈالنا ملتوی رکہا اور کہا اول خوب تحقیقات کرکے تجکو مارینگے

اس واردات کے بعد مین مخفی ہوگیا اور کبہی کہین اور کبہی کہین رہنے لگا ہاجسن صاحب بہی میرے عمو کے گہر سے میری خالہ کے مکان مین گیے اور وہان چندروز رہے اب اونکے وہان مخفی رہنے کا شک لوگونکو ہوا اور ہاجسن صاحب اور ہم سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ قسمت آزمائی کیجیے اور یہانسے بہاگ چلیئے تو بہتر اس سے ہی کہ یہان گہر مین سے گرفتار ہوکر قتل ہوجیئے یہ خیال کرکے اونہون نے تبدیل لباس کیا اور آٹہ بجے رات کے صاحب باین ارادہ وہانسے روانہ ہوئے کہ لاہوری دروازے سے کسیطرح باہر ہوکر روانہ کرنال ہوجیے مگر اونکا مہر بیان کرتا ہے کہ بنحوست طالع سے مفسدین نے اونکو اطوار اور رفتار سے پہچان کر گرفتار کرلیا ہنگام گفتگو اونکے تکلم سے بہی پایا گیا کہ وہ صاحب بلباس ہندوستانی ہین آخر کار ہاجسن صاحب نے قبول کیا کہ وہ کون تھے یعنی عیسائی تھے اور کسواسطے اور کسکے پاس آئے تھے صاحب نے میرا نام بہی لے دیا

الغرض صاحب کو تو وہین قتل کیا اور اب درپے میری تلاش کے ہوئے چند میرے دوستون نے پانصد روپیہ دینے کا اقرار کرکے خضر سلطان کہ ایک شاہزادگان مفسدین سے تہا بادشاہ احسان فراموش سے درباب میرے شہر سے جانیکے ہمراہ ولیداد خان تعلقہ دار مالاگڈہ جو مقام قریب دو میل شہر بلندشہر سے واقع ہے اور جہان سیٹ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ فرمان فرما تھے اجازت حاصل کی خان مذکور پنشن خوار و نمکحلال رعیت سرکار مین سے تہا اور تا تاریخ ۱۰ اگست فرمان بردار صاحب کلکٹر رہا ایک پالکی مین پوشیدہ سوار ہوکر ہمراہ پالکیان زنانہ سواری خان مذکور مین شہر سے باہر نکلا خان مذکور نے شہر دہلی مین مجہسے اقرار کیا تہا کہ وہ مجکو مقام آگرے مین پونہچا دیگا اور ہمیشہ خیرخواہ سرکار رہیگا مگر بروقت شکستگی خرابی ہمارے انتظام کی جو چند مقامون مین واقع ہوئی تہی بیوقوف خود بہی منحرف ہوگیا اور مجکو بطور قیدیان اس ارادے سے اپنے پاس رکہا کہ اگر فوج انگریزی اوسپر حملہ آور ہوگی تو وہ مجکو قتل کرکے خود فراری ہوجاویگا

اگرچہ مین نہایت متاسف اور مغموم تہا مگر ہر وقت اسی تجویز مین رہتا تہا کہ کسیطرح اس دغاباز کی قید سے رہائی ہو خفیہ مین نے راو گلاب سنگہ کو جو ایک متمول اور بڑا تعلقہ دار کوچیسر کا اور خیرخواہ سرکار اور دوست مفسد مذکور کا تہا لکہا کہ وہ ولیداد خان کو لکہکر مجہے اپنے پاس طلب کرلیوے راو مذکور نے ازراہ مہربانی اپنے دیوان کو دغاباز مذکور کے پاس بہیجا کہ وہ ازراہ عنایت مجکو اوسکے حوالے کردیوے مگر اوسنے اسکو منظور نکیا

بعد ازین مین نے ایک اپنے دوست کو آگرے مین لکہا کہ قریب بیس نفر سپاہی ملازم رکہکر مقام بالاگڈہ مین آوے اور مجکو خفیہ قید مین سے نکال لیجاوے مگر اوسکے پاس اوسوقت روپیہ موجود نہ تہا اور نہ اوسکو سپاہی میسر آسکتے تھے اسواسطے اوس سے بہی کچہ میری اعانت نہوئی

اب کوئی تدبیر باقی نرہی تھی صرف فضل آلہی پر نظر تھی کہ جسنے اسوقت تک حفاظت جان کی تھی تاریخ ۲۹ جولائی گھوڑے سے شجاعان فوج ولایتی یعنی گورہ میرٹھ سے آئے اور مفسدہ مذکور کی فوجکو بمقام ہاپوڑ شکست دی اس شکست سے اسقدر پریشانی و خوف و اندیشہ قلعہ مین پیدا ہوا کہ سبکے حواس باختہ ہوئے اور مین صبح ہی تاریخ ۳۰ ماہ مذکور قید خانہ سے نکلکر بمقام بلند شہر جو نزدیک دریای گنگ کے واقعہ ہے پونہچا

چند روز کے بعد سپیٹ صاحب نے جنکی ملاقات بلند شہر مین مجھسے ہوئی تھی میرے فراری ہوکر بمقام مذکور مین وارد ہونیکی خبر سنکر صاحب موصوف اور ڈنلوپ صاحب کلکٹر میرٹھ نے ایک چٹھی ملطف آمیز لکھکر کچھ سوار ولسن صاحب کے رسالے کے میرے لینے کو بھیجے مقام میرٹھ مین ولیم صاحب نے کہ نہایت خلیق اور راحم ہین مجہپر بڑی مہربانی رکھی اور از حد میری خاطر داری کی بموجب اونکے فرمانیکے مین نے انکو ایک نقشہ قلعہ بالاگڈہ کا اور حال مفسدین کا جو وہان گذرتا تھا لکھکر حوالہ کیا

ایک میم خاندان سکندر صاحب مین سے لباس ہندوستانی پہن کر میرٹھ کو چلے گیے تھے اور تاریخ ۴ ستمبر مقام مذکور مین پونہچے تھے وہ اسطور پر حال مفسدہ دہلی تحریر کرتے ہین کہ بروز فساد جو عیسائی دریا گنج مین رہتے تھے ایک مکان کی کوٹھے پر سب جمع ہوئے اور تین یا چار دن تک مقام مذکور مین قائم رہے جب سپاہیون نے دیکھا کہ بندوق سے وہ اوس مقام سے نہین اوترین گے تب وہ ایک توپ توپخانے لائے اور اوسکے ایک گولہ سے سب کنڈکٹر شل صاحب نے جان بحق تسلیم کی جسقدر عرصے تک کہ یہ لوگ کوٹھے پر رہے اونکے پاس کچھ کھانا پینا نہ پونہچا اور غریب معصوم بچے جوع و عطش سے گریان و نالان رہا کرتے تھے ان کم بخت ناالاتقون نے انکو کہا کہ اگر تم نیچے آؤ تو ہم تمکو کھانا پینا سب کچھ دینگے اور جب وہ ناچار نیچے اوترے تو فوراً اشارۂ قتل کیا اور سب معصومونکو ذبح کر ڈالا اور تھوڑے عرصے کے بعد قتل عام شروع ہوا جو لوگ کہ وہان قتل ہوئے اونمین سے چند صاحبونکا نام ذیل مین درج ہوتا ہے

تین صاحب کنڈکٹر میگزین معہ عیال و اطفال اور میم پیالیس صاحب کے معہ عیال و اطفال اور میم پیالیس صاحب کی معہ دو دختران و دو نواسہ اور کنڈکٹر سیجلی صاحب کی میم اور اطفال ایک بیلی صاحب کی میم اور دو بچہ اور آشیوس صاحب کی میم اور پریس صاحب کی لڑکیان اور نواسہ وغیرہ

روڈ صاحب مصور جو فراری تھے اپنا حال سفر چہ ہفتے کا جس عرصے مین وہ دہلی سے آگرے تک پونہچے تھے اسطور پر تحریر کرتے ہین

مین جی میکل صاحب انجنیر ریل وے یعنی سڑک آہنی اور رائی ریچ سینسر صاحب اور کننگ صاحب متعلقہ سڑک مذکور کے جو بڑے مہربان اور مہمان نواز ہین بنگلے مین رہتا تھا جو دو میل بجانب جنوب شہر دہلی کے واقع تھا قریب نو بجے صبح کے ہمنے خبر فساد کی سُنی دس بجے دو گھوڑے سوار جنکے بغیر سوار اور جنکے زین کے قبور مین ایک پستول سر ہو چکا تھا ہمارے دروازے پر آئے بارہ بجے بنک گھر کو لوٹا اور پانچ صاحب یہان قتل ہوئے تھے شہر چاندنی تمام و رجب تک ہمنے شہر چھوڑا جلتی رہے قریب ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے خبرین ایسی متوحش مشہور ہوئین کہ فوج

احتیاطاً کو عین شجاعت تولد دیگر جز وی اسباب جو ضروری تہا یکجا کر کے بابو کو حکم دیا کہ نوکرون کو اونکے ساتہ روانہ کر دے اور بعد ازان قریب دو بجے کے ہم خود بہی وہانسے روانہ ہوئے اہستہ اہستہ سڑک آہنی کے کنارے کنارے چلے اور چند چند قدم اون ڈیڑہ سو سوارونسے جو مقبرۂ ہمایون پر واسطے گرفتاری مفرورین کے مقیم تہے بچکر آگے بڑہے اور چونکہ نہر کے قلی وغیرہ وہان کام کرتے تہے کسی مفسد نے ہمکو نہ دیکہا جب ہم ٹیلر صاحب کے بنگلے پر پونہچے تو معلوم ہوا صاحب موصوف اوسی وقت وہانسے چلے گئے تہے تہوڑی دیر ہم اوس بنگلے مین رہے اور وہانسے ہمنے میگزین کا اوڑنا دیکہا بعد ازان بنگلے سے روانہ ہوکر چار میل پر ٹیلر صاحب کو جا پکڑا اور وہان جو بنگلہ تہا اوسمین مکس کر کے کہانا کہایا اور پہر روانہ ہوکر فریدآباد مین جو چہ میل بنگلہ مذکور سے تہا وارد ہوئے یہان ہمنے مقام کیا چاے پی اور ہوشیاری رہے نصف شب کو راجہ بلب گڈہ وہان آیا اور آکر ہمسے کہنے لگا کہ پچاس سوار تمہاری تلاش مین آتے ہین بہتر ہے کہ تم لباس اپنے خدمتگارونکا پہن لو اور جلدی میرے قلعہ مین آجاؤ مین تمہاری حفاظت کرونگا یہ کہکر آپ اپنے قلعہ کو گیا تاکہ وہان کچہ فساد بپا نہو راجہ نے بلب گڈہ پہونچکر ایک سوار بہیجا کہ ہمکو لیجاوے مگر وہ تہوڑی دیر باہر ٹہہر کر واپس چلا گیا اور ہم بہی قلعہ مین پونہچے فوراً راجہ نے ہمکو ایک مکان مین مخفی کر رکہا ہمارے وہان پونہچنے ہی کی دیر تہے کہ پچاس سوار بہی آپہنچے مگر اونکو راجہ کے آدمیون نے کہا کہ صاحب لوگ تو آگے بڑہ گیے وہ یہ سنکر آگے کو روانہ ہوئے اور ہم وہانسے ایک نیند لیکر سواری رتہ ایک گانو کو روانہ ہوئے جو قریب چہ میل کے فاصلے پر تہا اور ہمارے ساتہ راجہ کا سالار واسطے حفاظت راہ کے متعین ہوا تہا اس گانو مین تا پانچ دن ایک مکان کے کوٹہے پر چہوٹے سے مکان مین جسمین ایک دریچہ اور ایک ہی دروازہ تہا رہے بعد پانچ روز کے وہانسے بہی سواری شتر مرسلہ راجہ صاحب بلب گڈہ بہمراہی معتمد راجہ صاحب بطرف متہرا روانہ ہوئے اور راستے مین ہر ایک گانو سے بچتے بچتے چلے جب تک ایک گانو مین پونہچے جسکا نام اردان تہا اور اوس گانو مین شتربان ہمکو سیدہا لیگیا مگر اوسکا راستہ ایک چہکڑے نے بند ہو گیا تہا اسواسطے ہم اوس راستے سے واپس آئے چار تو بامن وامان باہر آئے مگر وہ معہ بین صاحب کے پیچہے رہ گیا ہم اونکے انتظار مین باہر ٹہرے رہے اور گانووالے سب ہمارے گرد وپیش مسلح کہڑے تہے اس عرصہ مین دو آواز بندوق کی گوش زد ہوئی سنتے ہی ہم سب وہانسے بہاگے شتر اولین جسپر مجل صاحب سوار تہے وہ تو اچہی طرح باہر نکل گیا اور دوسرا جسپر سنیسر صاحب تہے وہ گر پڑا اور اوسکی نکیل ٹوٹ گیی اور وہ بہاگ گیا اور تیسرا بہی کنگ صاحب کو لیکر گر پڑا اور بہاگ گیا اور ہمارا بہی زمین پر گرا اور پہر اوٹہ نسکا اور جو کوئی اوسکے قریب جاتا تہا اوسکو کاٹنے کو دوڑتا تہا اسواسطے لاچار اوسکو وہین چہوڑنا پڑا سنیسر صاحب اور کنگ صاحب تو راستہ چہوڑ کر بہاگے اور ٹیلر صاحب اور مین راستے پر بہاگتے تہے کہ ہمکو مفسدین نے آن لیا اور مارنا شروع کیا چونکہ صبح ہونی والی تہی ہم مفسدین کے مقابلہ پر آمادہ ہوئے اونہون نے ہمکو گہیر لیا ٹیلر صاحب نے اونسے مصالحت کی اور مفسدین نے کہا کہ اگر تم اپنی بندوقین دیدو تو ہم تمکو تکلیف نہ دینگے اس اقرار پر ہمنے اپنی بندوقین حوالہ کردین لیکن یہ معاملہ ہو ہی رہا تہا کہ ایک نے میرے شانے پر ایک صدمہ چوب پونہچایا مین نے بہی پہر کر اپنے رایفل کا کندہ اوسکو جڑا جب ہم اپنی بندوقین دے چکے تہے اور بجانب گانو واپس آتے تہے کہ ٹیلر صاحب نے اپنا پستول اوس آدمی سے چہین کر جسکو اونہون نے دیا تہا واپس راستے کی راہ لی اس اثنا مین

ایک شخص نے میرے سر پر ایک تلوار ماری مین نے ہاتہ اوٹہا کر کہا بس جو ڈیڑہ سو روپیہ میرے پاس ہے وہ مین
دے دیتا ہون اور مین نے دیدیے اور اوسکے تقسیم کرنے مین اونمین تکرار ہوئی مین نے جو پیچہے دیکہا تو تیلر صاحب
اوسیوقت میری نظر سے غائب ہوئے مگر کوئی اونکے تعاقب مین نہ تہا اس اثنا مین ایک شخص دوڑکر آیا اور اوسنے
میرے سر پر ایک تلوار بڑے زور سے ماری جسکے صدمے سے مین زمین پر گرپڑا مگر تلوار کند تہی اور زخم مجہے نہ آیا زمین پہ
گر کر مین نے بہانہ مرجانیکا کیا اور سینے کے بل زمین پر پڑا رہا اب وہ میری کپڑے پوشاک یا پوش چرٹ بکس وغیرہ
کی بابت آپسمین تکرار کرنے لگے اور میرے چرٹ بکس مین تیس روپیے بہی تہے وہ بہی ایک نے کہا مین لون اور
دوسرے نے کہا مین بعد از تقسیم اسباب مذکور وہ سب میرے گرد وپیش کہڑے ہوئے اور تہوڑے عرصہ تک کچہ بطور
مرثیہ میرے اوپر گانے لگے اور کبہی کبہی کوئی ایک لات بہی مجہے مار دیتا تہا ایک نے بدین خیال کہ دیکہین مرگیا یا ابہی زندہ
ہے میری گردن پر پاؤن رکہا اور اوسکو اوٹہا کر زمین پر پٹک مارا مگر مین نے بہی ایسا دم سادہا تہا کہ اونکو کچہ معلوم نہوا اور جیسے
کوئی پتہر ہوتا ہے اوسطرح کا میرا جسم ہوگیا اوسی شخص نے پہر میری گردن کے نیچے پیر ڈالکر مجہے سیدہا کیا اور جب مجہے
معلوم ہوا کہ اوسنے ہاتہ میرے دل پر رکہا مین نے دم لینا بند کیا اور جب تک وہ ہاتہ میرے دل پر تہا اوسوقت تک
مینے دم نہ لیا اب کچہ غل و شور سا ہوا مگر مین صاف مطلب اوسکا سمجہ نسکا تہوڑے عرصہ بعد جو مین نے ایک آنکہ کہولی تو کوئی
نظر نہ پڑا تو مین اوٹہا مگر بباعث سیلان خون کے نہایت کم زور ہوگیا تہا اور بمشکل چل سکتا تہا الغرض افتان وخیزان آگے
تہا کہ ایک گروہ مسلح آدمیونکا نظر آیا کہ آپسمین کچہ گفتگو کر رہے تہے مجہے دیکہکر اونہون نے اشارہ سے کہا کہ یہانسے چلا جا
اور ایک اونمین سے میرے پاس آیا اور حسب استدعا میرے ایک کوئے پر لیگیا وہان مین نے پانی پیا اور اوسی آدمی نے ایک رستہ
کہ خالی از خار وخس تہا بتلایا کہ میرے پیرونکو جو برہنہ تہے گزند نہ پہونچے اور میرے ساتہ چلا اوسنے کہا کہ اپنے کپڑے جو تمام خون آلودہ
ہو رہے تہے مجہے دو کہ مین اونکو دہوکر لادون اس حیلے سے اوسنے میری کرتی وغیرہ اور فتوحی جسمین عقیق کے بوتام تہے
اور زنجیر طلائی لگی ہوئی تہی اوتروالی اور چاہا کہ مجہے مارے مگر مین نے اوسکے ذہن نشین کر دیا کہ اگرچہ مین زخمی ہون مگر [illegible]
ہون یعنی اوسکو زمین پر گرا کر مین آگے بڑہا مگر بباعث تابش آفتاب کے مجہہ مین تاب باقی نرہی تہی مین نے قمیز ہندوستانی
کپڑونکے نیچے سے نکال کر اپنے سر پر رکہی اور اسطرح ایک یا دو میل چلا تہا کہ دو یا تین آدمی لٹہ لیے ہوئے میرے پاس
آئے اور مجہے دہمکانے لگے مین نے اونسے صاف کہدیا کہ اگر تم مجہے مار ڈالوگے تو تمکو کچہ نہین ملیگا اسواسطے کہ
میرے پاس ایک کوڑی بہی نہین ہے لیکن اگر تم مجکو بلب گڈہ پہونچا دوگے تو مین تمکو سو روپیہ دونگا اور آگرے لیجاؤگے
تو تین سو روپیہ دونگا اونہون نے مجہے تہوڑا پانی پلایا اور چہوڑ دیا بعد ازان ایک آدمی بہیبت وحشت ناک کہیتون مین سے دوڑتا اور
غل مچاتا میری جانب آیا مین اوسے دیکہکر کہڑا ہوا اوسنے میرے پاس آکر قمیز جو میرے سر پر تہی اوتار لی اور مجہے مارنے کو
تہا کہ مین نے ہاتہ اوٹہا کر کہا کہ میرے پاس کچہ نہین ہے ہان اگر بلب گڈہ تک سو روپیہ اور آگرے تک لیجانے سے
تین سو روپیہ دے سکتا ہون اوسکو اسبات کا یقین نہ آیا کیونکہ راجہ بلب گڈہ ہمارا دوست ہے اس عرصہ مین دو گانو والے
اور آگئے اور اونہون نے آکر کہا کہ دو صاحب لوگ آگے گئے ہین اور دوسرا گانو جو یہانسے قریب ہے اوس مین فروکش ہین

اونہون نے مجھے پانی بھی پلایا اور دیہ مذکور مین بھی پونہچایا وہان گیا دیکھتا ہون کہ سنپر صاحب اور کنگ صاحب دونو موجود ہین اور بفضل الٰہی سے اونکو کوئی مفسد بھی راستے مین نہین ملا تھا اور نہ اونکو کسیطرح کا آسیب پونہچا تھا سنپر صاحب نے ازراہ مہربانی میرے زخم جو ہوئے سر پر دو صاحبان موصوفین نے نمبر دار دیہ سے اقرار کیا تھا کہ اگر ہمکو آگرے پونہچا دوگے تو ہم فی صاحب پانچ سو روپے دینگے بعد از قیل و قال بسیار نمبردار نے انکار کیا مگر اونکی بندوقین اور تین سو روپے جو اونکے پاس تھے چھین لیے اوسیوقت ہمارے پاس ایک چٹھی محل صاحب کی پونہچی اونہون نے ہمکو طلب کیا تھا اور لکھا تھا کہ حامل چٹھی کے ساتھ چلے آؤ کہ یہ گانو خیر خواہ سرکار کا ہے بر وقت استفسار معلوم ہوا کہ دیہ مذکور دو کوس ہمارے مقر سے تھا ہم روانہ ہو کر صاحب موصوف کے پاس پونہچے وہان ہم سب شام تک مقیم رہے ہمارے رہبر نے اب ہمکو صلاح دی کہ یہان سے روانہ ہو کر دوسرے گانو مین جو چھ میل فاصلے پر ہے جانا بہتر ہے کیونکہ گانو مذکور ایک کلان دیہ ہے اور اوسکے باشندگان ہماری حفاظت بھی کر سکتے ہین اوسکے کہنے بموجب ہم وہان گیے اور آٹھ یا نو روز تک وہان مقیم رہے مگر اس اثنا مین اکثر سپاہیون نے اوس دیہ والونکو دھمکایا کہ اونکے گانو پر حملہ آور ہونگے مگر اونہون نے کچھ خیال نہ کیا لیکن ہمکو بالتحقیق یقین ہوا کہ اگر ہم اوس دیہ خورد مین مقیم رہتے تو بیشک سب قتل ہوتے لے ہمکو اب زیادہ تشفی ہوئی کہ فورڈ صاحب مجسٹریٹ گورگانوہ نے مقام ہوڈل سے پیشگار دفوج بھرتپور کا ہماری حفاظت اور رہبری کیواسطے بھیجا اور ہم نے صاحب موصوف کے پاس پہنچکر نہایت آرام پایا ہم وہان بہت روز مقیم رہے اور ہر روز انتظار آمد خبر فتح دہلی کو رہتی تھی کہ اس عرصے مین مقام متھرا مین بھی فساد ہو گیا اور جو سپاہی ہمارے ساتھ تھے اونہون نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اونہون نے بھی فساد شروع کیا اور ہمکو کہا کہ یہان سے چلے جاؤ بعد ازین ہم ہارڈی صاحب کے ہمراہ ہو کر با من و امان بتاریخ ۲۶ جون ہوڈل سے آگرے مین پونہچے

محل صاحب نے قبل از روانگی مقام ہوڈل سے دو سو روپے اور گھوڑے سواری کے راجہ بلب گڈھ سے لیے تھے اور ان گھوڑون مین بحساب فی سوار ایک گھوڑا کم تھا مگر تاہم فی الحقیقت بڑی رعایت راجہ صاحب نے کی تھی

بتاریخ ۱۹ ماہ اگست ایک میم صاحب یعنی الیسن صاحب کی میم کیمپ مین روبرو سے شہر دہلی کے آئے اونکے ہمراہ ایک غازی باشندہ مقام سوات تھا گو شہر سے دو غازی اونکے ساتھ چلے تھے اونمین سے ایک تو مفسدونکے ہاتھ گرفتار ہو گیا اور دوسرا ساتھ پونہچا الیسن صاحب کی میم بہیئت و بلباس طفل افغان فراری ہوئین تھین اور میم صاحبہ دہلی مین شروع فساد ایام سے یعنی تین مہینے سے زیادہ سے قید مین تھین اونکا ایک بچہ اونکی گود مین گولی سے جان بحق ہوا تھا اور دوسری گولی میم صاحبہ کو بھی لگی تھی بعد زخمی ہونیکے دونو غازیان مذکورہ بالا نے اونکی حفاظت کی تھی

ایک شب پیشتر میم صاحبہ کے شامل کیمپ ہونے سے وہ کسی تدبیر سے اجمیری دروازہ کے باہر نکلکر گھاس مین شب بھر پوشیدہ رہین وقت صبح اونہون نے ایک کو غازیونمین سے بھیجا کہ جا کر دیکھے کہ فوج انگریزان سبزی منڈی مین ہین یا نہین وہ دیکھ گیا اور سب حال میم صاحبہ سے اوسنے واپس آکر بیان کیا تمام حال استماع کر کے میم صاحبہ وہان سے روانہ ہوئین اور جتنا تیز قدم چل سکین قدم زن ہوئین سکتریان دشمن نے ایک غازی کو تو گولی سے مار دیا اور میم صاحبہ اور غازی باقیماندہ کے

تعاقب مین بہی چلے مگر جب ہماری گولی کے ٹپے پر پونہچے تو مفسدین تعاقب کنندگان نے وہانسے آگے قدم نرکہا اور میم صاحبہ معہ غازی مذکور کے بمقام سبزی منڈی پونہچی میم صاحبہ نے زانو پر گرکر سجدۂ شکر بدرگاہ پروردگار ادا کیا

میم صاحبہ عجب ذلیل وخستہ حال تہین اور اکثر ہمارے سپاہیون نے اونکے حال زار کو دیکھکر بے اختیار رو دیا دستکے کوسے پر ایک جرخم تہا اور اونکا انگشت بالکل گہس گیا تہا کیونکہ قید مین اونکی انگوٹہے رسی سے باندہ کر اونکو ایک جگہ باندہ رکہا تہا ہمارے سپاہیون نے اونکی تواضعات گرسنگی کری کوئی پانی لایا اور کوئی رم شراب کوئی روٹی لایا اور کوئی گوشت مگر میم صاحبہ نے بباعث ضعف بدنی کچہ نہ کہایا اور نہ پیا تہوڑے عرصے تک اکثر سپاہی اونکے گرد رہے اور اکثر سوالات کرتے رہے یہان تک کہ اونکو دق کر دیا مگر میم صاحبہ نے سب کا جواب مجمل طور پر دیا آخرکار کپتان بیلی صاحب وارد ہوئے اور ایک ڈولی منگوا کر میم صاحبہ کو اوسمین سوار کیا اور بحفاظت پہرہ اونکو کیمپ مین روانہ کیا وہان اونکو ایک خیمہ علیحدہ ملا اور جتنی چیزین ضروریات کی تہین سب مہیا ہوئین بروقت فرار ہونیکے شہر سے اونکے پاس ایک پورانا میلا کپڑا تہا جو اونہون نے اپنے جسم کے گرد لپیٹ رکہا تہا اور ایک ٹکڑا اور تہا جو اونکے سر پر لپٹا ہوا تہا اونکے ہاتہون دستانے نہ تہے اور پیرونمین پورانا ہندوستانی جوتا تہا درحقیقت وہ اس سے زیادہ بُری حالت مین نہین ہوسکتین تہین جسمین وہ آپ تہین

جیمس مورلی صاحب جو بسبب خدمت اور استعانت ایک ادنی ملازم کے جو ہندوستانی تہا جان بسلامت لیگیے تہے اسطرح اپنا حال فرار جس سے بڑا تعجب پیدا ہوتا ہے بیان کرتے ہین

مین اور میرا دوست ولیم کلارک صاحب دونو ایک مکان دومنزلہ واقع بازار کشمیری دروازہ مین رہتے تہے ہم دونو کی شادی بہی ہوگیی تہی اور میرے تین بچے بہی تہے اور کلارک صاحب کا ایک لیکن کلارک صاحب کی میم کو قریب ہی ایک اور ہونے والا تہا تاریخ ۱۱ ماہ مئی قریب نواخت نو گہنٹے کے مین علیارہ دفتر جانیکو تہا کہ ایک بڑا شور بازار مین ہوا اُس مین ایک میرا نوکر آیا اور اوسنے کہا کہ چند رجمنٹ اپنے ولایتی افسرونکو قتل کرکے میرٹہ سے یہان شہر مین آگئی ہین ہماری کچہ سمجہ مین نہ آیا کہ کیا کرنا چاہیے اور مین نے اپنی بگی واپس بہیجدی ہم دو یا تین گہنٹے مکان پر اور بہی تہرے ایک اور نوکر نے آکر کہا کہ بدمعاشان شہر جمع ہوکر انگریزونکو مارتے ہین یہ سنکر میری بی بی اور لڑکون نے رونا شروع کیا کچہ نوکر ہمارے دروازے پر جاکر کہڑے ہوئے اور ایک نے اونمین سے کہا کہ چلو میرے مکان مین پوشیدہ چہپ ہو مگر میرا ارادہ یہ تہا کہ باہر جاکر دیکہون تو کیا ہو رہا ہے پس ایک موٹی چوبدستی ہاتہ مین لیکر مین گلی مین گیا مگر وہان کوئی نظر نہ پڑا مین اور آگے بڑہا وہان تک بہی کوئی نہ تہا آخر اوس گلی کو طے کرکے دوسرے کوچے مین گیا جو بجانب راست تہا اوسمین بہی کوئی آدمی موجود نہ تہا صرف ایک معمر آدمی ایک دوکان کے دروازے پر بیٹہا تہا مین تہوڑی دیر بانب شہر الٹو بجانب راست ایک انبوہ آدمیونکا نظر آیا مگر سب مجہسے بہت دور تہے اور سواے غل و شور کے اور کچہ سمجہ مین نہ آتا تہا بخیال اسکے کہ وہ میرے مکان پر آوینگے مین وہان ہی تہوڑی دیر کہڑا رہا اور اونکو دیکہتا رہا آخرکار مین نے ایک شور پشت کی جانب سے سُنا اور پیچہے پہر کر جو دیکہا تو ایک گروہ آدمیونکا میرے دروازے کے اندر جاتا تہا اونہون نے سب مجہے باہر کوچے مین دیکہکر چند آدمیونکو میری طرف روانہ کیا یہ حال دیکہکر مین فوراً دوسری گلی مین بجانب چپ گیا جہانسے ایک رستہ میرے مکان کیطرف

بھی جاتا تھا گر گئے چلکر کہا کر اوس راستے مین ایک دروازے پر چند عورات اور ایک یا دو آدمی کھڑے تھے مگر اونھون نے مجھے دیکھکر کچھہ نہ کہا وہانسے بھی مین آگے کو بھاگا تھوڑی دور آگے گیا تھا کہ دو آدمی ایک اور گلی مین سے بھاگتے ہوئے نکلے اور میری طرف کو یہ کہتے ہوئے آئے کہ مار فرنگی کو اونمین سے ایک کے ہاتھ مین تلوار تھی اور دوسرے کے لاٹھی جب وہ نزدیک آئے تو مین بھی ٹھہرا اور مین نے ایک ایسا سونٹا اوس تلوار والے آدمی کے سر مارا کہ وہ زمین پر گر گیا دوسرے نے لاٹھی میرے سر پر ماری مگر مین نے سر بچا لیا اور لاٹھی میرے شانہ کو چھوتی ہوئی چلی گئی مین نے اپنی لاٹھی جو پھر آئی تو اوسکے زانو پر اس زور سے لگی کہ وہ چیخ کر زمین پر بیٹھ گیا اس عرصہ مین لوگ وہان جمع ہونے لگے اور مین وہانسے بھی آگے کو روان ہو کر ایک نجار کی دوکان پر پہونچا وہان گاڑیان بہت سی کھڑی تھین اور ایک چھت گاڑی کا شکستہ زمین پر ترچھا پڑا تھا اوسمین جگہ میرے لائق کافی تھی اور مین اوسمین گھس بیٹھا اس عرصہ مین مین نے سُنا کہ چار پانچ آدمی یہ کہتے ہوئے اودہر سے گذرے کہ ادہر ہی کو گیا مین مارے خوف کے دم بھر اچھی طرح نہین لیتا تھا تھوڑے عرصہ بعد اونکے جانیکے پھر وہان کچھہ نہ تھا اور کوئی آدمی اودہر سے نہین گذرا اب مجھے خیال اپنے عیال و اطفال کا اور کلارک صاحب اور اونکی بی بی اور بچونکا آیا مین نے اپنے دلمین کہا کیا وہ سب قتل ہوئے اور اس خیال کے آتے ہی مینے ارادہ کیا کہ جو ہو سو ہو اونکے پاس تک یعنی گھر مین جانا چاہیے اور اس خیال نے مجھے مثل دیوانہ بنا دیا ان ہی توہمات مین تھا کہ دوبارہ اوس رستہ پر شور و غل پیدا ہوا ایک انبوہ کثیر غل و شور مچاتا ہوا اودہر سے گذرا اور وہ لوگ انگریزونکو گالیان دیتے جاتے تھے اس اثنا مین دو تین عورات گھر سے باہر نکلکر نزدیک اوس چھت کے آ کھڑی ہوئین اور ایک بچہ اونکے ساتھ تھا وہ اوسکے نیچے جھانکنے لگا تب اونہون نے اونکو کوٹھے پر سے کہا کہ اندر آ کر دروازہ بند کر لو مین وہان ایک عرصہ تک چھپا رہا کیونکہ یہ بازار بہت چلتا تھا اور مین نے سوچا کہ اسمین ہر جگہ آدمی ملینگے بعد ازین دوبارہ مجھے خیال اپنے عیال و اطفال کا آیا اور اب مین نے یہ کہا کہ کچھہ ہی ہو اب تو ضرور گھر جانا چاہیے یہ کہکر مین باہر آیا اور ذرا کھڑا ہی ہوا تھا کہ ایک عورت نے پکارا کہ کون ہے مگر مین نے کچھہ جواب نہ دیا اور مین وہانسے روانہ ہوا یہ گلی وسط شہر مین واقع نہ تھی بلکہ قریب فصیل شہر کے تھی اور اوسمین بقال و بنیے وغیرہ نہین رہتے تھے مگر بابو بنگالی رہتے تھے تمام بدمعاش اب شہر کو لوٹنے گئے ہوئے تھے مین اس رستہ مین صرف ایک یا دو آدمیونسے ملا اور وہ مجھے جانتے تھے اونہون نے کہا کہ اپنے تئین بچاؤ آخر الامر مین اپنے مکان کی پشت تک جہان ایک باغ واقع تھا پونہچا اور ایک کھڑکی مین سے اندر گیا اب قریب چار بجے کا وقت تھا کیونکہ تمام دن مین اوس چھت کے نیچے رہا تھا مین نے وہان ہی توپون کی آوازین سُنین تھین اور ایک بڑا زلزلہ سا بھی آیا تھا جو بعد ازان معلوم ہوا تھا کہ باعث میگزین کے اوڑنے کا تھا جیسا پیشتر ذکر ہو چکا ہے مین اپنے باغ کے اندر آیا اور ہر شئے کو مثال مردہ خاموش پایا اور جب مین مکان کے نزدیک پونہچا تو گرد اوسکے کرسیان اور گلاس اور رکابیان شکستہ اور کتب وغیرہ افتادہ تھین اور چند دست بقچہ پوشاک کے جل رہے تھے مین اول ادہر گیا جدہر نوکر وغیرہ رہتے تھے مگر اوسمین کوئی آدمی نظر نہ آیا مگر گاڑیخانے کی جانب سے کچھہ ایسی آواز سی آئی جیسے کوئی روتا ہو وہان جو مین گیا تو دیکھا کہ ہمارا قدیم دھوبی جسنے بیس برس میرے والد کی خدمت کی تھی پڑا تھا مین نے اوسکا نام لیکر آواز دی تب اوسنے آنکھ کھولی اور مجھے دیکھکر رو رو کر کہنے لگا اے صاحب اونہون نے اون سب کو قتل کیا اونہون نے اون سب کو مار ڈالا ایک

سنتے ہی مجہپر حالت غشی طاری ہوئی اور مین بیٹہ گیا دہوبی سے مین نے کچہہ پانی پینے کو مانگا اوسنے اپنے گہر سے مجہے لا دیا بعد پانی پینے کے مین نے اوس سے پوچہا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا اول تو وہ خوب رویا بعد ازان اوسنے کہا کہ اے صاحب جب تم چلے گیے تو دونو میم صاحب اور بچے یکجا مخوف بیٹہ رہے کیونکہ گلی اور کوچے مین شور بہت ہوتا تہا اور آوازین بندوق کی ہوتی تہین یہ حال دیکہکر کلارک صاحب نے اپنی بندوق شکاری نکالی اور اوسکو بہرا مین نے اونسے پوچہا کہ اگر کہو تو دروازہ بند کرلون اونہون نے بجواب کہا نہین ہمکو کچہہ اندیشہ نہین ہے اسکے بعد ایک انبوہ کثیر لاٹہیان اور تلوارین اور برچہیان لیے ہوئے اندر حاطے کے آئے کلارک صاحب زینہ پر کہڑے ہوئے اور اونہون نے اونسے پوچہا کہ تم کیون آئے ہو اور کیا چاہتے ہو اون آدمیون نے اونکو سواے دشنام کے اور کچہہ جواب سوال کا نہ دیا اور کہا کہ ہم ہر ایک فرنگی کو مارینگے صاحب یہ سنکر اندر چلے گیے اور دروازہ بند کیا اونکے پیچہے وہ سب آدمی بہی اندر گہس گیے تو ہم سب بہاگ گیے صرف مین یہان رہا جب وہ سب اندر گہس آئے تو کلارک صاحب نے کہا یہ سب چیز موجود ہے لیجاؤ مگر ہمکو نہ مارو اونہون نے تب صاحب کو دشنام دیکے اور اونکی میم کی طرف دیکہکر کہا کہ یہ تمہاری میم ہے اور خوب ہنسے اب اونہون نے سب اسباب کو توڑنا اور لوٹنا شروع کیا ہماری میم صاحب نے تینون بچونکو لیکے غسل خانے مین جاکر دروازہ بند کر لیا تہا کلارک صاحب آکر میرے پیچہے بندوق لیکر کہڑے ہوگیے جب اونہون نے بندوق دیکہی تو کہا کہ یہ ہمکو دیدو اور ایک شخص اونمین سے صاحب کے پاس گیا اور اونکے شانے سے کو چہوڑکر کچہہ کچہہ فحش بکنے لگا کلارک صاحب یہ دیکہکر چلائے کہ اوس پر اور اوسکو گولی سے مار دیا اور دوسرے کو دوسری گولی سے زخمی کرکے بندوق کی نال سے اونکو مارنے لگے یہ دیکہکر مین نے جانا کہ اب یہ لوگ سبکو مار ڈالینگے اور مین بہاگ کر غسلخانے کی طرف گیا کہ میم صاحب کو نکال لیجاؤن مگر وہان بہی بہت آدمی موجود تہے اونہون نے مجہے مارا اور کہا کہ یہانسے بہاگ جا نہین تو ہم تجکو بہی مار ڈالینگے مین ناچار باغ مین جاکر ایک درخت کی اوٹ مین جا بیٹہا وہانسے اول مین نے بڑا شور و غل سنا بعد ازان دیکہا کہ وہ لوگ اسباب نکال کر چارونطرف پہینک پہینک کر توڑتے تہے اور دروازے کے شیشے بہی توڑ ڈالے بعد ازین اونہون نے کہا کہ اب چلو لوٹین اور وہ سب یہانسے چلے گیے یہ سنکر مجکو تہوڑی دیر تو سُن کا عالم رہا پہر مین نے اوٹہکر دہوبی سے کہا کہ چلو اندر چلین اور مکان مین جاکر باہر کے کمرے مین دیکہا کہ اکثر چیزین ٹوٹی پڑی ہین میزونکو کلہاڑیونسے توڑا تہا اور سب چیزین فرش پر بکہری پڑی تہین جام اور جیلیے کے ڈہیر لگے ہوئے تہے بسکٹ تمام پہیلے پڑے تہے اور بوتلین براندی وغیرہ شراب کی جو ٹوٹ گئین تہین تو اونکی بو تمام مین پہیلی ہوئی تہی

یہ ذرا ذرا حال میرے دل پر نقش ہے وہ اندیشہ جو بدتر دیکہنے کا ہر اک شخص کو ایسے موقع پر ہوتا ہے اوسی اندیشے سے مین اسی کمرے مین بہت دیر تک رہا اور ایدہر اودہر دیکہتا رہا آخر کار دلکو مضبوط کرکے دوسرے کمرے مین گیا وہان جو حال ہوا تہا اوسکے دیکہنے کو فی الحقیقت دل بہت مضبوط کرنا چاہیے تہا وہان جاتے ہی سامنے جو نظر پڑے تو کلارک صاحب کا منا ہوا ایک میخ سے لگا ہوا نظر آیا اوسکا سر نیچے لٹکتا تہا اور اوس سے جو سے خون دیوار پر جاری تہی اور نیچے اوسکے ایک چشمہ خون کا بہتا تہا افسوس کہ یہ قتل اونہون نے ماں کے سامنے کیا ہوگا یہ دیکہکر مین نے اپنی آنکہین بند کر لین اور لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا جب دوبارہ مین نے چشم وا کین تو اوس سے زیادہ نا دیدنی دیکہنا پڑا یعنی کلارک صاحب اور اونکی میم دونو پہلو بہ پہلو میرے

پڑے تھے یہ حال مجھسے بیان نہین ہوسکتا اور مین بیان نکرونگا کیونکہ مین سابق ذکر کرچکا ہون کہ کلارک صاحب کی میم کو قریب ولادت ہونی والی تھی

مین چیخنے کی آواز سنکر تیسرے کمرے مین گیا اور وہان دیکھا کہ دہوبی مذکور ہاتہ ملکر رو رہا ہے وہ دروازہ غسلخانے پر کہڑا تہا مین دوڑکر دروازے تک گیا مگر غسلخانے مین نجا سکا کیونکہ وہان وہ حال تہا کہ دشمن کو بہی دیکھنا نصیب نہو مجھسے تو اسکا خیال بہی نہین ہوسکتا کہ مین مثال میم صاحبہ کلارک صاحب اپنی میم کو دیکھون مین وہان بیحواس ہوکر دونو ہاتہ زانو پر رکھکر بیٹھ گیا مجھے اوسوقت رونا بہی نہ آیا اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک پہاڑ میرے دل پر قائم ہے جو اشک کو آنکھونسے آنے نہین دیتا مجھے معلوم نہین کہ کتنے دیر مین وہان ٹہیرا آخرش دہوبی نے آکر کہا کہ ادہر آدمی آتے جاتے ہین اور اب یہان رہنا مناسب وقت نہین اور وہی مجھے اوٹہاکر اپنے گہر مین لیگیا اب قریب شام کا وقت تہا اور تاریکی ہونے لگی تہی گمان مین آیا کہ اب ہمارے نوکر واپس اپنے اپنے گہر مین آوینگے مگر مجھے کسیکا اعتبار نرہا تہا دہوبی نے مجھسے کہا کہ آج رات کو مین تمکو اپنے بہائی کے گہر لیجاؤنگا جو دوسری طرف شہر مین رہتا ہے اور ایسی تجویز کرونگا کہ تم بہی کسیطرح شہر سے باہر پونہچو پہر تم ہم کرنال چلینگے مین اوسکے گہر کے اندر جاکر لیٹ رہا اور وہ باہر مکان کے ٹہیرا رہا تہوڑا عرصہ بہی نہین گذرا تہا کہ ایک گروہ بدمعاشونکا احاطے کے اندر آیا وہ خوب ہنسے اور چلائے بعد ازان ایک کہڑکی کی راہ سے جو متصل اس مکان کے تہی باہر چلے گیے مین نے خود سنا کہ ایک نے اونمین سے یہ کہا کہ کیا تماشا ہے اب میرے نوکر بہی واپس آئے اور آپسمین فخر کر واقعہ مذکورہ بالا کا کرنے لگے اور مجھے اسکی نہایت خوشی ہے کہ اونہون نے مجھے بہی مقتول نہین تصور کیا ایک نے اونمین سے کہا کہ میم صاحب اور بچونکا مارنا نہایت قبیح امر ہوا اب روزگار کہان ملیگا مگر دوسرے نے اوسے فوراً جواب دیا کہ وہ لوگ کافر تہے اب شاہ دہلی ہر ایک کی پرورش کرینگے بعد از نصف شب کے مین باہستگی باغ مین گیا اور دہوبن کی کرتی پہن کر اور چادر اوڑہکر باہر نکلا اور مقام مقررہ پر پونہچکر دہوبی سے ملا وہ مجھے ساتہ لیکر اپنے بہائی کے گہر گیا ہر جگہ راستے مین نہایت کہلبلی مچ رہی تہی اور ہر جانب بنگلون مین ایک تیز شعلہ نمودار تہا اور باہر فصیل کے بندوقین چل رہین تہین جب ہم قریب اوسکے بہائی کے مکان کے پونہچے تو دہوبی نے کہا کہ تم چپ چاپ ایک گوشہ مین ٹہیرو مین اندر جاکر دیکہون کہ کون کون ہین یہ امر میرے واسطے باعث خوش طالعی ہوا کیونکہ بعد ازان معلوم ہوا کہ دہوبی کا بہائی بہت خوش تہا کہ اب ہمارے سب کپڑے اوسکے پاس رہینگے اور وہ ہرگز ہمارے بچانیکی تجویز نکرتا بلکہ ہمارے قتل پر آمادہ تہا مین اوس گوشہ مین بہت دیر تک ٹہرا رہا اور آدمی اکثر اودہر آتے جاتے تہے اگر اونکو ذرا بہی معلوم ہوتا کہ ایک فرنگی اونکے قریب موجود ہے تو خدا جانے کیا ذلتین اوٹہانی پڑتین مین تمامی عمر شہر مین رہا ہون مگر تاہم مجھے خوف تہا کہ کوئی اون وارد وصادر مین سے مجھسے ہمکلام نہو اور میری چادر کے بے ترکیب اوڑہنے سے مجھے شناخت نکرلین اس ششوپنج مین مین تہوڑی دیر ٹہیرا رہا اب صبح ہونے لگی اور اس خیال سے کہ اب روز روشن ہوگا تو سب دیکھینگے اور پردہ کہل جاویگا اور زیادہ اندیشہ دلمین پیدا ہوا لیکن آخرکار دہوبی نکلا اوسکے آگے آگے ایک گدہا کپڑونکا لدا ہوا تہا وہ میری طرف نہ آیا بلکہ سامنے کو دوسری کوچہ مین چلا یہ دیکہکر مجھے افسوس ہوا کہ دیکہو یہی مجھے چہوڑ کر جاتا ہے خیر جو میری قسمت مین ہوگا وہ ہوگا لیکن جب اوسکی خدمتگذاری اور ایمانداری کا

خیال آیا تو دل نے کہا کہ یہ اسواسطے ادہر نہین آیا کہ اوسکو میری جانب خیال نہوا اسی سبب مین اوسوقت وہان بیٹھا رہا جبتک دہوبی تہوڑی دور چلا گیا بعدازان مین اوٹھا اور اوسکے پیچھے ہو لیا وہ آگے آگے جاتا تہا اور مین کچھ فاصلے پر پیچھے پیچھے تہا جب تک اوس کوچہ سے نکلے باہر ہوئے جسمین اوسکا بہائی رہتا تہا بعدازان اوسنے ٹھہر کر مجھے اشارا کیا مین اوسکے پاس گیا تب اوسنے کہا کہ اوسکا بہائی سب بے ایمان ہے وہ کبھی تمکو نہ بچاتا اور مین اس بہانے سے اب نکل آیا ہون کہ ایسے وقت شہر مین رہنا مناسب نہین جب اسطرحکا فساد برپا ہوا اور مین اپنے گانو جاونگا یہان نرہونگا ہم دونو دروازہ شہر کے باہر نکلے اور کسینے ہمکو نہ روکا ہم براہ سڑک قریب تین میل کے گیے تہے کہ دہوبی نے یہ صلاح دی کہ اب کرنال جانا مناسب ہے کرنال کا رستہ وہانسے دور تہا اور ہمکو قریب سارے شہر کا چکر کرکے وہان پونہچنا تہا الغرض ہم اودہر کو روانہ ہوئے اوس راستہ مین اکثر آدمی وارد و صادر ملے مگر کسینے ہم سے کچھ نہ کہا ہم آہستہ آہستہ روان تہے اور قریب شام کے کرنال کے راستے پر پونہچے یہان اور ہی معاملہ تہا یہان جو لوگ جاتے آتے تہے اونکے تلاشی لیجاتے تہے کچھ مال لوٹ کا نہ لیجاتے ہون ایک گروہ مفسدین نے ہمکو گہیرا اور کہا کہ یہ بوڑہا آدمی بڑا ہوشیار ہے مال لیے جاتا ہے دہوبی نے بے تامل اوس سے کہا کہ میرا بوجہ دیکہلو جب اونہون نے اوسکو دیکہا اور اوسمین کچھ نہ پایا ہمکو چہوڑ دیا مین نے اب دہوبی سے کہا کہ آیندہ اگر کوئی گروہ مفسدان سے ملے تو اول ہی کہنا چاہیے کہ جاؤ فرنگیونکو لوٹو اور یہ واقعہ جو ہوا ہے اوسکا ذکر ہنسی اور مذاق سے کرنا چاہیے اور اوسنے آیندہ ایسا ہی کیا جسکے سبب کسینے ہمپر پہر کچھ شبہ نکیا دوسرے روز ہم بہت صبح یعنی تہوڑے عرصہ بعد نصف شب کے روانہ ہوئے اور تاریکی شب مین مین بیل پر سوار ہوکر منزل طے کرتا تہا روز سوم ہم ایک چہوٹے سے شوالہ ہندوان کے نزدیک ٹھہرے ہم ایک پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھے اور ایک گوشائین آکر تالاب پر جو بڑا متصل تہا ٹھہرا دہوبی کچھ کہانا لانے گیا اور مین ہان ہوا سے سرد چل رہی تہی سو گیا جب دہوبی کہانا لیکر آیا تو اوسنے مجھے جگایا اور اوس گوشائین نے کہا کہ مین جانتا ہون یہ فرنگی ہے ہمنے یہ سنکر اوسکی خوش آمد کی اور کہا کہ ہمپر رحم کرو گوشائین نے کہا جاؤ مین کسیکو تکلیف نہین دیتا ہون اب مین ان پارچہ زنانہ سے تنگ آیا تہا اور درحقیقت مجھے شرم بہی زنانہ بہیس سے آتی تہی اور مین نے یہ خیال بہی کیا کہ دہلی سے اتنے فاصلے پر اب کون تکلیف دیگا ان خیالات سے مین نے تبدیل لباس کیا یعنی پارچہ زنانہ چہوڑ کر لباس مردانہ مثل گنواران پہن لیا اکثر گانو والے ہمکو طعنہ اور دشنام دیتے تہے اور ہماری ہنسی اوڑاتے تہے مگر کسینے ہمکو تکلیف جسمانی نہین دی راستے مین مینے دیکہا کہ ایک انگریزن کی لاش قیمہ کی ہوئی میدان مین پڑی ہے اور جب مین نے دیکہا کہ ایک گدہ بولتا ہوا اوسکی طرف دوڑ کر جاتا ہے مجھے نہایت رنج ہوا اوسکے پاس لاش ایک انگریز کی نظر پڑی جو بظاہر قریب سولہ برس کے سن کا تہا اوسکے معائنہ سے معلوم ہوتا تہا کہ اوسکو لاٹہیونسے مارا تہا مین نے اوسکو وہان دفن کیا مگر قبر اوسکی برائے نام تہی یعنی تہوڑی سی ریگ ادہر اودہر سرکا کر اوسکی لاش وہان رکہکر وہی ریگ پہر اوسپر ڈال کر اوسکو دبا دیا تہا افسوس صد افسوس راستہ مین مین نے سنا کہ چند صاحب لوگ آگے جاتے ہین اور چاہا کہ اونسے جا ملون مگر اونکے پاس تک پونہچ نہ سکا قبل ازاس فساد کے میری ٹانگ مین درد تہا اور اب جو گرمی اور مٹی مین چلنا پڑا تو وہ اور زیادہ ہو گیا تہا اکثر مجھسے چلا نہ جاتا تہا تو مین پیر گہسیٹ کر رکہتا تہا مگر چلنا ضرور تہا اگر ایسا موقع نہوتا تو کبہی مین ایسی تکلیف گوارا نکرتا مگر خیال حفاظت جان ایسا قوی ہوتا ہے کہ کوئی امر سخت اور تکلیف دہ

مگر اوسکے آگے وہ ضعفی اور تکلیف کچہ معلوم نہین ہوتی اور انسان اوسکے واسطے سب کچہ گوارا کرتا ہی

بست و ششم بعد روانگی مقام دہلی سے مین کرنال مین پونہچا وہان مجہے ایک نیک سمیرٹن ملا اور چونکہ اندیشہ و فکر و خطرہ جان اب رفع ہوگیا کچہ مجہے ہوش آنے لگا اور جب ہوش آیا تو بیماری بخار نے منہہ دکہایا نوبت لب بام پونہچی اب مجہے کچہ کچہ افاقہ ہونا شروع ہوا ہے فقط

اب غور اور خیال کرنیکا مقام ہے کہ زمانہ سلف سے اتبک جتنے فساد اور واقعہ گذرے ہین کب ایسا ہوا ہے کہ بچہ غیر رسیدہ رحم مادر سے نکالا گیا ہو کب بچہ ہاے انگریزان جلاتے ہوئے اور تڑپتے ہوئے تلوارونکی نوک پر فخریہ اوٹہا کر بازار و گلیون مین پہرائے گئے تہے کب عورات انگریزان چاندنی چوک دہلی مین روبروے ہزارہا آدمیونکے برہنہ اور بصد ذلت و خواری بیگناہ قتل کی گئین تہین کب عورات انگریزان تختون پر زندہ میخ ماری گئین تہین یا زندہ جلائی گئین تہین تمام ان قبیح اور ناشایستہ حرکات و ظلم و تعدی سے نیک سیرتی اور نیک کرداری ہندوستانیونکی ظاہر ہوتی ہے القصہ تمامی مفرورین دہلی کسی نہ کسی طرحکی حفاظت تلطف آمیز یا سوے مہمان نوازیکا بیان کرسکتے ہین ایک فقیر بتاریخ ۱۲ ماہ مئی میرٹہ مین آیا ایک بچہ انگریزکا اوسکے پاس تہا جو اوسنے دریاے جمن مین سے ڈوبتا ہوا نکالا تہا میرٹہ آتے تک راستے مین کئی جگہ اوسکو باعث اوس بچہ کے مار پڑی اور تکالیف ہوئین مگر اوسنے اوسکو بچایا اور ہزار طور سے اپنے ہی پاس رکہا میرٹہ مین آکر جب حکام کو حوالے کیا تو اوسکو روپیہ بالعوض حفاظت کے دینے لگے اوسنے انکار کیا کہ مین نہ لونگا مگر یہ درخواست کی کہ ایک چاہ اوسکے نام سے کندہ کروادو جسکے سبب یہ امر یادگار رہے گا

حالات معرکہ دہلی مفصلہ ہین جو باخر کتاب ہذا ثبت ہوا ہے تحریر کیا گیا اسواسطے مکرر اس مقام پر لکہنا تحصیل حاصل متصور ہوا

کانپور

تمام واقعات قتل بلکہ اوسکو ذبح کہنا چاہیے جو پچہلے ہنگامہ مین اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہین جو قتل کانپور مین نانا بٹہور والے نے کیا سب سے زیادہ نادیدنی تہا ساٹہ سو پچاس نفری مین سے جو ایک مہینا پیشتر خوب مضبوط اور جوان تہے صرف دو چار آدمی یہ قصہ پرغصہ کہنے کو باقی رہے ہے لفٹننٹ ڈلافوسی صاحب اور لفٹننٹ طامس صاحب ۵۳ رجمنٹ کے اور انساین برون صاحب ۵۶ رجمنٹ اور دو سپاہی صرف اس قتل عام سے جان بسلامت لے گئے تہے تین مرد اور چار عورتین اور بہی سنا ہے کہ بحکر الہ آباد پونہچین تہین مگر اونکا نام سُننے مین نہین آیا یہ لوگ اوس قتل سے بچ رہے تہے جو دریا پر ہوا تہا اور کانپور مین اوسوقت تک مخفی رہے ہے جب تک جنرل ہیولک صاحب کی فوج مقام مذکور مین پونہچی

یہان کچہ بیان نانا مذکورکا کرنا چاہیے یہ نانا مشہور بنام نانا دہوند دہتیہ وہ شخص ہے جسکو باجی راو پیشواے معزول پونا والے نے اپنا لڑکا بنایا تہا پیشواے مذکور سرکار کا پنشن خوار تہا اور بماہ دسمبر ۱۸۵۱ء مرگیا پیشواے مرحوم کی پنشن تعدادی آٹہ لاکہہ روپیہ سالواری نانا کو نہین ملی اور یہی شاید باعث اوسکے انحراف کا اوسوقت مین ہوا ہو مگر قبل ازین یہ شخص بہت مانوس انگریزونسے معلوم ہوتا تہا اور اکثر اونسے بتواضع پیش آتا تہا یہ شخص بٹہور مین جو دس میل بجانب غرب کانپور کے واقع ہے بود و باش رکہتا تہا اور اس ضلع مین پیشواے مرحوم کی جائداد پر قابض اور متصرف تہا اس شخص کو سرکار نے اجازت پانسو سوار و پیادہ اور تین ضرب توپ کی دے رکہی تہی

اور یہ فوج درحقیقت حکومت سرکاری سے خارج تھی نانا کو کل اختیار اس فوج کا تھا فقط

اب پھر کانپور کا حال شروع ہوا کانپور مقام چھاؤنی افواج اور بڑا وسیع مقام قریب پانچ میل طول مین بجانب راست دریاے گنگ کے واقع ہے اور اگرچہ سابق مین یہان فوج گورہ بہت رہتی تھی مگر اب بہت کم ہوگئی تھی ہنگام فساد فوج گورہ معہ کمک جو اونکو بھیجی تھی حسب تفصیل ذیل تھی ایک کمپنی توپخانہ کی مع ۶۱ نفر سپاہی اور چھ ضرب توپ فوج پیادہ ساٹھ نفر ۸۴ رجمنٹ شاہی اور ستر نفر ۳۲ رجمنٹ شاہی کے معہ بیمار و بیکار اور ۱۵ نفر اول مدراس فیوزلیر کی اور فوج ہندوستانی مین سے دوم رجمنٹ سواران غیر آئین اور اول و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ پیادگان اور گولنداز متعلقہ باڑی کے تھے اور جنرل سر ہیو ویلر صاحب کمانیر اس فوج کے تھے ماسوا گورہ مذکورہ بالا عیسائی اور ولایت زا انگریز اس چھاؤنی مین بکثرت رہتے تھے اکثر اونمین کے متعلق بدفاتر ملکی و سڑک آہنی و نہر وغیرہ کی تھی اور میم تمام سپاہیان گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی جو لکھنؤ مین مقیم تھے رہتی تھین بہر بین لحاظ اسمین شک نہین کہ یک نفری عیسائیونکی یعنی باشندگان یورپ کے سب مرد و زن و بچہ سات سو پچاس سے کم نہو گی

خبر فساد میرٹھ و دہلی اس مقام مین بتاریخ ۱۴ ماہ مئی کو پونہچی اور اگرچہ بے اعتباری جو کم و زیادہ حاطہ بنگالہ مین ہوگئی تھی کانپور مین بھی معلوم ہوتی تھی خصوصاً منجانب توپخانہ و اول رجمنٹ ہندوستانی جو سالہا سال سے یکجا رہتے تھے اور اونکے ارادہ فاسد برملا معلوم ہوتے تھے مگر کوئی تدبیر اونکی انسداد کی سواے اسکے عمل مین نہ آئی کہ توپخانہ بارک گورہ مین بھیجا گیا تھا اور اوسکے لیجانے کی وجہ بھی یہ ہوئی کہ بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور وقت شب چھاؤنی ہندوستان مین آگ لگی آگ کے خوف سے توپخانے کو وہان بھیجدیا تھا اب میم لوگ اور سوداگر چھاؤنی بھی آکر بارکونمین پناہ گیر ہوئے ایک کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی لکھنؤ سے وارد ہوئی اور سب افسرونکو حکم ہوا کہ اپنی اپنی رجمنٹ کی چھاؤنیونمین شب باش ہوا کرین زیادہ تر سبب اندیشے کا کانپور مین یہ ہوا تھا کہ ایک خبر تمام شہر مین مشہور ہوگئی تھی کہ بتاریخ ۲۳ ماہ مئی وہ کارتوس تقسیم ہونگے جنکی اتنی شہرت ہے اور یہ بھی مشہور ہوگیا تھا کہ توپخانے والون نے صاف کہدیا ہے کہ ہم بخلاف اونکے جو کارتوس مذکور لینے مین انکار کرینگے اپنی توپین سر نکرینگے اس سبب سے زیادہ تر اندیشہ لوگون مین غالب تھا یہانتک کہ بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور کہ روز مبارک سالگرہ ملکہ معظمہ بھی سلامی معمولی بھی فیر کرنی مناسب تصور نہوئی

نانا بٹھور والے نے ظاہر کیا کہ درصورت فساد مین نگہبانی خزانہ کرونگا اور اسلیے صاحب کلکٹر بہادر کی صلاح سے بتاریخ ۲۶ ماہ مئی اوسنے دو توپین اور دو سو نجیب لاکر خزانے پر تعینات کیے گو وہان ایک کمپنی ۵۳ رجمنٹ ہندوستانی کا بھی گارد موجود رہا دوم رسالہ اودھ زیر حکم لفٹنٹ باربر صاحب متعلقہ ۳۰ رجمنٹ چھاؤنی مین تعینات ہوئے کہ وہان گشت کیا کرین اور جابجا پہرے مقرر کرین

چند روز بعد طرفہ اودھ رسالہ مین بھی کچھ شبہ پایا گیا اسواسطے رسالہ مذکور کو روانہ فتحگڈھ کیا اور اونکی ہمراہی مین کپتان ہیس صاحب متعلقہ ۶۲ رجمنٹ جو سکتر لشکری سرہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودھ تھے اور کپتان کیری صاحب متعلقہ ۱۷ رجمنٹ گیے اور ایک یا دو روز بعد اونکے لفٹنٹ عیش صاحب نصف باتری توپخانہ اسپی لیکر روانہ مقام مذکور کے ہوئے دو چار منزل پونہچکے سواران رسالہ نے فساد شروع کرکے کپتان ہیس صاحب کو قتل کیا چند سکھ جو رجمنٹ مین تھے بطرف کانپور روانہ ہوئے اور راستہ مین سے لفٹنٹ عیش صاحب کی باتری سے مل کر صاحب موصوف کو بھی واپس اپنے ساتھ لائے کپتان کیری صاحب بھی

رسالہ سے بچکر بھاگ نکلے جنرل ویلر صاحب نے سب حال سنکر سکھونکو رخصت کیا مورچال بارکھالی ۳۲ رجمنٹ شاہی کی توپین باندہنی شروع کیے اور ہر ایک انگریز کو حکم ہوا کہ بارکھائی مذکور مین آکر رہا کرین

تاریخ ۲ جون اول کمک جسمین دو کمپنی ۸۴ رجمنٹ شاہی کی اور ۷۰ نفر سپاہی گورہ مدراس فیوزلیر کی بہی پونہچی ایک کمپنی رجمنٹ مذکورۂ بالا کی معہ اوس کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی کے جو چند روز پیشتر آئی تہی روانہ لکہنو کی گئی

تاریخ ۴ جون رسد وغیرہ ایک مہینے کی اور ایک لاکہ روپیہ مورچال مین جمع ہوا لیکن تاہم نو لاکہ روپیہ جو خزانہ مین جمع تہا اور کچہ تدبیر اوسکے لیجانیکی یا سامان جنگ و ذخیرہ وغیرہ جو بکثرت اوڈرڈنیس اور میگزین مین پڑا تہا عمل مین نہ آئی اس واردات کا بیان کرنا اسواسطے بہت ضرور ہے کہ معلوم ہو کہ صرف نانا پر ہی کل اعتماد نہ رکہا گیا تہا بلکہ جو حال کہ گذرتا تہا اوسکا بہی کچہ خیال نکیا گیا تہا عہدہ داران رسالہ دوم و رجمنٹہاے اول و ۵۶ کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چہاونی مین شب باش ہوا کرین

تاریخ ہشتم ماہ مذکور بوقت نواخت دو گہنٹہ صبح فساد شروع ہوا اور رسالہ دوم اور رجمنٹ اول نے اپنی اپنی چہاونی چہوڑ کر باہم فساد شروع کیا مگر اپنے اپنے افسرونکو جو اوائل شروع ہنگامہ سنکر اپنی چہاونی مین آگیے تہے نہ مارا

مفسد اول خزانہ اور میگزین پر گئے جو سول لاین مین بجانب غرب شہر واقعہ تہے اور ان دونو مقامونکو بے مقابلہ گارد متعینہ کے قبضہ حاصل کیا من بعد وہ جیلخانے مین گئے اور سب قیدیونکو رہا کر دیا اور تمام مکانات دفاتر سرکاری کو جلا دیا بعدہ بجانب کلیان پور جو کانپور سے اول منزل بطرف دہلی ہے روانہ ہوئے اور مقام مذکور مین پونہچکر قیام کیا قبل از دوپہر رجمنٹہاے ۵۳ و ۵۶ بہی مقام مذکور مین جاکر شامل اونکے ہوئی

یہ قابو پاکر نانا نے بہت سا خزانہ اپنے قبضے مین کرکے اور مقام مفسدان مین جاکر اونکو ترغیب دی کہ واپس کانپور چلکر تمام مکانات منہدم کرو اور کل افسران سپاہ اور باشندۂ عیسائی انگریزونکو قتل کرو بعد اوسکے دہلی یا لکہنؤ چلینگے اور کچہ سپاہ واسطے قبضے مین رکہنے شہر اور ضلع کے کانپور مین چہوڑ دینگے

بموجب اوسکی صلاح کے کاربند ہوکر اور اپنے تئین اوسکے ماتحت گردانکر اوسی شام کو مفسد واپس کانپور مین آئے اور نانا نے بے تامل جنرل ویلر صاحب کو کہلا بہیجا کہ اب مین تمسے لڑنے آیا ہون

جو لوگ کہ کچہ لائق تہے اونکو دہمکا کر اور ہر ایک شے جو اونکو ملی اوسکو لوٹ کر اور ہر ایک انگریز جو اونکے ہاتہ لگا اوسکو مار کر نانا نے اپنے پیغام کی صداقت اسطرح پر کی کہ دو بڑی توپین اور دو کلان توپین جو وہ میگزین مین لایا تہا سامنے ویلر صاحب کے کیمپ کے قائم کین اور گولہ رانی دس بجے صبح کے تاریخ ۷ جون سے شروع ہوئی

اس مقام پر بدین نظر کہ حال محصورین کا بخوبی ظاہر ہو مختصر بیان اس امر کا بہت ضرور ہے کہ جنرل ویلر صاحب نے کیسی سرا اور بے موقع جگہ پسند کی تہی اور تدابیر اوسکی حفاظت کی کیسی غیر مکتفی تہین

ڈپو ۳۲ رجمنٹ شاہی کا جسمین بیمار اور بیکار آدمی اور عورات اور لڑکے رجمنٹ مذکور کے تہے ایک وسیع میدان مین دو بارکین شرقی کنارہ شہر پر تہین یہ بارکین یکمنزلہ تہین اور فی بارک ایک کمپنی یعنی سو سپاہیونکے رہنے کے لائق تہی ایک اونمین سے سرپوش تہی اور دوسری کہلی ہوئی مگر دونو کے آگے برآمدہ بنا ہوا تہا دیوارین خشتی پکی نیم فٹ چوڑی تہین ایک کو اہولی مکانات ملازمین

پر ایک بارک سے متعلق تہی

گرد ان بارکونکے ایک خندق کہودی تہی اور مٹی خندق سے کے باہر کی جانب بطور فصیل یا دیوار کے ڈالی گئی تہی جو قریب پانچ فٹ بلند ہوگی تہی مگر بیان اسطرح پر سے تہے کہ گولی بہی اوس سے نہ رکے اور اسیطرح صاف میدان دونو طرف توپونکے واسطے رکہا گیا تہا اور کوئی شی اونکے محفوظ رکہنے کی موجود نہ تہی اب خیال کرنا چاہیے کہ اسطرح کا مورچہ کسقدر پناہ بارک اور اشخاص موجودہ مورچال کی ہوسکتا ہے حال آنکہ بارکونسے تہوڑے ہی فاصلے پر حفاظت کی جگہ کافی واسطے بنادیق اور توپونکے موجود تہی جس سے مفسدون نے اپنا فائدہ اوٹہایا

واسطے گہیرنے یعنی محفوظ رکہنے بارکون کے ایک دیوار چند فٹ بلند بہت ضرور تہی مگر خیال مین گذرتا ہے کہ شاید قلت مزدوران وسختی مٹی کی جو اواخر موسم گرما مین شمال ہند مین ہوجاتی ہے باعث طیار نہونے مضبوط دیوار آڑ کا ہوا ہوگا فقط

اب بہہ مطلب کی طرف غور کرنی چاہیے یعنی گولہ رانی چار توپون مذکورہ بالا سے شروع ہوئی مگر توپخانہ دشمن کا زیادہ بباعث قبضہ مین ہونے میگزین سے کے ہوا اور عرصہ چند گہنٹہ مین اونہون نے بارکونکے اوپر چوڑادہ ضرب توپ اور غبار ونسے آگ برسانی شروع کی

اول تو محصورون نے بہی خوب جواب اونکے توپونکا دیا مگر چندان فائدہ نہ اوٹہایا کیونکہ اونکی توپین فیلڈ گنز یعنی توپین اور چہہ پونڈی تہین اور دشمن ہزار گز سے زیادہ فاصلے پر بارکونسے تہی اور اونکی توپون نے بہی اس وقت چندان نقصان محصوران نہین کیا مگر دوسرے روز وہ اور ترکیب موثر تر عمل مین لائے یعنی دین کا جہنڈا شہر مین کہڑا کیا اور تمام مسلمانان ایماندار کو حکم ہوا کہ شامل ہون اور جو شامل نہوے اونکو دہمکایا اور طعنے دیے اور اون پر جرمانے کیے اور محصورونکو اپنے حال سے مایوسی ہوئی فوج باغی بہت جلد بکثرت ہوگئی اور ہر روز زیادہ ہوتی تہی اسکا کچہ عجب نہین کیونکہ میگزین جسمین ہر طرح کا سامان بکثرت موجود تہا اور خزانہ جسمین لکہا پاے تہے اور شہر جسمین ہزارہا آدمی تہے اوسکے قبضے مین تہا گولی بندوقونکی بلا فصل اوران مورچون پر عمارات متصلہ سے آتی تہین اور توپہائے کلان رفتہ رفتہ نزدیکتر آتی جاتی تہین اور اونکی گولی اسپیل وغیرہ کی دیوار آتشی بارک پر علی الاتصال گرتی تہی خس پوش مکانونکو جنمین بیمار اور بیکس عورات اور زخمی آدمی بکثرت جمع کیے گیے تہے گولہ ہائے کارکس سے آگ لگی اور اکثر مردمان مذکورہ بالا مین سے زندہ جل گیے اور دواخانہ بہی برباد ہوگیا اور سب بیمار وغیرہ اب بناچاری ایک مکانمین بہ تنگی رکہے گیے بیمار اور زخمی بغیر علاج اور خبرگیری کے اکثر مرتے تہے جب محصورین کا بہت سامان جنگ صرف مین آگیا تو ناچاری اونہون نے گولہ رانی کم کی اور آخر کار اونکا حال مایوسی اور بیکسی کا ہوگیا اور یہ نوبت صرف تین چار روز کے گولہ رانی مین ہوگیی

ایک نالہ یا خندق تہوڑے فاصلے پر روبروے مورچال کے واقع تہا اوسکی راہ سے دشمن بجانب بارک آگے بڑہے اور یہا نسے گولہ رانی پر متصل اور زیادہ موثر ہونے لگے

بجانب غرب محصورین ایک نئی بارک بنتی تہی اوسکی ناتمام دیوار ونکی پشت پر دشمنون نے اپنے بند وقچی قائم کیے تہے مگر محصورین نے حملہ آور ہوکر اونکو مقام مذکور سے پسپا کیا اور اپنے پہرے دو بارکونمین قائم کیے کیونکہ سپاہ محصورین کی اسقدر کثرت سے نہ تہی کہ دشمنونکو دوسری جانب دیوار مذکور کے بہی بند وقچی قائم کرنے دیتے اب آمد ورفت بارکونکی مشکل ہوئی کوئی

اپنے مقام محفوظ سے کچہ فاصلے تک نہین جا سکتا تہا کہ بس بندوقین اوسپر سر ہوتی تہین اوائل مین تو پانی دیوار کی اوٹ مین ہوکر جو قریب کوئے کے تعمیر ہوئی تہی بہر لایا کرتے تہے اب دیوار مذکور بصدمات گولہ سے منہدم ہو گیی اور پانی جان سے ہاتہ دہو کر ملتا تہا یعنی جو شخص پانی لینے جاتا تہا وہ توقع زیست چہوڑ جاتا تہا

اب پناہ صرف نصف شکستہ دیوارین بارکونکی یا چند روزہ حفاظت انبار خیمہ و پیپہ وغیرہ کے باقی رہ گئے تہے عورات ایک مقام سے دوسرے مقام تک دنکو نہین پہونچ سکتی تہی اور لاش مردونکی وقت شب اوٹہا کر چاہ متصلہ مین بغیر ادائے رسوم تدفین ڈال دی جاتی تہین

توقع کمک کے آنیکی تاریخ ۱۴ جون کو تہی مگر روز بروز ناامیدی مین گذرتا تہا اور یہان گولی اور بیماری اپنا کام کرتی تہی رسد کم ہوتی جاتی تہی اور جو مصیبتین سب محصورین اوٹہاتے تہے اونکا تصور بہی مشکل سے ہو سکتا ہے

تاہم محصورین حملہ آور ہو کر جو توپین متصل آ جاتی تہین اونکو کیلین میخ مار دیتے تہے اور واپس بارکونمین بغیر اوٹہانے نقصان کے چلے آتے تہے اور کبہی کچہ اتلاف جان بہی ہوتا تہا مگر مفسدین پہر اور توپین میگزین سے لیکر اونکی جگہ قائم کر دیتے تہے یا اونہی توپونکی مرمت کر لیتے تہے اور ہر چند مقام بارکونکا چندان مضبوط اور مستحکم نہ تہا مگر مفسدین اسقدر دلاوری نہین رکہتے تہے کہ اونپر حملہ آور ہوں

اسوقت مین صرف مورچال والے ہی کچہ تکلیف مین نہ تہے بلکہ جو صاحب لوگ کہ شہر مین گرفتار ہوئے تہے اور اگر ہندوستانی جنپر شبہ اعانت اور خدمتگذاری فوج انگریزیکا ہوتا تہا وہ قتل ہوتے تہے ایک فرد مہاجنون اور صرافونکی طیار ہو کر اون لوگون سے روپیہ بطور جرمانہ لیا گیا تہا اور اسباب ہر ایک قسم کا لوٹ لیا تہا اور تباہ و برباد کر دیا تہا

تاریخ ۲۶ جون تک فوج انگریزی نے اپنی جگہ قائم رکہی اونکا نقصان سپاہ صرف مقتولین مین زیادہ از صد نفر ہوا تہا اور میم لوگ تکلیف اوٹہاتے اوٹہاتے دیوانی ہو گئین تہین تاریخ مذکور صبح کو نانا نے پیغام صلح بہیجا اور کچہ عجب نہین ڈر سے بہیجا ہو گا اور اوسکے پیغام کی سماعت بہی ہوئی

کپتان مور صاحب کمانڈنگ سپاہ ۳۲ رجمنٹ شاہی نے جنہنے اول سے دلیری محصورین کی بڑہا رکہی تہی اور جو اونسے حملہ کرواتے تہے محصورین کا حال تباہ دیکہکر اور اقرار نانا پر اعتماد کرکے اجازت دستخط کرنے اقرارنامہ کی حاصل کی اور گو اکثر افسر موجودہ صلاح اور مشورہ اسکے خلاف مین دیتے تہے مگر صلح طرفین منظور ہوئی

کشتیان فوراً طیار ہوئین کہ باقی محصورین کو الہ آباد تک پہونچا دین اور تاریخ ۲۷ جون وقت صبح سب محصورین کشتیونکی جانب روان ہوئے

اب موقع اوس قبیح اور زبون دغا بازیکا آگیا تہا جو کبہی نہوئی ہو گی یعنی یہ لوگ کشتیون پر اچہی طرح بیٹہے بہی نہ تہے کہ حسب قرارداد سابق ملاح کشتیونکی پوشش خسی کو آگ لگا کر کنارے پہ دوڑ آئے اور فوراً گراب اور گولی انگریزون پر برسنی شروع ہوئی تیس کشتیان جو اونکے واسطے طیار ہوئین تہین اونمین سے دو کسیطرح سے چل نکلین مگر انمین سے بہی ایک صدمہ گولے سے شکست ہو گیی مگر اوسکے کشتی نشین دوسری کشتی تک جو آگے جاتی تہی جان بسلامت لیگیے اور ان اٹہائیس باقیماندہ کشتیونکے سوارون

مین سے کچھ تو قتل ہوئے اور کچھ ڈوب گئے اور باقی مقید ہوئے

جو ایک کشتی روان ہوگئی تہی اوسمین پچاس آدمی سوار تہے اور وہ تو دریا مین جاتی تہی اور دونو کنارون پر سے مفسد آدمی غلولہ اندازی مثال آتش بازی کر رہے تہے قریب چھ میل جا کر کشتی مذکور تہ دریا پر جا اٹکی اور سواران کشتی مذکور تا شام متوقف رہے رات کو سب نے ملکر اوسکو ریت سے نکالکر روان کیا اور آٹھ میل تک پھر وہ نہ رکے مگر مضافات گڈہ مین پونہچ کر پھر اٹک گئے یہان پھر مفسدین اوسپر حملہ آور ہوئے اور اکثر کشتی نشینونکو قتل کیا مگر آخر کار ریت پا ہو کر کانپور بھاگ گئے اونسے احوال کشتی کو کشتی نشینان استماع کرکے نانا کی مدد پوری رجمنٹ اونکی تعاقب مین روانہ ہوئین بوقت شب ایک ایسا طوفان آیا کہ اوسنے کشتی کو دہانسے سرکا دیا اور وہ پھر روان ہوئی مگر بباعث ناواقفیت دریا کے وہ بوقت صبح پھر تہ پر جا لگی اور جب صبح صادق ہوئی تو کشتی نشینون نے دیکھا کہ اونکے پیچھا اور دغاباز دشمن اونکے ساتہ کنارہ دریا پر آ پونہچے اب کشتی ۲۰ میل کے فاصلہ پر کانپور سے بمقام شیوراج پور آ پونہچی تہی

اب چونکہ کشتی کا روان کرنا ممکن نہ تہا چودہ آدمی اونمین سے بجانب کنارہ اس ارادے سے آئے کہ دشمنونکو بہگا دین اور انکو اونہون نے ایسا ہی کیا مگر جوش مین آکر خشکی پر زیادہ دور تک اونکے تعاقب مین نکل آئے مفسدین نے وہان اونکو گہیر لیا یہ جماعت قلیل شجاعان کی جب پیچھے ہٹی تو کشتی کی راہ بھول گئے اور ناچاری کنارہ دریا پر قریب ایک میل کے ہٹتے گئے جب مفسدین بہت ہی قریب آ گئے اور اونکا بہت زور پڑا تو ناچار کہین پناہ کی جگہ کا خیال آیا اور ایک شوالہ جو قریب تہا اوسمین پناہ گیر ہوئے تاکہ چندے دم لین دروازہ شوالہ پر ایک تو اونمین سے کام آیا اور باقی ۱۳ نفر اوسکے اندر چلے گئے اور اول تو امان مانگی مگر جب منظور نہوئی تو اونہون نے اپنی بندوقین پھر سنبھالین اور اکثر مفسدین کو کشتہ اور خستہ اور ناقابل جنگ آئندہ کیا مفسدین اس قلیل گروہ انگریزان سے بہی اتنے خائف تہے کہ اون پر حملہ آور نہو سکے اور ایک توپ لاکر اوس شوالہ کے آگے لگا دی اس توپ سے بہی کچہ اثر نہوا بعد ازان مفسدین نے انبار ہیزم شوالہ کے دروازے پر بدین ارادہ جمع کرنا شروع کیا کہ اوسکو آگ سے جلا دین افسوس کہ عمارت شوالہ گول تہی اس لیے جماعت اندرونی مفسدین کو جمع کرنے ہیزم سے مانع نہ آسکی ان ہیزم سے بہی کچھ کاربرآری نہ دیکھکر مفسدین نے باروت اوپر رکہکر آتشزنی شروع کی جسکے دہوئین سے اندر شوالہ کے اوس جماعت کو نہایت تکلیف ہونے لگی بلکہ دم خفا ہونے لگا اب اونہون نے ارادہ کیا کہ باہر نکل کر بجانب دریا روان ہون جسوقت یہ لوگ باہر آئے تمام دشمن ہر چہار طرف فراری ہوگئے چہ بات انگریز جو شناوری سے آشنا نہ تہے دشمن کے غول مین گہس گئے اور جان عزیز کو اوسقدر قیمت گران پر دیا جسقدر اونسے ہوسکا اور باقی صاحب لوگ دریائے گنگ مین کود پڑے اور انہین سے اول ہی قتل ہوئے تہے اور تیسرا شناوری سے تہک کر قریب کنارے کے آیا تہا کہ وہان وہ مارا گیا اور باقی چار صاحب چھ میل تک شناوری کرتے ہوئے گئے گو تین انمین کے زخمی تہے اور وہان اونکو دو یا تین سپاہی ایک راجہ خیرخواہ سرکار کے جو بعد ازین دریافت ہوا کہ مہاراجہ دگبجے سنگہ راجہ بیسواڑہ من مضافات اودہ تہا ملے چونکہ تین دن کے فاقہ سے یہ صاحب لوگ تہے اور پہر آدہ میل سے کوئی اونکے تعاقب مین بہی نہین آیا تہا ان صاحبون نے اب اپنے تئین محفوظ سمجہکر راجہ کے پاس پونہچایا اور راجہ نے اونکی حفاظت اور خبرگیری خوراک وغیرہ ۲۹ جون سے لغایت ۲۸ جولائی کی اور آخر کار کچہ سپاہی دیکر تا کیمپ فوج سرکاری جو الہ آباد سے کانپور واسطے شامل ہونے فوج زیر حکم برگیڈیر جنرل

ہیولاک صاحب کی جاتی تہی پہونچا دیا

اون صاحبون مین کے جو کشتیون پر سے مقید ہوئے تہے اکثر تو اوسی روز قتل ہوئے تہے اور بالبقی یعنی عورات و لڑکے ولایتی افسرون اور سپاہیونکے ایک مکان واقعہ چہاونی کانپور مین قید کیئے گئے تہے ان قیدیونمین سے قلیل نے تو تکالیف سے بباعث مرگ نجات پائی اور باقی جو واسطہ دیکہنے اور مصیبتونکے زندہ رہے وہ وقت بوقت جلسے خبر فتح الہ آباد کی فوج کی آمد کی گروہ گروہ مفسدون کے ہاتہ سے قتل ہوتے تہے

جب فوج جنرل ہیولاک صاحب کی کانپور پونہچی اوس صبح سب مقیدین باقی ماندہ کے انفاس ختم ہوئے اور جس وقت فوج سرکاری چہاونی مین داخل ہوئی علامات قتل و خونریزی کے تازہ تہے زمین قیدخانے پر خون اور بال پہیلے ہوئے تہے اور کنوا جو متصل مکان مذکور کے تہا اوسمین لاشین قیمہ کی ہوئین پڑین تہین یہ دیکہکر ہر ایک شخص کو نہایت افسوس ہوا کہ ہم کانپور پونہچے تو سہی مگر افسوس کہ بدیر پونہچے

چند حالات جو اوپر مذکور نہین ہوئے ہین اور جو بیان لفٹنٹ دلافوسی صاحب سے معلوم ہوئے تہے اونکی وضاحت بیان سماۃ سیرین سے بہی جو بطور آیا ملازم گرین وی صاحب سوداگر مقیم کانپور کے تہے ہوئی اسواسطے ذیل مین درج ہوتی ہے بعد دس روز کے ایک گولہ اوپر چہت ایک مکان پختہ کے جو مورچال مین واقع تہا گر پہٹا اور اوسنے تمام مکان مین آگ لگا دی تمام اچہی پوشاکین اور دیگر اشیا میم صاحبونکے اور بچونکے سوختہ ہوگئے اسواسطے اب اونکو از حد تکالیف مین گذران کرنی پڑی کہانا بہی بہت کم ملتا تہا کیونکہ سب لوگ بخوف جان سے بہاگ گئے تہے اور سپاہی میم لوگون اور بچونکے واسطے کہانا پکاتے تہے مگر کیئے روز تک اونکو کہانا بالکل نہین ملا تہا اس عرصہ مین قریب ایکسو پچاس مرد و زن و بچہ بیماری و زخمونسے مرگئے خصوصا عورات و بچے بکثرت لذت گیر ذائقہ موت ہوئے اور کچہ دیوارونکے گرنے سے اور بعضے تفکرات و تکان و تکالیف سے مرگئے جیکوبی صاحب کی میم ایک نواب کے گہر مین مخفی تہی اور نواب مذکور نے چاہا کہ اوسکو بلباس ہندوستانی برای حفاظت جان لکہنو بہیجے اور میم صاحبہ روانہ ہوئی گہاٹ تک پونہچی تہی کہ ایک سوار نے اوسے شناخت کیا اور گرفتار کرکے نانا کے پاس بہیجدیا نانا صاحب نے اوسکو گرین وی صاحب کے ساتہ حکم قید کا دیا سپاہی اب ہر روز کے لڑنے سے ایسے تنگ آئے تہے کہ اونہون نے نانا سے کہا کہ اگر تم اپنا اقرار اب پورا نہین کرتے تو ہم تمکو قتل کرینگے نانا نے اونکو جواب دیا کہ کچہ اندیشہ نکرو مین تمکو اقرار سے زیادہ دونگا اور اوسنے میم صاحب جیکوبی سے پوچہا کہ تم ہمارا خط جنرل ویلر صاحب کے پاس لیجاوگے جیکوبی صاحب کی میم نے کہا کہ ہان لیجاونگی غرضکہ چٹہی لکہی گئی اور مصحوب میم صاحبہ پاس جنرل صاحب کی مرسل ہوئی جب وہ نزدیک مورچہ کے پونہچے تو اول تو سپاہ پہرہ نے اونکو نزدیک نہ آنے دیا مگر جب زبان انگریزی مین کچہ تقریر ہوئی تو سپاہ نے اجازت نزدیک آنے کی دی مضمون چٹہی مذکور کا یہ تہا کہ یہ تمہارے حق مین بہت بہتر ہوگا اگر تمہاری مرضی لڑنے کی نہو کہ تم چلنے اب زندہ الہ آباد چلے جاو اگر ایسی مرضی ہو تو تمہارا وہان زندہ پہونچنا ممکن ہے کانپور چہوڑ دو اور تمہاری جان بچ جاویگی فقط جب میم صاحبہ مورچال مین پونہچین تو جنرل ویلر صاحب اونسے ملنے آئے اور مضمون خط سے اطلاع پاکر کہنے لگے کہ ایسے امر کا خط کتابت کے ذریعہ سے طے کرنا غیر ممکن ہے اگر نانا کچہ قرار مدار کیا چاہتا ہے تو اوس سے کہو کہ خود آکر کرے یہی جواب جیکوبی صاحب کی میم نانا کے پاس

لے گئین نانا نے بجواب اسکے کہلا بھیجا کہ اگر اوس طرف سے گولہ رانی موقوف ہو تو اسبات کا جواب مین خود جا کر کہونگا جنرل صاحب نے کہا تا تصفیہ اس مقدمہ کے طرفین سے لڑائی موقوف ہو اور ایسا ہی ہوا دوسرے روز نانا بھی اپنے برادر بالا بہٹ و برادر زادہ اور بہت سی سپاہ کے مورچال تک گیا جنرل صاحب بھی اوسکی ملاقات کو وہان آئے نانا نے کہا کہ اپنی عورات اور بچونکو الہ آباد پونہچا دو بعد ازان اگر تمہارے سپاہی لڑنے پر راضی ہون تو اگر لڑنا ہو ہم تم سے اس امر مین بدعہدی نہین کرینگے جنرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے دھرم شاستر کے بموجب قول و قسم کرو اور ہم انجیل پر عہد کرتے ہین کہ ہم مورچال چھوڑ دینگے نانا نے کہا کہ ہمارا عہد یہ ہے کہ جسکی ہم دست گیری کرتے ہین اور جو ہم پر اعتماد رکھتا ہے ہم اوس سے کبھی دغا نہین کرتے اور اگر اوس سے بھی ہم دغا کرین تو خدا دیکھتا ہے اور وہ ہمکو اسکی سزا دیگا جنرل ویلر صاحب نے کہا کہ اگر تمکو دغا کرنی ہے تو ہمکو ابھی مار ڈالو دیکھو ہمارے پاس اسوقت کوئی ہتھیار نہین ہے نانا نے جواب دیا کہ ہم تم سے دغا نہین کرینگے ہماری بات پر اعتماد رکھو اور رسد وغیرہ تمہارے ساتھ کرکے تمکو ہم الہ آباد پونہچا دینگے یہ سنکر جنرل ویلر صاحب مورچال مین گئے اور وہان افسرون سے اور سپاہ سے اسباب مین صلاح کی سب کپتانون نے کہا کہ ہندوستانیونکا اعتبار نکرنا چاہیے وہ تمہارے ساتھ دغا کرینگے مگر چند آدمیون نے کہا کہ اونکا اعتبار کرنا چاہیے اور یہ امر بہت مناسب وقت ہے آخرش یہی صلاح مقرر ہوئی اور جنرل صاحب نے واپس جا کر کہا کہ تمہاری شرائط ہمکو منظور ہین تم ہمکو صرف فتح پور تک پونہچا دو آگے ہم الہ آباد بآسانی چلے جاوینگے اسکا جواب نانا نے یہ دیا کہ نہین صاحب ہم تمکو الہ آباد تک بحفاظت پونہچا دینگے اور حکم دیا کہ بیس کشتیان خس پوش ہو کر طیار ہون جب نانا نے دیکھا کہ سب باتین تصفیہ پا چکین اوسنے کہلا بھیجا کہ خزانے کا لیجانا کچھ ضرور نہین ہے خزانہ میرے پاس بھیجدو جنرل صاحب نے کہا تم روپیہ لیلو اسوقت اونکے پاس تین لاکھ روپیہ تھا اب نانا نے کہلا بھیجا تمہاری حاضری اور کھانا کل کشتیون پر ہوگا اسواسطے گیارہ بجے تک کل مورچال خالی کرو جنرل صاحب اسپر بھی راضی ہوئے دوسرے روز وہ سب طیار واسطے روانگی کے بیٹھے تھے کہ ایک پیغام نانا کا اس مضمون سے آیا کہ آج کشتیان طیار نہونگین تم کل روانہ ہونا اور بہتر ہے اگر وقت شام تم روانہ ہوا اور چند باتین ایسی کہلا بھیجین جنرل صاحب نے اوس پر جواب کہلا بھیجا کہ ہم رات کو روانہ نہونگے شاید تم کچھ فریب ہم سے کرو اسکے جواب مین نانا نے کہا کہ بہتر چار بجے شام کو روانہ ہونا اور دوسرے روز نانا سب خزانہ اونکے پاس سے لیگیا اب پھر اونکی روانگی مین کچھ توقف ہوا تمام میم لوگ اور بچے پوشاکین پہنکر طیار تھے اور جنرل صاحب نے نانا سے دریافت کیا کہ ہمارے سب نوکر بھی ہمارے ساتھ جاوینگے یا نہین نانا نے کہا ہان سبکو لیجاو دوسرے روز اگرچہ اشتباہ نسبت طریقہ سپاہ نانا کے پیدا ہوا تھا مگر تاہم اونہون نے یہ سمجھا کہ سب معاملہ درست ہی ہے روز یکشنبہ نانا نے کہلا بھیجا کہ نوکرون کا لیجانا کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ میم لوگ اور دیگر عورات اپنا کام آپ کر لینگی یہ سنکر سبکے دلون مین اندیشہ پیدا ہوا سات بجے صبح سے مفسدین نے آکر مورچال کا محاصرہ کر لیا اور سب صاحب لوگ اب اونکے اختیار مین آ گئے نوکر بھاگنے لگے اور دشمنون نے اونکو بھی قتل کیا قلیل نوکر جان بچا کر بھاگ گئے اب سب کو اندیشہ اور زیادہ ہوا مفسدین مورچال مین گھس آئے اور آکر کہا آو کشتیون پر چلو سب سامان طیار ہے میم لوگ اور بچے ہاتھیون پر اور ڈولیون پر روانہ ہوئے اور سپاہ وغیرہ مردون نے پیادہ پا کوچ کیا اور دریا پر پہونچکر کشتیون پر سوار ہوئے جب وہان جا کر اونہون نے کھانا طیار دیکھا اور سب سامان

درست پایا تو نہایت خوش ہوئے جب قلیل اونمین کے کشتیون پر سوار ہو چکے تہے اور ما بقی سوار ہوتے تہے کہ یکایک ایک توپ اون پر چلی اوسمین کانسٹر گولیان بہری تہین اور یہہ توپ اور دیگر اتواپ جو بعد ازین سر ہوئین سب چہپا کر رکہی تہین اس گولہ سے ایک کشتی پر آگ لگی اسکے بعد دوسری توپ سے ایک گولہ آیا جنسے چار کشتیونکو جلایا جو لوگ آگ سے بچے وہ پانی مین کود پڑے اور سپاہیون نے بہی بندوقین اونکو مارین سوار معہ گہوڑے پانی مین اوتر گئے اور اکثر آدمیونکو اونہون نے وہان قتل کیا پندرہ کشتیون سے سوار جو انگریز وغیرہ تہے سب قتل ہوئے ایک سو اٹہہ عورات اور بچے قتل سے بچے تہے مگر اکثر اونمین سے زخمی تہے اور نانا نے کہا کہ اونکو قتل نکرو قید رکہو ایک کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب تہے اوسکو سپاہی کہینچکر لیگئے بیچاری جو کشتیون پر تہے وہ گریہ و بکا کرتے تہے اور جو پانی مین تہے وہ خدا سے مدد چاہتے تہے ایک دختر جنرل ویلر صاحب کی کو ایک سوار گرفتار کر کے اپنے گہر مین لیگیا اور اپنی بی بی کے پاس اوسکو رکہا یہ سوار چوک کے گرجا گہر کے پاس رہتا تہا دختر مذکورہ اوسکے گہر مین شام تک رہی سوار مذکور شام کو بازار مین گیا اور وہان شراب پیکر مدہوش ہو گہر مین آکر سو رہا دختر مذکورہ نے قابو پاکر تلوار سے اوسکا سر کاٹ ڈالا اور اوسکے بہائی کا اور دو اوسکے لڑکونکا اور اوسکی بی بی کا بہی سر تن سے جدا کیا اور آپ گہر سے باہر نکلی راستے مین کچہہ سوار اوسکو ملے اونسے اوسنے کہا کہ جاؤ گہر مین جاکر دیکہو مین نے کس خوبی سے رسالدار کے پیر پہیلائے ہین وہ اندر گئے اور وہان دیکہا کہ سب قتل کئے ہوئے پڑے ہین جب یہ خبر مشتہر ہوئی تو وہ ایک کوئے مین کود پڑی اور اوپر سے لوگون نے اوسکو مار ڈالا بعد ازان یہ دیکہکر کہ ایک دختر خوردسال نے کیا سانحہ کیا بخوف جان کسیکو جرات نہوئی کہ کسی عورت انگریزی سے جنکو نانا نے قید کیا تہا اور چاہتا تہا کہ اونکو سپاہ مین تقسیم کر دے کچہہ کہے ایک سو پندرہ عورات اور بچے قید تہے اور بمشکل چہہ روز کی خوراک اونکے پاس تہی نیا جاری وہ نخود اور دیگر غلہ اس قسم پر بسر کرتے تہے اب وہ کشتی جس مین جنرل ویلر صاحب اور دیگر میم لوگ اور افسر تہے بہت دور نکل گئی تہی یعنی قریب ۲۲ میل کے گئی تہی کہ وہان زمیندارون نے اوسکو گرفتار کیا اور اونکے ہاتہ پشت پر باندہ کر سب کو نانا کے پاس روانہ کیا نانا اونکو دیکہکر بہت خوش ہوا خصوصاً جنرل ویلر صاحب کو اور بباعث اونکے معمری کے حکم دیا کہ جنرل صاحب کے ہاتہ کہولدو ہولاس سنگہ کوتوال کانپور نے کہا کہ ایسا نکیجیے تب نانا نے کہا اچہا جنرل صاحب کو گارد مین رکہو اور ما بقی صاحبونکو جسمین ریڈ صاحب اور کرینڈی صاحب اور کرک پاترک صاحب اور میک کنزی صاحب اور کپتان میک کنزی صاحب اور داکٹن ہیرس صاحب اور دیگر صاحب لوگ تہے اونکو جہان وہ ہین وہین رہنے دو بعد ازین ایک سپاہی اور ایک سوار نے ہر ایک انگریز کو قتل کیا ڈاکٹر ہیرس صاحب کو دو گولیان مارین اونہون نے مفسدین کو قبل از مرنیکے بدشنام دہی بہ کہا کہ مجہے قتل کر دیا گولی مارو مگر میرے ہم وطن بہت جلد میرا بدلا تم سے لینگے یہ سنکر دو سوارون نے اونکو بضربات شمشیر قتل کیا اگر زمیندار اس کشتی کو گرفتار نکرتے تو یہہ سب بچ گئے تہے وہ میم لوگ جو سابق سے مقید تہین اونکے کہانے کے واسطے حکم تہا کہ خراب خراب چیزین بازار سے خرید کر اونکو کہانیکو دیا کرو دس روز بعد اسکے نانا نے اون سبکو ایک مکان مین جو اسمبلی روم کے مشہور تہا بہیجا بعد ازین نانا نے مفسدین دہلی کو لکہا کہ اسقدر عورات اور بچے انگریزان اوسکے پاس قید ہین اور درخواست کی کہ انکے باب مین کیا کرنا چاہیے وہان سے جواب آیا کہ اونکو مار ڈالنا مناسب نہین اس جواب کے بعد نانا نے کچہہ آدمی اونکے واسطے نوکر رکہے چند روز بعد از مفسدہ الہ آباد ایک سوار نے آکر نانا کو اطلاع دی کہ ایک میم نے مقیدین مین سے ایک چہٹی الہ آباد کو لکہی تہی اور اسکے موجب بہت سے انگریز کانپور کو آتے ہین یہہ سنکر نانا نے حکم دیا کہ مقیدین کو قتل

کرڈالا اورکسیکو اونمین سے زندہ نرکھو یہ قتل عام ۱۵ ماہ جولائی کو واقع ہوا اور جنرل صاحب اور دیگر صاحب لوگ جو راستے سے گرفتار ہوکر آئے تھے وہ بتاریخ دوم ماہ مذکور قتل ہوئے تھے جب مقیدین نے سنا کہ نانا نے حکم قتل صادر کیا ہی اونھون نے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر دروازے کو اونسے خوب مضبوط باندہا ایک سوار نے آکر ہندوستانی ڈاکٹر کو قتل کیا بعد اسکے باورچی اور مہترانی کو دوسرے سوار نے دیوار پھاندکر اور مکانمین جاکر قتل کرنا شروع کیا اور اوسکے پیچھے اور سوار بھی دروازے کی راہ سے اندر جاکر قتل عام مین اوسکے شامل ہوئے تمام مقیدین اسطرح قتل ہوئے اس واقعہ کی اطلاع فوراً نانا کو ہوئی اور اوسنے حکم دیا کہ میمون کی لاشین ایک کوئے مین ڈالدو ویسا ہی ہوا اور لاشہ ہاے مقتولین کے نیچے سے پچیس عورات اور بچے زندہ نکلے تھے نانا نے اونکو جلادوں کے حوالے کیا اور چند بچہ ہاے شیرخوارہ کو تو مفسدین نے اوٹھا کر زمین پر مار کر مار ڈالا یہ امر بتاریخ ۱۶ جولائی بوقت صبح وقوع مین آیا تھا اور بوقت شام نانا بمقام بٹھور بھاگ گیا اکثر عورات مجروح کوئے مین ڈال دی گئین تھین اونکے اوپر اور لاشین مردونکی اور مٹی وغیرہ ڈالدی تھی کہ سب دب جاوین قبل از واپس جانے نانا کے اونھون نے میگزین اوڑا دیا تھا فقط

ایک اور عیسائی عورت مسماۃ میری آئن جو گرین وی صاحب کی ملازم تھی صاحب ممدوح اور اونکے عیال و اطفال کی تکالیف مفصل بیان کرتی ہی اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ اسیطرح پر ہر ایک شخص کو تکلیف اون بیس دنمین جسمین وہ لوگ محصور رہے تھے ہوئی ہوگی

کیی روز پیشتر وقوع ہنگامہ سے یعنی تاریخ ۵ جون ۱۸۵۷ء سے عیسائی باشندگان کانپور نہایت متفکر اور اندیشہ ناک تھے کیونکہ ہر روز یہ خبر مشہور ہوتی تھی کہ ہندوستانی رجمنٹون سے علامات بغض ظاہر ہوتے ہین بہمین خوف میرے مالک یعنی گرین وی صاحب نے چار کشتیان طیار کروائین کہ سب اسباب اور عیال و اطفال کو اونپر تا بمقام کلکتہ لیجاوے رسد و اسباب سب اونپر بار کردیا گیا تھا اور سب طیار روانگی کو تھے کہ عہدہ داران لشکری نے منجانب سپاہ طمانینت کی اور کہا کہ سپاہ سب نمک حلال ہے اور کوئی آمادہ فساد نہین اسی قیل وقال مین تین چار مرتبہ کشتیان لدین اور خالی ہوئین اس عرصہ مین میرا مالک اور اونکے عیال و اطفال سب رات کو ایک اور بنگلے مین جو برلب دریا تھا جاکر شب باش ہوا کرتے تھے اور کشتیان گھاٹ پر باندہ دیجاتی تھین

آخر کار میرے مالک نے ایک بنگلہ جو سر ہیو ویلر صاحب نے تعمیر کروایا تھا اور متصل مورچال کے واقع تھا کرایہ بدین خیال لیا کہ وقت ضرورت معہ عیال و اطفال وہان جاکر رہینگے

بتاریخ ۴ ماہ جون یہہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی کہ سپاہی اور سوار اب زیادہ عرصہ تک خاموش نرہینگے کیونکہ علامات بغض اونسے اب ظاہر ہوتے ہین یہہ سنکر میرے مالک نے ارادہ بنگلہ مذکورہ بالا مین انتقال کرنیکا مصمم کیا اور بطبق اوسکے مسٹر طامس گرین وی صاحب کی میم معہ بچگان یعنی لوئی زا جو قریب پندرہ برس کے عمر کی تھی اور ہنری گیارہ برس کا اور جون قریب دس برس کا اور فریڈرک قریب سات برس کا اور میری قریب ساڑھے پانچ برس کے تھے معہ اونکے محافظ مسماۃ مس شوارٹ کے جو عنقریب کلکتے سے آئی تھی اور جی صاحب اور اونکی میم اور شمیول گرین وی صاحب معہ زن و بچہ یعنی روزاین جو قریب چار برس کے تھے اور امیلیا دو برس کے اور ایک بچہ دو روز کا تھا بروز دوشنبہ بنگلہ مذکور مین روانہ ہوئے

اور طامس گرین وی صاحب خود شام کو اونکے پاس پونہچے

اس روز یعنی بتاریخ ۴ ماہ جون ایڈورڈ گرین وی صاحب اپنی ما یعنی میم گرین وی صاحب کلان کی مجوز ہوئی کہ کارخانہ سنسگنڈہ مین جہان وہ اپنی میم اور بچونکو روانہ کر چکے تہے اور جو قریب سولہ میل کانپور سے واقع ہے اونکے ساتہ جائین اونکے بچہ ہا حسب تفصیل ذیل تہے یعنی فرانسس ۱۱ برس کی عمر کا لئیا آٹہ برس کی اور مارتہا دو برس کی

بتاریخ ۵ ماہ مذکور قریب نواخت دو گہنٹہ صبح سپاہی اور سوارون نے اپنی اپنی چہاونیونکو جلانا شروع کیا اور شور و غل مچاتے ہوئے خزانہ کلکٹری کے جانب جو نواب گنج مین تہا روانہ ہوئے میری مالک یعنی گرین وی صاحب کلان کی میم اور تمام اوسکے ہمراہی جنمین ریڈ صاحب معہ میم صاحبہ و بچگان بہی شامل تہے اب مورچال مین گئین جسمین ایک انبوہ کثیر جمع تہا اوسمین ایک بارک تہی جسکو بارک ہسپتال کہتے تہے اوسمین تو تمام افسر اور عہدہ دار معہ اونکی میم لوگونکے اور بچے مقیم ہوئے اور ایک اور مکان مخصوصہ تہا جو واسطے سوداگران چہاونی کے تجویز ہوا تہا اور اوسمین ایک حصہ میرے مالک کو معہ اوسکے ہمراہیونکے مثل میم صاحبہ و بچہ ہا و دیگر خویشان و اقارب اور ریڈ صاحب معہ عیال و اطفال و کرک صاحب کی میم معہ بچونکے ملا تہا یہ مکان قریب بیس فٹ طول و دس فٹ عرض مین تہا کسیکے پاس بستر تک نہ تہا اسواسطے ایک بوریا لاکر زمین پہ فرش کیا اور میرا مالک کچہہ کہانا مورچال مین لایا

مفسد یعنی سواران رسالہ دوم و سپاہ رجمنٹہای ۱ و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ بعد از لینے خزانے کے مقام کلیان پور جو ۷ میل فاصلہ پر کانپور سے ہے جا کر مقیم ہوئے اس سے تمام عیسائی انگریزونکے دلمین یہ خیال ہوا کہ مفسد اونکو چہوڑ گئے دوسرے روز صبح بتاریخ ۶ ماہ مذکور مفسدین مذکورین بسرگردگی ناناصاحب معہ اوسکی سپاہ و توپونکے واپس کانپور مین آئے اور جلانا بنگلونکا اور گولہ رانی کرنی اوپر مورچال کے شروع کی

میرے مالک نے معہ عیال و اطفال کے نہایت سختی از طرف تفکرات و جوع و عطش کے اوٹہائی جس کوئے سے مورچال مین پانی آتا تہا وہ ایسے برے موقع پر تہا کہ اوسپر دشمن کا گولہ برابر پڑتا تہا اور کوئی آڑ اوسکے گرد نہ تہی اس سبب سے بہت کم آدمی پانی لینے جاتے تہے اور جو جاتے تہے وہ گویا اپنی جان سے ہاتہ دہو کر جاتے تہے اسواسطے پانی ایسا گران ہو گیا تہا کہ ایک مشک تین روپے سے گیارہ روپے تک کو ملتی تہی

تمام اسباب خورش جو میرا مالک اپنے ساتہ لایا تہا وہ گولہ توپ سے برباد ہو گیا اور گولی جو طرفین سے بکثرت چلتے تہے اوسکے خوف سے میرے مالک کو ایسا خوف دلمین سمایا کہ اوسنے کہانا چہوڑ دیا روٹی ہاتہ کی پکی ہوئی مورچال مین ایسے گران قیمت ہو گئے تہی کہ ایک روٹی آٹہ آنہ سے یکروپیہ تک کو ملتی تہی

سیمبول گرین وی صاحب کی میم کے دل پر ایسا صدمہ پہنچا کہ وہ دیوانے ہو گئے اور بتاریخ ۹ ماہ مذکور مر گئی اور جی صاحب بباعث معمری او ضعف کے نہایت ناتوان ہو گئے تہے اونکے بیٹہے بیٹہے ایک پارہ مکان جو صدمہ گولہ سے گرا تہا سر پر گرا اور ایک روز تکلیف اوٹہا کر بروز دوم یعنی ۱۱ ماہ مذکور اونہون نے ودیعت حیات مستعار سپرد کی اس عرصہ مین لوئیزا کو بخار آیا اور تین روز رہا ان تین دن مین اوسکی تکلیف نہایت رنج دہندہ تہی کیونکہ پانی کمیاب بلکہ نایاب تہا تیسرے روز اوسنے اپنے والدین کو بلایا اور کہا کہ مین مرتی ہون اور اون دونونکو توشہ آخرت دیکر جان بحق تسلیم کی قریب

تین روز پیشتر اوسکے بیمار پڑنے کے اوسنے ایک ساعت طلائی مجہے دی تہی اور یہ کہا تہا کہ اگر تو کلکتے پونہچے تو یہ گہڑی میری خالہ جون ٹرنبل صاحب کی میم کو دینا کیونکہ اوسکو معلوم ہو گیا تہا کہ مین اس تکلیف مین زندہ نہ ہونگی اور نہ اوسکو دوبارہ اب دیکہونگی اس حکم کی تعمیل مین کر چکی یعنی گہڑی میم صاحبہ مذکورہ کے پاس پونہچا دی بعد ازین میرا مالک پہر بستر ہو رہا سے نہ اوٹہا اوسکو اس لڑکی کے مرنے کا نہایت رنج ہوا وہ اوسکی بڑی پیاری تہی اس رنج اور فکر اور خوف مین وہ بہی بتاریخ ۱۷ مرگیا تین روز پیشتر اپنے مرنیکے اوسنے ایک چٹہی مجہے دی تہی اور یہ کہا تہا کہ میری بہن ٹرنبل صاحب کی میم کو یا میرے بہائی ولیم گرین دی صاحب کو جیسا موقع ہو دینا مگر یہ کاغذ جسوقت مین مورچال سے باہر نکلتی تہی ایک سوار نے مجہسے چہین لیا

قریب تاریخ ۱۸ جون مس سوارٹ جسکا ذکر اوپر آچکا ہی خوف آتش زدگی سے جو اوس بارک مین لگی تہی جسمین وہ رہتی تہی باہر بہاگی اور باہر نکلتے ہی ایک گولہ اوسکے پشت پر لگا جسکے صدمے سے وہ وہین گر کر مرگئی جی صاحب کی میم جسکے اوپر بہی بہت شدائد اور سختیان گذرین تہین ۱۱ جون کو مرگئی اب صرف یہ لوگ زندہ تہے یعنی طامس گرین وی صاحب کی میم معہ اپنے بچون ہنری جون فریڈرک اور میری کے اور سیبول گرین دی صاحب اور اوسکے دو لڑکے اور تیسرا جو اون ہی دنون مین پیدا ہوا تہا بباعث نملنے شیر مادر کے اور پینے صرف پانی سے کے اٹہارہ دن کا ہو کر مرگیا تہا

قریب تاریخ ۲۵ کے جیکوبی صاحب کی میم جو باشندہ کانپور تہی نانا کی طرف سے ویلر صاحب کے پاس یہ پیغام سپرد کر دینیکے آئی پیغام یہ تہا کہ تمام ولایتی آدمی بحفاظت الہ آباد تک پونہچا دیے جاوینگے اگر وہ اپنے تین حوالے نانا کے کرین اور سب خزانہ اوسکو دیدین جب یہ شرط منظور ہوئی تو لڑائی طرفین سے موقوف ہوئی اور اب انگریز بےخوف و خطر مورچال کے باہر بہی پہرنے لگے

سیبول گرین صاحب اور مین اس قابو کو غنیمت سمجہکر اوس مکانمین گئی جہان مشہور تہا کہ میم گرین وی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین وی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین دی صاحب معہ اپنے عیال و اطفال کے قید ہین ہمنے اوس مکان کے اندر جاکر کیا دیکہا کہ ایڈورڈ گرین دی صاحب کی میم میلے اور پہٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے خالی زمین پر بیٹہی ہے اور اوسکی گود مین گرین وی صاحب کلان کی میم کا سر ہے اور وہ لیٹی ہوئی ہے اور ایڈورڈ گرین دی صاحب بہی زمین پر لیٹے ہوئے تہے اور اونکے نیچے فرانسس لیٹا اور مارتہا بتہون بیٹہی تہے اونہون نے مجہے دیکہتے ہی رو دیا اور کہا کہ ہم بہوکے ہین اور نانا صاحب کے آدمیون نے ہمکو پانچ چہہ روز سے کچہہ کہانا نہین دیا اونکے خوش نصیبی سے جو بہشتی نانا نے اونکو پانی دینیکو ملازم رکہا تہا وہ میرے مالک کا قدیم نوکر تہا اور یہ شخص اکثر کچہہ شیرینی بازار کی یا روٹی اپنے کپڑے مین چہپا کر اونکے واسطے لیجایا کرتا تہا

بتاریخ ۲۷ نانا صاحب نے خبر دی کہ کشتیان طیار ہین اور طیاریان واسطے لیجانے انگریزونکے مورچال سے گہاٹ تک عمل مین آئین ہاتہی اور ڈولیان اور یکے اونکی سواری کو آئے اور وہ سب روانہ ہوئے لیکن میری مالکہ ایسی کم زور تہی کہ اوٹہہ بہی نہین سکتی تہی اور کوئی اونکی مدد کو نہ پونہچا آخر کار ایک باورچی جسکا لڑکا قدیم سے میرے مالک کا نوکر تہا اور جو اپنے لڑکے کی تلاش مین آیا تہا اتفاقاً اونکے پاس آیا اور اوسنے میم صاحبہ کو ایکطرف سے اوٹہایا اور جون نے

دوسری طرف سے اور اسطرح سورتیاں کے اس کنارے تک لاکر اونکو ایک ڈولی میں اٹھا دیا میم صاحبہ نے ایک انگشتری الماس میری جانب پھینکی اور ایک انگشتری طلا اوس باورچی کے ہاتھ دی اور کہا کہ میرے پاس اب اور کچھ دینے کو نہیں ہی یہ تم لیلو اور انگشتری الماس میں نے اب ترنبل صاحب کی میم کو دیدی ہی تھوڑے عرصے کے بعد ایک سپاہی آیا اور ڈولی نوکروں واسطے ایک افسر زخمی کے لے گیا اور میم صاحبہ کو اوتار دیا باورچی نے جب یہ دیکھا تو وہ ایک ہاتھی لایا اور اوسپر میم صاحبہ کو بمشکل سوار کروادیا اور ہنری اور جون اور فریڈریک اور میری پیادہ ہاتھی کے ساتھ ساتھ چلتے تھے اسطرح وہ گھاٹ تک پہنچے گھاٹ پر رشید صاحب کی میم سے جو کشتی پر کھڑی تھی ہنری جون اور میری اونکے پاس گئے مگر فریڈرک نے اپنی ماں کو نہ چھوڑا دو سواروں نے میری ماں کو ہاتھی سے اوتارا اور تین سپاہی اونکو کشتی تک لیگئے میں نے اوسکو کشتی پر بیٹھتے ہوئے دیکھا وہاں وہ ایک جگہ پشت لگا کر بیٹھی اور انجیل جسکو اوسنے اس ہنگامے میں کبھی اپنے سے جدا نکیا تھا پڑھنے لگی اور فریڈرک اوسکے پاس بیٹھا اب گولہ اندازی تو پہلے سے پوشیدہ سے اور تفنگ اندازی کشتیوں پر شروع ہوئی میں نے اوس کشتی کو جلتے دیکھا جسمیں میم صاحبہ تھیں جب یہ نوبت ہوئی تو انجیل کو لیکر اوسنے اپنے آگے رکھی اور فریڈرک کو اپنی بغل میں دبایا اور آخر ہیبت سے چل گئے ایک سوار نے ہنری کے ایک ایسا ہاتھ شمشیر کا مارا کہ اوسکا شانہ راست جدا ہوگیا اسپر وہ تھوڑی سی دور بھاگا اور زمین پر گر کر مر گیا اور جون اور میری تبدیل گرین وی صاحب کے دونو لڑکوں کے ساتھ گرفتار ہوکر اسمبلی روم میں قید کیے گئے تھے

سیمول گرین وی صاحب بھی اوسی وقت جنرل ویلر صاحب کے ساتھ گرفتار ہوکر اور قیدیوں کے ساتھ مارے گئے گرین وی صاحب کلان کی میم اور اونکا لڑکا اڈورڈ اور اوسکے عیال و اطفال بعضے کہتے ہیں کہ مر گئے اور بعضے یہ بیان کرتے ہیں کہ اسمبلی روم میں ہمراہ دیگر قیدیوں کے بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء قتل ہوئے القصہ کوئی اونمیں سے اب زندہ نہیں ہی کوئی تحقیق حال سدرلینڈ صاحب اور اونکی میم کا جو فتحگڈہ میں تھے معلوم نہیں ہوتا مگر یقین ہی کہ وہ بھی کانپور میں ہنگامہ مفسدہ میں مر گئے وہ بھی متعلق خاندان گرین وی صاحب سے تھے خیال کرنیکا مقام ہی کہ فساد کانپور اور فتحگڈہ میں پچیس آدمی ایک خاندان کے قتل اور ضائع ہوئے فقط

احوال مندرجہ ذیل زبانی ہندوستانیوں کے جو ملازم قدیم گرین وی صاحب کے خاندان کے تھے معلوم ہوا

ترتیب دو روز بعد ہنگامہ کانپور کے نانا صاحب کو اطلاع پہونچی کہ کچھ فرنگی ایک کارخانہ میں جو کانپور سے بہت فاصلے پر نہیں ہے مخفی ہیں اوسنے ایک گروہ مفسدین کو حکم دیا کہ وہاں جاکر اونکو گرفتار کر لاؤ بر طبق اسکے کچھ سوار اور پیادہ بجانب نجف گڈہ روانہ ہوئے اور ایک گروہ بدمعاشوں کا بھی اونکے ساتھ ہوا جسوقت یہ خبر اڈورڈ گرین وی صاحب کو پہونچی فوراً وہ معہ اوسکی والدہ اور میم و بچے کے اور میجر ہولنگ صاحب متعلقہ انویلڈ بٹالین کے کوٹھے پر چڑھ گئے اور زینہ اوپر کھینچ لیا صاحبان موصوفین اپنی بندوقیں اور اوسقدر باروت وغیرہ سامان جنگ اپنے ساتھ لیگئے جسقدر لیجا سکے جب مفسدین نے اونکو آگھیرا تو اونھوں نے لڑنا شروع کیا اور دو روز تک مفسدین کو اپنے پاس نہ آنے دیا آخر کار بعد دو روز کے میجر ہولنگ صاحب مارے گئے اور سامان بھی ہو چکی لایا اب کوئی تدبیر لڑنیکی یا فرار ہونیکی نظر نہ آئی

اور بنا چاری اونہون نے اپنے تئین حوالہ مفسدان کیا جنہون نے اونکو قید کرکے اور ایک چہکڑے پر بٹہا کر جسکے اوپر کوئی فرش بہی
کچہ نہ تہی نہ آفتاب سے بچاو تہا اور وہ دن نہایت گرم تہا حفاظت ہوتی کانپور لائے یہان نانا کے روبرو گیے اور نانا نے
کہین وہی صاحب کلان کی میم سے کہا کہ تیرے پاس بہت دولت ہی وہ ہمکو دے اور ہم تجہے اور تیرے خاندان کو جان سے
نہ مارینگے اور اگر زیادہ نہین تو دو لاکہ روپیہ دے میم صاحبہ نے جواب دیا کہ میرے کارخانے کا مالک میرا فرزند تہا سب ہی
اوسکو اور تمام میرے خاندان کو بحفاظت الہ آباد پونہچا دو تو جو مانگوگے وہ دونگی نانا نے اس امر کا اقرار کیا مگر اوسوقت یہی
حکم دیا کہ میم صاحبہ کو اور اوسکے فرزند اڈیورڈ کو اور اوسکے تمام خاندان کو سعیدا نام مکان مین جو کانپور مین تہا پہرہ گارد مین رکہو فقط
اور خبر جو ہمارے پاس اس واقعہ جانکاہ کی پونہچی ہی صرف یہ ہی جو ذیل مین تحریر ہوتی ہی اور غالب کہ نہایت تاسف انگیز
اور جگر خون کن ہی یہ خبر ہمکو ایک صاحب کی چٹہی سے ملی ہے جو ہمراہ لشکر برگیڈیر جنرل نیل صاحب کے کانپور مین آئی تہی
میرے پاس زیادہ خبر ویلر صاحب کے شجاعانہ حفاظت کانپور کے نہین پونہچی مگر پرچہ ہاے ملفوفہ جو مین نے
پارچہ ہاے میم صاحبان مقتولین مین پائی اونسے کچہ کچہ حال معلوم ہو سکتا ہی مین نے انبار پارچہ ہاے خون آلودہ مین سے
تین [illegible] بہی پائی ہین مگر وہ مین کبہی اور مشتہر کرونگا اور اسیواسطے بالفعل اپنے پاس رکہتا ہون جسوقت ہم کانپور مین
بعد فتح لڑائی کے پونہچے اوسیوقت ایک شخص نہایت خوفناک ہماری طرف بہاگتا ہوا آیا صورت سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ کسی خبط
کا مارا ہوا ہے مگر بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ کوئی کرانی دفتر کمسریٹ کا تہا اوسنے خود جاکر ویلر صاحب سے کہا تہا کہ مین برضا
و خوشی اپنے مورچال سے باہر جاکر دریافت کرتا ہون کہ کمک آتی ہی یا نہین اور جو کچہ ہی اطلاع اونکو دونگا مگر مفسدین نے اوسکو
گرفتار کیا اور بعد بہت سی تحقیقات اوسکی کرکے حکم تین مہینہ قید کا [illegible] اوسکو قید رکہا
اور جہان وہ قید تہا وہان قریب مین بہت سے ہندوستانی اور قیدی تہے اور اکثر اونمین سے اسواسطے قید ہوئے تہے کہ اونکے پاس
روپیہ نانا کے دینے کو موجود نہ تہا اور جسوقت ان قیدیون نے شور و غل ہماری فتحیاب فوج کا سنا اوسی وقت اپنے گارد والے
سپاہیون پر دوڑے تہے اور اونکو مغلوب کرکے فراری ہوئے اس بیچارے نے اپنے گہر کے نو آدمی اوس مورچال مین چہوڑے تہے
جسمین سے ایک بہی زندہ نہ بچا اور کس بیرحمی سے قتل ہوئے کسقدر رقت اوسے دیکہکر آتی ہی جب وہ گرد و پیش قتلگاہ
کی لاشونکو تلاش کرتا پہرتا ہے میری دانست مین وہ اسواسطے تلاش کرتا ہی کہ شاید کچہ پتہ اوسکے خاندان مقتول کا ملے وہ ایسے
پہرتا جاتا ہے اور کوئی اوس سے نہین بولتا اور نہ کچہ اوسکے تسکین کی صورت پیدا کرتا ہی ہمارے نزدیک اسوقت مین کچہ
بہی اوس سے درباب تسکین اور تسلی کے کہنا گویا زہر خندہ ہو جائیگا اکثر آدمی بیان کرتے ہین کہ ویلر صاحب کو بجاے اوس مقام کے
مورچال بنانے کے جہان اونہون نے قائم کئے تہے مناسب تہا کہ میگزین مین جاکر مضبوطی کرتے اس سے مفسد بہی توپین اور
سامان جنگ اسقدر کثرت سے نہ پا سکتے ہسپتال توپخانہ جسکو ویلر صاحب نے چندروز بچایا تہا بالکل گولونسے چلنی ہوگیا ہے
مفسدونکے پاس اتنی توپین نہین کہ اونسے ہر انچ انکا گولہ پونہچتا تہا اور مجہے یقین ہے کہ ایک توپ ۲۴ پنی اونہون نے لاکر دمدمہ
کوٹہے کے قائم کی ہوگی کیونکہ یہی ایک چوبیس پنی اونکے پاس تہی اکثر محصورین پانی کے لانے مین مارے گیے اور آخر کار
پانی بہی جو اوسوقت اور اوس ایام مین زندگی کا باعث تہا ملنا بہی موقوف ہوگیا ایسے وقت تنگی مین شاید شرائط نانا کے

کہ ویلر صاحب معہ فوج وغیرہ کانپور چھوڑ کر بحفاظت سپاہ نانا الہ آباد چلا جاوے قبول اور منظور ہوئی ہوگی ہم خوب جانتے ہین کہ سطرح کی حفاظت اوس حرامزادے نے اونکی کی تمام انگریز سوائے عورات اور بچون کے جنکو اوسنے قید کیا تھا وہ بھی گو اونھون نے حسب شرائط مقبولہ طرفین اپنے تئین حوالے کر دیا تھا بدغابازی صریح قتل ہوئے

راقم کو کچھ پرچہ پارے کاغذ پوشاک میم صاحبان مین سے جو قتل گاہ مین حسب الحکم نانا قتل ہوئے تھے ملی یہ حالات غم آلود پرچہ پارے خون آلود ہین اور تحریرات مندرجہ ذیل اون پرچہ پارون پر بخط میم صاحبان ثبت ہین لیکن یہ پرچہ دو میم صاحبونکے روزنامچہ سے جدا کیے ہوئے معلوم ہوتے ہین زیرا کہ خط دونو کا ایک سا نہین ہے

ایک پرچہ مین تو یہ تحریر ہے

تاریخ ۱۲ جون ماما یعنی والدہ مرگئی

تاریخ ۹ جون ایلیسی حق ہوئی

تاریخ ۲۷ جون کو جورج نے جان دی

تاریخ ۲۱ مئی کو بارکون مین گئے

تاریخ ۵ جون رسالہ بھاگ گیا

تاریخ ۶ جون اول گولہ رانی شروع ہوئی

تاریخ یکم جون چچا ویلی مرگیا

تاریخ ۱۷ جون خالا ایتیلی نے جان بحق تسلیم کی

تاریخ ۲۷ جون بارکون سے نکلی اور جب دریا پر پونہچے تو فوراً قید ہوئی

دوسرا پرچہ اس مضمون کا ہے

تاریخ ۲۱ مئی ہم بارکون مین گئے تاریخ پنجم جون بوقت نواختن دو گھنٹہ صبح سواران رسالہ دوم نے فساد شروع کیا اور دشمن مابقی رجمنٹہای ہندوستانی بھی مل گئین دوسرے روز وقت صبح ہم سب روبرو بارکونکے بیٹھے تھے کہ ایک گولہ چوبیس پنی توپ کا آکر مورچہ مین لگا اور اس روز سے تا تاریخ ۲۵ جون گولہ رانی علی الاتصال جاری رہی اس تاریخ کو دشمن نے کچھ شرائط جنرل ویلر صاحب کے پاس بہیجین اور جنرل صاحب نے اونکو منظور کیا اور ۲۷ کو ہم سب نے بارکونکو چھوڑا اور سب دریا پر واسطے جانے الہ آباد کے گئے کہ وہان سے کشتیون پر سوار ہوکر جاوینگے جب ہم دریا پر پونہچے تو دشمنون نے ہمپر گولہ رانی شروع کی اور تمام انگریزونکو اور تھوڑی سے ہم لوگونکو مار ڈالا کشتیونکو جلا دیا کچھ قلیل آدمی ڈوب گئے اور ہم گرفتار ہوکر ایک مکان مین یکجا قید کیئے گئے ہین

ایک صاحب جو براہ کانپور سفر کرتے تھے شروع ماہ ستمبر قتل گاہ کو دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہین کہ اس مکان مین اب تک اوکھیڑے ہوئے بال طویل پڑے ہین اور میم صاحبونکے جوتے بھی موجود ہین چھوٹے بچونکے کپڑے اور اکثر علامات رنج افزا نظر آتے ہین اور ایک ستون کے چونے پر نشان خونکا چارون انگلیون اور ایک انگوٹھے کا بنا ہوا ابتک موجود ہے

ایک وقائع نگار باقیماندہ احوال مقام کانپور کا اسطرح پر تحریر فرماتے ہین کہ اس مقام مین تاریخ ۱۶ ماہ مئی خبر ہنگامہ مقامات دہلی اور میرٹھ کی پونہچی اسوقت یہان یکم اور ۵۳ اور ۵۶ رجمنٹ ہندوستانی اور دوم رسالہ غیر آئین اور پچاس نفر سپاہ گورہ متعلق توپخانہ موجود تھی اور مقام کانپور ایسے موقع پر واقع ہے کہ اوسمین کوئی صورت بچاو کی ممکن نہین تاہم سر ہیو ویلر صاحب نے

ہسپتال کا بارک اسواسطے قیامگاہ کے پسند کیا یہ بارک وسط میدان پریڈ پر واقع ہے اور ضرورت ایسی مقام کی اسواسطے منظور ہوئی کہ ویلر صاحب کو اول ہی سے شبہ تہا کہ سپاہ موجودہ ضرور پیروی سپاہ دہلی و میرٹہ کی کریگی اور ہمین بلحاظ صاحب موصوف نے اس مکان کو تعمیر مورچال مضبوط کیا اور تمام اتواب باٹری اوسکے اوپر چڑہا دین اور ۳۲ رجمنٹ شاہی کی جتنی عورات اور بچے تہے اور جتنے میم لوگ مقام کانپور مین موجود تہین سبکو حکم مقام مذکور مین آنیکا ہوا اسی اثنا مین سپاہ سے علامات ہنگامہ پردازی آشکارا ہونے لگی شب کو پنچایتین پلٹن مین ہوتی تہین اور اونکے ہتیار لینے ناممکن تہے اسواسطے ویلر صاحب نے سر ہنری لارنس صاحب کو واسطے کمک کے لکہا مگر لارنس صاحب کے پاس صرف چہہ سو نفری گورے کی موجود تہی اور اسی سپاہ سے اونکو انتظام کل ملک اودہ کا کرنا تہا تاہم صاحب محتشم الیہ نے ستر گورے واسطے کمک کے روانہ کانپور کئیے بآخر ماہ مئی اسی گورہ ۸۴ رجمنٹ شاہی کے اور مسٹر فیوز لیر وارد کانپور ہوئے اور ویلر صاحب نے گورونکو لکہنو کو واپس جانے کی اجازت دی اور بتاریخ ۳۱ ماہ مئی کلکتے کو ایک چٹہی اس مضمون کی روانہ کی کہ وقت بہت نازک ہے اور حفاظت چار یا پانچ سو میم ورنا قابل جنگ کرنے والونکی جو مقیم کانپور تہے بہت ضرور ہے اور اونکے پاس صرف ۱۵۰ نفری گورے کی بمقابل اسقدر فوج ہندوستانی اور مفسدین شہری کے موجود ہے مگر یہ چٹہی کلکتے پونہچنے بہی نپائی کہ بتاریخ ۵ ماہ جون سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا خزانہ لوٹ لیا قیدی جیلخانے سے چہوڑ دیے اور اکثر افسرونکو جو مقام مورچہ بندی کے جانب بہاگے جاتے تہے قتل کیا افسوس کہ اوسوقت تک اکثر عیسائی باشندگان شہر مقام ہسپتال مین نہین آئے تہے اور وہ لوگ بیچارے اوسی روز قتل ہوئے اور بنگلہ ہاے صاحبان اور بارکہاے سپاہ شعلہ ور ہوئی بعد ازین سپاہ مفسد بجانب مورچال روانہ ہوئی مگر چونکہ اونکے پاس توپ نہ تہی اسواسطے ظن غالب تہا بلکہ یقین واثق کہ اگر وہ شخص جسکا نام تا ابد تواریخ ہند مین روسیاہ رہیگا بدعہدی نکرتا اور اپنے قول و فعل پر قائم رہتا تو ویلر صاحب تا آنے فوج کمک کے مفسدین کا ہرگز غلبہ نہونے دیتے یہ شخص سری منت دہوندہو پنت نانا صاحب راجہ بٹہور تہا اس شخص کو پیشوا باجی راو نے متبنی کیا تہا اور اوسکے مرنیکے بعد اوسکی جگہ قائم ہوا مگر پنشن باجی راو کی اوسکو نملی الا اور سب خزانہ وغیرہ اوسکے قبضے مین رہا بلکہ اوسکو گورنمنٹ کا حکم یہ بہی ہوا تہا کہ کچہہ سپاہ اور چہہ توپین اپنے قلعہ بٹہور مین رکہا کرے یہی توپین آج بخلاف گورنمنٹ مذکور اوسکے کام آئین سابق مین جتنے صاحب کانپور مین تہے اونسے اسکی نہایت دوستی تہی اور اکثر اونکے ساتہ سیر و شکار کو جایا کرتا تہا مگر خبر ہنگامہ میرٹہ کے سنتے ہی اسنے سپاہ ہندوستانی کی رائے لینی شروع کی اور جب اونکو بہی آمادہ فساد پایا تو فوراً آپ بہی بگڑ بیٹہا اور اول ہی یہ حرکت کی کہ جو قریب سو انگریز مرد اور میم وغیرہ کے فتحگڈہ سے فراری ہوکر کانپور آتے تہے اونکو اثناے راہ مین اپنے مقام بٹہور مین گرفتار کرکے ہلاک کیا سپاہ کانپور نے بتاریخ ۵۔ اوسکو اپنے عزم بلوے کی اطلاع دی اور اوسنے اوسی وقت اپنی چہہ توپین اور سپاہی لیکر ارادہ مقام مذکور کا کیا اور جو توپین بہاری اوسکے یہان زمین مین دفن تہین اونکو بہی نکالا اور یہ سب سامان لیکر بسرداری فوج مفسد بمقابلہ ویلر صاحب کانپور مین آیا اور گولہ رانی مقام مورچہ بندی صاحب موصوف پر شروع کی ہر چند ویلر صاحب کے پاس توپین ایسی بڑی نہ تہین کہ وہ مفسدین کی توپ کا جواب دے سکتے مگر تاہم ایسی حکمت سے توپ کاری چلتی تہی کہ مفسد قریب نہ آسکتے تہے اور ہر چند ویلر صاحب کی فوج کا ایک ثلث بعرصہ پانزدہ روز

جنگہاے متواترہ مین کام آیا تہا ناسم صاحب موصوف نے شجاعت ذاتی انکلنڈ کو خیرباد نہ کہا جب مفسدین نے اونکے قیام گاہ پر حملہ کیا جب ہی صاحب موصوف نے اونکو مار کر پسپا کیا اور اگر حفاظت اسقدر میم وغیرہ کی اونکے ذمہ نہوتی تو وہ کبہی کے اوس مقام سے نکلکر اور مفسدین کو جواب معقول دیتے ہوئے الہ آباد چلے گیے ہوتے

آخرکار بتاریخ ۲۶ ماہ جون ویلر صاحب کے پاس صرف دو روز کا کہانا باقی رہ گیا اور پانی بالکل دستیاب نہوتا تہا اور سامان جنگ بہی صرف مین آچکا تہا اسواسطے اونہون نے ارادہ کیا کہ ایک حملہ کرکے مفسدین کا غلہ وغیرہ اپنے قبضے مین کرلین اور انہون نے ایسا ہی کیا اور مفسد پسپا ہوئے اور روبفرار لائے مگر صاحب کے پاس سوار نہ تہے کہ اس فتح کا حظ اوٹہاتا اسواسطے مفسدین کو اور کمک فوج اودہ سے جو ملی تو وہ پہر صاحب کی طرف آئے اور اونکو گہیر لیا کیونکہ جماعت اونکی کثیر تہی اور صاحب کی قلیل یہ حال دیکہکر ناچار صاحب اپنے تئین اور اپنی فوج قلیل کو بچاتے ہوئے پہر مورچال مین آگیے اور تمام محنت بیکار ہوگیی جب یہ حال گذرا تو اب اونکے پاس نہ کہانا تہا اور نہ پانی تہا اور نہ کچہ سامان جنگ تہا اور وہان قیام کرنا گویا موت کو خود طلب کرنا تہا اسواسطے بمجبوری اونہون نے نانا کی شرائط قبول کی اور سب سامان و خزانہ ناناصاحب کے ہاتہ دیکر خود بیچاران واحد سب انگریزونکو اور عیسائی باشندون وغیرہ کو اپنے ساتہ لیکر کشتیون پر گیے اور اونکو یقین تہا کہ اب ہم بخیریت اپنے دوستون سے ملینگے اور اپنا وطن پہر دیکہینگے مگر یہ خام خیالی تہی جب یہ سب کشتیون پر سوار ہوئے نانا نے حکم دیا کہ جو توپین کنارہ دریاے گنگ پر پوشیدہ اس مطلب کیواسطے رکہین تہین سر ہون اور اونکے گولون سے سب کشتیان پارہ پارہ ہوکر ڈوب گئین کچہ آدمی جو اون پر سوار تہے تہوڑے عرصے کے واسطے بچے اور جو ہنوز سوار ہی نہ ہوئے تہے وہ کنارے پر گرفتار ہوئے اور قید مین بہیجے گیے بعد ازان جب نانا نے خبر آمد فوج انگریزی کی سُنی تو اونکو بہی ایکمرتبہ مار ڈالا اور جس بیرحمی سے مارا اوسکا حال ایکمرتبہ اوپر بیان ہوچکا ہے

جب چٹہی درخواست فوج گورہ کی کلکتے مین پونہچی تو نواب لاٹ صاحب بہادر نے جو بصلاح مسٹر ہنری لارنس صاحب اور لاٹ انفسٹن صاحب کے اس بلوے کا بندوبست کرتے تہے حکم روانگی فوج کا دیا اور پہر اس حلقے سے اور سیلون یعنی لنکا سے اور جزائر مارشیس سے اور کیپ سے فوج گورہ طلب ہوئی مگر اس عرصے مین اضلاع شرقی بہی اس آتش فساد سے شعلہ در ہوگیی تہی اور اسی سبب سے کرنیل نیل صاحب کو اول سزا دہی مفسدین بنارس اور الہ آباد لازم آئی اور جب تک وہ اسطرح راستے مین مفسدین کو سزا دیتے ہوئے کانپور پونہچے اوسوقت تک قتل انگریزان وغیرہ مقام مذکور مین ہوچکا تہا کرنیل نیل صاحب نے ہر چند اول اپنے وارد ہونے سے چار سو گورہ اور پانچ سو سکہ سپاہ بسرکردگی میجر رینارڈ صاحب روانہ کانپور کیے تہے اور اوسکے بعد بارہ سو گورہ بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی زیر حکم جرنیل ہیولوک صاحب روانہ ہوئے تہے مگر سود مند نہوئے ہیولوک صاحب اور رینلا صاحب رینارڈ صاحب کی فوج سے بتاریخ ۱۲ ماہ مذکور شامل ہوئی اور بتاریخ ۱۳ اس فوج نے ناناصاحب کو بمقام فتحپور شکست دیکر پسپا کیا بتاریخ ۱۵ شکست دوم فوج مذکور کو بمقام پانڈی جو بمفاصلہ ۲۰ میل کانپور سے جاری ہے نصیب ہوئی اور بتاریخ ۱۶ ماہ خاص کانپور مین اونکو شکست فاش ہوئی اور نانا رو بفرار لاکر بجانب بٹہور بہاگ گیا کانپور مین پونہچکر جو حال زبون اور ناگفتنی ہمارے گورہ لوگون نے اور افسرون نے دیکہا اوسکا بیان تحریر غیر ممکن ہے ایسا حال نہ کبہی کسی نے سنا تہا

اور نہ دیکھا تھا کیا ذلت اور خواری سے ہمارے ہم وطن یہان قتل ہوئے ہین اور کس کس خرابیون سے اونکی لاشین پڑی رہین اس حال کے تحریر کرنے سے قلم بھی اشک سیاہ روتا ہی اور دوات بھی پارچہ سوف سے اپنے اشک سیاہ پونچھتی ہے مگر کہان تک پاس کرے کہ تمام اشکون مین ڈوبی ہوئی ہی ناچار اس مطلب کو یہان ہی چھوڑا

اب بعد فتح کانپور ہیولوک صاحب تو روانہ لکھنو ہوئے اور جنیل نیل صاحب واسطے بندوبست ضلع اور سزا دہی مفسدین کانپور مین قیام پذیر رہے نیل صاحب نے بھی ایسی سزاے سخت مفسدین کو دی کہ تا ابد زمانے مین یادگار رہے گی کسیکو پہانسی دی اور کسیکو اول بید لگوائے اور پھر پہانسی دی اور کسی سے جو قوم کا بہت بزرگ مشہور تھا اور جو مفسدے مین بھی زیادہ تر مستعد تھا اوسنے مکان قتل گاہ صاف کروایا اور انواع انواع کار ہاے زبون اور نازیبا اوسنے لیکر بعدازان اونکو بجہای گلو قتل کیا مگر یہ سب بہ نسبت راقم کمتر سزا ہی کیونکہ جو جو حرکات قبیحہ اور زبون اون سے نسبت انگریزان کے صادر ہوئی ہین وہ درحقیقت ایسی تہی کہ اگر اس سے زیادہ تر سزا اور ایسی جو کبھی کسی نے نہ سنی ہو اور نہ دیکھی ہو بلکہ انسانیت سے خارج ہو دیجاوے تو بجا اور واجب ہی

روہتک

بتاریخ ۲۲ ماہ مئی وقت شام چہار صد نفر سپاہ پیادہ اور اوسیقدر سوار مفسدان معہ پانچ اضراب التواپ مقام دہلی سے بجانب روہتک روانہ ہوئے بتاریخ ۲۳ سپاہ مذکور بمقام بہادر گڈہ جو علاقہ نواب دادری مین واقع ہی پونہچکر مقیم ہوئی اونہون نے اس مقام کو نہ لوٹا اور وہانسے روانہ ہوکر دوسرے روز بوقت نواخت آٹہ گہنٹہ صبح روہتک مین وارد ہوئے اور پونہچتے ہی اوپر خزانے کے حملہ آور ہوئے جو ساٹہ سپاہی متعینہ خزانہ تہے وہ مفسدین کے ساتہ شامل ہوگیے اور تمام فوج نواب جہجر کی بہاگ گئی خزانہ کرانچیون پر لادلیا من بعد جیلخانے مین گیے اور تمام قیدیونکو رہا کیا قیدیون نے فوراً بنگلہ ہاے افسران کو لوٹنا شروع کیا اور بشراکت مفسدین شہر کو بھی لوٹا صاحبان انگریز معہ تہانہ دار وغیرہ بہاگ نکلے قبل از روانہ ہونے روہتک سے مفسدین نے تمام ملازمین سرکاری کو برطرف کرکے نواب جہجر کے آدمی نوکر رکہے اور منادی اس مضمون کی بآواز دہل پہرادی کہ مقام روہتک سپاہ نے انگریزون سے فتح کرکے نواب جہجر کو دیا فقط

کلکتہ

بتاریخ ۱۳ ماہ جون روز شنبہ حکام بارکپور کو دریافت ہوا کہ سپاہ تجویز فرار کی پیش نہاد خاطر رکہتی ہے اور بصلاح حکام کلکتہ یہ تجویز قرار پائی کہ اونکے اسلحہ لیلینے چاہییں اور بروز دوم یعنی یکشنبہ صبح ایک بازوے ۳۶ رجمنٹ شاہی کلکتے سے لوکن بگیو کو روانہ ہوا کہ درصورت آنے سپاہ مذکور کے بجانب کلکتہ اونکو راستے مین روکین ۷۸ رجمنٹ ہاے لنڈر کو حکم ہوا کہ مقام چنسورا سے بارکپور کو جاوین

بروز یکشنبہ وقت صبح بہت گاڑیان و چہکڑہ جمع ہوئے بوقت نواخت ساڑھے چار بجے شام کے فوج کی پریٹ ہوئی بازوی ۳۶ رجمنٹ شاہی اور ۷۸ ہاے لینڈر اور توپین سامنے ہندوستانی فوج کے قائم کی گئین اسطرح پر کہ مربع کی تین جانب انگریزی فوج قائم ہوئین اور ہندوستانی فوج نے اسکیجانب یعنی چوتہی جانب مربع کے پاو میل کے فاصلے پر بناے

بعد اسکے حکم دیدینے اسلحہ کا ہوا اور کچھ ایک ناراضی سے اونہون نے ہتھیار دیدیے

تمام سپاہی جو کلکتے مین اور متصل کلکتہ کے تہے سب کے معہ کلکتہ ملیشیا اور آخر کار بودی گارد کے اسلحہ لیلیے گئے اونہون نے کچہ تکرار دینے اسلحہ مین نکی اونکے اسلحہ اون ہی مقامون پر لیے گئے تہے جہان وہ اوسوقت موجود تہے بعض گورمنٹ ہوس کے گارد کے ہتھیار وہان ہی لے لیے اور خزانے کے خزانے مین اور ٹکسال کے ٹکسال مین اور بنک کے بنک مین اور قلعہ کے قلعہ مین ہر ایک گروہ سپاہ ہندوستانی کے سامنے فوج گورے کی گئی یہ دیکھکر جسوقت اونکو حکم فیل کرنے اسلحہ کا ہوا سب نے بے تامل فیل کر دیے اور بار تن پر پہینکدیے بعد ازین اسلحہ اور سامان جنگ سپاہ گورہ نے لے لیا اور سپاہ ہندوستانی کے پاس سواے گزنے کے اور کچہ باقی نرہا اس امر سے سپاہ کی ہوائیان سی اوڑ گئین مگر اونکا دوبارہ جی مین جی آیا جب اونکو انتر بیٹر صاحب نے مخاطب ہوکر کہا کہ خاطر جمع رکہو تمکو تنخواہ ملیگی اور تم اپنا کام بہی حسب دستور سابق کرتے رہوگے اور اسلحہ جو لیئے گیے تو بنظر احتیاط لیے گیے ہین کیونکہ ملک مین کچہ فساد سا ہوگیا ہی لیکن جب دوبارہ امن ہوجاویگا تمکو پہر یہ ہتہیار مل جاوینگے

بتاریخ ۱۳ ماہ روز شنبہ ایک شخص مسلمان شہر سے قلعہ مین آیا اور ایک سپاہی برہمن ۴۳ رجمنٹ سے جو پہرے پر تہا اول اور ادہر اودہر کی باتین کر کے حال دریافت کرنے لگا کہ کیا تدبیرین فوج گورہ کی قلعہ مین کی گئین ہین اور کیونکر اوسکا انتظام ہی غرض ایسے ایسے بہت سوال کیئے سپاہی مذکور نے عمدا اوس سے سب حال سنا اور کہا کہ تم شام کو آنا جسوقت وہ شام کو آیا سپاہی مذکور نے جو نمک حلال تہا اوسکو فورا گرفتار کرکے حوالہ حکام کیا کل کاروائی اوسکی تحقیقات کورٹ مارشل مین ہوئی تہی اور آج حکم پہانسی کا نسبت اوسکے صادر ہوا تمام تدبیرین اوسکے قتل یعنی پہانسی کی درست ہوئین رسا ایک درخت کی شاخ سے متصل ہسپتال دروازے قلعہ کے باندہا اور ڈوم بہی موجود ہوئے مگر حکم پہانسی منسوخ ہوا

بتاریخ ۱۵ ماہ جون روز دوشنبہ بوقت نواخت تین گہنٹہ صبح جو جہاز دخانی سمیرمس نامے بمکان شاہ معزول اودہ تہا واسطے طلب کر لیا گیا ایک گہنٹہ قبل از روانگی جہاز مذکور مکان شاہ سے سپاہ گورہ کو حکم طیار ہونیکا ہوا تہا اور اکثر اونمین سے حسب الحکم روانہ بہی ہوگیے تہے اور کئی توپین بہی اونکے پیچہے روانہ ہوئین جب یہ سب فوج اور توپخانہ مکان شاہ تک پونہچا تو اونکو حکم محاصرہ کرنے مکان کا ہوا اور مسلح تا بصبح رہے وقت صبح شاہ کو تو قید کر لیا اور اوسکے ہمراہیونکے ہتہیار چہین لیے شاہ کو اوسی وقت ایک گاڑی مین سوار کروا کر بحراست و عہدہ داران متعہد کے قلعہ کو روانہ کیا اور تلاشی کاغذ کی لیگئی کیونکہ اوس مسلمان نے جو ساتہ سپاہی پہرہ والہ ۴۳ رجمنٹ کے سازش کرنے آیا تہا اور جسکی نسبت حکم پہانسی کا ہوا تہا روبروے حکام کے بیان طراز ہوا تہا کہ شاہ اودہ کی تحریک اس سرکشی مین ہی اور کچہ کاغذ بہی اونکے پاس موجود ہین

اوسی تاریخ کی شب کو دو صاحب پلٹن سروش کی ایک پالکی گاڑی مین سوار ہوتے تھے کہ ایک ویسی ہی گاڑی سامنے سے آئی اور اونکی گاڑی کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ اولٹتے اولٹتے بچ گئی چونکہ گاڑی مین لالٹین نہ تہی اسلیے دونو صاحب گاڑی مین سے باہر کودے تاکہ اوس پالکی گاڑی کے سوارونکو گرفتار کرین جسوقت وہ باہر گاڑی سے آیے

تو اونہون نے دیکہا کہ دو بالو اوس گاڑی مین سے نکلے اور بہت سے کاغذ اونکی بغل مین تہے اور کوچوان بہی اونکے پیچہے ہی کود ا اور تینون گاڑی کو چہوڑ کر بہاگ گیے چونکہ اس حرکات سے شبہ پایا گیا اسواسطے ہر دو صاحبان نے پالکی کی تلاشی لی اور اکثر کاغذ چہاپے کے اور تحریری اوسمین سے نکلے گاڑی معہ اسباب محمولہ کے حکّام قلعہ کے سپرد ہوئی اور اسی سبب سے مالک گاڑی مذکور کا کہ ایک دولتمند دیوان تہا مقید ہوا

ازروی کاغذ اخبار کمپنی واضح ہوا کہ ماہ جولائی ایک بڑی سخت سرکشی واسطے رہائی بادشاہ معزول کے ہونے والی تہی کہ باعث افشاے راز کے ملتوی رہی مشہور اسطرح پر ہے کہ ساٹہ آدمی چیدہ دلاور آدمیون نے یہ تجویز کی تہی کہ شب معینہ میں دیوار قلعہ پر زینہ لگا کر قلعے کے اندر جاوین اور وہان چہار طرف منتشر ہو کر صاحب لوگونکو اونکے بسترون پر عالم خواب مین قتل کر کے شاہ مقید کو رہا کرین تجویز تو بیشک نہایت دلیرانہ تہی مگر یہ ایک امر دیگر ہے کہ وہ کسقدر ممکن الوقوع تہی بہر حال یہ ثابت ہے کہ کینہ مفسدین کا ہماری جانب اسقدر ہے کہ اگر اونسے ہو سکے تو وہ ہماری بیخ و بُن اوکہاڑ ڈالین

چند روز بعد ایک اور بیہودہ تجویز کا افشا ہوا یعنی مفسدین نے چاہا تہا کہ گودام جنگی قلعہ کو اوڑا دین ایک آدمی شاہ دہلی کی جانب سے پیغام لیکر آیا کہ جو شخص گودام مذکور اوڑا دیگا اوسکو دس ہزار روپیہ اور جسقدر جاگیر چاہے گا ملیگی

دو اور پیغامبر جو دہلی سے آئے تہے اور جو ۷۰ رجمنٹ کے ساتہ سازش کیا چاہتے تہے گرفتار ہوئے ایک غازی نے یہ تجویز کی کہ قلعہ کلکتہ مین جو جہنڈا انگریزی ہے اوسکو اوتار کر جہنڈا مفسدین کا اوسکے عوض قائم کرے اور مشہور ہے کہ اوسنے سب تیاری اس امر کی کر لی تہی اور قریب تہا کہ یہ امر وقوع مین آوے کہ غازی مذکور گرفتار ہو گیا

انبالہ

بتاریخ یکم جون رجمنٹ پنجم کے ہتہیار لیے ایک گروہ ۹۰ سپاہیون سے جو اسی رجمنٹ کے تہے اور بمقام مذکور بالا متعین تہے علامات فساد کے ظاہر ہوئے ایک اور گروہ اس رجمنٹ نے جو بکار سرکار بمقام سہارنپور روانہ ہوئے تہے فساد برپا کیا ۶۰ رجمنٹ کے سپاہیونکے بہی ہتہیار چہین لیئے اونسے بہی حرکات مفسدانہ ظہور مین آئے تہے مگر جب بروقت ثبوت وہ نمک حلال پائے گیے تو اونکو اسلحہ دوبارہ دیکر روانہ روہتک واسطے مسدود کرنے فساد کے کیا ہنگام تعیناتی اس مہم کے اون لوگون نے پہر فساد کیا اور معہ اسلحہ و سامان جنگ وغیرہ مفسدان دہلی سے جا کر شامل ہو گئے بعد از روانگی اس رجمنٹ کے آتش زنی جو اس شہر مین اکثر ہوتی تہی بالکل موقوف ہو گیی اور اذیت چہاونی مین تخلل اس باعث واقع ہوتا تہا رفع ہو گیا احتیاطاً تدابیر محافظت کی عمل مین آئی ہین اور احاطہ گرجا گہر پر مورچال قائم کیے گیے ہین کہ بروقت ضرورت کار آمد ہون مگر بعد ازین سواے ایک یا دو مرتبہ کے پہر تا آخر اگست کوئی اندیشہ یا علامات فساد کے ظاہر نہوئین

بتاریخ ۷ ، ۲۲ اگست کہ شب پنجشنبہ تہی دو یا تین پہرے سپاہیان ۵ رجمنٹ کے اپنی چہاونی چہوڑ کر بہاگ گیے بروز دوم وقت سہ پہر باقیماندہ سپاہ موجودہ رجمنٹ مذکور کو حکم پریڈ کا بدین غرض دیا گیا کہ اسکو جیلخانہ بہیجدین بروقت پریڈ اونکے سپاہ مین سے قلیل سپاہی آٹہ رجمنٹ کے معہ تین ضرب توپ کی بہیجے گیے سپاہیان رجمنٹ پنجم خاموش کہڑے رہے جب تک اونکا گارد پیش ہوے

کوچ نہ کیا اور جب تک اونکو حکم کوچ نملا بروقت حکم کوچ کے وہ یکایک بہر کر بہاگ گئے مگر پانچ لمحظہ کے بعد جب اونکا تعاقب ہوا تو اونکو ثابت ہوگیا کہ ارادہ فرار اونکا بیکار اور بیفائدہ تہا تعاقب مین جو سپاہی تہی اونہون نے ایسی غلولہ اندازی کی کہ قریب نصف مفرورین کے تو جہنم واصل ہوئے اور سپاہ تعاقب کنندہ منتشر ہوکر اونکے پیچہے رہی اور اکثر اونکو جو پریشان ہوکر بہاگتے تہے گرفتار کرکے قتل کیا تو بجانہ بہی معہ ۱۲ سواران سکہ اور چند ہندوستانی گولہ اندازونکے راستے پر آگیا تہا اور جب یہ آگے بڑہا تو چند مفسدین جو سابق کوٹہی کمشنر صاحب مین جو اب مقام قیام فوج پٹیالہ ہے مخفی تہے غلولہ تفنگ سے مارے گئے ایک اور آدمی حاطہ کوٹہی بینک ایلن سوداگر مین کام آیا بعد ازان جائی قریب دو میل کے بجانب کرنال ہوا اور لٹے پہرے اور پہر کر بازار کو زغہ کیا سپاہ مفسدین کی ۹۰ لاشین متصل بارک کے شمار مین آئین اور کل سپاہ مذکورین سے تعاقب وغیرہ مین قریب یکصد و پنجاہ نفر قتل ہوئے

لکہنو

بتاریخ سی ام مئی ۵۷ء فوج منحرف ہوگئی ایک صاحب اس حال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ بوقت نواخت نہ گہنٹہ شب فساد شروع ہوا ہم کپتی صاحب مس کوٹ کے گہر مین بیٹہے چہرٹ پی رہے تہے کہ آواز توپ کی اور اوسکے بعد بندوقون کی گوش زد ہوئی سبنتے فوراً ہتہیار باندہے اور جب افسران انگریزی میدان پریٹ پر پونہچے تو قریب پچاس نفر مفسدین گہوڑون پر سوار سیدہے چہاونی کیطرف بہاگے کہ وہان شامل مفسدین ہون چونکہ یقیناً آج کل بہت تہی اسواسطے ہم صرف قریب دو سو نفر کے تہے القصہ جب ہم چہاونی مین پونہچے تو وہان سوائے شعلہ ہائے مکانات آتش زدہ اور کچہ نظر نہین آتا تہا وہانسے ہم بطرف شہر روانہ ہوئے اور درمیان پلہائے آہنی و پختہ کے گشت کرتے رہے اور قریب ایک بجے صبح کے چہاونی مین آکر باہر کوٹہی ریذیڈنسی کے ڈیرہ کیا اس مقام پر تا بہ صبح مقیم رہکر پہر میدان پریٹ پر جہان انگریز اور توپین تہین گئے ۷۱ رجمنٹ سب سے زیادہ فساد پر آمادہ تہی اور ۴۸ اوس سے کم اور ۱۳ برائے نام کیونکہ ۱۳ رجمنٹ کے صرف ڈہائی سو سپاہی بہاگ گئے تہے اور اوسمین سے بہی اب بہت سے آتے جاتے ہین اسمین شک نہین کہ اسوقت تک یہ رجمنٹ نمک حلال ہے مگر کسی پر اب اعتبار نہین کیا جا سکتا صبح کو قریب پانچ بجے بعد فساد کے سوارونکو حکم ہوا تہا کہ جلدی بطرف مڈکی پور جہان ہم لوگونکی چہاونی تہی جاوین اور جب ہم قریب میدان گہوڑدوڑ کے پونہچے تو دیکہا کہ تمام میدان مفسدین سے بہرا ہوا ہے قریب پندرہ سو آدمی مفسدین وہان جمع تہے اونہون نے غلولہ اندازی اور غل کرنا شروع کیا ادہر ہم اونکے لوگ منتشر ہوگئے کہ اسکے دم کے کم جانٹ لین اس عرصے مین ایک شخص سوار بلباس سفید نمودار ہوا اور اوسنے ہاتہ اوٹہا کر کچہ کہا جسکے سنتے ہی قریب نصف آدمیون نے جو ہمراہ رہے ہمارے ساتہ تہے ہمکو چہوڑ دیا اب ہم نہایت حیرانی مین ہوکر اور ہمنے توپین طلب کین مگر تا آنے توپونکے ہمارے سب بنگلے واقع مڈکی پور لٹ گئے میرا جو کچہ اسباب از قسم گہوڑا بگی خیمہ کتابین وغیرہ تہا سب غارت ہوا اور جو کپڑے بر جسم پہنے وہ ہی باقی رہے ادہر جو سوار ہمارے ہمراہ تہے اونہون نے بہی اپنے افسرونکے مکان وغیرہ جلائے مفرور ہوگئے اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ اونہون نے ایک لڑکے کو جو چند روز سے آکر شامل اپنی رجمنٹ کے ہوا تہا اور جسکا نام ایلی تہا مار ڈالا اوسکی عمر چودہ برس سے بہی کم معلوم ہوتی تہی اور چونکہ

سواری اسپ اوسکو نہین آتی تہی اسواسطے وہ مقام پر رہ گیا تہا اور قلیل عرصہ پیشتر ہمارے وہان پہونچنے کے اوسنے ارادہ بہاگ جانیکا کیا تہا کہ اس اثنا مین اوسی رسالے کے ایک سوار نے جسمین وہ تہا اوسکو لیتہ اور تلوار سے زخمی کرکے مار ڈالا تمام میم صاحبان اور بچے ایک قلعہ یعنی بیلی گارد واقعہ شہر مین محفوظ اور محصور ہین یہ لوگ وہان کچھ عرصے سے گئے ہوئے تہے تین افسر حسب تفصیل ذیل مارے گیے یعنی میجر سکوم صاحب اور لفٹنٹ گرینٹ صاحب ایڈجوٹنٹ کے اور رجمنٹ مذکور رسالہ ہفتم کا اکثر افسر مجروح بہی ہوئے ہین مگر کسیکو زخم شدید نہین آیا دو رسالے باہر تعینات تہے اور اونکے افسر جو طرف سے جنکا نام سکیل صاحب اور بولٹن صاحب اور مارٹین صاحب ہی ہمکو بڑا فکر ہے اب ہم ہمراہی فوج مین نزدیک ۳۲ رجمنٹ پیادہ اور توپخانہ کے مقیم ہین اونہون نے ہمکو نہایت سمجہایا تہا کہ کل کی رات ہم کیمپ مین رہین ہم اونسے زیادہ سمجہتے تہے میری دانست مین اگر ہم کل کی شب وہان رہتے تو وہ ہمارا گلا بیشک کاٹ ڈالتے کل شب کو ارادہ تہا کہ کچھ سپاہ ۳۲ رجمنٹ شاہی کے ہاتہیون پر سوار کرکے روانہ سیتاپور کیے جاوین لیکن ارادہ فساد جو شہر مین ہوئے والا تہا اور حالت مصیبت جسمین ہم قلیل انگریز گرفتار تہے مانع روانگی ہوا گرمی نہایت شدت سے ہے اور اسکے باعث [illegible] مین بہت سکتے اور کم سونے کے اور کم کہانیکے اور ایسے ایسے اوصیبون کے ہم کچہ سست ہوگیے ہین دیکہو استقلال سپاہ گورہ کا اور کسطرح جو قلیل سپاہ ہمارے پاس ہے وہ اپنی جگہ پر قائم ہے اگر ہمارے پاس پانچ سو سپاہ گورہ اور آجاوے تو یہان کچہ فکر نہ ہے سب دیسین عذر کرتے ہین کہ ہم نے ناچار ہوکر یہ کیا کیونکہ سرکار نے ہمارے مذہب مین دخل ڈالنا چاہا تہا میری دانست مین تو سوء انتظام میرٹہ باعث اس سب فساد کا ہے وہ چاہتے ہین کہ توپہر تی لوگون کو چہوڑ دین اور عہدہ دار اس رسالہ سوم سے وقت لوقت لسختی و درشتی پیش آتے ہین

بتاریخ سوم جون اب ہم کیمپ فوج مین ہین اور یہان تک تو ہمارے حق بہتر ہوا اور گو یہان بہی نہایت تکلیف ہے الا اسکو سنجہا ہے کہ چند روزہ تکلیف کا خیال کرے بلکہ شکر گزار اس امر کا ہو کہ ہماری جان بچ گیی بعد از فساد مذکورہ بالا کے اب تک امن رہا ہے اور سپاہ مفسدین کے لشکر سے پایا جاتا ہے کہ اونکے دل پر خوف غالب ہے آئین جنگی مقرر ہوگیا ہے اور ہر روز کورٹ ہوکر سپاہ کی تحقیقات سب طرف ہوتی ہے ایام رحم و رعایت گذر گیے اب ہمارا ارادہ اسی مین ہے کہ اون بے ایمانون کے ساتہ از حد سختی سے پیش آوین ہم سبکا اکثر اسباب غارت ہوگیا اور یقین کرنا کہ میرے پاس ایک یا دو قمیض ہین اور ایک اوپر کی کرتی اور دو یا تین جوڑی پاجامے کی باقی ہین میرے خیال مین یہ آتا ہے کہ ہمارے نوکر ہی چور بن گیے کیونکہ جو اونمین سے گرفتار ہوکر آتا ہے ایک دو بقچے کپڑے کے اوسکے پاس سے نکلتے ہین اور چونکہ یہ لوگ بہاگ بہی نہین سکتے ہین اسواسطے ہر روز صبح شام بیس تیس گرفتار ہوکر بید کہاتے ہین اور اکثر مفسدین بہی گرفتار ہوتے ہین اونمین سے ہر ایک کو پہانسی ہوگی بلکہ ہر روز اکثر ونکو پہانسی ہوتی جاتی ہے مین نے سنا ہے کہ ایک گروہ مفسدین کا قریب تین سو کے معہ بندوقونکے نہایت تباہ حال ہین جنکے پاس کپڑے تک ثابت نہین اس ارادے سے سیتاپور جاتے ہین کہ وہان امان جان کی چاہینگے مگر میرے نزدیک یہ خبر قرین صدق نہین کیونکہ ممکن نہین کہ تین سو سپاہیونکی جماعت کسیکو گانووالے لوٹ لین اور بہت سی خبرین جو ہر روز بکثرت آتی ہین اونسے ظاہر ہے کہ مفسدونکو نہایت خوف پیدا ہوا ہے کہ وہ اسقدر ہر روز ہتیار پہینک پہینک کر بہاگ

جاتی ہین فقط

جو سپاہ کہ یہان مفسد اور منحرف ہوگئی ہو اوسکی تفصیل یہ ہی نصف رجمنٹ ۴۸ اور نصف ۷۱ اور قلیل سپاہی ۱۳ رجمنٹ کے اور دو ترپ رسالہ ہفتم کے اس فساد مین تین افسر تو مارے گئے اور تین زخمی ہوئے مگر نام صرف ان ہی تین صاحبونکا مذکور ہی برگیڈیر ہینڈسکوم صاحب اور لفٹنٹ گرینٹ صاحب اور ریلی طفل مذکورہ بالا

تعاقب مفسدین کا دوسرے روز ہوا اور اسی سبب سے اکثر اونمین سے بہاگ کر بطرف سیتاپور چلے گیے کرنیل برج صاحب کماندر نے جب یہ سنا تو وہ چار کمپنیان ۳۲ رجمنٹ کی لیکر اونکے مقابلے کو آئے مگر مفسدین یہ راستہ ہی چھوڑ کر گنگا پار ہوگیے

تا تاریخ ۱۵ جون سر ہنری لارنس صاحب نے تمام تدابیر واسطے حفاظت رزیڈنسی اور مچھی بہون کے درست کرلین تین دروازے رزیڈنسی کو تو بند کروا ڈالے اور اونپر تیغہ بہی ہوگیا بہت سی توپین تمام جانب اوسکے چڑہائی گئین اور ہر ایک تدبیر محافظت کی جو خیال مین آئی کی گیی تاکہ اگر حملہ بہی ہو تو بہی اوسکی حفاظت رہے اب یہان پیادہ اور سوار جملہ بارہ سو آدمی موجود ہے میم صاحبونکو اور بچونکو مکانات گبنس صاحب اور اومینی صاحب جو درمیان رزیڈنسی کے واقع تھے رہنے کو ملے نبظر اسکے کہ راہ فیض آباد سے کچھ الحاق نرہے ایک دو پل پختہ سنگین جو متصل مچھی بہون کے تھے منہدم کیے گیے اور جو راستہ وہانسے قلعے مین جانیکا تہا وہ بند ہوا اور ایک مضبوط جماعت سپاہ گورہ کی متصل پل کے قائم کی گیی تمام خزانہ قلعے مین گیا اور رسد بکثرت جمع ہوگیی ہزارہا من غلہ شہر سے خرید ہوا اور سوجی اور شکر بکثرت کانپور سے قبل از مسدود ہونے آمد و رفت کے آگیی تہی

بعد از اس فساد کے چہاونی مین کوئی امر مخلّل امن اور باعث فساد کا شہر مین واقع نہوا بتاریخ ۵ جون یا قریب اس تاریخ کے سید حسین کی رجمنٹ کو جو سابق ملازم شاہی تہی حکم ہوا کہ ہتہیار رکہدو مگر اونہون نے اوسوقت تک انکار کیا جبتک توپین اونکے سامنے ہوئین اسپر اونسے اسلحہ چہین کر اونکو شہر بدر کیا

تا تاریخ ۲۰ جون سب امن و امان رہا بعد ازین سنا کہ ایک جماعت مفسدین کی کسی مقام پر جو ۱۲ میل لکھنو سے ہے جمع ہوتی ہے اوسکا ارادہ یہ ہی کہ جب سب فوج وہان جمع ہوجاویگی تو لکھنو پر حملہ آور ہونگے ایک جماعت فوج قلعہ داری لکھنو سے جسکو زبان انگریزی مین گریس کہتے ہین مع چار توپ اونکے واسطے مقابلہ مفسدین کے جو شہر سے باہر جمع ہوئی تہی گئی

لڑائی درمیان مفسدین اور فوج گریس کے بتاریخ ۲ جولائی برپا ہوئی فوج گیرسن بسرکردگی سر ہنری لارنس صاحب کے گیی تہی اس جنگ مین لارنس صاحب کے پیر مین زخم آیا اور چوتھے روز وہ شخص جو نہایت تابندہ جواہر کان انسانی اور مہر درخشندہ آسمان کاردانی اور وہ شخص جو اس نازک وقت مین بہت ضرور تہا اس جہانسے اوٹھ گیا اوسکی تدابیر سے فوج قلیل لکھنو ایسی مضبوط ہوگیی تہی کہ اونہون نے مفسدین کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور اپنی جگہہ پر اوسوقت تک قائم رہے جب تک اور کمک اونکے پاس پہونچ گیی

ایک صاحب احوال لکھنو بعد از وقوع وقائع مذکورہ بالا اسطرح تحریر فرماتے ہین اونکے بیان سے حالات دلاوری

وجوانمردی سے حفاظت رزیڈنسی کی بخلاف بیشمار انبوہ مفسدین تشنہ خون محافظین مقام مذکور کے واضح ہوتا ہی کسی تواریخ مین ایسا حال نظر نہین آیا جیسا اس بیان سے پایا جاتا ہی یعنی آجکے دن تک کوئی ایسا واقعہ نہین ہوا جسمین ایسی شجاعت واستقلال ہوشیاری وتحمل شدائد وگرسنگی وماندگی کسی سے ظہور مین آئے ہون جیسے محصورین لکھنو سے بروے کار آئین اور اس حفاظت رزیڈنسی مین صرف وہ ہوشیاری ودلاوری ظہور مین نہین آئی ہے جو انگریزونسے ہنگام کارزار وقوع مین آتی ہی بلکہ وہ شجاعت ومردانگی ظاہر ہوئی ہی جو بخلاف بیشمار مضرت اور نقصان اور ناامیدی ومحنت ومشقت وتفکرات بے اندازہ اور بیرون از قیاس کے مستقل اور قائم رہے ہین اور آخرکار مقصد محال اور سربستہ پر فتحیاب ہوئے ہین یہ موقع ایسا دشوار اور سخت تہا کہ اتواپ قلعہ شکن مفسدین کی پچاس گز کے فاصلہ پر مورچال رزیڈنسی سے قائم تہین اور اسقدر قریب تہین کہ کلمات خوش آمد اور دہمکاوٹ اور طعن وتشنیع کے جو مفسدین ہندوستانی محصورین رزیڈنسی سے کہتے تہے سب بخوبی سماعت مین آتے تہے اور گولی بندوقون مفسدین کی وہان تک پہونچتی تہی جہان میم لوگ اور بچے اور زخمی رہتے تہے اور مفسد اکثر سرنگ دیوار رزیڈنسی مین دوڑا کر ارادہ داخل ہونے مقام مذکور کا کرتے تہے اور ہمیشہ سرنگ اونکی بنا کرتی تہین اور محصورین کا حال یہ تہا کہ ہر روز بلکہ ہر وقت منتظر آمد فوج کمک کے رہا کرتے تہے اور انتظار حد سے زیادہ بڑہتے جاتے تہے اور گولنداز جنکی موجودگی بہت ضرور تہی ہر روز کم ہوتی جاتی تہی یہان تک کہ توپ پیچہے ایک گولنداز بہی باقی نرہا تہا یعنی جسقدر ضرب توپ تہین اونسے کم نفری گولندازونکی باقی رہگئی تہی القصہ یہ حال ایسا تہا کہ جو ہم وطن اون دلاوران رزیڈنسی کا سنینگے اونکو نہایت رقت اونکے حال پر آویگی اور اون لوگونکو بخوبی نصیحت ہوگی جو کبہی یہ ارادہ کرین کہ دغابازی یا کثرت ازدحام یا برملا ہنگامہ پردازی شجاعت وپردلی انگریزان مین کچہ نقصان یا کمی کرین

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ روز ہنگامہ پردازی کے شام کو یعنی ۲۹ جون وقت شام مسٹر ہنری لارنس صاحب بہادر کے پاس مختلف خبرین اس مضمون کی آئین کہ فوج مفسد جو بکثرت موجود تہی مقام چنہٹ سے جو قریب آٹہ میل کے فاصلے پر لکہنو سے اور پر رستے فیض آباد کے واقع ہے دوسرے روز وقت صبح حملہ آور ہوگی یہ سنکر صاحب ممدوح الوصف نے یہ چاہا کہ کوچ کرکے اونکو ایسے مقام پر متصل شہر کے روکین جہان وہ زیادہ مضرت نہ پہونچا سکین اور اگر ایسا ممکن نہو تو پل نالہ کوکرال پر اونسے جنگ جو ہون یہ نالہ راہ فیض آباد کو کاٹ کر قریب نصف راہ درمیان لکہنو اور چنہٹ کے جاری ہی

فوج مفصلہ ذیل واسطے روانگی کے طیار ہوئی چار توپین اسپی فیلڈ باٹری دو توپین نمبر ۳ اسپی فیلڈ باٹری اور ایک عرادہ آٹہ انچہ کا اور رسالہ دولنٹیر اور ۱۲۰ سوار متعلقہ سواران اول ودوم وسوم اودہ رسالہ اور تین سو گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی اور ۱۵۰ پیادہ سپاہی ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی اور ۶۰ سپاہی ۴۸ رجمنٹ ہندوستانی اور ۲۰ سپاہی ۷۱ رجمنٹ ہندوستانی جو قوم سے سکہ تہے سب طیار ہوئے

فوج مذکورۂ بالا کو مخبرون نے اخبار غلط پہونچا کر فریب دیا اور کہا کہ مقامات لکہنو اور چنہٹ کے درمیان کوئی مفسد نہین ہی اور اگر ہونگے تو کم نفری اونکی ہوگی یہ سنکر فوج مذکور حد معینہ سے آگے بڑہی اور رستے مین مفسد درختون مین اسقدر پوشیدہ ہوکر کمین مین تہے کہ کسی گارد کے متلاشی نے آنکہ سے اونکو نہ دیکہا جب تک کہ چہار طرف سے مفسد

یکبارگی نکل آئے اور فوج مذکور کو گھیر لیا فوج گورہ اور غبارہ والے گولندازان نے اونکو عرصہ قلیل تک روکا اور اونکا مقابلہ بجرات تمام کیا اگر توپخانہ اودہ اور سواران سکہ ہمراہ رہتے اور اسیطرح کوشش کرتے تو فتح ضرور نصیب اولیای دولت ابدمدت سرکار ہوتی گو سپاہ سرکار بہت کم تھی اور مفسد بکثرت تھے مگر گولندازان اودہ تو دغاباز تھے اونہون نے توپین تو خندق اور غار وغیرہ مین ڈال دین اور رسیین گھوڑونکی کاٹ کر اونکو چھوڑ دیا اور آپ شامل مفسدین ہونیکے واسطے فرار ہوئے ہر چند اونکے افسرون نے اور خود سر ہنری لارنس صاحب اور اونکے ہمراہ افسرون نے اونکو فہمایش کی بلکہ سر ہنری صاحب نے آخر کار شمشیر آبدار کو اونکے خلاف دوم مین لایا مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور مفسد قریب تر آگئے اور دو جانب سے ایسا زور ڈالا کہ فوج سرکاری کو سواے گریز کے اور تدبیر چارہ نظر نہ آیا اور سوار اور پیادہ مفسد کا ایسا زور پڑا کہ تین توپین سرکاری کی اونکے ہاتھ آئین اور بہت سپاہ دغابازی اور نمکحرامی گولندازان اودہ سے اس کارزار و غل اور فصل مین کام آئے اور چونکہ سوار سپاہ سرکاری مین نہ تھے اسواسطے عقب فوج کے حفاظت دشوار ہوگئی اور بباعث شدت گرما و قلت سامان جنگ جو ہنگام کارزار سب کام مین آگیا تھا اور عدم موجودگی سواران کی مراجعت مین ہمکو نہایت تکلیف ہوئی اور ہمارا بہت نقصان بھی ہوا

سابق لارنس صاحب کا یہ ارادہ تھا کہ دو مقامونمین سب صاحب جو بیلی گارد مین تھے رہین یعنی کچھ مقام رزیڈنسی مین اور کچھ مقام مچھی بھون مین اور مچھی بھون ایک قلعہ قدیم تھا مگر شکستہ اور اسی لحاظ صاحب ممدوح نے اوسکی کچھ مرمت کی تھی مگر تاہم بخوبی استحکام اوسکا نہوا تھا اور یہ مقام قریب مکانات شہر کے واقع تھا اور اوسپر اسی سبب سے زد اون مکانات کی تھی مگر ہنگامہ ۳۰ جون نے اسقدر نقصان فوج سرکار مین کیا تھا کہ سپاہی باقیماندہ واسطے حفاظت دونو مکانونکے کافی باقی نہ رہے تھے اس لحاظ سے لارنس صاحب نے مقیمان مچھی بھون کو حکم بھیجا کہ بوقت شب مقام مذکور کو خالی کر کے اوڑا دو اور مقام رزیڈنسی مین داخل ہو تعمیل اس حکم کی اس خوبی سے ہوئی کہ بوقت نواخت ۱۲ گھنٹہ شب یعنی وقت نیم شب فوج مچھی بھون تمام اسباب خزانہ اور سامان جنگ و توپ وغیرہ ہمراہ لیکر بغیر اتلاف کسی سپاہی ہمراہی کے مقام رزیڈنسی مین داخل ہوگئے اور عرصہ قلیل کے بعد اوڑنے ۲۴۰ پیپے باروت اور ساٹھ لاکھ کارتوس جنگی سے جو مقام مذکور مین چھوڑ آئے تھے لارنس صاحب اور دیگر افسران کو تیقن ہوگیا کہ مچھی بھون اور جو کچھ اوسمین باقی تھا سب اوڑ گیا اور مفسدین کے ہاتھ اوس مقام مین سے کچھ نہ آیا اگر یہ تدبیر صائبہ عمل مین آتی تو غالب تھا کہ کوئی شخص مقیمان رزیڈنسی اور مچھی بھون سے زندہ باقی نرہتا کیونکہ ابھی بیان ہوچکا ہے کہ مچھی بھون ایسا مقام تھا کہ اوسپر زد اکثر مکانات شہر سے تھی اور سواے اسکے سامان توپخانہ بھی اوسمین کم تھا اور جو جو تکالیف اور شداید مقیمان رزیڈنسی نے باوجود شامل ہونے فوج مچھی بھون کے گوارا کین ہین اور جس وقت اور مشقت سے اونہون نے مقام مذکور کی حفاظت کی ہے وہی کافی دلیل اس امر کی ہے کہ اگر دو مقامونمین قیام ہوتا تو ایک بھی نہ بچتا اور دونو مقام مفسدین کے قبضے مین آجاتے

تباریخ یکم جولائی ایک سیل کا گولا آٹھ انچہ کا اوس مقام مین آیا جہان لارنس صاحب بیٹھے تھے اور آکر اونکے اور کوپر صاحب کے درمیان مین پھٹا مگر کسیکو ضرب نہ آئی اب کوپر صاحب اور دیگر صاحبان نے لارنس صاحب سے کہا کہ اس مقام کو چھوڑ کر کہین اور قیام کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ مقام اب گویا نشانہ گولہ ہای توپ و تفنگ مفسدین کا ہوگیا ہے یہ سنکر صاحب موصوف نے تبسم کنان

جواب دیا کہ ایسے مکان خود مین بیقین جانو کہ اور گولہ اب آکر نگرے گا مگر حکم خدا کا اور طرح پر جاری ہونے والا تہا اور بروز دوم اوسی مقام پر ایک اور گولہ آکر پہٹا اور ایک ٹکڑا اوسکا صاحب موصوف کے ایسا لگا کہ جس نے زخم کاری پہونچایا اور صاحب اوس سے جان بر نہوئے اوسی موقع پر کپتان ولسن صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ اجیٹن جنرل صاحب کو بہی گولہ مذکور سے صدمہ پہونچا تہا

مسٹر ہنری لارنس صاحب کی مرگ کا صدمہ ایسا تہا کہ ہر ایک مقیم رزیڈنسی کے دل سے کئی روز تک نہ بہولا اور جب کچہہ اوسکا رنج دور ہوا تو ایک اور رنج نے اونکے دل پر غلبہ کیا یعنی میجر بنگس صاحب جو بجاے لارنس صاحب کے کام کرتے تہے وہ بہی غلولہ تفنگ سے بتاریخ ۲۱ جولائی اسطرح پر کام آئے کہ وہ ایک مقام رزیڈنسی مین کہڑے دیکہہ رہے تہے کہ اونکے سر مین گولی لگی اور فوراً اونہون نے جان بحق تسلیم کی

جب محاصرہ اور گولہ اندازی مقام رزیڈنسی مین شروع ہوئی اوس وقت تک صرف دو مورچال رزیڈنسی مین طیار تہے اور باقی مقامات حفاظت کے ناتمام تہے بلکہ وہ عمارات جو قریب رزیڈنسی کے تہے اور جسمین مفسدین بحفاظت بیٹہکر غلولہ اندازی کرتے تہے وہ بہی صاف اور منہدم نہین ہوئے تہے حق تو یہ ہے کہ ہمارا اتلاف جان جو رزیڈنسی مین ہوا وہ اول تفنگچیونکی گولیونسے ہوا جو مساجد اور دیگر مکانات متصلہ رزیڈنسی مین سے غلولہ اندازی کرتے تہے اور ان مقامات کے انہدام کے واسطے اکثر صاحب انجنیر یعنی مہتمم عمارات نے سر ہنری لارنس صاحب سے کہا تہا مگر صاحب ممدوح نے یہی جواب دیا تہا کہ حتی الامکان عمارات مذہبی و مکانات رعایا کو بچانا بہتر ہے اس لحاظ مذہب اور خیال فائدہ رعایا و سپاہ مفسد کا انجام یہ ہوا کہ ہمارا ایسا بڑا صاحب مارا گیا اور اتلاف جان و مال اسقدر زیادہ ہوا القصہ جب مفسدین نے محاصرہ رزیڈنسی کا کر لیا تو اونہون نے اون عمارات پر جو متصل اور اسقدر قریب تہین کہ پستول کے گولی بہی وہان کام کرتی تہی قبضہ کیا اور اونکی دیوارونمین سوراخ برابر نال بندوق کے کرکے وہانسے شبانہ روز گولیان مارنی شروع کین جنسے ہر روز ہمارے بہت آدمی خستہ و کشتہ ہوتے تہے کیونکہ ایک مرتبہ اون مقامات سے قریب اٹہہ ہزار گولی کے ہمارے مقام پر پڑتی تہی اور کوئی مقام رزیڈنسی مین ایسا نہ تہا کہ جو اونسے محفوظ رہتا یہان تک کہ جو مقام ہسپتال کا تجویز ہوا تہا اوسکے بہیتر گولیان پہونچتی تہین اور بیمارونکو اونکے بستر پر ہلاک کرتی تہین جو مقام میمون کے واسطے محفوظ تر تصور ہوا تہا اوسمین بہی لفٹنٹ ڈورن صاحب کی میم اور دیگر میم صاحبان اور بچے گولیونسے نہ بچے مفسدین نے اسی عرصہ مین مورچال بہی طیار کر لیے اور چالیس یا پینتالیس توپین جنمین ہماری توپین بہی تہین اونپر چڑہا دین اور انمین سے بعضے بعضے پچاس گز کے فاصلے سے بہی کم فاصلے پر تہین اور مقام اونکے ایسے محفوظ تہے کہ ہماری توپین وہان کچہہ کام نکرتی تہین اور انکے گرد جو مفسدین نے دیوارین حفاظت کی طیار کر لین تہین تو ہمارے غلولہ ہاے تفنگ بہی وہان پر کچہہ کام نہ کرتی تہین ماورا اسکے ہمارے سیل کے گولے بہی وہان بیکار تہے کیونکہ مفسدین نے ہر ایک توپ کی پشت پر خندق آٹہ فیٹ کے عمیق بناکر امن گاہ کر لی تہی کہ جسوقت ہماری سیل کی گولی چلتی تہی وہ خندق مین بیٹہ جاتی تہی بلکہ خندق ایسے بنائے تہے کہ جسوقت مفسد اپنی توپ بہرتے تہے تو سواے اونکے ہاتہ کے اور کچہہ ہمین نظر نہ آتا تہا

الغرض تا تاریخ ۲۵ ماہ جون مفسدین بطور مذکورہ بالا شبانہ روز گولہ رانی مین مشغول رہے اور تاریخ مذکورہ کو بوقت نو بجے

تا گھنٹہ قبل ازدوپہر اونہون نے ایک سرنگ اوڑائی جو قریب مورچال رزیڈنسی کی تہی اور یہ سمجہا کہ مقام مذکور اوڑ گیا مگر اوس سے ہمارا کچہہ نقصان نہ ہوا اور جب دہوان فرو ہوگیا تو اونہون نے مقام مذکور پر حملہ کیا مگر ادہر سے اون پر ایسی گولہ رانی اور آتش باری ہوئی کہ عرصۂ قلیل کے بعد وہ پسپا ہوئے اور اونہون نے بڑی ہتک اوٹہائی اسی عرصے مین ایک اور دستے نے انس صاحب کے مورچال پر حملہ کیا وہان لفٹنٹ لوٹن صاحب متعلق ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی سرگروہ تہے اور اونکے ماتحت چند صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہوئے تہے اور کچہہ گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی کے اور کچہہ سپاہ ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کی تہی اونہون نے ایسی داد شجاعت کی دی کہ صفحۂ روزگار پر اونکا نام نقش ہوگیا اور مفسدین وہان سے بہی شکست فاش کہا کر روبفرار لائے اور اکثر اونمین سے کشتہ و خستہ میدان جنگ مین خاک و خون مین غلطان پڑے تہے سواے ان حملونکے مفسدین نے اس روز ہر ایک مقام رزیڈنسی پر حملہ کیا اور سب جگہہ سے شکست کہا کر فراری ہوئے یہ ہنگامہ حملہ آوری اونکا تا بنواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر گرم رہا مگر جب اونہون نے دیکہا کہ کہین پیش رفت نہین ہوتی ناچار اس حرکت سے باز رہے مگر گولہ اندازی شبانروزی اونکی جاری رہی اور تاریخ ۱۰ ماہ اگست کو مفسدین نے ایک اور سرنگ اوڑائی جس سے باہر کی دیوار ہماری مورچہ بیگم کی دہس کی اوڑکر اندر آرہی اور جب تاریکی فرو ہوئی تو ایک شق دیوار مذکور مین ایسا بڑا معلوم ہوا کہ جسمین سے اگر فوج آراستہ ہو تو ایک پوری رجمنٹ نکل آوے اور مفسدین کے کچہہ سپاہی اوسمین سے اندر دیوار کے آتے نظر آئے مگر پہلے سے ایسا اچہا اونکا استقبال ہوا کہ وہ لوگ بہت جلد روبفرار لائے اور جو لوگ اونمین نہایت دلیر اور مستقل مزاج تہے وہ نہ بہاگے اور اوسی جگہہ سب نے جان دی اسی عرصے مین ایک دستہ مفسدین اوس مورچال پر جو جانب کانپور واقع ہے حملہ آور ہوے اور اوسکے خندق تک پہونچکر کچہہ عرصے تک وہان مقیم رہے آخرکار سپاہ رزیڈنسی نے اونکو وہان سے نکال دیا ایک اور دستے نے کپتان اندرسن صاحب کے مورچال پر حملہ کیا اور زینہ ہاے چوبین انگر دیوار پر لگادین مگر یہان جو فوج متعینہ تہی اونہون نے ایسی جوانمردی کی کہ مفسد جگہہ نہ پکڑ سکے اور آخرکار زینہ وغیرہ چہوڑکر فرار ہوگیے اور اپنے اپنے مورچال پر جاکر حسب دستور گولہ اندازی شروع کی اس ہنگامے مین جتنے افسر اونکے ساتہہ آئے تہے سب کام آئے صرف سپاہ فراری ہوگیی بتاریخ ۱۸ ماہ اگست دشمنون نے ایک اور سرنگ جو روبرو سے مورچال سکہان کندہ کی تہی اوڑائی اسکے صدمہ سے ہمارا نہایت نقصان اور اتلاف جان ہوا کپتان آور صاحب جو فوج سرکاری کے ملازم نہ تہے اور لفٹنٹ مچیم صاحب اور لفٹنٹ سویٹ صاحب جنکے زیر حکم ایک گروہ باجہ نواز ونکا تہا اس سرنگ سے اوڑ گیے مگر قدرت خدا اور حفاظت حافظ حقیقی سے جب زمین پر گری تو سواے صدمہ اوڑنے اور گرنے کے اور کسیطرحکا آسیب اونکو نہین پونہچا مگر انکی سی خوش نصیب اور محصورین بیلی گارد یعنی رزیڈنسی نہ تہے کیونکہ گیارہ آدمی اس سرنگ کے گرد کے نیچے دب گیے اور بباعث شدت اور کثرت گولہ اندازی مفسدین کے اونکا نکالنا دشوار تہا اسواسطے وہ سب وہین دفن ہوگیے اس سرنگ سے ایک دیوار شق ہوگیی اور اوسمین سے مفسدین نے حملہ کرکے چاہا کہ اندر بیلی گارد کے آجاوین مگر دلاوران سرکاری نے اونکا مقابلہ کیا اور ایسی داد مردانگی کی دی کہ دشمن پسپا ہوکر روبفرار لائے مگر چند مفسد شق دیوار کی پناہ مین بیٹہے رہے اور اونکو بوقت شام گورہ ہاے متعلقہ ۳۲ اور ۸۴ رجمنٹ شاہی نے سنگینونسے مارکر بہگا دیا بتاریخ ۵ ماہ ستمبر مفسدین نے ایک اور حملہ باشدومد

بسیار کیا یعنی ایک اور سُرنگ جو اونہون نے بمقابلہ مورچہ ۸ اپنی توپ کے جہان سپحر اپ تہورپ صاحب حکمران تہے اُڑائی اور بعد ازان نہایت جد و جہد و کد و کاوش سے مورچہ مذکور پر حملہ کیا حتی کہ نزدیک دیوار کے آکر زینے لگا دیے اور اونکے وسیلے سے مورچہ تک پہونچ بہی گئے یہان پر ہنگامہ زد و ضرب کا خوب گرم ہوا آخرکار مفسدین پسپا ہوئے چند لمحہ کے بعد اونہون نے ایک اور سرنگ جو روبروے برگیڈمس کورٹ کہر کے طیار کی تہی اُڑائے اور بعد ازان حملہ آور ہوئے مگر شجاعت اور مردانگی رایفل والونکی نے ایسا زور دکہایا کہ مفسد یہانسے بہی گریزان ہوئے اور ایسی بدحواسی سے فراری ہوئے کہ زینہ وغیرہ سب چہوڑ کر بہاگ گیے اور ایک سردار اونکا اس ہنگامے مین کام آیا یہ سردار بہت دیدارو اور جہاندیدہ تہا اوسکے قتل ہونے سے مفسد نہایت پریشان ہوئے ماوراے مقامات مذکورہ بالا دشمنون نے اور چند مقامون پر اس روز حملہ کیا مگر کہین فتحیاب نہوئے اور ہر جگہ شکست کہا کر رو بفرار لائے اس روز دشمنونکا نہایت اتلاف جان ہوا کیونکہ اس روز وہ بہت زور و شور سے آئے تہے اور بلکہ شب کو دیکہا کہ وہ بہت سی لاشین دریا کے پار بجانب چہاونی لیجاتے تہے یہ روز گویا آخر دن مفسدین کے زور آزمائی کا تہا اسواسطے اونہون نے بہی جان توڑ توڑ کر ہنگامہ جنگ گرم کیا تہا مگر بروے ہماری شجاعونکے کچہ پیش رفت نہوئی اور یہ چار ہنگامہ جنگ و پیکار کے ایسے سخت او صعب تہے کہ اگر اونمین سے ایک کا بہی بیان کیا جاوے تو ایک دفتر بن جاوے مگر ہمارے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خود خیال فرماوینگے کہ ایسے نازک وقت مین جب آدمی بہی کم ہون اور اونمین فوج کے آدمی اور بہی کم ہون اور مقام ایسا ہو کہ سب طرف سے محصور اور دشمن بکثرت ہون اور ایسے نزدیک کہ بخوبی ہمکلام ہوسکین اور قواعد وغیرہ فن جنگ آوری سے خوب ماہر ہون تو ایسے وقت مین سواے تائید آلہی اور ہوشیاری اور مردانگی سپاہ محصور اور کیا تصور کیا جاوے ہمارے جزدی آدمی ہر وقت ہوشیار رہتے تہے کیونکہ دشمن کسی وقت گولہ اندازی سے غافل نہ تہے اور اگر سرنگ کی شکست کے باب مین کوشش نہوتی تو ہم سب ابتک کبہی کے کام آگئے ہوتے اور مقام ریذیڈنسی بہی قبضہ مفسدین مین آگیا ہوتا مگر ہمنے ایسی کوشش سے شکست سرنگ کی کی کہ اونکی کئی سرنگین ادہر سے اوڑا دین بلکہ ایک سرنگ کے اوڑانے مین تو اونکے اسی آدمی مر گئے اور دوسرے کے اوڑنے سے قریب بیس سپاہی جان سے ہلاک ہوئے القصہ ایسی ایسی ہوشیاری اور جان نثاری سے ہمنے مقام ریذیڈنسی کو ہاتہ سے نجانے دیا اور جو کچہ ہمارے پاس تہا اور جو ہمارے ساتہ تہے اونکی حفاظت مین جان و دل سے مشغول اور مصروف رہے

سواے معرکہ آرائیونکے ہمارے سب آدمیونکو اندیشۂ جنگ و حملہ دشمنان رہا کرتا تہا اور اس سبب سے وہ بہت تنگ تہے مفسد ہمیشہ شور و غل مچاتے تہے اور گولہ اندازی اور ایسی ایسی باتین کرتے تہے کہ جس سے ہم لوگونکو یہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ مستعد حملہ آوری ہین مگر آخر کو وہ اپنے مقامات سے حرکت نکرتے تہے اور ہم لوگونکو ناحق ہر وقت مستعد اور آمادہ رہنا پڑتا تہا کیونکہ ہمارے پاس اتنی فوج وافر نہ تہی کہ کچہ اوسمین سے ہوشیار اور نگران حرکات مفسدین رہتی اور باقیماندہ کچہ آرام کر لیتے اسواسطے جتنی فوج تہی سب ہر وقت اور خصوصاً وقت شب کمربستہ رہا کرتی تہی اس مستعدی لاحاصل سے ہمارے سب آدمی بہت تنگ اور ماندے ہو گیتے تہے اسیطرح اونکو ستاسی روز یعنی قریب تین مہینے کے بسر کرنے پڑے

بعد اس عرصے کے سر جی اوٹرام صاحب تشریف لائے اور اونکو اس مقام بیم و یاس سے رہائی بخشی ماورا ان سب باتونکے ہمارے آدمیونکو مرمت توپ وغیرہ کی کرنی پڑتی تہی اور کشتہ و خستہ حیوانات کو دفن کرنا ہوتا تہا اور رسد و سامان جنگ وغیرہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پونہچانا پڑتا تہا اور سوائے اسکے اور اکثر امور کیا کرتے تہے جنکا بیان یہان محال ہے اور سب جنکے کرنے سے بڑی دقت ہوا کرتی ہے

جب ہم اول محصور ہوئے تہے تو ہمکو کچہہ خبر باہر کی معلوم نہوتی تہی اور ہمکو کچہہ خبر اور برادران مصیبت زدہ کی پہونچ نہین سکتی تہی ہر چند کبہی کبہی جاسوس باہر سے واسطے ورغلانے ہمارے رفیقونکے آتے تہے اور ظاہر مین وہ کچہہ کچہہ خبرین بیان کرتے تہے مگر وہ کب قابل اعتبار کی تہین اور جو شخص ہمارے پاس سے باہر جاتا تہا وہ پہر واپس نہین آتا تہا مگر ۲۶ دن بعد ایک شخص انگدنامے واپس آیا اور بیان طراز ہوا کہ جنرل ہیولوک صاحب کا کمپو واسطے کمک کے قریب آتا ہے اور پانچ یا چہہ روز بعد یہان پونہچیگا یہ خبر سنکر ہمنے فوراً ایک قاصد روانہ کیا اور کمپو سے مذکور کو کہلا بہیجا کہ جب تم نزدیک شہر کے آ جاؤگے اوسوقت دو برج آتشبازی کے اوڑانا تاکہ ہمکو تمہارے آمد کی خبر ہو اور ہم یہانسے تمہارے شامل ہونیکو اور مفسدین سے مقابلہ کرنیکو باہر آوین اس انتظار مین چہہ دن گذرے مگر کوئی علامت اونکی آمد کی ظاہر نہوئی بلکہ کئی روز بعد تک اونکی کچہہ خبر نہ آئی اور نہ کوئی برج نظر پڑا اس انتظار مین نہایت حیرانی و پریشانی ہوئی اور بعد ازین ہمنے بتاریخ ۲۹ ماہ اگست یعنی ۲۵ روز کے بعد سنا کہ فوج آتی تہی مگر بباعث نہ پہونچنے کمک کے واپس چلی گئی اور اس خبر سنے کے بعد پہر ہمنے کچہہ نہ سنا کہ کیا ہوا جب تک دو روز قبل از وارد ہونے جنرل اوٹرام صاحب کے خبر آمد آمد فوج جنرل صاحب ممدوح کی گوش زد و مسامع افروز ہوئی اور جنرل صاحب خود بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر وارد ہوئے

ایک اور خرابی و پریشانی عاید حال ہم لوگونکے تہی یہہ تہی کہ نفری گولندازونکی اسقدر کم ہو گیے تہے کہ گورہ ہاے ۳۲ رجمنٹ شاہی اور وہ صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہو گیے تہے اونکی امداد کرتے تہے مگر تاہم اون کو جسطرف فوج مفسد کا زور ہوتا تہا اوسطرف اپنے مقامات قدیم چہوڑ کر جانا پڑتا تہا اور وہانسے پہر جہان اور زور معلوم ہوتا تہا وہان اونکو جانا پڑتا تہا کیونکہ جسقدر توپین تہین اوسقدر گولنداز نہ تہے حتی کہ نفری گولندازونکی ۲۴ تہی اور اقسام اتواپ معہ غبارہ وغیرہ تیس تہی اس سے خیال کرنا چاہیے کہ فی توپ ایک گولنداز بہی موجود نہ تہا پس کیونکہ انتظام توپونکا بغیر جانے گولندازان عارضی کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جہان ضرورت زیادہ معلوم ہوتی تہی ہو سکتا تہا

ہمارے ساتہہ جو فوج ہندوستانی تہی اونکی نمک حلالی اور وفاداری بیرون از تحریر و تقریر ہے کیونکہ باوجودیکہ اونکو کہانا بہی اچہا نہین ملتا تہا اور مکان بہی اونکے واسطے موافق نہ تہے اور اونکے مقام پر خصوصاً ۱۳ رجمنٹ کی قیامگاہ پر دشمنونکی گولیان اس کثرت سے پڑتی تہین کہ اونکے آدمی بہت ضائع ہو گیے تہے اور وہ مفسدین کے نزدیک اسقدر تہے کہ آپس مین گفتگو ہوا کرتی تہی اور مفسد ہر طور سے اونکو فہمایش کرتے تہے اور بغاوت دکہاتے تہے مگر اونہون نے ہماری رفاقت سے تن دزدی نکی اور اگر وہ بہی ایسا ہی کرتے اور اونکی بغاوت مین آجاتے تو ہم ولایتی کس تہوڑے سے تہے کبہی مفسدین سے جان بر نہوتے فقط

ایک وقائع نگار احوال لکھنو کا سوائے اوسکے جو سابق مذکور ہو چکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب انگریزان محصورین نے یہ سنا تہا کہ فوج عظیم واسطے رہائی اونکے لبِ گرو گی جنرل ہیولوک صاحب آتی ہے تو اونکو نہایت خوشی ہوئی تہی بلکہ جان تازہ قالبِ نیم جان مین آگئی تہی مگر جب انتظار حد سے گذرا تو اور یاس زیادہ از سابق رونما ہوئی تہی اور سوائے صبر اور شکر کے اور کچہہ چارہ نظر نہ آتا تہا مگر اسپر بہی اونہون نے شجاعت اور مردانگی کو نچہوڑا اور یہہ ارادہ مصمم تہا کہ جہان تک ممکن ہو بیلی گارد کو بچائیے اور جب کسی صورت یہہ امر امکان نہ رکہے تو جان عزیز کو جسقدر قیمت گران پر ہو سکے فروخت کیجیے القصہ اسیطرح اونکو ایک مہینا گذرا اس عرصہ مین جنرل ہیولوک صاحب کلکتہ سے روانہ ہو کر اور راستہ مین مفسدین کو سزا دیتے ہوئے اور تین مرتبہ نانا کی فوج کو شکست فاش دیکر وارد کانپور ہوئے اور وہانسے بتاریخ ۲۷ ماہ جولائی عبور دریائے گنگ کر کے ملک اودہ مین با فوج جرار داخل ہوئے اور اوسی روز جاکر مفسدین کا مقابلہ بمقام اوناؤ کیا یہہ مقام مفسدین نے خوب مضبوط کر رکہا تہا تمام مکانات شہر مین دو رویہ دیوارون مین بندوقچی نال کے برابر سوراخ کر رکہے تہے اور اونمین سے گولی مارتے تہے اور آپ مکان کے اندر زد فوج سرکاری سے امن مین تہے اور سوائے اسکے شہر مذکور [illegible] فوج مفسد تہا اور اونکے پاس پندرہ ضرب توپ کی موجود تہین اور مقام مذکور ایسے موقع پر تہا کہ سوائے حملہ کے اور کسیطرح وہ قبضے مین نہ آتا اسیواسطے فوج سرکار نے ایک بارگی حملہ کر کے دشمن کی توپون پر جا گری اور دو تین مرتبہ وہان سنگین سے لڑائی ہوئی اسمین فوج طرفین خوب لڑی آخر کار تاب زد و ضرب فوج سرکاری کے نہ لا کر دشمن پسپا ہوئے اور شہر اوناؤ قبضہ اولیائے دولت سرکار مین آگیا اس شہر کو فتح کر کے فوج سرکاری آگے بڑہی اور فتح پور چوراسی پر حملہ آور ہوئے اسمین جبا سنگہ مفسد مقیم تہا اور شہر کے عقب مین توپخانہ مفسد جمع تہا اول جو صاحب مقام مفسد مذکور مین پونہچا لفٹنٹ ونجبر فیلد متعلقہ مندراس فیوزلیر تہا اوسکے بعد فوج بہی وہان جا پونہچی اور مقام مذکور پر قبضہ کر لیا ان دونو لڑائیون مین ہماری فوج کا بہت نقصان ہوا اور اس نقصان کے ہونے مین ۸۸ سپاہی ہمارے خستہ اور کشتہ ہوئے جنکا ہمکو نہایت افسوس ہے

کچہہ عجب نہین ہے کیونکہ مفسد اچہے موقع پر قیام پذیر تہے اور تدابیر بہی اونکی اچہی تہی اور ہم ہر طرح بیموقع مقامونسے لڑتے تہے اور جو تہا وہ ہمارا دشمن تہا مگر تاہم فتح ہماری رہی اور مفسد دونو مقامونسے فراری ہوئے یہانسے بہی ہماری فوج نے اب عزم پیش قدمی کا کیا مگر وبائے ہیضہ اس زور و شور سے ہماری فوج مین پہیلی کہ سوائے مراجعت کے اور کچہہ چارہ نہ تہا لہذا ناچاری جنرل ہیولوک صاحب اپنی فوج فتحیاب کو واپس بمقام کانپور لے گئے

مفسد اس قابو کو غنیمت جانکر پہر تا بہ دریائے گنگ آکر قابض ہوگیے اور کنارۂ دریا پر مورچال ایسے موقع سے طیار کیے کہ جنکی زد دریا پر تہی اور جسکے سبب اونکی دانست مین سد راہ فوج ظفر موج ہو گیا تہا مگر جب کانپور مین اور فوج سرکاری آئی تو جنرل ہیولوک صاحب نے پہر عزم عبور دریا کیا اور بتاریخ ۱۹ استمبر مفسدین کی توپونکے روبرو ہو کر عبور کیا اور وہانسے دشمنونکو ہٹا دیا مفسد وہانسے ہٹ کر ایک مقام پر جمع ہوئے اس مقام کا نام منگلوار تہا فوج سرکاری بہی اونکے تعاقب مین وہان گئی اور بتاریخ ۲۱ ماہ اون پر حملہ آور ہوئے چار گہنٹے میدان جنگ گرم رہا آخر کار مفسد شکست کہاکر رو بفرار لائے اور پانچ توپ اپنی اور دو ضرب باڑی کی چہوڑ گیے یہہ سب فوج ظفر موج کے قبضے مین آئین اوسی روز

فوج سرکاری نے آگے کوچ کیا اور بیس میل تک مفسدین کو مارتے ہوئے گیے اور جاکر لشیگنج پر قبضہ کرلیا مفسد اس جنگ آوری فوج گورہ سے ایسے بدحواس ہوکر بھاگے تھے کہ اکثر توپین اونھون نے کوئین مین ڈال دین اور ہتھیار میدانون مین پھینک کر فراری ہوئے اور پل مقام بنی کا بھی اونسے توڑا گیا القصہ تعاقب مفسدین مین ہماری فوج نزدیک لکھنو کے پونہچی قریب دو یا تین میل اس جانب لکھنو کے دشمنون نے ایک نہایت مضبوط مورچال طیار کیا تھا وہان پچاس ضرب توپ اونکی موجود تہین یہان پر خوب لڑائی ہوئی اور ہمارے سپاہیون نے داد شجاعت کی دی اور دشمنون پر ایسا ہنگامہ زد و ضرب گرم کیا کہ وہ تاب نہ لاکر بھاگ نکلے اور ہماری فوج کچہہ تو عالم باغ مین رہی اور کچہہ واسطے رہائی محصورین بیلی گارد کے آگے بڑہی اور جب وہ بیلی گارد مین پونہچے تو اسقدر خوشی محصورین کو ہوئی کہ گویا اونکی زندگی دوبارہ ہوئی اور فی الحقیقت یہ امر ایسا ہی تہا کیونکہ اوسوقت مفسدین ایک سرنگ طیار کرتے تہے اور وہ تہوڑی باقی رہگیی تہی اگر اور ایک یا دو روز یہ فوج اونکی رہائی کو نہ پونہچتی تو اوس سرنگ سے سب بیلی گارد والے اوڑ جاتے مگر مشیت ایزدی اور ہی طرح پر تہی اور ابہی رہائی اونکے مقدر مین نہ تہی کیونکہ مفسدین نے کیا تھا کہ جب یہ فوج داخل بیلی گارد ہوئی اونہون نے چار طرف سے مقام مذکور کو گہیر لیا اور پل جو درمیان لکھنو اور عالم باغ کے واقع تہا اوسکو توڑ ڈالا اسی پل کے شکست ہونے سے آمد رسد اور خبر رستہ عالم باغ کی مسدود ہوگیی

جسوقت سے کہ ہماری یہ فوج داخل رزیڈنسی ہوئی ہے اوسوقت سے ایک لمحہ بہی گولہ رانی موقوف نہین ہوئی ہمارا توپخانہ بہی شہر پر گولہ ڈالتا ہے اور قریب پانچ میل کے مکانات شہر صدمات گولہ سے صاف ہوگئے مگر چونکہ مفسدین کی کمک اب مقام دہلی سے آنے والی تہی کیونکہ مقام مذکور قبضہ اولیاء دولت مین آگیا ہے اور وہان کے مفسد بھاگ کر یہان آنے والے ہین اگر یہ آگیے تو ہماری فوج کو بہی اور مدد درکار ہوگی فوج انگلستان سے چلی آتی ہے اور کچہہ مقام کلکتے مین بہی وارد ہوچکی ہے اور کلکتے سے بہی سواری گاڑی و ڈاک گاڑی و بان گاڑی و ڈولی غرض جو کچہہ دستیاب ہوتا ہے اوسپر سوار کرکے روانہ ہوتی جاتی ہے اسی اثنا مین سر کولن کیمبل صاحب بہی مع صاحبان ہمراہی کلکتے سے روانہ ہوکر بمقام کانپور وارد ہوئے اور چندے قیام پذیر ہوکر عبور دریاے گنگ کرکے روانہ لکھنو ہوئے اور جو جو کار ہاے نمایان اونسے سرزد ہوئے وہ محتاج بیان کے نہین اور اس مختصر مین اوسکی گنجایش بہی نہین اسواسطے یہ مضمون اسیقدر رہا آیندہ اگر موقع ہوا تو مفصل حال جنگ لکھنو کا درج صفحات کیا جاویگا

ایک دوست کے خط سے حال مرقومۂ ذیل جو بمقام اونام واقع ہوا تہا دریافت ہوا اور واسطے اطلاع شائقین تواریخ درج کیا جاتا ہے کہ ہنگام بلوہ مین ایک صاحب شیوسنگہ نامے تہانہ دار ستہراوان ضلع اونام کے تہے تباریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۵۸ء اور ۲۳ ماہ مئی سنہ مذکور باغیون نے جو قریب چار ہزار سوار اور پیادے کے تہے لبرگدی امراوسنگہ اور رگہبیر سنگہ اور درگا سنگہ اور راوجاگر سنگہ تہانہ مذکور کو محاصرہ کرکے دست نبرد و ضرب سپاہیان تہانہ پر دراز کیا اور صبح سے تا یکپاس روز ہنگامۂ جنگ و پیکار گرم رہا مگر باغیان مذکور کسیطرح غالب نہ آئے اسی عرصہ مین جناب پیترک کارنیگی صاحب جو اوسوقت مین ڈپٹی کمشنر ضلع بنی تہے اور جناب السر ڈیلالبٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر باتعلق تہانہ

تشریف لائے اور باغیونکو پسپا کیا دونو مرتبہ یعنی ۲۵ اپریل اور ۲۳ ماہ مئی کو ایسا ہی ہوا خدمات نمایان کے جلدو مین تمام نمبرداران تہانہ مذکورہ کو جو صرف ایک سو چہیانوے ۱۹۶ تعزیری تہے سرکار سے انعام مرحمت ہوا اور مسمی رنجیت سنگہ والد ماجد شیو سنگہ صاحب کو باعث اونکی خیرخواہی اور خدمات شائستہ کے تعلقہ کا پٹہ وغیرہ جسکی مالگذاری معاف ہے منظوری حکام عنایت ہوا اور مزید عنایت کرسی بہی روبرو سے حکام کے ملے اور جب تسلط سرکار اس ضلع مین ہوگیا تو شیو سنگہ کو اوپر تہانہ داری پور وہ سے سرفراز کیا یہان بہی اونسے اور باغیونسے جو زیر حکم بینی مادہو بخش کے تہے ایک لڑائی ہوئی اسمین بہی باغی اپنی مراد کو نہ پہونچے فی الحقیقت جو اپنے آقا اور مالک کی خیرخواہی کرتا ہے اوسکو کبہی دنیا اور عقبیٰ مین ندامت اور پشیمانی نصیب نہین ہوتی اور گو چند روز اوس عمل کے کرنیمین تکلیف بہی ہوتا ہے مگر آینده ثمرہ نیک اوسکو حاصل ہوتا ہے شیو سنگہ کو ہوا کہ باعث اوسکی خدمات کے وہ رفتہ رفتہ صوبہ دار اور افسر پولیس ہوگیا اور کل کام اوسکے ضلع کا اوسکے اعتبار پر چہوڑا گیا

شملہ

بتاریخ ۱۴ مئی کمانڈر انچیف صاحب معہ رفقا کے اس مقام سے روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سپاہ ولایتی یعنی گورہ یہان موجود نہ تہی اسواسطے باشندگان مقام ہذا تدابیر واسطے اپنی حفاظت کی عمل مین لائے اور قریب ایک سو صاحب لوگ کے جمع ہوکر ایک کمیٹی مقرر کی اوسمین حاکم اول جنرل بینی صاحب ہوئے اس کمیٹی مین یہ تجویز ہوئی کہ کوٹہی بنک بہت مناسب موقع پر ہے اور یہ صلاح قرار پائی کہ اگر فساد ہووے تو سب صاحب لوگ وہان پہ جمع ہو جاوین اور خبر کرنے کی تجویز یہ ہوئی کہ دو آواز توپ کی ہونگی اور تمام گہنٹے جو گرجا گہر مین ہین وہ بجنے لگیں گے بس اونکی آواز سنکر سب کو اطلاع فساد ہو جاویگی ہتہیار اور سامان جنگ سبکو تقسیم ہوگیا اور پترول اور پہرہ جابجا مقرر ہوگئے

بتاریخ ۱۵ م خبر آئی کہ فوج گورکہہ حسب الحکم انبالہ جانے سے انکار کرتی ہے یعنی آمادہ فساد ہے جنرل صاحب نے حکم دیا کہ آج چار بجے سب سپاہ گورکہہ کی گنتی ہوگی مگر باعث چند در چند تین بجے ہی گنتی شروع ہوئی اب خبر آئی کہ سپاہ گورکہہ نے فساد کر دیا اور خزانہ اور میگزین بہی قبضے مین کر لیا اسمین باواز توپ اور گہنٹہ مذکورہ بالا سبکو خبر بنک گہر مین جمع ہونے کی ہوئی یہ عجب موقع تہا ایک سو کوٹہیون سے جو اس مقام مین ہین عورات اور بچے نکل نکل کر کوئی سوار اور کوئی پیادہ اور کوئی کسیکی گود مین بہاگتے ہوئے بنک گہر کی جانب چلے آتی ہین بازار مین بہی اندیشہ پیدا ہوا اور کچہہ انتظام صاحب لوگونمین نہ ہا بعضے بعضے صاحب لوگ نہایت بد وضع معلوم ہوئے ہنگام غروب آفتاب یہ خبر آئی کہ گورکہہ نہایت درجہ بگڑ گیے اور اونکے افسر وہان گہر گئے اور ہر لحظہ گوش بر آواز تہے کہ اب آواز شور وغل اور قتل کے گوش زد ہو مگر یہ فکر اور اندیشہ کچہہ کم ہوگیا جب قریب نواخت دس بجے رات کے لاٹ ولیم ہی صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ چہاونی گورکہہ سے یہ شرائط من جانب مفسدین لائے

اول یہ کہ گارد گورکہہ دوبارہ خزانہ پہ مقرر کیا جاوے

دوم یہ کہ دو مہینے کی تنخواہ اونکو دیجاوے

سوم یہ کہ جو ہتیار اور سامان اونکے میگزین پر سے نکال لیے گیے ہین وہ واپس اونکو بہجا دین

پچھلی شرط البتہ ناگوار تھی مگر لاٹ ہی صاحب نے صلاح دی کہ اگر شرائط مذکورہ منظور نہونگی تو نتیجہ تخیلہ کے مطابق نہوگا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ اپنا مقام اور اپنے اسلحہ صبح تک نہ دینے چاہییے اور میم صاحبان اور لڑکے شب کو جدا کیے گیے کہ شبا شب طیاری کرکے صبح کو شملے سے فرار ہو جاوین اور تا صبح اکثر شجاعان شملہ غائب ہو گیے بلکہ اپنی اپنی پلٹن کو بھی چھوڑ کر اکثر افسر بھاگ گئے بروز شنبہ قریب نو ۹ ہشت نہ گھنٹہ صبح گارد گورکھہ نے بسرگردگی میجر بیکیٹ صاحب کوچ کرکے خزانہ پر اپنا گارد تعینات کیا اور وہان سے جاکر کوٹھی بنک کا قبضہ کر لیا خبر بالا مین تزائد اور مبالغہ ہوتے ہوتے ایسا اختلاف ہوا کہ تمام شملہ مین یہ خبر اسطور پر مشتہر ہوئی کہ گورکھہ نے مکانات مذکورہ کا قبضہ کر لیا اور فرار پر قرار داد عام ہوا

بروز یکشنبہ خبرین آئین کہ گارد گورکھہ نے خزانہ کسولی لوٹ لیا اور کسولی اور ڈگشائی دونون مین فساد ہوا اور سب مقیم مقامات مذکورہ مسلح ہوئے اور ڈاک شملہ راستے مین گرفتار ہوکر جلا دی گئی اس عرصہ مین کپتان برگ صاحب کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے باختیار کل یہان بھیجا کہ جیسا مناسب ہو ویسا سپاہ گورکھہ سے پیش آوین صاحب موصوف نے آکر حکم دیا کہ قصورات گذشتہ ہر ایک کے معاف ہونگے اگر وہ آپ بھی انبالہ کو کوچ کر جاوین یہ شرط سپاہ نے منظور کی اور بتاریخ ۲۴ ہ مقام مذکور سے کوچ کرکے سب باشندگان شملہ کو اطمینان دی

جن گورکھیون نے خزانہ کسولی لوٹا تھا اونکو اون ہی کے ہمقوم اور ہم وطن نے جو چھاونی جتوگ یعنی چھاونی شملہ مین تھی گرفتار کرکے بطور قیدیان اپنی چھاونی مین لایا اور سب روپیہ مغروقہ اونسے واپس لیکر داخل خزانہ سرکار کیا

روڑکی

بتاریخ ۱۲ ماہ مئی خبر آئی کہ میرٹھ مین فساد ہوا اور مقام میرٹھ سے درخواست اس مضمون کی آئی کہ چھ کمپنی سپرماینر کی منجملہ آٹھ کمپنی موجودہ روڑکی برائے کار ضروری مقام مذکور مین روانہ کرین اور یہ کمپنیان اوسی روز براہ نہر کشتیون پر روانہ ہوئین بتاریخ ۱۳ وقت شب بارک چھاونی گورہ واقعہ احاطہ مدرسہ مین آگ لگی اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے لگائی ہو یہ شبہ نسبت کمپنی سپرماینر کے عائد ہوا اور اونکے اور اطوار مشتبہ سے تدابیر حفاظت مقام مذکور کی ضروری متصور ہوئی باشندگان مقام مذکور پیترول بنے اور کارخانجات کو ایسا درست کیا کہ وقت ضرورت تمام آدمی اوسمین آکر جمع ہو سکین

کمپنیان سپرماینر نے جو قریب تین سو نفر کے تھین بتاریخ ۱۸ و ۱۹ وقت شب فساد شروع کیا مگر ایک قطرہ خون بھی اس فساد مین زمین پر نگرا ایک کمپنی کو حکم واسطے شامل ہونے کالم کمانڈر انچیف کے ہوا تھا اور وہ روانہ ہوکر نصف راہ سہارنپور تک پونہچی تھی کہ اونکو خبر فساد میرٹھ کی پونہچی جسمین کپتان فریزر صاحب مارے گیے تھے یہ خبر سنکر اونھون نے آگے جانے سے انکار کیا اور اپنے افسرونکو ساتھ لیکر واپس اپنی چھاونی روڑکی مین آئے اور اس اثنا مین اپنے افسرونکی عزت اور توقیر مین کچھہ فرق نکیا جب وہ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ لفٹنٹ ڈرامنڈ صاحب اور لفٹنٹ بنگھام صاحب اور لفٹنٹ فلفورڈ صاحب کو افسران ہندوستانی چھاونی سے لیجا کر مدرسہ مین پونہچا آئے تھے اور اونکے شریک ایک جماعت پرانے سپاہیونکی بھی تھی جنھون نے ایک گروہ معیں کا جو اونمین سپاہیون مین سے تھا اور جنھون نے زیادہ قتل انگریزان کیا تھا اور اوس امر کی سبکو صلاح دیتے تھے بمقابلہ ہوکر فسخ ارادہ کروا دیا تھا

تین عہدہ دار جنمین ایک ملکی تہا اور دو غیر متعہد تہے اور پانچ عورتین اور چہہ لڑکے بوقت نصف شب کارخانے مین پہونچ گئے ایک گہنٹے کے بعد لفٹنٹ پیمبرٹن صاحب اور لفٹنٹ جیفری صاحب معہ ایک کنڈکٹر اور چار عہدہ داران غیر متعہد کے صحیح وسالم آکر اونکے شامل ہوئے بلکہ تمام انگریز متعلقہ فوج مذکور محفوظ اور امن مین تہے بوقت صبح ایک جماعت مضبوط کو حکم ہوا کہ سب گرگی کپتان ہیک لیکن صاحب جاکر چہاونی پر اپنا قبضہ کرکے اسباب سرکاری اپنے اختیار مین کرلین وہان پہونچکر دریافت ہوا کہ سب سپاہی شب کو ایک گروہ باندہکر چلے گئے اور صرف دو عہدہ دار ہندوستانی اور قریب چالیس سپاہی کے چہاونی مین موجود تہے سپاہیان موجودہ کی زبانی معلوم ہوا کہ سپاہی بخوف اسکے بہاگ گئے کہ شاید سپاہ کارخانجات جنہون نے تین توپین چہہ پنی طیار کی تہین اور جنکے پاس گولہ ہاے گراب و کانسٹر موجود تہے اونپر حملہ آور ہون

جب گیرسن یعنی فوج قلعہ کارخانے مین تہا اوسمین قریب سو نفر کے لشکری اور غیر متعہد آدمی تہے اور پچاس عورات اور تینتالیس لڑکے بچے بعد از حفاظت کامل کرنے گیرسن کے گروہ سپاہ بطور تبردل دیہات گرد و نواح مین بہیجے گئے تاکہ رفع بدنظمی ہو جو گوجر اور بنجاروں نے غارتگری اسباب و اتلاف جان شروع کی تہی اور نیز گوجر وغیرہ نے دزدی بتعدی اور قتل اور آتش زنی پہ کمر باندہی تہی اس گروہ تبردل نے بڑا کام بیچ دوبارہ قائم کرنے انتظام کے اور تسلی دینے باشندونکے کیا اور قریب پندرہ یا بیس میل تک ۔ با ایّام بلوہ آیندہ امن و امان رہا گو چند خفیف وارداتین بہی ہوئین تہین مگر کوئی صورت بلوے کی نمودار نہوئی

بتاریخ ۱۱ ۔ جون ایک جماعت ملکی اور غیر متعہد باشندگان بجنور نے روڑکی مین آکر پناہ لی اونکو فوراً آرام و آسایش ہر طور کی دی گئی

بتاریخ ۱۳ ۔ جون روز شنبہ انسبت مقام ہذا مین کچہہ تخلل بباعث اسکے واقع ہوا تہا کہ ضرورت ہتہیار چہین لینے اوس گروہ سواران کی ہوئی تہی جو جماعت بجنور کے سات آئی تہی کیونکہ مشہور یہ ہوا تہا کہ سواران مذکور ہردوار جانے سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کچہہ تنخواہ پیشگی دو تو جاوین اور چونکہ ایسے امر مین ہوشیاری تمام عمل کرنا ضرور تہا اسواسطے ایک جماعت انگریزونکی معہ ایک ضرب توپ اونکے مقام گاہ مین گئے اور اونکو گرفتار کرلیا

اوسی شب کو ایک جماعت بمقام ہردوار روانہ ہوئی کہ سب کلکٹر ستبون صاحب اور اونکی میم اور کوریپورل بروس صاحب کو جو روہیلکہنڈ سے بچکر بہاگ گئے تہے اور یہی صرف بچے تہے اور اب نجیب آباد سے آتے تہے لاوین اور دوسرے روز صاحبان مذکورین کو لے آئے

کارخانے مین اب کام شروع ہوا اور گولہ و شیل اور توپین ڈہلنے لگین تین تین پنی اتواپ اور ایک غبارہ ڈہلکر طیار ہوا چار لنبی لوہے کی ۱۸ پنی جو کارخانے مین واسطے دوبارہ ڈہلنے کے بہیجی گئی تہین اب اونکو پہر پر چڑہایا اور ایک انمین کی دیوار پر چڑہائی گئی تاکہ دروازہ کلان کی حفاظت رہے اور تین باقیماندہ اوس دمدمہ پر جو باہر واسطے حفاظت جانب شرقی مکان مذکور کے طیار ہوا تہا چڑہائی گئین اس ہیبت جنگی نے اون تمام آدمیونکے جو نزدیک اس مقام کے آکر اسکی طیاری دیکہتے تہے ارادہ بلوہ پردازی کو دل ہی دل مین روک رکہا

گوالیار

بتاریخ ۲۸ ماہ مئی علامات فساد ہماری فوج کنٹنجنٹ سے ظاہر ہوئی پولٹکل اجنٹ صاحب اور برگیڈیر کمانڈنگ صاحب کو اطلاع ہوتی تھی جو مفسد اونکے جان کے درپے ہین دوسرے روز قریب تین بجے دن کے ایک لیس دفعدار رسالہ اول برگیڈ میجر صاحب کے پاس آیا بعد اوسنے آکر اطلاع دی کہ آج شب کو قریب گیارہ بجے کے فوج فساد برپا کریگی اور اپنے افسرونکو مارکر بطرف دہلی روانہ ہوگی اور اوسنے بیان کیا کہ چہارم پیدل اور دو باٹری توپخانہ اور تھوڑے سوار اس سرکشی مین شامل ہوگئے ہین کپتان ہاکنس صاحب کمانیر توپخانہ کو اسکی اطلاع دی گئی مگر اونکو یقین نہ آیا کہ اونکے سپاہی شامل ہوئے ہون اور صاحب موصوف نے اپنے ہندوستانی افسرونکو بلوایا برگیڈیر صاحب اور میجر بلنگ صاحب نے جو ماتحت برگیڈیر صاحب کے حکم فرماتے تھے اظہار اوس آدمی کے سماعت فرمائے اسی اثنا مین ایک اور سوار نے آکر کہا کہ مجھے کچھ برگیڈیر صاحب سے عرض کرنا ہے اوسکے اظہار بھی موافق بیان دفعدار کے تھے بلکہ اوسنے یہ بھی کہا کہ برگیڈیر صاحب کا داروغہ جو اسپ اردلی نوکر ہے وہ بھی برگیڈیر صاحب کے مارنیکو مستعد ہوا ہے اور تجویز یہ ہوئی ہے کہ سوار چھاونی سے باہر بسر سڑک متعین ہونگے تاکہ جو کوئی افسر فرار ہوگا اوسکو راستے مین گرفتار کرکے قتل کرینگے بعد از مشورے کے یہ صلاح قرار پائی کہ میم صاحبون اور لڑکے اونکے معہ عورات ولایتی فوراً چھاونی سے کوٹھی ریزیڈنسی مین جا رہین اور ایسا ہی ہوا اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ کل افسر بوقت معمولی مس کورٹ مین کھانا کھا کر اپنی اپنی چھاونی مین جاکر شب باش ہون تمام افسر تو اپنی اپنی رجمنٹ مین اور برگیڈیر صاحب معہ اپنے رفقا کے توپخانے مین رہین اور ایسا ہی عمل مین آیا اس سبب سے شب کو کچھ فساد نہوا مگر یہ ثابت ہوگیا کہ ارادہ فساد ہوا تھا اور کسی وجہ سے ظہور مین نہ آیا

بتاریخ ۳۰ تمام اندیشہ فساد بظاہر رفع ہوگیا اور میم صاحبان بھی اپنے اپنے مکانون مین واپس آگئین

بتاریخ ۵ جون بوقت طلوع آفتاب سب سپاہ کی پریڈ ہوئی اور اونہون نے سنا کہ ہم سب راضی ہین جہان بھیجو دہلی یا کسی اور جگہ بمقابلہ مفسدان ہمکو بھیجو و بتاریخ ۱۴ ماہ نماز گرجا گھر مین ہوئی بوقت نواخت ایک گھنٹہ بعد دوپہر ایک بنگلہ جو وسط چھاونی مین واقع تھا اوسمین آگ لگی اور تھوڑی دیر کے بعد مس کورٹ گھر مین سے جو قریب اسی یا نوے گز کے فاصلے پر اس بنگلہ آتش دیدہ سے تھا آگ نمودار ہوئی اور دونو جلکر بالکل خاکستر ہوگئے اور بنگلہ مس یاتہ بھی جلکر خاک ہوگیا اور بڑی مشکل سے کپتان سٹوارٹ صاحب کا بنگلہ بچ گیا بظاہر معلوم ہوا کہ آگ کسینے لگائی تھی اتفاقی نہ تھی

اب علامات فساد برملا ہونے لگے اور چند افسرون نے چاہا کہ اپنے عیال و اطفال کو کسی اور مقام پر روانہ کرین مگر خیال اس امر کا کہ سپاہ پر اونکی بے اعتباری ظاہر نہو ورنہ فساد برملا ہوجاویگا یہ ظن غالب تھا اور اسی گمان سے وہ بھی جنہون نے ارادہ کیا تھا اس امر سے باز آئے چند ساعت قبل از نو بجے شب کے یہ خبر چھاونی سے آئی کہ توپخانہ بگڑ گیا اور اونہون نے توپین بھر لین ہین

افسران توپخانہ یعنی کپتان ہاکنس صاحب اور کپتان سٹوارٹ صاحب یہ خبر سنکر چھاونی مین گئے اور دیکھا کہ اونکے آدمی مصروف ہین اور سواری کر رہے ہین بروقت استفسار سپاہ نے بیان کیا کہ ہمکو یہ خبر آئی تھی کہ ہم پر حملہ ہونے والا ہے

اسواسطے ہمنے اپنے بچاؤ کے واسطے یہ سامان کیا تہا افسرون نے اونکو سمجہا دیا اور مطمئن کر کے اونکو چھاونی کے اندر روانہ کیا
بعدازین افسران مذکورین برگیڈیر صاحب کے پاس گیے اور اونکو اس حال کی اطلاع دی اور طمانینت کر دی کہ اب
بالکل امن ہے اوسی وقت نو بجے کی توپ سر ہوئی گو روز یکشنبہ نو بجے کی توپ بباعث اسکے سر نہین ہوا کرتی تہی
کہ ایک توپ قبل از نماز شام بعوض اوسکے سر ہوا کرتی تہی اس آواز توپ سے چند آدمیون نے آکر کہا کہ فساد چھاونی مین
ہو گیا اور توپ اطلاع فساد کی سر ہوئی یہ سنکر سب صاحبون نے ہتہیار باندہے اور برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ اپنی
اپنی چھاونی مین جاوین اور وہ سب موجب حکم کے گیئے افسرونکے نام ذیل مین درج ہوتے ہین یعنی میجر شیرف صاحب
کپتان ہاکنس صاحب کپتان سٹوارٹ صاحب لفٹننٹ کلارک صاحب لفٹننٹ رائیوز صاحب اور ڈاکتر میک کیلر صاحب جسوقت
یہ سب صاحب بجانب چھاونی روانہ ہوئے اوسی وقت آواز بندوقون کی داہنی طرف چھاونی سے گوش زد ہوئی بازار کے
چھاونی مین آدمی مسلح جمع ہوئے اور جو سامنے اونکے آتا تہا اوسکو وہ مارتے تہے چند بنگلونکو بہی آگ لگا دی اور شور و
غل اور تردد بکثرت پیدا ہوا جسوقت پہلی آواز بندوقونکی سر ہو چکی تہین چند سپاہی ۲ رجمنٹ کے نے ڈاکتر میک کیلر صاحب
سے کہا کہ چلو چھاونی مین چلکر میجر بلنک صاحب کو دیکہو وہ زخمی پڑے ہین ڈاکتر صاحب اوس طرف کو روانہ ہوئے اور
اونکے ساتہ لفٹننٹ پیرسن صاحب اجیٹن رجمنٹ کے اور لفٹننٹ لائیوز صاحب متعلقہ ۲ رجمنٹ بہی گئے راستے مین کئی
مرتبہ اونپر گولیان سر ہوئین اور لفٹننٹ پیرسن صاحب کا گہوڑا گولی سے مارا گیا مگر تینون صاحب نہ رکے اور وہان پہونچکے
دیکہا کہ میجر بلنک صاحب کے سینے کے پار گولی ہو گئی تہی اور وہ زمین پر پڑے تہے اور اونکا گہوڑا مرا ہوا اونکے نزدیک
پڑا تہا چند سپاہیون نے افسوس ظاہر کیا مگر اس طرح سے کہ اونکی باتون سے بناوٹ پائی جاتی تہی اس عرصے مین چند
سپاہیون نے ڈاکتر صاحب کو کہا کہ تم یہانسے چلے جاؤ اور ڈاکتر صاحب اور لفٹننٹ رائیوز صاحب وہ دونو برہنمائی
سپاہیان مذکور وہانسے روانہ ہوئے راستے مین اکثر اونپر گولیان پڑین اور کئی مرتبہ خطرات جان ہوا مگر سب سے
بچکر وہ دریا پار ہو گیے اور بجانب آگرہ روانہ ہوئے بندوقین وغیرہ قریب پون گھنٹے کے سر ہوتی رہین بعد ازان
موقوف ہوئین اس عرصہ مین میڈ صاحب اور میرے صاحب معہ عیال و اطفال اور پانچ یا چہہ نوکرون زن و مرد کے کئی سو گز کے
فاصلے پر چھاونی سے اوس طرف دریا کے کہڑے تہے اور اس فکر مین تہے کہ کیا کیا جاوے کپتان مری صاحب نے
اپنا بنگلہ ہنگام آتش زدگی خالی کر کے معہ عیال و اطفال میڈ صاحب کے بنگلے مین سونیکو جاتے تہے اور
میڈ صاحب خبر فساد کی سنکر برگیڈیر صاحب کے پاس جانیکو تہی کہ آواز ہاے بنادیق اونکے گوش زد ہوئین ان صاحبون
نے جب دیکہا کہ جس مکان مین وہ سونیکو ہین اوسکے گرد و پیش بہت سپاہی پہرے وغیرہ پر ہین اونہون نے چاہا کہ اگر ممکن ہو
تو میم صاحبون اور بچونکو باہر مکان مذکور کے پہونچاوین اور اس ارادے سے اونکو پچہلے گارد کے مکان مین لے گیئے
جسکے حوالدار اور سپاہیون نے اقرار اونکی حفاظت جان کا کیا بعد ازین کپتان مری صاحب او کپتان میڈ صاحب برگیڈیر صاحب
کے پاس گیے اور اونکو اپنے اصطبل کے روبرو کہڑا ہوا پایا صاحب ممدوح نے اون دونو صاحبونسے کہا کہ اب چھاونی مین
جانا بیفائدہ ہے کیونکہ سپاہی راستے مین موجود ہین اور کسیکو سلامت جانے نہین دیتے اور اب کچہہ نہین ہو سکتا

اس عرصے مین بندوقین سب طرف چھاونی کے اور شمال و غرب کے جانب اس مقام کے سر ہونی شروع ہوئین گولیان اب نزدیک آنے لگین اور برگیڈیر صاحب اور اونکے ہمراہی اصطبل کی پشت کی طرف واسطے حفاظت جان کے چلے گئے مگر جب اونہون نے دیکھا کہ اب کچھ چارہ نہین ہوسکتا وہ بہر گارد کیطرف آئے اور ہمراہ حوالدار و چار سپاہی مذکورہ بالا کے دریا پار ہو گئے راستے مین اونپر کوئی گولی نہ چلی اور نہ کسینے اونکو کسیطرحکی تکلیف دی

دس بجے کے وقت تمام شہر امن ہوگیا اور گھنٹے حسب دستور بجنے لگے

سوار لیونکی پل پر گذرنے کی اجازت نہ تھی اور جو گارد وہان متعین تھے وہ ڈراتے تھے کہ جو ہمارے نزدیک آویگا اوسکو ہم مار ڈالینگے اس گروہ کو میدانمین جاتے ہوئے نہایت اندیشہ پیدا ہوا اور کبھی اونکے دلمین آتا تھا کہ چھاونی مین جاوین اور کبھی یہ کہتے تھے کہ پھول باغ مین جانا بہتر ہے آخر کار صلاح یہ قرار پائی کہ پھول باغ ہی جانا مناسب ہے کبھی وہ صدر بازار کے جانب جاتے تھے تاکہ دریافت کرین وہان کیا ہوتا ہے کیونکہ اب بالکل امن معلوم ہوتا تھا اور کچھہ شور و غل نہ تھا اب قریب بارہ بجے تھے جب وہ قریب دریا کے پونہچے اور دریا اونسے چند چند قدم رہ گیا تھا کہ ایک بنگلے مین آگ لگی اور اوسکی روشنی سے تمام میدان گردنواح کا روشن ہوگیا اور تھوڑی گولیان بھی اوس جانب کو سر ہوئین یہ سنتے ہی اونہون نے چھاونی کے طرف پشت کی اور پھول باغ کا راستہ لیا اور قریب ایک بجے رات کے مقام مذکور مین پونہچے برگیڈیر صاحب اور شیٹ صاحب بھی اوسی وقت وہان پونہچے تھے اور مہاراجہ صاحب نے اونکی نہایت خاطرداری کی تھی اور مہاراجہ صاحب نے اپنی فوج کو وہان مسلح طیار کر رکھا تھا آدھے گھنٹے کے بعد میم ہنیسی صاحب اور کرسٹی سن صاحب معہ ہنیسی صاحب کے وہان پونہچین اور قریب تین بجے صبح کے پولیٹیکل اجنٹ صاحب معہ اپنی ہمشیرہ کے اور لفٹنٹ سمیلی صاحب انجنیر کے وہان پونہچے ہنیسی صاحب اور اونکی ساتھ کی میم صاحبونکو راستے مین نہایت مشکلات پیش آئین تھین اور اونکی حفاظت کے واسطے سپاہی گرانڈیل رجمنٹ کے ساتھ ہو گئے تھے

مہاراجہ صاحب کو ہر لحظہ خبر پونہچتی تھی کہ کیا کیا دشمن ہوتا ہی اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ صبح کو سب صاحب آگرہ روانہ ہون کیونکہ مہاراجہ اونکو مفسدین سے بچا نہ سکین گے کیونکہ یہ معلوم ہوگیا تھا کہ مہاراجہ کی فوج بھی شریک صلاح فساد و ساتھ مفسدین کی تھی مگر اونکی فوج مرہٹہ شامل اور شریک نہ تھی مگر وہ تھوڑے تھے یعنی قریب نصف کے اور نصف فوج اور اقوام کے بھی جو شریک صلاح مفسدان تھے

دوسرے روز وقت صبح ہم سب صاحب مہاراجہ کی گاڑیون مین سوار ہوکر بجانب آگرہ روانہ ہوے جب ہم رزیڈنسی کی کوٹھی مین پونہچے تو دیکھا کہ وہان بھی کئی صاحب چھاونی سے بھاگ کر پناہ گیر ہوے تھے آدہ گھنٹہ وہان مکث کرکے پھر ہم وہان سے بہمراہی سپاہ بوڈی گارد مہاراجہ صاحب روانہ ہوے

ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۂ الذیل تھے میجر مکفرسن صاحب پولیٹکل اجنٹ برگیڈیر رامزی صاحب کمانیر فوج کنٹنجنٹ کپتان میڈ صاحب برگیڈ میجر لفٹنٹ سمیلی صاحب انجنیر لفٹنٹ پیرسن صاحب اجیٹنٹ دوم رجمنٹ پیادہ کپتان مری صاحب ماتحت برگیڈیر یعنی حاکم ثانی چہارم پیدل شیٹ صاحب ڈاکٹر چہارم پیادہ ہنیسی صاحب

گارن صاحب اور مارتین صاحب اور دیگر صاحبان متعلقہ محکمۂ تار برقی کپتان سیڈ صاحب ۴ رجمنٹ شاہی آنبس صاحب کی میم اور کرسٹیس صاحب کی میم اور ایک بچہ ہنیسی صاحب کی میم اور ایک بچہ اور میڈ صاحب کی میم معہ دو بچہ مری صاحب کی میم اور ایک بچہ اور فرس صاحب کی میم اور تین بچہ ہرسن صاحب کی میم اور براسن صاحب کی میم اور اونکے نواسے راستے مین ہمکو لفٹنٹ کلارک صاحب حاکم ثانی ودوم رجمنٹ پیادہ اور ڈاکٹر کوبک صاحب نمبر ۲ کمپنی توپخانہ جو بمشکل حملۂ فوج سے بھاگے تھے آملے اونکے بیان سے ہمکو نہایت اندیشۂ قتل اون صاحبونکا ہے جنکا پتا اب تک نہین ملا

ہم سب بمقام ہنداجو ۱۵ میل گوالیار سے ہے بوقت نواخت نو بجے صبح کے پونہچے اور چار بجے شام تک قیام کرکے پھر روانہ دھولپور ہوئے بوقت وارد ہونے بمقام ہنگونا ہمکو خبر ملی کہ بہت آدمی مسلح مقام مذکور مین موجود ہین اور اونکا ارادہ مصمم ہے کہ ہمکو آگے نہ جانے دین ہوشیاری ہر طرح کی درصورت حملہ آور ہونے گروہ مذکور کے عمل مین آئے اور بعد از بہت توقف اور اندیشے کے ہم روانہ ہوئے اور بخیریت مقام مذکور سے آگے بڑھے اور آگے جاکے سنا کہ دریاے چمبل کے غارونمین مفسد توپ لیے بیٹھے ہین اور اونکا ارادہ حملہ کرنیکا مصمم ہے یہ سنکر قریب مقام ہنگولی کے ہمنے تا صبح قیام کیا اور تمام شب فکر و تردد مین گذری صبح کو ہم وہانسے بھی روانہ آئندہ ہوئے تھوڑی دور گئے تھے اور یہان سے مقام کھیری ۵ میل تھا کہ جو سپاہ ہمارے ساتھ تھی اونسنے واپس جانیکا ارادہ کیا اور کہا کہ شہر گوالیار کو مفسدین نے حملہ کیا ہے اور مہاراجہ کا حکم آیا ہے کہ ہمارا وہان واپس جانا بہت ضرور ہے اور وہ واپس چلے گئے اور اونکے عوض بہت سے ٹھاکر ہماری محافظت کو آئے اور ہمارے ساتھ تا دریاے چمبل گئے یہان کچھ سپاہ رانا صاحب کی اور ہاتھی ہمارے واسطے منتظر تھے ہم بنواخت قریب دہ گھنٹہ صبح بمقام دھولپور وارد ہوئے اور بوقت غروب آفتاب وہانسے بجانب آگرہ روانہ ہوئے میم صاحبون کی اور بچون کی سواری مین گاڑی ہندوستانی تھین اور صاحب لوگ ہاتھیون پر سوار اور سپاہ رانا محافظ اور ہمراہ تھی شبکو راستے مین دو تین مرتبہ اندیشہ ہوا تھا مگر آخر کار قریب نواخت دس بجے صبح کے ہم نے سفر طے کیا اور چھاونی آگرہ پونہچے یہان پہونچکے ہم نہایت شکرگذار ہوئے کہ بعد از ایسے واقعونکے ہم صحیح و سلامت بہ مقام حفظ و امن مین فائز ہوئے

روز جمعہ وقت صبح میم صاحبان مندرجہ ذیل گوالیار سے وارد آگرہ ہوئین اونکو راستے مین بہت تکلیف اور دقت ہوئی اور لوگ اونکے ساتھ بدزبانی و بے آبروئی پیش آئے اس گروہ مین کیمپل صاحب کی میم اور اکیس صاحب کی میم اور بروکر صاحب کی میم اور کرک صاحب کی میم اور بلنک صاحب کی میم اور گولینڈ صاحب کی میم اور چند عورات و بچہ ہای ولایتی یعنی یوریشین بھی اونکے ساتھ تھے اور اور ڈاکٹر کوبک صاحب کی میم دریاے چمبل کی ریگ مین تکان اور صدمہ موسم سے جان بحق ہوئین اس گروہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ مفسدین نے صاحبان مفصلۂ الذیل کو قتل کیا

میجر بلیک صاحب جو خبر فساد کی سنکر میدان پریڈ پر گئے تھے اونکو اونکے اپنے سپاہیون نے زخمی شدید کیا اور میجر شرف صاحب بھی اوسی موقع پر بضرب گولی ہلاک ہوئے کپتان سٹوارٹ صاحب تو اوسوقت زخمی ہوئے تھے مگر دوسرے روز مفسدین فوج پیدل نے اونکو قتل کیا اور کپتان ہاکنس صاحب معہ دو بچونکے اور میم سٹوارٹ صاحب کی معہ ایک بچے کے بمقام چھاونی رسالہ بوقت نواخت ایک گھنٹہ شب مفسدین سپاہ پیادہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئی اور لفٹنٹ بروکر صاحب

اور جنرلی ڈاکٹر کرک صاحب اور پادری کولیند صاحب درمیان چہہ اور آٹھ گھنٹہ صبح بروز دوشنبہ تاریخ پنجم قتل ہوئے ماسوائے انکے سارجن ٹولیشیم اور سارجن فریب اور سارجن بابک اور سارجن کیلی اور سارجن کرونتی اور لفٹین خوار ہل اور کونٹر اور میم پانگ صاحب اور میم ستہ و صاحب بہی مفسدین کے ہاتہونسے جان دے بیٹہے القصہ ۱۹ صاحبونکی قتل کی تو خبر آگیی اب بہی کچہہ اور صاحب لوگونکا پتہ نہین ملتا

میم ہاکنس صاحب معہ تین بچونکے اور چند دیگر مفرورین کے بتاریخ ۲۲ بعد از گوارا کرنے تکالیف اور سختی موسم کے وارد اس مقام آگرہ کی ہوئین

صاحبان مفصلۂ الذیل بعد ازین بسلامت مقام آگرہ وارد ہوئے مسماۃ سارا کرونتی معہ ایک بچہ کے اور مری ہل اور مری مونکس معہ دو بچونکے بی بی وب صاحب اور میم تولیشم صاحب معہ پانچ بچونکے اور بہتہ صاحب اور موریس صاحب معہ میم صاحبہ اور سارجن پائپ صاحب معہ میم صاحبہ

دوسرا بیان جو ذیل مین درج ہوتا ہے اوس سے دیگر احوال باقیماندہ فساد واضح ہوگا

بروز شنبہ گذشتہ یعنی ایکروز قبل از وقوع فساد کے چند بنگلونمین آگ لگی بہت سے صاحب لوگ اور ایک یا دو میم مقام واردات پر بدین ارادہ گیے کہ اونکی مدد سے حفاظت اسباب وغیرہ کرین اور میم اسواسطے گئین کہ اون بنگلونکے میم اور بچونکو اپنے بنگلے مین لے آوین وہان جاکر دیکہا کہ سپاہی بدل برآمد کرنے اسباب مین مصروف ہین اور گہر جل رہا ہے کوئی امر ایسا نہ تہا جس سے ارادۂ فساد ظاہر ہو بلکہ اونکی بدل مصروفیت سے کوئی شک جو نسبت وفاداری اور نمک حلالی اونکے عائد ہوا تہا باقی نرکہا چند اونمین جو جرا امرادے تہے اونکے طریق سے کچہہ گستاخی پائی جاتی تہی بلکہ ایک نے اونمین سے باواز خفیف یہ کہا تہا کہ آج تو آگ کا تماشا دیکہنے مین آیا کل کچہہ اور تماشا دیکہنا پڑیگا یہ کلمہ مفسدانہ سننے مین آیا تہا مگر چونکہ بصفائی سے اور آواز بلند سے نہ کہا گیا تہا جس شخص نے یہ سنا تہا اوسنے دو چار سے اسکا تذکرہ کیا مگر اپنی حفاظت کی طیاری درصورت فساد برپا ہونیکے کر رکہی تہی روز یکشنبہ تمام دن بخیریت گذرا اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی تا ہنگام سر ہونے توپ شب کے جب بوگل بجا اور سب فوج باہر ہوگیی اس وقت تک سب افسر اپنے سپاہ کی نمکحلالی پر اعتماد کلی رکہتے تہے فساد اول پریڈ پر شروع ہوا چند افسرون پر گولی چلی اور کچہہ بہاگ گیے مگر مفسد اس پر بہی راضی نہوکر بجانب بنگلہ بریگیڈیر صاحب کے گیے اور وہان جاکر اونکو باواز گستاخانہ بولایا اور جب وہ باہر نہ آئے تو گولیان مارنی شروع کین وہ قدرت خدا سے بچ گیے کیونکہ جسوقت وہ کمرے سے باہر جاتے تہے ایک سپاہی نے اونکا ہاتہ پکڑ لیا تہا مگر اوس سے بچکر وہ حاطے کے باہر بہاگ گیے اور غارونمین جو متصل تہے چلے گیے مفسدین نے جب بریگیڈیر رامزی صاحب کو نہ پایا تو اونکا اسباب سب لوٹ لیا اور اونکے بنگلے کو آگ لگا دی ایک اور افسر کو اونکے گارد کے سپاہی نے دس بجے رات کو بچایا اور اون نو نفر سپاہیونمین سے جو اونکے حاطے مین تہے ایک سپاہی صاحب کے پاس گیا اور اوسنے جاکر کہا خاوند بہاگو سب بگڑ گیا سپاہی ابہی اونکے پاس سے علیحدہ ہوا تہا کہ سب سپاہی بہاگ کر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مکانات جلتے ہین اگر حکم دو تو ہم اپنی بندوقین بہرین مگر صاحب نے کہا کہ آگ کے منطفی کرنیکو بندوق کا بہرنا ایک امر بیہودگی کا ہے یہ سنکر سپاہی واپس چلے گیے اور صاحب

اپنے بنگلے مین گیے اور وہان جاکر ایک دریچہ مین سے دیکہا کہ سب سپاہی باہستگی اپنی اپنی بندوق بہر رہے ہین یہ دیکہکر صاحب موصوف نے اپنے نوکر کو جگایا اور مکان کے عقب سے راہ فرار لی دو گولیان اوسپر سر ہوئین مگر کوئی نہ لگی وہ وہانسے بجانب دربار روان ہوئے اور غار ونمین جاکر پوشیدہ ہو رہے یہان بہی چار گولیان اونکے اور اونکے خانساماں کے سر پر سے گئین مگر کوئی نہ لگی اندیشہ اور خوف اب عام ہوگیا اور تمام عیسائی اس مقام کے مرد وزن وبچہ بجانب مکان راجہ صاحب بہاگے جاتے تہے فی الحقیقت یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اسقدر میم لوگ اور بچے کیونکر بہاگے ہین اور سپاہیونکا مذکور ہے کہ اونہون نے ایک میم اور اوسکے بچونکی جان بچائی تہی اس طرح پر کہ اونہون نے میم کو معہ بچونکے ایک کوٹہی کے چہت پر بٹہا دیا تہا اور جب تک مفسدین بنگلہ بہ بنگلہ تلاش کرتے رہے اونہون نے انکو اوسی مقام پر رکہا مگر جب دیکہا کہ وہ لوگ اب اور بنگلہ کی لوٹنے مین مصروف ہین اوسوقت انکو وہانسے اوتار کر مقام محفوظ پونہچا دیا اسوقت مین مفسدین کا کام سواے لوٹنے اور ضائع کرنے اسباب کے اور کچہہ نہ تہا تمام جو صاحب لوگ بہاگ گیے اونکو مہاراجہ صاحب نے بروز دوم روانہ آگرہ کیا مگر وہ لوگ تہوڑی دور گیے تہے کہ ایک سوار نے جاکر خبر دی کہ دربار مین فساد ہوگیا یہ سنکر جو سوار ہمراہی اون صاحب لوگون کے تہے اونہون نے کہا کہ ہم واپس جاوینگے اور اونکو وہان تنہا چہوڑ کر چلے گیے اس حالت غیر حفاظت مین وہ لوگ بجانب ملک راجہ سے گیے اور راجہ صاحب نے ازراہ مہربانی اپنے آدمی اونکے ساتہ تا بآگرہ دیے مگر یہ آدمی جو ہمراہ تہے سنا ہے کہ ایسے بدذات اور گستاخ تہے کہ اون سب صاحبونکو ہر وقت اندیشہ اپنے قتل ہونیکا دلمین آتا تہا اسواسطے کہ وہ سوار بجانب انکے بنگاہ وحشت انگیز دیکہتے تہے اور زبان انگریزی کی نقل کرکے طعنہ اور تشنیع کے کلمات زبان پر لاتے تہے مگر خوش نصیبی اون صاحبونکی سے اول سوارون کے دلمین ارادہ فساد نہ آیا اور وہ سب اب آگرہ مین موجود اور زندہ ہین مقام رقت اور تاسف کا ہے اور ہمکو بڑا رنج ہوتا ہے جب ہم دیکہتے ہین کہ چند میم صاحبونکا جسم بوقت بہاگنے کے غارہاے پرخار مین اور چلنے کی سنگ ریزون پر کٹ گیا تہا اور قیمہ ہوگیا تہا

افسران و میم صاحبان مفصلۂ الذیل جو متعلق بہ گوالیار کنٹنجنٹ کے تہے بسلامت آگرے اور ہوشنگ آباد مین پونہچے لفٹنٹ لیارکتہ اور لفٹنٹ رائل اور لفٹنٹ میک ڈوگل اور کپتان کارٹر اور کپتان ہیرسین اور ڈاکٹر ولسن اور ڈاکٹر میلیفنٹ اور بی بی برلٹن معہ بچہ اور بی بی ہرسن معہ تین بچے اور بی بی لیارکیتہ معہ چار بچے اور بی بی ہمین معہ مس ہمین اور دو سارجن سٹرک اور دو عورتین اور تین بچے جنکا نام مذکور نہین ہے —

کوہ منصوری

بمجرد وصول ہونے خبر قتل موقوعہ مقام میرٹہ و دہلی خوف ہر ایک ساکن کوہ ہذا کے دلمین پیدا ہوا چہپان اور ڈانڈے اور اور میم لوگ گہوڑون پر سوار بلباس خانگی اور سگ ولایتی یعنی وہ سگ جو ہمیشہ فلانل وغیرہ پارچات گرم مین رہتی تہی اور جانوران خوش آواز اور طوطے وغیرہ تمام بجانب کلب ہوس جسمین دو مکان تہے ایک تو کہانا کہانیکا اور ایک آرام کرنیکا روان تہے پچہلے مکان یعنی آرام گاہ مین میم لوگ جاکر جمع ہوئین اسوقت ایک عجب عالم مکان مذکور مین تہا کہ کبہی کسی پہاڑی آدمی نے نہ دیکہا تہا اور پہاڑی اپنی اپنی میم لوگونکا جنکے وہ نوکر تہے اسباب ضروری

لیے جاتے تہے اور سرگوشی کرتے تہے روز دوم یہ خوف کم ہوگیا خصوصاً دلیرانہ استقلال چند میم صاحبونکے سے جو اپنے مکانون سے کلب ہوس مین نہین گئین تہین صاحب کمانڈنٹ مقام لنڈہور ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت اور قائم رہنے انتظام کے عمل مین لائے ایک اجتماع ساکنان منصوری کا بمقام کلب ہوس قرار پایا بعضے متعجب ہوکر آپس مین سرگوشی کرتے تہے اور بالتبعی اس حال عجیب و غریب کو دیکھکر قہقہہ مارتے تہے اور آپس مین تمسخر اور مذاق کرتے تہے فی الحقیقت یہ حال الساہر عجیب و غریب تہا اندفاع اس خوف کا اسطرح پر ہوا کہ بعد نواخت چند گھنٹے شام سپاہی مع بندوق گشت کرتے تہے اور اگر کوئی بعد اوس وقت کے اونکی حد مین چلا جاوے تو اوس سے اول پوچھتے تہے کہ کہان جاتے ہو اور کون ہو اور اگر کسی سبب سے جواب دینے مین ذرا بھی توقف ہوا تو گولی سامنے موجود ہوتی تہی مین نے سُنا ہے کہ ایک شخص گہوڑے پر سوار چلا جاتا تہا اور گشت والونکے سوال کے جواب دینے مین کچھہ تعویق ہوئی وہ فوراً گولی سے قریب مرگ ہوگیا گروہ منصوری کے دوسری حد پر پادری میڈک صاحب کے مدرسہ کے لڑکونکو مسلح کیا تہا اور وہ شب کو گشت روند کرتے تہے اور نہایت خوشی سے ایک کہیل سمجھہ کر تمام شب پہرتے رہتے تہے اس مین شک نہین کہ اونکو اس گشت سے نہایت خوشی تہی مگر جنکا رات کا آرام جاتا رہا تہا اونکو تو بہت ہی ایسا معلوم ہوتا ہوگا آخر کار جو نہایت خوفناک تہے وہ کوئی تین روز یہ سختی اوٹھاکر اپنے اپنے قدیم مکانونمین واپس چلے گئے

احتیاطاً اور تدابیر ہر طرح کی عمل مین آئی کہ اگر بازار والے کچھہ فساد برپا کرین تو اوسکے اندفاع کے واسطے کارآمد ہو گورہ سپاہی کنولیسنٹ ڈپو کی سب مسلح کیے گئے اور بازار مین اور دیگر مقامات لنڈہور و منصوری مین واسطے پہرہ کے تقسیم ہوئے صاحب لوگ بہی بخوشی مستعد ہوکر ہر شب راستون مین گشت کرتے تہے ماسوا اندیشہ عید و بقرعید کے اور کسی روز کسی طرحکا اندیشہ سوء انتظامی کا منصوری اور لنڈہور مین نہوا اور وہ اندیشہ بہی خفیف اور بے اصل تہا

برہانپور

بتاریخ یکم اگست گہاٹ سے وارد ہونے رجمنٹ شاہی کا ذریعہ اسلحہ گرفتن سپاہ سوار و پیادہ مقام غزا کا نیک تصور کیا گیا سپاہ گورہ خشکی پر آکر مقیم ہوئی اور سپاہ ہندوستانی کو حکم پریڈ کا صادر ہوا اسی اثنا مین جہاز ہاے دخانی پر حکم گیا تہا کہ وہ بہی اپنے تئین مقابل میدان پریڈ کے لگا رکہین بعد از قلیل قواعد کے ایسی ترکیب ہوئی کہ سپاہ مذکور کے دو تو جانب سپاہ گورہ آگئی اور سوار مقابل مین تہے اس موقع پر حکم ہوا کہ ہتہیار رکہدو سپاہ پیادہ نے فوراً تعمیل حکم کی اور سوارون نے بہی اطاعت کی مگر بعد از تامل جب اسلحہ پریڈ پر سے لیے تو سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اور ہتہیار جو اونکی چہاونی مین اور بازار مین ہون وہ بہی تلاش کرکے لے آوین ان دونو مقامونسے بہی بہت ہتہیار برآمد ہوئے بعض بعض بندوقین جو سپاہ سے لی گئی تہین گولیان بہری ہوئی تہین اور بعضے سوارونکے زین مین سے ماسواے کارتوس وغیرہ معمولی کے اور کارتوس اور گولیان برآمد ہوئین

مادہوپور

بتاریخ ۱۸ مئی ہندوستانیونمین یہ خبر منتشر ہوئی کہ ۴ رجمنٹ ہندوستانی بمقام نورپور جو ۳۰ میل کے فاصلے پر پایہ کوہ

اس سے زیادہ مقام مادھوپور سے واقع ہے شب پیوستہ کو بگڑ گئے اور اونہون نے اپنے افسرونکو قتل کیا اور شہر کو لوٹ لیا اور اب وہ اس مقام پر خزانہ لوٹنے کو آتے ہین دراصل یہ خبر غلط تھی کیونکہ رجمنٹ ۴ ہمارے تمام فوج ہندوستانی مین بہتر اور نیک وضع تھے اور اس خبر کی کچھہ اصل نہ تھی مگر تاہم ایک اندیشہ اس سے پیدا ہوا ہم لوگ اور لڑکے آدھے گھنٹے کے عرصے مین طیار ہوئے اور قرار شمال شیملہ یہان بھی عام ہوگیا اور ایک ایک مکان مین بہت سے لوگ جمع کیے گیے گو گرمی روز بروز بشدت تھی دس کل میم صاحبان اور بارہ لڑکے ایک دوسری سڑک کے مکانمین جو بفاصلہ قریب ۲ میل کے چھاونی سے تھا جمع ہوگئے اور وقت شام ہمراہی اوسکے سب وہانسے روانہ ہوکر براہ گورداسپور بمقام امرتسر وارد ہوئے

ادھر تدابیر واسطے مقابلے مفسدین کے عمل مین آئین اور وہ یہ تھین

اگزیکیوٹو انجنیر کا دفتر خانہ مقام مناسب واسطے مقابلہ کے تصور ہوا اور دو کہنہ توپین جو صرف دیدار و تھین اور کار آمد نہ تھین کارخانجات سے لاکر بالاخانہ مکان مذکور پر چڑھائی گئین اور خندق گرد مکان کے کندہ ہوئی اور دروازے تختون سے پاٹ دیے گیے اور دیوار بالاخانہ پر لوہے کی چادرین کھڑی کی گئین کہ محافظین کی حفاظت کرین اور طور قلعداری کا عمل مین آیا اس مقام مین جابجا گاردیاے مضبوط برقندازان قائم کیے گیے ہر ایک شخص اپنا مکان چھوڑکر مستقر دفتر مذکور مین معہ اسلحہ آکر رہتا تھا یہ طریق قریب ایک عشرہ یا تین ہفتونکے جاری رہا بعد ازان چونکہ کوئی علامت فساد کی ان اضلاع مین نظر نہ آئی ہماری گرمجوشی اور شجاعت کم ہوگئی اور شب کو اوٹھکر ایک گھنٹہ گشت وغیرہ کرنا ہر ایک کو اب ایک عجب معلوم ہوئی اسلیے ہم سب اپنے قدیم طریق پر چلنے لگے اور ہماری اوقات معین دوبارہ قائم ہوئی

امنیت مادھوپور کی ایک مرتبہ پھر باعث فساد سیالکوٹ کے تخلل پذیر ہوئی تھی مفسدین مذکورین نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مقام مذکور مین آوین بلکہ اکثر لوگ اونکے پھیر کے بازار مین آ بھی پہنچے تھے مگر نکلسن صاحب نے کہ ہز برنچاب تھے اونکے تعاقب مین آکر اونکو مار کر وہانسے نکال دیا

کوہ نینی تال

بعض شخصون نے یہ خیال کیا تھا کہ مثال فساد شیملہ و منصوری اس کوہ پر کچھہ فساد نہوگا کیونکہ زمانہ فساد مذکور کو بہت گذر گیا تھا مگر یہ خیال باطل ہوگیا اور یہان بھی باشندونکو اندیشہ جان پیدا ہوا باعث اوسکا یہ تھا کہ ایک چٹھی ضروری کپتان رامزی صاحب کے پاس سے اس مضمون کی آئی کہ تین ہزار مفسدین بریلی جنکو خان بہادر خان نے آمادہ کیا تھا بجانب کوہ مذکور آتے تھے اور دریاے کچا کو کہ بفاصلہ ۱۰ میل دامن کوہ جاری ہے اور جسمین ترائی بھی واقع ہے عبور کر چکے تھے یہ خبر وحشت اثر سنکر سب میم صاحبونکو روانہ کوہ الموڑا کیا یہ اندیشہ فساد آخر ماہ اگست مین پیدا ہوا تھا مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت مین آگئی اور میم لوگ واپس یہان آکر بطور سابق جاگزین ہوئین

بماہ آیندہ یعنی ماہ ستمبر ایک اور خبر اس مضمون کی آئی جس سے لوگونکو پھر اندیشہ جان پیدا ہوا کہ مولی خان معہ تین ہزار سپاہ کے کنارہ دریاے کچا پر آ پونہچا ہے اس پر پچاس سپاہی گورکھہ بسر کردگی کپتان بلول صاحب اور لفٹنٹ جیمس صاحب معہ تمام سواران غیر آئین جو ہمراہ عہدہ داران بریلی آے تھے بسر کردگی انسائن میور صاحب بمقام ہلدوانی جو براہ بریلی واقع ہے

روانہ کیے گئے قریب تین بجے صبح کے کپتان صاحب موصوف نے لکھہ بھیجا کہ دشمن قریب ہین مگر شمار فوج معلوم نہین کہ کتنی ہین یہہ خبر سنکر ایک اور کمپنی گورکھہ کی بسرگردگی لفٹنٹ گریوس صاحب اور تمام سپاہ پولس زیر حکم رٹیڈ صاحب روانہ ہوئی اور فوج ملیشیا کو حکم ہوا کہ جسوقت توپ اطلاعی سر ہو اوسی وقت روانۂ جنگ گاہ کے ہون

تمام افسران رخصتی معہ کالون صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو حکم ہوا کہ کوہ الموڑا سے اپنے مقام پر آکر شامل اس خونریزی کے ہون مگر دیکہو کہ تمام خیالات سر در غبونکے اور بوتہاے رم کی اور دیگر سامان سفر یا لڑائی وغیرہ کے جو ناگوار تھے مگر اسباب طلب مین باندہے جاتے تھے ایک دوسری چٹھی کپتان صاحب موصوف سے رفع ہو گئی مضمون اوسکا یہ تہا کہ سبب اندیشہ بار مذکورہ سابق کا یہ تہا کہ چند زمینداروں نے بندوقین واسطے بہگانے شیرونکے سرکار سے لین تہین جس سے گمان آمد فوج مفسد کا کیا گیا تہا مگر نینی تال مین اکثر تہا اور بہی اندیشہ ہوا یعنی بتاریخ ۷ ستمبر خبر آئی خان بہادر خان کی سپاہ نے آکر مقام ہلدوانی لے لیا صداقت اس خبر کی اس سے اور زیادہ ہوئی کہ چند عہدہ داران ہندوستانی و دیگر مفرورین مقام مذکور سے یہان وارد ہوئے باستماع این حال دو سو اسّی سپاہ گورکہہ اور رستہ سپاہ توپہرتی اور باقیماندہ سواران ہشتم رسالہ غیر آئین معہ ایک دستہ فوج ملیشیا کو حکم کوچ کا ہوا اور وہ سب روانہ ہو گیے

بر وقت زیر کوہ پونہچنے اس فوج کے علامات دست برد مفسدین نمودار ہوئین یعنی مفسدین نے ایک گانو جلا دیا تہا اور ڈاک بنگلہ واقع کاٹہہ گودام کو تہی آگ دے دی تہی اور قریب یکصد و پنجاہ پالکی اور ڈولی کو اور دیگر اسباب کو ضایع کر دیا تہا جبکہ یہ فوج آگے بڑہی تو اوسنے بہی اطلاع دی کہ مقام ہلدوانی دشمنون کے قبضے مین ہے اور وہ مستعد پیکار ہین اس فوج مین اب طیاری حملہ کرنیکی ہوئی اور ہماری یہ چہوٹی فوج بآئین شائستہ و طریق بایستہ قدم زن پیشتر کی ہوئی سامنے تو سواری رکہے گیے اور سکرمشر یعنی سپاہ منتشر دونو جانب بنگلونمین دیکہتے ہوئے جاتے تہے اور فوج واسطے بآئین قواعد آہستہ قدم زن تہی بعد از قلیل عرصے کے ہلدوانی نظر پڑی اور اوسکے سامنے دشمن بہی صف بستہ کہڑے تہے پانچ یا چہ جہنڈی لہرا رہی تہی اونکی تعداد و شمار نفری اسوقت مین ناممکن تہا مگر از روے اخبار و ننکے اور اطلاع سے کے اور اونکی شوکت اور شان کے معلوم ہوتا تہا کہ کم از پانصد و پنجاہ یا شش صد آدم جنگی نہ ہونگے ہماری فوج آہستہ آہستہ قدم زن تہی جب قریب دو سو گز کے فاصلے پر پونہچی تو سوارونکو حکم ہوا کہ سامنے سے رہت و چپ ہو جاوین اور گانوسکے گرد ہو کر دشمن کا تعقب مارین اور سپاہ پیادہ اونکے آگے سے حملہ آور ہو گی جسوقت دشمن نے یہ ترکیب دیکہی اونمین بہی ایک حرکت پیدا ہوئی مگر فوج پیادہ نے فوراً حملہ کیا اور ایک صدا ایسی شور انگیز کی کہ حرامزادے تاب نہ لاکر متفرق ہو کر فراری ہوئے اور اب تماشا ہوا کہ شجاعان گورکہہ نے قدم دو چند بڑہا کر حرامزادونکو لے لیا اور دس دس بارہ بارہ آدمیونکو ہر قدم پر مارنا شروع کیا چونکہ جنگل دونو جانب راستے کے نہایت گنجان تہا دشمن جہاڑیون مین بہاگ گیے مگر گورکہہ نے بہی بقاعدہ سکرمش منتشر ہو کر اون کا تعاقب کیا اور جہان جو ملا وہین اوسکو خاک کے برابر کیا اور تعاقب کئی میل تک کرتے رہے اور سوارون نے بہی اصل جماعت مفسدین کا تعاقب کیا تہا اور اونکو گہیر کر قیمہ قیمہ کٹوالا تہا قریب پانچ میل تک کاٹنا اور قتل کرنا جاری رہا حتی کہ کوئی آدمی دشمن کا نظر نہ پڑتا تہا کیونکہ جو بچکر بہاگ گیے تہے وہ جنگل مین چلے گیے تہے اور جنگل ایسا گنجان تہا کہ اوسمین تعاقب

غیر ممکن تہا اور سپاہ پیادہ نے دشمنونکا تعاقب وہان تک کیا جہان تک اوسے ہو سکا

ملتان

بروقت آنے خبر فسادات مقامات مختلفہ سے سپاہیون نے سکندر صاحب کے سوارون سے سازش کرنی شروع کی جنکو اونہون نے بہتیرا چاہا کہ اونکے شامل ہون مگر وہ نہوئے سوارون نے یہ سب حال بکم وکاست اپنے کمانڈنگ افسرون کے گوش گزار کیا اور افسرون نے حکم دیا کہ ایک کمیٹی سب عہدہ داران ہندوستانی ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ ہندوستانی اور سواران سکندر صاحب کے جمع ہو اس کمیٹی مین مقدمہ کارتوس کا پیش ہوا اور سب ہندوستانیونکو بخوبی سمجہا دیا گیا کہ یہ کارتوس وہی ہین جو تیس برس سے وہ لوگ برتتے ہین اور اون سب کے فہم مین بہی آگیا اور سب راضی برضا رخصت ہوئے بروز دوم وقت صبح سب سپاہ کی پریٹ ہوئی اور اونسے دریافت کیا گیا کہ اونکو کچہہ عذر ان کارتوس مین باقی ہے یا نہین کسینے عذر پیش نکیا مگر ہر طرح کی تدبیر عمل مین آئی کہ ناگہانی فساد سے بہی کچہہ اندیشہ باقی نرہا خزانہ قلعہ مین بہیجا گیا اور توپخانہ بہی قلعہ ہی مین رکہا گیا جو تیسرے پلٹن پولس کے تہے اونکو حکم ہوا کہ قلعہ مین جاکر اپنی چہاونی مین رہین سواران پولس بہی جو باہر تعینات تہے وہ بہی ملتان مین طلب ہوئے

شروع ماہ اگست مین ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ نے کچہہ کچہہ ارادہ فساد کا ظاہر کیا اول رسالہ غیر آئین اب تک نمک حلال اور جادۂ اطاعت مین مستقیم تہا اور جب اول رسالہ پنجاب اور دوم پیدل پنجاب ملتان مین وارد ہوئے دونو رجمنٹ ہائے مذکورۂ بالا یعنی ۶۲ اور ۶۹ کے ہتیار لے لیے گئے اور قبل از لینے اسلحہ کے ایک صوبہ دار میجر اور ایک حوالدار میجر اور نو سپاہی ۶۰ رجمنٹ کے توپ سے اوڑائے گئے تہے اور یہ امر ثابت ہوگیا تہا کہ دونو رجمنٹ مذکورہ بالا نے ارادہ مصمم کیا تہا کہ فساد کرکے ہر ایک انگریز کو قبل از وارد ہونے سپاہ مطلوبہ کے قتل کرین مگر خوش طالعی سے ایسا ہونے نپایا

ایک وقائع نگار باقیماندہ حال اس مقام کا اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب تدابیر ضروری واسطے مقابلہ کرنے مفسدین کے عمل مین آئین تو یہ بہی گہاٹون پر حکم بہیجا گیا کہ جو شخص فوج سے بہاگ کر گہاٹ پر آوے یا بروقت استفسار سبب معقول واسطے عبور دریا کے بتلا نسکے تو اوسکو گرفتار کرو اب بتاریخ ۱۰ جون کچہہ علامات فساد کے رجمنٹہائے ۶۲ و ۶۹ سے نمودار ہوئے اور یہ تجویز قرار پائی کہ انکے ہتہیار چہین لینے چاہیے اور میجر چیمبرلین صاحب کمانڈنگ اول رسالہ غیر آئین نے ایسی خوبی اور اسلوبی سے اونکے اسلحہ لیے کہ ایک قطرہ خون بہی نگرا جب ان دونو رجمنٹونکے ہتہیار لیے تو ایک کمپنی گورہ متعلق توپخانہ اور اول رسالہ غیر آئین اور اول رسالہ کشادہ پنجابی اور دوم رجمنٹ پنجابی موجود تہین جب یہ امر ختم ہوچکا تو افسرون کی یہ تجویز ہوئی کہ تحقیقات سپاہ درباب بلوہ برداری شروع ہو اور باعانت میر برکت علی وردی میجر اول رسالہ غیر آئین کے اکثر سپاہی مجرم ثابت ہوئے حسب اطلاع بہی میر مذکور کے صوبہ دار میجر طاہر خان گرفتار ہوا اور جنرل کورٹ مارشل مین اوسکی تحقیقات ہوکر جرم بغاوت اوسپر ثابت ہوا اور اس جرم کے پاداش مین روبرو سب سپاہیونکے توپ سے اوڑا دیا گیا اور کیسے سپاہی وغیرہ ان رجمنٹون کے اسیطرح اوڑائے گئے

بماہ ستمبر اک ٹولہ خانہ بدوشان نے جو قریب گوگرہ کے رہتے تہے کچہہ فساد کیا اونہون نے تحصیل ہڑپا اور تہانہ کا لوٹ لیا

اور چند دیگر مقامات پولس پر جو برستہ ملتان درمیان مقامات دوبرجی اور گوگیرہ کے واقع تھے حملہ کیا یہان سے تین دستہ فوج بسرکردگی میجر چمبرلین صاحب اور کپتان سمس صاحب اور کپتان ہوکن صاحب روانہ ہوئے اور بتاریخ ۲۵ ماہ سرکشونکو شکست فاش دی اونکا اسمین نہایت نقصان جان ہوا مگر ہماری جانب بھی برکیلی صاحب اکسترا اسسٹنٹ کمشنر گوگیرہ کام آئے اونکے ہمراہیون نے اونکو چھوڑ دیا تھا اور وہ تنہا لڑ کر مر گئے ایک روز بیشتر اس واردات سے کپتان سمس صاحب بادستہ جسمین ۹۰ سوار اور ۱۰۰ پیادے تھے مفسدین بمقام جلیرا حملہ آور ہوئے تھے اور اونکا مقابلہ اس جانب سے خوب ہوا آخرکار تاب نہ لاکے مفسد فراری ہوئے اور مقام جلیرا قبضہ فوج سمس صاحب مین آگیا سواے ان اقوام کے ایک اور قوم نے جو بنام کہرل مشہور تھے بسرکردگی احمد خان کچھہ فساد برپا کیا تھا مگر کچھہ فوج لاہور سے اور کچھہ ملتان سے وہان گئی اور احمد خان گرفتار ہوکر قتل ہوا اوسکے گرفتار ہوتے ہی تمام قوم منتشر ہوکر بھاگ گئی اور پھر آکر اونہون نے اپنے تئین سپرد اولیاے دولت سرکار کر دیا

فیروزپور

بتاریخ ۱۳۔ ماہ مئی وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر خبر ہوئی کہ ۴۵ ہم اور ۵۷ رجمنٹ آمادہ فساد ہین اسلیے تمام میم لوگونکو اور عیسائی عورتونکو ہدایت ہوئی کہ میگزین مین جسکے گرد خندق وغیرہ طیار کی گئی ہے جاکر رہین اور دونو رجمنٹہاے مذکورہ بالا اور رسالہ دہم غیرآئین کی اپنے اپنے میدان پریٹ پر پریٹ ہوئی

رسالہ متصل دیوار آرسنل کے نصب کیا گیا اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ عقب چھاونی گورہ جاکر قیام کرین اور ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے جاکر مقیم ہون مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہونچے تو اونہون نے وہان مکس کیا اور آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی بندوقین بھر کر بجانب میگزین پلٹ پڑے اور وہان جاکر شمالی و مغربی برج میگزین پر جاکر کھڑے ہوئے اور دلمین فکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس فکر مین تھی کہ کمپنی ۵۷ رجمنٹ نے جو میگزین کے اندر تعینات تھی اونکو اطلاع دی کہ اوس برج مین رسی اور زینہ موجود تھے بعضے شخصون نے یہ سامان مفسدین کے پاس پھینک بھی دیا جسکے ذریعے سے وہ برج پر چڑھ کر باہر کی دیوار میگزین پر زینہ لگا کر چڑھ گئے یہان یہہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ قبل از پریٹ کے ایک کمپنی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی قبل از کوچ کرنے سپاہ ہندوستانی کے میگزین مین واسطے بدلنے کمپنی ۵۷ رجمنٹ کے جو وہان تعینات تھی روانہ ہوئے تھے اور اگر انکی ہوشیاری مدد نہوتی تو مقام فیروزپور کچھہ عرصے کے واسطے ہمارے قبضے سے نکل جاتا جب مفسدین کے تین سو سپاہی میگزین مین گھس گئے اونہون نے خوب شور و غل کیا اور اوس دروازے کی طرف روانہ ہوئے جسمین سے رستہ گودام اسباب جنگی وغیرہ کی جانب جاتا تھا مگر پانچ سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی نے اونکو وہانسے نکال دیا اسطور پر کہ سب نے ایک مرتبہ اون پر بندوقین سر کین جسکی گولیونسے قریب بارہ مفسد مارے گئے اسکے بعد وہ وہانسے بھاگ نکلے اس ہنگامہ مین کرنیل رڈمنڈ صاحب کمانیر گورہ کے زانو پر زخم گولی لگا تھا مفسد اسکے بعد بجانب غرب اس ارادے سے روانہ ہوئے کہ فوج گورہ کے عقب جاکر مارین مگر اسمین بھی اونہون نے غلطی کی کیونکہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے اونکو ہر جگہ سے نکال دیا آخرکار مفسد دیوار پر سے باہر کود پڑے اور گورہ سپاہی نے اونکو مار کر خندق کے نیچے گرا دیا قلعہ ارہی فوج کمک کو دو کمپنی اور سپاہ گورہ ۶۱ رجمنٹ کی اور دو توپین زیر حکم لفٹنٹ انجلو صاحب کے آئین اب جو کمپنی ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کی

قلعے مین تہی اونسے بہی علامات فساد کے ظاہر ہوسے یعنی اونہون نے ایکروز بغیر حکم کے اپنی بندوقین بہرنی شروع کین مگر لفٹنٹ اینجلو صاحب نے اپنی دونو توپین اونکی جانب درست کین اور اونمین گراب بہرنیکا حکم دیا اس تدبیر سے بعد ۶۱ رجمنٹ شاہی اونکے ہتھیار چہین لیے اور اونکو قلعے سے باہر کر دیا ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی بجانب برف خانہ روان ہوئی اور اپنی سپاہ مقتولین کو اوٹہا لیگئی اور قبرستان جو متصل قبرستان انگریزان واقع ہے لیجاکر ڈال دیا شب کو قریب دو سو مفسد واپس چھاونی مین آگئے اور [illegible] بیرک سپاہی یکجا ہو کر آگ لگانے مین مشغول ہوئے یعنی گرجا گہر پروٹسٹنٹ کا اور یعنی رومن کیتھلک کا جلا دیا اور اسیطرح دو خالی ہسپتال اور ۶۱ رجمنٹ شاہی کا مس کوٹہ گہر اور بلیارڈ گہر اور بنگلہ ہاے افسران اور پانڈ ماسٹر کا بنگلہ اور کپتان ملوم فیلڈ صاحب کا اور کپتان سیلمنڈ صاحب کا اور میجر ہاردی صاحب کا اور کپتان کاٹن صاحب کا اور میجر الفرٹ صاحب کا اور لفٹنٹ بیکہ صاحب کا بنگلہ جلا دیا اور براندرتہ صاحب کا بنگلہ مسمار کر دیا اور بلول صاحب کا مکان توڑ ڈالا لفٹنٹ گینڈی صاحب کا بنگلہ جلا دیا غرض کہ کل ۱۸ بنگلے جلا کر خاک کر دیے اس آتش زدگی مین کسینے اونکو منع نکیا اور نہ کوئی اونکے برو آیا مگر جب گرجا گہر رومن کیتھلک کا جلانا شروع کیا بیدس صاحب سوداگر کے بیٹے نے اونکے ایک سپاہی کو گولی سے مار دیا اوسکے مرنے سے سب خائف اور خوف زدہ ہو گئے روز دوم مفسدین نے لوٹنا مکانات افسران کا شروع کیا مگر ایک دستہ ۶۱ رجمنٹ شاہی اور دہم رسالہ [illegible] نے آکر اونکو نکال دیا اور چند اونکے آدمیونکو مار دیا

قریب سات بجے صبح کے اوسی روز بدین اندیشہ کہ میگزین ۴۵ اور ۵۷ رجمنٹ کا مفسدین کے ہاتہ نہ لگ جاوے توپخانے سے دو توپین طلب ہوئین اور دو گولی اوسمین ماری کہ وہ سب میگزین اوڑ گیا اوسی روز ۵۷ رجمنٹ کے ہتھیار چہین لیے اور مفسدین ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی نے جو قریب دو سو کے تھے خود آکر وردی اور اسلحہ اور نیز اپنے تین سپرد سرکار کر دیا

ہرطرح سے اب امن معلوم ہوتا تہا ساکنین صدر بازار شہر فیروزپور مین چلے آئے اور شہر کی مضبوطی کی گئی اور سپاہ جو میجر مارسدین صاحب نے خاصکر واسطے حفاظت شہر کے بہرتی کی تہی شہر مین تعینات ہوئی تمام صاحب لوگ معہ عیال و اطفال کے میگزین مین آگئے صرف کوت صاحب اور ہیوس صاحب سوداگر اپنے اپنے مکانونمین رہے مگر اونہون نے اپنے مکانونکی سب طرح مضبوطی کر لی تہی اور سوداگران پارسی نے بہی اپنے مکانونکو خوب مضبوط کر لیا تہا اور وہ بہی میگزین وغیرہ مین نہ آئے

یہان پر یہ بیان نکرنا انصاف سے بعید ہے کہ رسالہ دہم نے اور اون سوارون نے جنکو میجر مارسدین صاحب نے بہرتی کیا تہا بہت کار نمایان کیے اور اونکا چلن بہت درست اور عمدہ رہا اور استقلال اور جفاکشی بریگیڈیر انس صاحب اور میجر مارسدین صاحب اور کپتان لویس صاحب اور کپتان سمسن صاحب اور کپتان مرسر صاحب کے معہ جنرل کورٹلنڈ صاحب کے درباب انسداد مفسدین مستحق تعریف اور توصیف کے ہین

ایک روز رپورٹ سے حال ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کا اسطرح واضح ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۳ ماہ مئی ۵۷ رجمنٹ کو حکم ہوا تہا کہ وہ چھاونی سے کوچ کر کے بفاصلہ ایک میل سٹرک کلان پر قیام کرین بوقت نواخت پانچ گہنٹہ صبح کے روانگی شروع ہوئی اور سپاہی بانتظام تمام بطور شائستہ روانہ ہوئے اور سب چیز اپنی سواے کوٹ کے لین مین چہوڑ گیے اور بوقت وارد ہونے

مقام مقصود پر اپنے کاروبار شب باشی مین مشغول ہوئے اور درباب سوخت کرنے چھاونی کے اونہون نے کچھ نکہا عرصہ قلیل گذرا ہوگا کہ میگزین رجمنٹ کا اوڑا دیا گیا اس واقعہ سے لوگ کچھ جادۂ استقلال سے علیحدہ ہونے کو تھے مگر جب اونہون نے یہ سنا کہ یہ واقعہ بحکم صاحب برگیڈیر عمل مین آیا ہے وہ پھر قائم ہو گئیے اور اپنے خیمہ وغیرہ نصب کرنے لگے تھوڑے عرصہ کے بعد برگیڈ میجر صاحب تشریف لائے اور بے تامل آکر کہا کہ حکم سرکار یہ ہے کہ ساری رجمنٹ اپنے ہتھیار دیوے یہ سنکر البتہ سب سپاہی متامل ہوئے اور آپسمین سرگوشی کرنے لگے بعد ازین کمان افسر لائٹ کمپنی نے اپنے سپاہیونکو واسطے حوالہ کر دینے اسلحہ کے کہا اور ساری کمپنی نے بے تامل اور بلا تکرار اپنے ہتھیار سب سپرد کر دیے ایک لحظہ نگذرنے پایا تھا کہ صاحب کمانیر مذکور نے دوبارہ اونکو اسلحہ حوالہ کر دیے اور اونکو برگیڈیر صاحب کے بنگلے پر لیگیا وہان بھی سب سپاہیون نے حسب الحکم ہتھیار حوالہ کر دیے اور موافق حکم کے اپنی چھاونی مین سے گیے اور اونکے افسر بھی اونکے ساتھ لین مین گئیے بہت عرصہ اونکو چھاونی مین وارد ہوئے نگذرا تھا کہ تمام چھاونی ۶۱ رجمنٹ شاہی اور سوار اور توپخانہ سے بھر گئیے یہ لوگ بتعاقب ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی جنہون نے رخ چھاونی کا کیا تھا آئے تھے اب کسی شخص نے سپاہیان رجمنٹ ۵۷ جو اپنے مقام پر تھے خبر دی کہ لائٹ کمپنی قتل ہو گئی اور اوسکے ہندوستانی افسرونکو فوج گورہ نے مار ڈالا اس خبر سے وہ لوگ سب گھبرائے اور یکبارگی سب نے اپنے ہتھیار اوٹھا لیے اور اونمین سے قریب دو سو پچاس ۲۵ یا دو سو ستر ۲۷ سپاہیون کے وہانسے دوڑ چلے اور باقی سب اپنے مقام پر رہے اور شام کو بنگلہ برگیڈیر صاحب پر گئے اور اپنے ہتھیار حوالہ کر کے اپنی چھاونی مین واپس گئیے بعد ازین اونکا طرز اور روئیہ مثل سپاہیان نیک وضع رہا اور اکثر اونمین سے کار سرکار پر موجود ہین

بتاریخ ۲۷ - باقیماندہ سپاہ ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کے جنمین نو سوار اور ۳۱ حوالدار اور ۱۱۵ سپاہی تھے ہتھیار چھین لیے بعد ازان بوقت نوبخت ۶ گھنٹہ صبح ایک بازو ۶۱ رجمنٹ شاہی کا جسکی ہر دو جانب تین تین توپین رکھی گئین تھین اور ایک دستہ سواران رسالہ دہم میدان مین آئے اور مفسدین ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی بلباس قدیم یعنی اپنی پوشاک ہندوستانی پہنے ہوئے بجانب راست جمائی گئی تھی اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی بجانب چپ کھڑی ہوئی اسطرح سے تین ضلع ایک مربع کے بنائے بعدہٗ توپخانہ حرکت مین آیا من بعد لفٹننٹ ہوگن صاحب کوارٹر ماسٹر ۴۵ رجمنٹ کے نے آگے بڑھکر اور روبرو ۴۵ رجمنٹ کے کھڑے ہوکر باواز بلند و زبان صاف اور بامحاورہ اردو مین حکم صدر سنایا اور ۵۷ رجمنٹ کو بھی حکم سنایا گیا بعد ازان سپاہیان ۴۵ رجمنٹ کو جو مفسد ہو گئیے تھے حکم ہوا کہ سیدھے ہوکر چھاونی سے باہر چلے جاوین اور وہ توپین اور دستہ رسالہ دہم اونکے ہمراہ ہوا

عیسی تابعداری اور نمک حلالی دیکھکر کون خیال کرتا کہ یہ رسالہ جس نے اسوقت ایسا کار نمایان کیا یعنی مفسدین کو باہر نکالا اور آپ جادۂ اطاعت پر قائم رہا چند روز بعد منحرف ہو جاویگا مگر ایسا ہی ہوا یعنی چند عرصے کے بعد یہ بھی سرکار سے برگشتہ ہوکر مفسدین مین شامل ہوا

رسالہ دہم نے بھی آخر کار پیروی اپنے بھائی مفسدین کی کی اور نلسن صاحب ڈاکٹر اسپان یعنی سالوتری ولایتی کو

ہا کر غرا ہی ہوٹل کے روز گورہ لوگونکو اور خصوصا گولندازونکو کھانے پر دیکھکر اور اس موقع کو مفید تصور کرکے یہہ رسالہ یکایک توپون پر گرا اور جو دو ایک گورے وہان تھے اونکو قتل کیا لیکن جو جزوی سپاہی گورہ ۱۶ رجمنٹ شاہی کے وہان موجود تھے یہہ حال فساد کا دیکھکر مفسدین پر حملہ آور ہوئے اور توپین اون سے چھین لین اور اشارات اطلاع وہی فساد ظاہر کیے اس پر توپین میگزین کی سر ہونی شروع ہوئین اور گراب اور کانسٹر گولون سے بہت گھوڑے اور سپاہی مارے مفسدین تاب مقابلہ نہ لا کر رو بفرار لائے اور جو گھوڑا اونکو ملا اوسپر سوار ہو کر بہاگے راستے مین جو کوئی صاحب لوگ یا عیسائی ملا اوسکو قتل کیا اور تمام شہر مین منتشر ہو گیے مین نے سنا ہے کہ صاحب برگیڈیر اور دو ایک اور افسر بمشکل مفسدین سے جان بر ہوے جو سواران مفسد کہ گھوڑون سے جدا ہو گیے تھے جہان کچھ بھی پناہ کی صورت دیکھی وہان پر متواری ہوے لیکن سپاہ فیوزلیر اور ستم رجمنٹ پیادگان پنجابی نے اونکو ڈہونڈ ڈہونڈ کر قتل کیا بعد از پاک کرنے بازارون کے یہہ ارادہ ہوا کہ اونکی چھاونی کی تلاشی کرنی چاہیے اور قبل اسکے کہ یہہ وہان پونہچین دیکھتے کیا ہین کہ ایک بڑا گروہ قریب ایکسو پچاس یا ایکسو اسّی سوارونکا اپنی پریڈ پر بفاصلہ قریب دوسو بیس یا دوسو پچاس قدم کے روبرو چھاونی کے بآرام تمام بلا وسوسہ یا دغدغہ گشت کرتے ہین اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک مرتبہ اپنی تلوارونکو چمکا دیتے ہین افسوس کہ ایسے موقع پر توپین نہ آئین ورنہ سب قتل ہوتے باعث نہ پہونچنے توپونکا یہہ سنا گیا کہ سائیس ورابی موجود تھے اونہون نے آگے بڑہانے سے انکار کیا اسواسطے توپین موقع پر نہ پونہچین اب وہ سائیس وغیرہ سب قید ہین اور یقین کہ اپنے کیفر کردار انکو ہیدہ کو پونہچین گے

می شٹلوار صاحب متعلقہ سڑک آہنی کی چٹھی سے یہ مختصر حال اس واقعہ کا معلوم ہوا

قریب ۳۵ یا ۴۰ سوار اول ملکہ توپون پر اور توپخانے کے مقام گارد و اصطبل پر جو عقب توپخانہ واقع تھا حملہ آور ہوے اونہون نے اول ہی بندوقون کو جو گارد توپخانہ کی تھین لے لیا اور من بعد ارادہ قبضہ کرنیکا توپونکا کیا کہ توپین لیکر چھاونی گورہ پر سر کرنی شروع کرین بلکہ ایک دو توپون پر ہاتھ بھی پڑ گیا تھا اس عرصے مین گولندازان گورہ جو بارک متصلہ مین کھانا کھاتی تھی امداد گارد کو پونہچے اور اونکی کمک کو سپاہی ۱۶ رجمنٹ شاہی جو ہسپتال مین موجود تھے آئے غرض کہ ان سب نے توپین مفسدین سے چھین کر اونپر سر کرنی شروع کین مفسدین توپین چھوڑ کر اپنے گھوڑونکی جانب جو روبروے توپخانے کے کھڑے تھے بہاگ گیے اول جسنے مفسدین پر گولی ماری تھی ایک گورہ مسمی مری ۱۶ رجمنٹ شاہی کا تھا اور چونکہ یہ رجمنٹ بارک متصل ترمین قیام پذیر تھی اسواسطے یہی اول توپخانے کی کمک کو پونہچے تھے کیونکہ بارک سے نکلتے ہی اونہون نے فیر اپنی بندوقونکا مفسدین پر کیا اور بعد ازان توپون پر گرے

سپاہ فیوزلیر بفور سننے خبر کے اپنی بارک سے بہاگے مگر اونکی بارک دوسرے سرے چھاونی پر تھی اسواسطے جب تک وہ پونہچے اوسوقت تک توپین مفسدین سے گولندازون نے اور سپاہ ۱۶ رجمنٹ شاہی نے دوبارہ لے لین تھین

بیچ تعاقب کے اکثر سواران پنجابی زخمی گولیان پستول سے ہوئے تھے اگرچہ سپاہ کے ہتہیار لے لیے تھے مگر تاہم تعجب یہ ہے کہ ہنگام فساد ہر ایک کے پاس پستول اور تلوار موجود تھی اور جیسے دیگر موقع فساد پر کچھ علامات فساد کی ظاہر ہوئین تھین یہان بھی ویسی ہی علامات قبل از فساد کے ظہور مین آئین تھین اور اگر حکام اونکا تدارک کرتے یا اونکی تحقیقات کرتے

تو خوب ہوتا

چہاونی رسالہ دہم مین شب کو قبل از فساد کچھ غل اور آواز پہیہ ہاے گاڑی غیر وقت سماعت مین آئی تہین اور گہوڑے اصطبل سے باہر معلوم ہوتے تہے اب اوسکا سبب معلوم ہوا کہ اوس شب کو عورات سپاہیان فیروزپور سے روانہ کی گئی تہین چند سواران جو نمک حلال اور باوفا مشہور تہے اونکو قلعے مین لایا تہا کہ اونکے جان بچی کل شب کو اونکے صاحب افسرون نے اونکی رخصت کرائی اور جب وہ دروازے سے کے باہر جاتے تہے تو چند سوارونکے بسترون مین سے چند ضرب پستول گر پڑی اور گورون نے اوٹہالے اسکی اطلاع سارجن گورہ نے اپنی افسر کو کی اور صاحب افسر نے اونکو حکم دیا کہ تم ان پستولونکے ذمہ دار ہو

ایک وقائع نگار احوال بلوہ رسالہ دہم کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی کچھ علامات فساد کے رسالہ مذکور سے جو اب تک نمک حلال اور وفادار تہا اور جسنے فساد رجمنٹہاے مذکورہ بالا مین کیسے کیسے کارہاے نمایان کیے تہے ظاہر ہوے اور اسی سبب سے اونکے ہتہیار چہین لیے گئے سوارون نے بغیر عذر اور تکرار کے اپنی تلوارین دے دین اور بہمین سبب کچھ ضرورت تدابیر سخت اور درشت کی نہوئی کچھ عرصے بعد یعنی بتاریخ ۱۹ ماہ اگست سوار بے اختیار ہوکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوے اونہون نے اس تاریخ توپخانہ کپتان وڈکاک صاحب پر بدین خیال حملہ کیا کہ اوسکو قبضے مین کرلین اور قلعہ پر گرے اور وہان جو گورہ سنتری پہرے پر تہے اونکو قتل کیا اور دو توپین قبضے مین لاکر اونکا رخ بجانب چہاونی گورہ جو اوسوقت کہانے پر تہے بہیجکر فیر کرنا شروع کیا مگر یہ گورے فوراً اوٹہ کہڑے ہوئے اور مفسدین پر حملہ آور ہوے اسی عرصے مین ۶۱ رجمنٹ شاہی بہی موجود ہوئی اور سب مفسدین کو وہانسے ہٹا کر بہگا دیا اور بمبئی کی فیوزلیر جو وہان آگئے تہے اونکو تعاقب مفسدین کا حکم ہوا اور توپخانہ میگزین بہی بخلاف مفسدین کام مین آیا اور اونکے گولونسے اکثر سوار اور گہوڑے سرکاری مارے گئے قریب دو سو گہوڑے سوارونکو ملے اور وہ سوار ہوکر بہاگے راستے مین نلسن صاحب ڈاکٹر اسپان کو قتل کیا اور جو صاحب عیسائی اونکے روبرو آتا وہ گویا اپنی موت کے سامنے آگیا تہا چار سوار بجانب جیلخانہ روانہ ہوئے تاکہ قیدیونکو رہا کرین مگر جو سکہہ سورج مکہی رجمنٹ کی وہان موجود تہے اونہون نے یہ امر نہونے دیا بلکہ ایک شخص کو اونمین سے گرفتار بہی کیا اور بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی صاحب کا بہرا یعنی کہار رہتا اس ہنگامے مین میجر مارسدین صاحب بہت مشغول اور مصروف تہے صاحب موصوف اول کین سوارانکے پیچہے بعد ازان جہان جہان میم لوگ اور بچے تہے اونکو جاکر دیکہا پہر جیلخانے مین گئے اور وہان گارد وغیرہ کا سب بندوبست کرکے مقام کچہری کو گئے بعد ازان جو کپتان سیلن صاحب نے نئے بہرتی کی تہین اونکی افسری لیکر تعاقب مفسدان مین روانہ ہوے مگر چونکہ سپاہ پیدل سے تعاقب سوارونکا غیر ممکن تہا اسواسطے اونکو چہوڑکر سواران مہاراجہ پٹیالہ ہمراہ لیکر اونکے تعاقب مین گئے اور چونکہ اونکے پاس جمعیت کافی واسطے قتل کرنے یا مقابلہ کرنے مفسدین کے نہ تہی لہذا وہ اسطرح پر اونکے تعاقب مین رہے کہ اونکی حرکات دیکہتے جاتے تہے اور اونکو اپنی نظر سے غائب نہونے دیا اس سے غرض یہ تہی کہ جب اور کمک آوے تو مفسدین کی تلاش نکرنی پڑے مگر قریب دو میل کے فاصلے پر جاکر مفسدین جنگل وغیرہ مین منتشر ہوکر بجانب کیتہد بہاگ گئے اور اسطور صاحب ممدوح کی نظر سے غائب ہوگئے اور توپین جو وہان پہونچی تہین اونسے بہی کچہ فائدہ مترتب نہوا تعاقب مفسدین کا موضع ہالیہ الہ تک کیا گیا یہ مقام ۶ میل کے فاصلے پر چہاونی سے ہے اور یہان بخیال اسکے کہ آگے جانا

بے سود ہے اونکی پیروی نکی اور جب سوارون نے دیکہا کہ اب اونکے تعاقب مین کوئی نہین وہ پہر جمع ہوکر بآئین شکستہ رسالونکے بجانب دہلی روانہ ہوے

وقائع نگار لکہتا ہے کہ اس موقع پر سوء انتظامی افسر فوج کی ظہور مین آئی ورنہ اسقدر فساد بہی نہوتا بدانتظامیونکا مفصل حال لکہنا اور اوس صاحب تک جرم کو پہونچانا جو اسمین اصل کارپرداز تہا مناسب نہین اسواسطے اتنا ہی یہان لکہنا کافی ہے کہ برگیڈیر انس صاحب کار فوج سے موقوف ہوگئے

اس مقام پر چونکہ میجر باسدین صاحب کی مصروفیت کا حال لکہا گیا ہے اسواسطے بدانست راقم اگر کچہہ مختصر حال صاحب موصوف کا یہان درج کیا جاوے تو شاید بے محل نہوگا اسواسطے لکہتا ہون کہ یہ صاحب قبل از فساد ڈپٹی کمشنر گوگرہ کے تہے اور وہانسے رخصت ولایت جانیکی لیکر بمقام فیروزپور اس خیال سے تشریف لانے تہے کہ یہان سے بسواری کشتی دریاے ستلج کا سفر کرکے سندہ کو تشریف لیجاوین اور وہانسے براہ بمبئی ولایت جاوین مگر ہنوز بندوبست کشتی سواری کا نہوا تہا کہ فساد دہلی اور میرٹہ مین شروع ہوگیا اسکا حال سنکر صاحب ممدوح کو جوش شجاعت دلمین آیا اور خود چٹہی اس مضمون کی لکہکر روانہ صدر کی کہ جب تک یہ فساد موقوف نہوگا ہم ولایت نجاوینگے چونکہ اونکی درخواست جوش طبیعت سے تہی اسواسطے منظور ہوئی اور صاحب موصوف مقام فیروزپور مین رہے اور وہان ایسے ایسے کارہاے نمایان اونسے ظہور مین آئے کہ مستوجب تحسین اور آفرین حکام پنجاب اور نواب گورنر جنرل بہادر کے ہوے

روہنی

بتاریخ ۱۲ ماہ جون روز جمعہ قریب نواخت نو گہنٹہ شب میجر میک ڈونلڈ صاحب کمانڈنٹ رسالہ پنجم اپنے بنگلے کے احاطے مین معہ مستر نورمن لیلی صاحب اجینٹ اور ڈاکٹر گرنٹ صاحب کے چاے نوش کر رہے تہے کہ تین آدمی دہوتی لگائے ہوے اور تلوارین ہاتہ مین لیے ہوے اونکے پاس آگئے اور یکبر تیغ مارنا شروع کیا

سر نورمن لیلی صاحب ایک نیچی کرسی پر بیٹہے تہے اونکے شانے پر ایسا سخت زخم لگا کہ وہ آگے کو گر گئے اور بعد ازان کئی اور زخم اونکو لگے میجر میکڈونلڈ صاحب کے بہی زخمہاے شدید لگے اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کو بہی دو زخم ایک بازو پر اور دوسرا زانو پر لگا مگر ان دونو صاحبون نے کرسیان آگے کرلین اور اپنے تئین بچاتے ہوے اونکو دروازے سے باہر کر آئے مگر سر نورمن لیلی صاحب کے ایسے زخمہاے کاری لگے تہے کہ وہ آدہ گہنٹے بعد اس واقعے کے مرگئے اس حال کو میجر میکڈونلڈ صاحب نے اسطرح پر تحریر کیا ہے

بتاریخ ۱۲ ماہ حال لفٹنٹ سر نورمن لیلی صاحب اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب حسب معمول وقت شام میرے بنگلے پر چاے پینے آئے قریب پاؤ گہنٹہ نو مین باقی تہا کہ ڈاکٹر گرنٹ صاحب اسواسطے اوٹہے کہ بنگلے مین جاکر گہنٹے کو کنجی لگادی کہ یکایک اونکی زبان سے نکلا یہ کون ہے اور اتنے ہی مین صداے پا گوش زد ہوئی گویا ہماری طرف کوئی آتا ہے مین یہ سنکر اوٹہنے ہی کو تہا کہ تین زخم میرے سر پر لگے اوسکے بعد مین نے کرسی اوٹہائی اور اوسی سے اور تین زخم جو مجہپر مارے تہے روکے اور کرسی ہی سے ایسا دہکا ایک آدمی کو مارا کہ وہ متوحش ہوکر بہاگا اور اوسکے پیچہے باقیماندہ دو آدمی بہی بہاگ گئے

میں خون میں ڈوبا ہوا بنگلے کی طرف چلا تاکہ زخم دیکھون اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب میرے پیچھے آئے میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو دو زخم بہت عمیق لگے ہیں ایک بازو پر اور دوسرا کولے پر اسکے بعد ہم لیلی صاحب کو دیکھنے چلے اور دیکھا کہ زمین پر نزع میں پڑا ہوا ہے اوسکو اول ہی زخم کاری لگا ہوگا کہ جسکے سبب وہ مُنہ کے بل زمین پر گرا تھا کیونکہ بعد ازان جتنے زخم لگے تھے سب پشت پر لگے تھے اور ایک ایسا عمیق تھا کہ پٹہ کاٹ کر ششہ کو زخمی کرکے استخوان سینہ تک پونہچا تھا اور کیئے زخم سر پر لگے تھے مگر اب تک ہوش میں تھے اور جب میں اونکے دیکھنے کو جھکا تو کہنے لگے آئے میک ڈونلڈ اسطرح پر مرنا بڑا سخت ہے اور کہا ہائے میری بی بی اور بچے تمہارا کیا حال ہوگا میں نے اونسے کہا کہ اب چند انفاس زندگی کے باقی معلوم ہوتے ہیں اب تم کسیکا فکر نکرو تمہاری بی بی اور بچونکے واسطے جسقدر ممکن ہے رعایت ہوگی تم اپنے خدا کو یاد کرو یہ سنکر اونہوں نے خدا کا نام لیا اور اسکے نام کا ورد تا دم واپسین رکھا میرے پہونچنے کے بعد کوئی نیم گھنٹہ وہ زندہ رہے

یہ شب تار تھی اور ماہتاب بھی طلوع نہیں ہوا تھا اس سبب سے جب تک وہ حرامزادے ہمارے برابر تک آ گئے تب تک ہمکو کچھ خبر نہوئی اور سنتری شمال کی جانب کے دروازے پر تھا اور ہم بجانب مشرق بیٹھے تھے اور چونکہ یکبارگی ہمپر حملہ ہوا اور کچھ شور و غل بھی نہوا تھا اور کوئی ایک منٹ میں یہ واقعہ ختم بھی ہو چکا تھا کسیکو اسکی خبر نہوئی بلکہ ہمارے نوکروں تک بھی اوسدم تک اس واقعے سے خبردار نہوئے جبتک ہم اونکے سامنے خون آلودہ گئے اور جب اونہوں نے یہ حال دیکھا تو ایسا گھبرائے کہ کسی میں جرأت اتنی نہ تھی کہ چھاونی میں جا کر سب رجمنٹ کو یا جسقدر سپاہی اوس چھاونی میں موجود تھے اونکو حکم طیاری کا دیوے

ایک لحظہ بعد سب سپاہی جنکا پہرہ نہ تھا ہمارے گرد آئے اور بہت نرم دلی اور رحم جتانے لگے اور اس حرکت کو نہایت تقبیح بیان کرنے لگے

بسبب تاریکی شب کے کچھ سُراغ اون حرامزادونکا نہ ملا چند سوار دیوگڈہ کو واسطے دریافت حال کے روانہ ہوئے مگر وہاں سب طرح امن تھا اور تھوڑے عرصے کے بعد لفٹنٹ کوپر صاحب کمانڈنگ ایک دستہ ۳۲ رجمنٹ ہندوستانی معہ پچاس سپاہیونکے آ کر وارد ہوئے مگر میں نے اونکو کہا کہ تم واپس جا کر اپنے مقام پر ہوشیار رہو میرے پاس جو سو جوان ہیں وہ بقول اونکے ازدل کے جسقدر مفسد آوینگے اونکے تدارک کے واسطے بہت ہیں

ڈاکٹر گرانٹ صاحب کہتے ہیں کہ ہم دونو کو یعنی مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی زخم کاری نہیں لگا ہے اگرچہ ایک زخم سے میری کھوپری کے اوپر کی ہڈی کٹ گئی تھی اور وہ ہڈی دوسری صبح موقع واردات سے پڑی ملی اب مجھسے زیادہ نہیں لکھا جاتا کہ ضعف طاری ہوتا جاتا ہے اور ہاتھ میں لرزہ سا پیدا ہوتا ہے جنہوں نے ہمکو زخمی کیا اونکی صورت سپاہیوں کی سی تھی مگر وردی نہ تھی آج میں نے یہ سنا ہے کہ کچھ سپاہی موقوف شدہ شہر میں پھرتے ہیں اور اقوام سونتھال کا ذکر کیا کرتے ہیں اور غالب ہے کہ اونہوں نے یہ تصور کیا ہوگا کہ اگر افسران انگریزی کو ہم مار ڈالیں گے تو جتنے سپاہی اونکے ہیں وہ سب بیدل ہو کر ہم میں آ شامل ہونگے اور اگر شامل نہ ہونگے تو بغیر افسران انگریزی کے وہ کام بوقت لڑائی نکر سکیں گے جو زیر سرکردگی افسران مذکور کرسکتے ہیں ڈاکٹر صاحب اور میں دونو خدا کی قدرت سے بچے ورنہ کوئی صورت بچنے کی نہ تھی مجھے نہیں معلوم ہوتا

کہ وہ تینون کسواسطے بھاگ گیے کیونکہ ہم تو اس حالت مجروحی اور بیکسی مین تھے پھر اونکا بھگانے والا سواے حافظ حقیقی کے اور کون تھا

صاحب کمانڈنٹ نے فوراً سب سپاہ کو جمع کیا اور سبکی تلوارین دیکھین سب صاف تھین اور کسی پر کوئی دھبہ نہ تھا آخرکار وہ تینون آدمی گرفتار ہوئے اور کورٹ مارشل کی تجویز سے پھانسی دی گیی یہ لوگ نئی بھرتی متعلقہ رسالہ پنجم کی تھی مگر باعث اونکے اس حرکت قبیحہ کا اب تک معلوم نہوا

حصار

بتاریخ ۱۲ ماہ گذشتہ ڈاک معمولی جو دہلی سے آتی تھی یہان نہ پہنچی جسکے باعث خیالات چند در چند ساکنین کے دل مین گذرے مگر اصل باعث کسیکے مخیلہ مین نہ آیا بتاریخ ۱۳ ماہ خبر مفسدین آئی کہ مفسدین نے بلوہ کرکے شہر دہلی پر قبضہ کرلیا اور انگریزون اور دیگر عیسائیون کو قتل کیا یہ خبر سنکر ویڈربرن صاحب کلکٹر نے خزانہ جو کلکٹری کے پاس تھا اوٹھوا کر قلعہ مین بھیجدیا اور آپ معہ عیال و اطفال بنگلہ ڈیومرگیو صاحب سے جہان وہ رہتے تھے قلعہ مین نقل کرکے ہمراہ ٹیلر صاحب کے رہنے لگے خزانہ پر پہرہ سو جوان سپاہی پلٹن ہریانہ کا تھا لفٹنٹ بارول صاحب اجٹن سپاہ ہریانہ معہ میم صاحبہ کے ڈیڈربرن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اور اسی سپاہی ہانسی سے واسطے کمک کے آئے اور جو سو سوار نواب دادری بسرگردگی شیخ نور خان رسالدار کے آئے تھے اونکو باغ مین جگہ دی اور بیس سوار نو بھرتی باہر دروازہ مغربی باغ کے قیام پذیر ہوئے اور ایک گارد کچہری تحصیل اور کچہری صاحب کلکٹر مین تھا ایسے ایسے انتظام واسطے حفاظت شہر و امنیت ضلع کے تا تاریخ ۲۸ ماہ مئی ہوتی رہی

قبل از فساد کے پندرہ روز تک نو سپاہی اور چپراسی متعین سے گینے کچہہ علامت فساد کی ظاہر نکی اور یہ سب آدمی اندر قلعہ کے بظاہر واسطے حفاظت کے رہتے تھے اس عرصے مین ایک خبر مشہور ہوئی کہ اسٹنٹ شیردل مقام لادوانی جو شہزادہ ہے ملازمین ریست کو طلب کیاہے کہ اوسکے ساتھ ہوکر آمادہ سرکشی ہون اور اس خبر کے سننے سے بھی کوئی وجہ تبدیلی حرکات و عادات مائل بفساد ظہور مین نہ آئی بخیال زیادہ تر احتیاط کے ڈیڈربرن صاحب نے پچاس سوار اور نواب دادری سے لیے مگر یہ کسی کام کے نہ تھے کیونکہ بعد از بلوہ یہ بھی مفسد ہوگئے تھے صاحب موصوف نے اور بھی تجویز بھرتی کرنے سوار و ملکی اور نئے سپاہی اور سوار بھرتی کیے مگر یہ بھی کسی کام نہ آئے کیونکہ یہ سوار باہر دروازے کے تعینات کیے گیے تھے اور سپاہی اندر قلعہ کے تھے اور دروازہ قلعہ ہر وقت شب و روز بند رہتا تھا اور سواے ازین وہ لوگ قلعہ کی دوسری جانب اوس مقام سے رکھے گیے تھے جہان کسی طرحکا اندیشہ حملہ متصور تھا

یہ خبر مشہور تھی کہ ۲۹ ماہ مئی روز عید کو فساد ہوگا مگر اوس روز سواے تکرار فیما بین اقوام ڈوگرا و رمالی اور کچہہ نہوا بتاریخ ۲۹ قریب نواخت یک و نیم گھنٹہ روز سرکشی جگرخون کن و دل شکن شروع ہوئی اول چند سواران دادری براستہ ہانسی پر اس طرف آتے ہوئے نمودار ہوئے سواران مذکور اول بجانب دہلی دروازہ شہر گیے اور دروازہ کھولنے کو کہا دروازہ کھلا اور چند سوار منجملہ پچاس سواران دادری جو بار دوم آئے تھے شامل اونکے ہوگیے بعد ازان وہ سب جمع ہوکر جانب جیلخانہ قدیم روانہ ہوئے وہان بھی گارد کی سپاہ اونکے ساتھ شامل ہوئی اور دروازہ جیلخانہ کھول دیا تمام قیدی آزاد ہوئے اب چند مفسد بجانب کارخانہ

جہان پچاس قیدی کام پر تہے گیے اور باقیماندہ سوار بطرف جیلخانہ جدید روانہ ہوئے کارخانے کے قیدی بہی آزاد ہوئے اور جب سب گارد جیلخانہ اور قیدیون نے تمام اسباب جیلخانہ جو قیدی بناتے تہے لوٹ لیا بعد ازین مفسدین سمیتہ صاحب اور جافری صاحب کے بنگلو نمین گیے اور سمیتہ صاحب کے بنگلے کے پہرہ والو نسے جو چہ رانگہڑ اور دسنل چپراسی پریٹ کے تہے پوچہا کہ صاحب اور اونکے عیال و اطفال کہان ہین اونہون نے جواب دیا کہ باہر ہین یہ سنکر مفسدین نے اونکو خوف دیا مگر یہ قابل یقین نہین کہ مفسدین نے دہمکایا ہو بہرحال دو رانگہڑ مسمیان بو علی بخش اور پانڈو دونو جاے پناہ صاحب بہ تفصیل تمام جو مقام قریب دو سو قدم طویلہ اسپان کی جانب واقع تہا گیے اور وہان سمیتہ صاحب کی میم کو معہ پانچ بچون انکے قتل کیا ہرچند میم صاحبہ نے بعجز و الحاح تمام امان مانگی اور سب زیور وغیرہ جو وہ لیکر نکلین تہین دیدیا مگر کچہہ اثر پذیر نہوا جافری صاحب کی میم جو محسن تہین سمیتہ صاحب کی تلاش مین آتی تہین کہ اونکو بہی سر راہ روبروے بنگلہ کے مار ڈالا جبکہ سوار جیلخانہ قدیم مین سے قیدیون کو آزاد کرتے تہے اور ہنوز جیلخانہ جدید مین نہین پونہچے تہے اور نہ کارخانے مین آئے تہے کہ ایک چپراسی پریٹ صاحب کلکٹر کی کچہری مین آیا اور اگر صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمیتہ صاحب کو اس واقعہ کی خبر دی ان صاحبون نے بزودی تمام دفتر بند کیا اور باہر آکر دیکہا کہ قریب تیس ۳۰ سوار دروازہ جیلخانہ جدید پر کہڑے ہین و نیز لحظہ بہی نگذرنے پائے تہے کہ چند جوان اون سوارون مین سے صاحب کلکٹر اور دو نوکرانیون کے تعاقب مین آئے بہاگتے ہوئے صاحب کلکٹر نے اپنا پستول ایک سوار کی جانب سر کیا مگر اوس سوار نے ایسی ایک گولی ماری کہ صاحب موصوف زمین پر گرکر حق ہوئے اور جافری صاحب کے بہی ایک گولی لگی اور وہ بہی بیحس ہو کر زمین پر گرے مگر سمیتہ صاحب بہاگ نکلے اور اصطبل کے ایک مکانمین جسمین گہاس رہا کرتی تہی اور پر متصل تہا جا کر متواری ہوئے بعد ازین سواران مذکور ڈانیل صاحب تیرول کے گہر پر گیے اور اوسکی جانب ایک گولی بہی سر کی مگر خطا گئی اور سنا ہے کہ صاحب موصوف صحیح و تندرست فرار ہوگئے مفسدین نے اونکا مال و اسباب سب لوٹ لیا اور بنگلے کو آگ لگادی اسکے بعد سواران مذکور بجانب کچہری کلکٹری روانہ ہوئے اور سولہ سپاہی ہریانہ پلٹن کے بہی ہمراہ لیکر خزانے کی طرف جو قلعہ مین رکہا گیا تہا لگیے صندوقہاے دفتر و المارہہا و فرش و ٹٹی وغیرہ جو کچہہ وہان تہا سب مردمان ہمراہی اور ساکنان شہر نے لوٹ لیا کچہری سے چند سوار وغیرہ بجانب بنگلہ صاحب کلکٹر جو مشہور بنام بنگلہ ڈیو مرگیو صاحب تہا گئے اور جب اونکے عیال و اطفال کو وہان نہ پایا تو تمام اسباب اونکا لوٹ لیا اور بنگلے کو اسطرح نیست و نابود کیا کہ جو کہٹ اور کرسی وغیرہ بہی نکال کر لیگیے باقیماندہ مفسد بجانب قلعہ گئے اور جو سو جوان گارد پلٹن ہریانہ وہان مامور تہے وہ سب اونکے ساتہ مل گیے اور مفسدین نے جا کر خزانہ اپنے قبضے مین کر لیا لفٹنٹ باروپل صاحب اجیٹن کو ایک حوالدار نے گولی سے مار دیا اور ایک صوبہ دار نے میم باروپل صاحبہ اور میم ودربرن صاحبہ جو اپنے بچے کو لیے ہوئی تہی اور میم ہیلٹ صاحب کو کہا کہ کوٹہے سے نیچے آؤ مگر جب اون سب میم صاحبون نے بعاجزی تمام امان مانگی تو صوبہ دار مذکور نے اونسے پہر کچہہ نہ کہا اور وہانسے چلا گیا مگر چند ساعت نگذرنے پائے تہے کہ ایک چپراسی پریٹ نے جو نگہبانی کے واسطے اونکے پاس متعین تہا اون سبکو قتل کیا الیٹ صاحب متعلقہ سنڈ یعنی اصطبل اسپان سرکاری اور ہیلٹ صاحب متعلقہ پریٹ اور قلعہ سے ڈاکٹر وکہورن اور سارجنٹ شیل اور ہیوم صاحب معہ ایک دختر کے اور سمیتہ صاحب اپنے مامن سے

نکل کر سب فراری ہو گیے اور طامسن صاحب تحصیلدار کچہری تحصیل مین قتل ہوئے مکانات سب صاحبونکے اور مقامات کچہری قوم ڈوگرا اور قصابان شہر نے خوب لوٹا اور جتنے بنگلے پھوس کے تھے سب جلا دیے گئے چوکھٹ اور دروازے اور شہتیر مکانات صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمتھ صاحب اور چند مقامات اصطبل سرکاری کے نکال لیگئے اور خزانہ حصار کو اوسی شب مقام ہانسی اور وہانسے بمقام دہلی وہ سو نفر سپاہی جو اوسپر تعینات تھے اور چند سواران دادری لے گیے اور خزانہ مقام سرسا بھی دو کمپنی پلٹن مذکور کی بتاریخ ۳۰ بمقام حصار لائین اور خزانچی حصار سے پانچہزار روپیہ طلب کیا مگر خزانچی مذکور پوشیدہ کسی مقام مین چھپ گیا اور مرزا شاہ باز بیگ ڈپٹی کلکٹر بھی بقدرت و حکم آلہی سے بچ گئے اونکے اوپر دو مرتبہ مفسدین نے بندوقین سرکین مگر حافظ حقیقی نے اونکی جان پر کچھہ آسیب نہ آنے دیا

کہتے ہین کہ جافری صاحب بباعث زخمہاے کاری چار یا پانچ روز بعد ایک مقام پر متصل ہانسی کے مر گیے اور ڈاکٹر واگھورن صاحب بسلامت کرنال پہونچ گیے اور سمیتھ صاحب بیکانیر کو گئے راستے مین دو مرتبہ اونکو جاٹ ساکنین سترونڈی نے گھیرا تہا مگر دونو مرتبہ جان سے بچ گئے ایک مرتبہ تو ایسا ہوا تہا کہ وہ درختون مین برلب نہر مخفی تھے کہ وہان اونہون نے آن گھیرا جو کچھہ اونکے پاس تہا سب چھین لیا مگر وہ خود جان سے بعنایت ایزدی بچ رہے دو دن تک یہ صاحب ایک باغ مین مخفی رہے اور چار روز بواسطہ لشنوئی حصار جان بسلامت رہے بعد ازان رانگھڑونکو جنہون نے اونکے عیال و اطفال کو مار ڈالا تہا معلوم ہوا کہ صاحب مخفی ہین اسواسطے وہ وہانسے بہاگ کر بجانب نہر روانہ ہوئے اور سرحد بیکانیر مین بسلامت پہونچے وہان اونکو معلوم ہوا کہ سکندر صاحب معہ عیال و اطفال مقام راج گڈھ مین محفوظ موجود ہین یہ سنکر صاحب بھی وہان گئے اور سکندر صاحب کو بسلامت کول رج صاحب کے پاس جو ملازم مہاراجہ صاحب بیکانیر ہین بایا تین دن بھی اونکو وہان نہین ہوئے تھے کہ مہاراجہ صاحب نے حکم بنام کول رج صاحب کے بھیجا کہ سب صاحب لوگونکو بحفاظت معقول بیکانیر کو بہیجدیوین اور کول رج صاحب اونکی بڑی خاطرداری کرین سب صاحب بتاریخ ۱۵ بمقام بیکانیر پہونچے اور مہاراجہ نہایت تواضع و خاطرداری سے پیش آئے

بختاور سنگھ منصف جسکو اختیار رجسٹری کا بھی حصار مین تہا خوب مفصل احوال قتل کا اور بیان کردار اوس شخص کا جسنے اپنے تئین حاکم ضلع منجانب شاہ دہلی قرار دیا تہا لکھا ہے

بعد از کھانا کھانے صبح کے مین حسب معمول سویا اور قریب دو بجے دن کے میری والدہ میرے پاس آئی اور اونسنے آکر کہا کہ دروازے کے باہر کچھہ غل ہو رہا ہے دروازے تک آکر مین نے دیکھا کہ صرف تین یا چار چپراسی موجود ہین اونہون نے مجھسے کہا کہ سپاہیان متعینہ خزانہ نے فساد برپا کیا اور حسب الحکم شاہ دہلی سب انگریزونکو قتل کرکے خزانے پر اپنا تصرف کر لیا ہے یہ واقعہ سنکر مجھے نہایت افسوس ہوا بلکہ تعجب معلوم ہوا مین اپنے مکانکے کوٹھے پر جو قلعے سے بہت فاصلے پر ہے اور جنوبی حد شہر متصل لاہوری دروازہ واقع ہے گیا وہانسے مینے دیکھا کہ چند سواران دادری کچہری کلکٹری سے بعد از قتل کرنے صاحب کلکٹر کے بجانب شہر آتے ہین اور ڈانیل صاحب کا بنگلہ شعلہ ور تہا ابتدا اس واقعہ ناخوش کی ازروے تحقیقات اسطرح معلوم ہوئی کہ بعد نواخت ایک گھنٹہ روز بعد دوپہر تین سوار

متعلقہ رسالہ چہارم مقیم ہانسی جس رسالہ نے مقام مذکور مین سرکشی اختیار کرکے اور بارول صاحب معہ میم صاحبہ و سات بچونکے بمقام راسے پور واقع راستہ حصار قتل کرکے بمقام حصار وارد ہوئے تہے ایک اونمین سے سیدہا جہلخانے کو گیا جسکا دروازہ بند تہا اوسنے وہان بآواز بلند برقندازونکو کہا کہ جہلخانہ کہولدو اور سب قیدیونکو آزاد کردو کیونکہ شاہ دہلی نے اس ضلع کا قبضہ کرلیا ہے اور تمام انگریز ہانسی قتل ہوئے یہ سنکر برقندازان گارد و امین الدین نائب داروغہ نے بلا تفتیش حال بلکہ بغیر دریافت کرنے صداقت یا کذب اس خبر تصرف شاہ دہلی و قتل انگریزان کے دروازہ کہولدیا اور قیدیونکو رہا کیا جو سوار قلعہ کو گئے تہے اونہون نے دروازے پر جاکر دریچہ کی راہ سے سنتری پہرہ والہ کو بلایا کیونکہ دروازہ بند تہا اور اوس سے کچہہ سرگوشی کی بعد ازان سنتری مذکور نے صوبہ دار کو آواز دی مگر اوسنے نہ سنا پہر سنتری وہانسے اپنی لین کو گیا اور وہان جاکر صوبہ دار اور اور سپاہیون سے کچہہ کہکر واپس اپنے مقام پہرہ پر آیا اور دروازہ کہولکر سوارونکو اندر آنے دیا سوار اندر آکر روبرو کوٹہی کے بندوقین طیار کیے ہوئے کہڑے ہوگئے اور سپاہیون نے وردی پہن لی اور ہتہیار باندہنے شروع کیے یہ حال دیکہکر لفٹنٹ بارول صاحب زینے سے اوترکر چہاونی کو گئے تاکہ اصل ماجرا معلوم ہو لہذا اسمین ایک سپاہی نے اونکو نیچے درخت نیم کے جو متصل چہاونی کے تہا گولی ماری ٹیلڈ صاحب اور سلیٹ صاحب متعلقہ پلٹن بہی مکان سے نیچے اوترکر براہ دریچہ باہر نکل گئے نکلتے ہی اون پر گولیان برسنی شروع ہوئین ٹیلڈ صاحب ایک مرتبہ مرتے مرتے بچے اور تین روز تک بیہڑ اور جنگل مین جو متصل تلونڈی کے ہے مخفی رہے بعد ازان لباس تبدیل کرکے بمقام تہانیسر روانہ ہوئے اور سلیٹ صاحب جیند کو چلے گئے

سب میم لوگ یعنی میم وڈربرن صاحب اور میم بارویل صاحب اور میم سلیٹ صاحب نے بام خانہ مین آپ کو پوشیدہ رکہا تہا مگر ایک حیوان مطلق ان سپاہیون مین کا کوٹہے پر چڑہا اوسکے دیکہتے ہی سب میم لوگ خوف زدہ ہوئین وہ سب کو نیچے اوتار کر حلقے مین لیگیا سب میم لوگ گریہ وزاری کرتی تہین وڈربرن صاحب کی میم کے بغل مین بچہ تہا اور وہ ہر بار اوسکے بوسے لیتی تہی اور روتی تہی اور ہر طرح عجز و الحاح سے مفسدین سے پناہ و امان مانگتی تہی مگر سپاہیان اور چپراسیان پرمٹ جو شامل مفسدین ہوگئے تہے کوئی اونکی لجاجت اور سماجت پر خیال ہی نکرتا تہا آخرکار چپراسیان پرمٹ اونکو کوٹہی کے اندر لیگئے اور وہان غسلخانے مین اون سبکو قتل کیا غریب معصوم بچہ بغل مادر مین قتل ہوا اور قطرات خون ابتک دیوار ہاے غسلخانہ پر نمودار ہین

تحصیلدار حصار دیوڈ طامسن نامے کوٹہی تہانہ مین جہان وہ مخفی تہا مارا گیا بخشی چوکیداران مسمی ہدایت خان نے سپاہیونکو کوٹہی مین لیجاکر تحصیلدار کو بتلا دیا اور اوسکی لاش روبروے تحصیل بازار مین پڑی تہی اور مین نے بچشم خود دیکہا کہ چند مسلمان راستے مین گذرتے ہوئے اوسکی لاش کو ٹہکراتے جاتے تہے

ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سارجن شیل صاحب اور ڈاکٹر ویگہورن صاحب کو اطلاع اس ہنگامے کی اپنی اپنی کوٹہیون مین جو باہر شہر کے واقع ہین ہوگئی تہی اور جب یہان بندوق چلنی شروع ہوئی وہ سوار شتران ہوکر بسلامت بمقام کرنال پہنچ گئے

سواران نادری اور چہہ ہمراہی ایک یا دو سواران ہانسی قلعہ مین کام تمام کرکے بجانب کچہری روان ہوئے

اور وڈیر برن صاحب دس بجے سے کچہری مین تہے اور اونکو ایک ہندو چپراسی نے خبر فساد دی تہی مگر اونہون نے اوسکا اعتبار نکیا اور خود باہر برآمدہ مین نکل آئے کہ دیکہین کون سوار ہین اس عرصہ مین سمٹھ صاحب کا سائیس بگی لیکر آیا اور اوسنے تصدیق کلام چپراسی مذکور کی کی جافری صاحب کرانی اول کلکٹری اور سمٹھ صاحب کرانی فوجداری دونو بگی مین سوار ہوکر بہاگے مگر سواران مذکور نے اونکو آگے سے روکا ان دونو صاحبون نے بگی وہان ہی چہوڑی اور پیادہ پا بہیڑ مین بہاگ گئے جافری صاحب تو ایک تالاب مین مخفی ہو رہے اور سمٹھ صاحب ایک جہاڑ مین اور وڈیر برن صاحب کو جب سوارون نے گہیر لیا تو وہ بجانب سپاہیان گیے اور اونسے حفاظت جان چاہی لیکن سواران ہانسی آگے بڑہے اور سپاہیان گارد سے پوچہا کہ تم دین کے شریک ہو یا نہین اونہون نے کہا کہ ہان ہین بعد ازین سوار نے کہا کہ اگر شریک دین ہو تو کلکٹر کو مار ڈالو اور سپاہی مذکور نے گولی ماری اسطرح وڈیر برن صاحب کے سر پر تو سپاہی نے گولی ماری اور سینے پر سوار دادری نے اور دونو گولی کہا کر صاحب نے جان بحق تسلیم کی

میم سمٹھ صاحب کی معہ پانچ بچونکے اونکے اپنے دو ملازم کے ہاتہ سے جو مسلمان تہے ماری گئین اور میم جافری صاحب کو سواران دادری یعنی وہ سوار جو نو ملازم ہوئے تہے اونہون نے باہر مکان کے مار ڈالا

دانیل صاحب پٹرول حصار اور ہوم صاحب آسسٹنٹ اُوورسیر آواز بنادیق سنتے ہی بہاگ گیے مگر مس ہوم یعنے دختر ناکتخدا ہوم صاحب کی اپنے ملازمین کے ہاتہ آ گیے تہے اور چند ملازمین تو اوسکو تنہا چہوڑکر بہاگ گئے تہے مگر بعضے اوسکے ساتہ رہے اور اوسکو لباس ہندوستانی پہناکر لاہور مین لے گئے اب یہ سننے سے کہ وہ بسلامت لاہور پہونچ گئے ہمکو نہایت خوشی ہوئی

مسلمانان شہر نے تمام اسباب وغیرہ صاحبان انگریز کا خوب لوٹا اور اونکے مکانات جلا دیے بلکہ اونکی کڑیان اور تختے تک نکال کر لے گیے اور دیگر شہر والون نے بروز ہنگامہ تمام دفتر فوجداری و کلکٹری جلا دیا

صوبہ دار نے ایک عرضی کسی مسلمان وکیل سے اُردو یا فارسی مین لکہواکر بخدمت شاہ دہلی مصحوب شتر سوار روانہ کی اور مقام سرسہ مین کہلا بہیجا کہ وہان بہی فساد برپا کیا جاوے قریب نواخت دس گہنٹہ صبح سپاہ مفسدین نے خزانہ لوٹا اور ایک لاکہ پنتیس ہزار روپیے گاڑیون مین بار کرکے روانہ دہلی ہوئے

بتاریخ ۳۰ بوقت صبح یہ خبر مشتہر ہوئی کہ جاٹان مرزاپور حصار کو لوٹنے آتے ہین یہ خبر سنکر بنیون وغیرہ نے ڈوگرہ اور قصابان قرب و جوار حصار کو واسطے اپنی حفاظت کے ملازم رکہا قریب بارہ بجے کے شاہزادہ محمد عظیم بیگ احسان فراموش و محسن کش جو ملازم سرکار بعہدہ اسسٹنٹ پٹرول بہٹو تہا قریب چند چند چپراسیان پرمٹ جو اوسکے علاقے مین نوکر تہے ہمراہ لیکر حصار مین آیا اور مقام تحصیل مین فروکش ہوا قریب چار بجے شام کے شاہزادہ مذکور ایک شتر پر اور اوسکے خواصی مین کریم خان تہا سوار ہوکر نکلا اور صدہا مسلمان اپنے تئین غازی قرار دیکر اور تلوار اور بندوق اور پستول اور برچہی وغیرہ اوسکے ساتہ ہوئے اور یہ کہتے جاتے تہے حضور شاہزادہ صاحب سلامت شاہزادہ مذکور نے منا اس ملک کا ہوا اور اوسکے تصور مین یہ تہا کہ شاہ دہلی یہ خطاب اوسکو بخشینگے اس خیال سے اوسنے ہر ایک

اور ہر ایک مسلمان بخوشی دل و طیب خاطر یہ کہتا تھا ملک بادشاہ کا حکم شاہزادے صاحب کا اس شان و شوکت و طریق مسرت آمیز وہ ہر ایک کوچہ و بازار شہر مین گیا اور قرب و جوار شہر مین گشت کی بندوقین شیر اوسکے ہمراہ تھین اور ایک محمدی جھنڈہ سبز رنگ کا ایک شخص کے ہاتھ مین جو ایک یابو پر سوار تھا اوسکے شتر سواری کے برابر جاتا تھا بعد از ملاحظہ شہر وغیرہ اور دکھلانے اپنی شان و شوکت کے وہ بمکان مولوی رکن الدین گیا اور وہان ہر ایک مسلمان نے اوسکی نہایت تعظیم و تکریم کی وہان کچھ مشورہ تا بہ نواخت نہ گھنٹہ شب ہوتا رہا بعد ازان وہان سے بعد از نماز عشا سوار ہو کر بمقام تحصیل واپس آیا اول روز تو اوسکی اور اوسکے ہمراہیونکی دعوت کریم خان نمبردار نے کی اور دوسرے روز مولوی رکن الدین نے شاہزادہ مذکور اس روز رکن الدین کے گھر مین بیٹھا تھا کہ ایک غازی نے آکر خبر دی کہ دو صاحب تہ خانہ کوٹھی مین مخفی ہین اور اونکا نام ٹیلر اور ہیلپ ہے یہ خبر سنکر اوسنے سجدات شکر بدرگاہ ایزدی ادا کیے اور کہا کہ یہ دونون کافر خدا نے میرے واسطے رکھے تھے کہ مین اونکو مارکر داخل ثواب ہون یہ کہکر حکم دیا کہ میری دونالی بندوق طیار کرکے لاؤ اور مشعل روشن کرو اور مستعد ہوا کہ جاکر دونون فرنگیونکو مارے مگر ڈپٹی کلکٹر نے اونکو اوسوقت اس حرکت سے بدین بہانہ باز رکھا کہ یہ وقت شب ہے اسوقت تہ خانہ مین جانا قرین عقل نہین شاید اول وہ دونون تہ خانہ مین سے وار کر بیٹھین تو اچھا نہوگا اس وجہ سے اوسنے ایک پہرہ قلعہ مین اونکے واسطے بھیج دیا اور صبح کو دوسرے روز خود سوار ہو کر اور ڈپٹی کلکٹر کو اور دیگر اہل اسلام کو ہمراہ لیکر مقام مذکور پر گیا مگر وہان کوئی صاحب لوگ اوسکو نملا وہان سے مراجعت کرکے بمکان کلکٹر گیا اور بمقام تحصیل مین آکر اجلاس کیا مین نے سنا ہے کہ تمام ملازمین سرکاری وہان موجود تھے امور فصل و جمع و خرچ ضلع حسب الحکم طیار ہوکر گذری اور ایک فہرست عملہ کلکٹری اور فوجداری کی بھی پیش ہوئی

بتاریخ یکم جون شاہزادہ موضع برولا کو گیا کیونکہ اس مقام پر کہ علاقہ مولوی رکن الدین کا ہے بروقت جانے حصار کے وہ اپنے عیال و اطفال کو چھوڑ گیا تھا اور بتاریخ چہارم واپس حصار مین آکر بسواری کاونسی سرکاری ہانسی کو بدین ارادہ روانہ ہوا کہ وہان جاکر شامل مفسدین سرسہ جو اوس روز ہانسی مین مقیم تھے ہووے

ایک واقعہ نگار یہ بھی لکھتا ہے کہ تمام مہاجن اور ساہوکار اور دولتمند ہندو و صراف سب بالقدر ان ظالمون کے ہاتھ سے تنگ ہو گئے تھے کہ اونہون نے جب سنا کہ جنرل کورٹ لنڈ صاحب فوج جرار لیکر واسطے سزا دہی مفسدین آتے ہین تو اونہون نے کئی منزل پیشتر اپنے پیغام آور آدمی اونکی خدمت مین روانہ کیئے اور خدا کا واسطہ دیا کہ جلدی آکر اونکو دست تظلم بدمعاشان سے رہائی بخشو اور جنرل صاحب نے بھی وہ طریقہ سزا دہی اختیار کیا کہ دیہات مفسدین کو سوخت اور تاراج کرکے کسی مفسد کو پھانسی دی اور کسیکو توپ سے اڑوا دیا اور اسیطرح سے باشندگان مفسد کو ایسی نصیحت دی کہ وہ کبھی حشر تک اوسکو نہ بھولین گے بلکہ اونکی اولاد بھی وہ ہی سبق پڑہتی رہے گی

نوگانون

[illegible] روز قبل از فساد کے میجر کرک صاحب نے سب افسرونکو حکم دیا کہ اپنی اپنی لین مین شب باش ہوا کرین تاکہ سپاہیونکے دل مین ثابت ہو کہ ہم اونکا اعتبار کرتے ہین کل رجمنٹ اس مقام مین حسب تفصیل ذیل تھین

ہفتم رسالہ غیر آئین چہارم کمپنی نہم پلٹن توپخانہ پیادہ اور بازو راست ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی اور بازوے چپ ۱۲ رجمنٹ بمقام جہانسی بتاریخ پنجم ماہ جون فساد برپا کیا تھا خبر فساد اور قتل ہونی کپتان ڈنلوپ صاحب اور اقتان ٹیلر صاحب کے اور اطلاع قتل تمام عیسائی ساکنین جہانسی روز واقعہ بمقام نوگانون پونہچی روز دوم قریب تین بجے سہ پہر کے پریڈ کا حکم ہوا اور کپتان اسکوٹ صاحب کوارٹر ماسٹر نے سب کو خبر فساد جہانسی اور اپنی توقع اس امر کی ظاہر کی کہ بازوی راست جادۂ راستی پر قائم رہیگا جہنڈہ ہای رجمنٹ بیچ مین استادہ کیے گئے اور حکم ہوا کہ جو اپنے حکام کے ساتھ رہا چاہتا ہے وہ جہنڈے کے پاس آکر کہڑا ہووے تمام سپاہی جہنڈہ ہای مذکورہ کے پاس آکر جمع ہوے مگر خاموش تھے افسران ہندوستانی سب میجر کر صاحب کمان افسر پاس آکر بیان طراز ہوئے کہ سپاہی درخواست خدمت کی کرتے ہین تاریخ ۱۰ بوقت شام فوج نے فساد شروع کیا میم صاحبہ ڈاکٹر جس کے ذمے تمام کام ڈاکٹری سواران و توپخانے کا تھا ایک مفصل بیان اس موقع کا مشتہر کیا ہے اوسمین سے ہمنے حالات مرقومہ بالا انتخاب کیے ہین اور میم صاحبہ موصوفہ نے اپنے فرار ہونیکا اور صعوبات سفر کا اور آخر کار بسلامت پہونچنے کا بھی تحریر کیا ہے اور وہ ذیل مین درج ہوتا ہے

قریب نواخت پانچ گہنٹہ شام ڈاکٹر صاحب بگھی مین سوار ہوکر میس کوٹ گہر مین گئے کہ وہان میجر صاحب سے ملکر اونکے دل سے اعتبار سپاہ دور کرین اور اونکو صلاح دین کہ ساگر یا کسی اور مقام مین جہان فوج ہو چل رہنا مناسب وقت ہے بروقت اونکے جانے کے مجہے یہ خیال کسیطرح نہین دل مین گذرا تھا کہ اب جاکر وہ پہر اپنے دروازے کے اندر قدم نہ رکہینگے اونکے جانیکے بعد مین نے اپنے لڑکے کی پوشاک بدل کر بہرا کے ساتھ اوسکو ہوا خوری کو بہیجدیا سپاہ بازوے مذکورہ بالا حسب الحکم واسطے تقرری گارد پہرہ بموجب حکم سارجنٹ میجر صاحب کے پریڈ پر جمع ہوئی مین پوشاک بدل رہی تہی اور میری آیا نے جو دریچہ کے پاس کہڑی تہی یکبارگی غل کیا کہ یہ کیا ہوا کہ سارجنٹ میجر صاحب بہاگتے ہوئے چلے جاتے ہین یہ سنکر مین نے فوراً باہر دریچہ مذکورہ کے جہانکا اور دیکہا کہ مسمی شیو اکشن تلوار اپنے سر کے اوپر رکہے ہوئے بہاگا چلا آتا ہے اور وہین سے مجہے دیکہکر وہ چلایا کہ میم صاحب بہاگو سپاہ نے سرکشی کی ہے یہ سنکر مین سہم گئی کیونکہ صاحب اور میرے لڑکے دونو باہر تہے اور مفسدین کے دست قدرت مین مین دوڑکر راستے پر گئی کہ دیکہون اگر کوئی دونون سے نظر پڑے مین نے نجو شامد پنکہ والے قلیون سے کہا کہ جاکر میرے لڑکے کو دیکہو مگر وہ اپنے مقام سے نہ ہلے اور خدمتگارون سے جو کہا تو وہ بہی نہ سرکے حالانکہ وہ قریب دروازے کے کہڑے تہے اب مین نے آواز بندوقونکی سنی اور میرے دلمین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ ڈاکٹر صاحب شاید ہسپتال مین چلے گئے اور اب مارے جاوینگے مگر کوئی ملازمین مین سے خبر لینے نہ گیا اور میرا حال یہ تہا کہ راستے پر کہڑے روتی تہی کہ یکایک ڈاکٹر صاحب بگہی کو تیز چلاتے ہوئے اور چابک ہلاتے ہوئے نظر پڑے مین دوڑکر اونکے پاس گئی اور دیکہا کہ لیکن انکے پیچہے بہرا بہی میری دختر کو لیکر چلا آتا ہے مین نے جلد لپک کے لڑکی اوس سے لی اور بگہی مین سوار ہوگئے ہم وہان سے میس کوٹ گہر کو روانہ ہوئے کیونکہ وہان سب صاحب لوگ جمع تہے اور قریب ساٹھ یا پینسٹھ سپاہی اونکے ساتھ ہوگئے تہے اور کہتے تہے کہ ہم تمہارے ساتھ ہین جب مین باہر راستے پر کہڑی تہی تو مین نے دیکہا کہ ایک سپاہی نے حوالدار میجر کے گولی ماری اور وہ زمین پریڈ پر گر پڑا ہم قریب پاو گہنٹے کے

مس کوٹ گہر مین ٹہرے ہونگے جب ہمنے دیکہا کہ سپاہی توپون کے قریب آ گئے ناچار ہم سب مس کوٹ گہر کو بہی چہوڑکر بہاگے اور تہوڑی دور گیے ہونگے کہ ایک گولہ ہماری برابر سے سنّاکر نکل گیا مگر کسیکو اوس سے کچہہ آسیب نہ پونہچا اول ہم اپنی بگی پر سوار ہوکر مس کوٹ گہر سے بہاگے تہے اور بینڈ ماسٹر کی بگی چلتے ہی ٹوٹ گئی تہی اسواسطے بینڈ ماسٹر مذکور معہ میم اور بچے کے میجر کرک صاحب کی گاڑی شتری مین سوار ہوئے تہے ہم سب نے صلاح کی تہی کہ چہتر پور کو جانا بہتر ہے لیکن بجاے جانے سیدہے راستے سے ڈاکٹر میو صاحب اوس راستے سے چلے جو دامن کوہ سے کے گرد جاتا تہا اور جس راستے چندروز پیشتر کپتان سکوٹ صاحب چار گولندازون کو جنہون نے کچہہ کلمات مفسدانہ زبان پر لائے تہے لیکر گیے تہے اور بوقت شب ہمکو ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا کہ مبادا سوار ہمارے تعاقب مین ہون ہمکو اب چہاونی کیطرف شعلے ہی شعلے نظر آتے تہے ہمارے بنگلے جلتے تہے شب کو اکثر سپاہیون نے ہماری ہمراہی سے کنارہ پکڑا مجہے معلوم نہین کہ کتنے صاحب نوگانون سے چلے تہے مگر ہمارے ساتہ سواے آٹہ افسرون کے اشخاص مفصلۃ الذیل تہے بینڈ ماسٹر سارجنٹ میجر اکثر باجے والے اور اونکے عیال و اطفال اور برگیڈ میجر صاحب کی میم اور ایک مس گولنداز دوسرے روز وقت صبح ہم چہتر پور مین پونہچے اور ایک سراے مین فروکش ہوئے میجر صاحب نے ایک ہزار روپیہ رانی صاحبہ سے لیا قبل از فساد کے رانی صاحبہ نے کہلا بہیجا تہا کہ میری توپین اور خزانہ سب سرکار کا ہین بشرط ضرورت حاضر ہے روپیہ ہم لوگون کے پاس بہت کم تہا اور اس روز کپتان سکوٹ صاحب اور لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب کو حکم ہوا کہ نوگانو واپس جاکر اگر ممکن ہو تو اسباب اور تمام سامان مس کوٹ گہر کا لے آوین میجر صاحب اور رانا صاحب مقام نوگانو ہی کے پاس گئے تہے اور صاحب موصوف معہ دونو صاحبان مذکورہ بالا پہر ہمکو بمقام مہوبا ملے جہان ہم کارن صاحب کے پاس فروکش تہے اور کارن صاحب بڑی مہربانی سے ہمارے ساتہ پیش آئے میجر صاحب نے ہزار روپیہ قرض لیا اور پچاس روپیے میرے شوہر اور دیگر صاحبونکو واسطے محافظت کے دیے اور سپاہیون نے کہا کہ سات سو روپیہ گانو والونکو دو اسمین ہر چند صاحبون نے کچہہ عذر بہی کیا تہا مگر آخر کار دیتے ہی بنا بوقت صبح چند بندوقچیون نے ہم پر فیر کی اب ہم یہان سے بہی بہاگے اور جتنے سپاہی ہمارے ساتہ تہے اور کہتے تہے کہ ہم ساتہ رہینگے سب بہاگ گیے کوئی دس یا بارہ سپاہی اب ہمارے پاس موجود تہے اس اثنا مین لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب کے گولی لگی اور وہ مر گیے بعد از ہماری روانگی کے مین نے دیکہا کہ جس صوبہ دار کے گولی چہاتی پر لگی تہی وہ گہوڑے پر سوار چلا جاتا ہے اب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ مہوبے کو واپس جاوین اور دس میل پیادہ روی کرکے آخر کار بصد تکلیف و شداید مقام مذکور مین وارد ہوئے مگر افسوس کہ یہان بہی فساد ہو گیا تہا اور اب ہمکو یہان سے بہی بہاگنا پڑا راستے مین لڑکے کو کبہی ڈاکٹر صاحب لیتے تہے اور کبہی مین لیتی تہی میم سمپلی صاحب اس مقام پر بباعث شدت تمازت آفتاب بعارضہ سرسام مر گئی ہمارے پاس کہانیکو نہ تہا اور مین نہایت تنگ گیی تہی افسرون مین سے ایک نے مجہے اپنا گہوڑا عاریتًا دیا اور ایک نے ڈاکٹر صاحب کو اور ہم سب بہت ضعیف اور کمزور ہو گئے تہے میجر صاحب راستے پر درمیان مہوبا اور کربی کے مر گیے اونکو وہان ہی دفن کر دیا اور سارجنٹ میجر بہی اور کچہہ عورات بہی اس سفر مین مرگئین بمقام مہوبا سارجنٹ کرجوف صاحب اور اونکی میم بتاریخ ۱۵ ہمکو ملکر ہمارے ساتہ ہو گیے تہے بتاریخ ۱۹ وقت شب تمام سپاہی اور نیز باجے والے ہمکو چہوڑ کر بہاگ گیے اب پہر چند بندوقچی ہمکو ملے اور اونہون نے ہمپر وار کیا اسواسطے ہمنے راستہ باندا کا اختیار کیا کہ کسیطرح

الہ آباد پہونچ جاوین اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلہ ذیل تہے کپتان گرم صاحب کپتان سکوٹ صاحب لفٹنٹ جیکسن صاحب اور لفٹنٹ باربر صاحب اور انسائن بنگٹن صاحب اور انسائن فرینک صاحب اور ڈاکٹر میو صاحب اور کرک صاحب مگر یہ کرک صاحب ملازم سرکار نہ تہے اور ہمیلی صاحب اور اونکے دو بچے اور سارجنٹ کرجوف صاحب اور اونکی میم بتاریخ ۱۰ وقت صبح کپتان سکوٹ صاحب نے میری دختر لوٹی نامے کو اپنے گہوڑے پر بٹہالیا کیونکہ مین اور میرا شوہر دونو ایک گہوڑے پر سوار تہے اور ہم دونو نمین وہ بہت دق ہوتی تہی اور پہسلے جاتی تہی وہ بتاریخ یکم جون دو برس کی پوری ہوئی تہی ہم دونو بسبب نملنے کہانے کے بہت ضعیف ہوگئے تہے اور پیاس بہی بشدت تہی تسپر تمازت آفتاب سے اور سوختہ ہوتی تہی اور میرے پاس اور میرے لوٹی کے پاس کوئی ٹوپی وغیرہ سر کی محافظت کیواسطے بہی نہ تہی اور ڈاکٹر میو صاحب کے سر پر ایک ٹوپی سپاہی کی تہی جو ہمنے بمقام کبرئی پائی تہی فوراً بعد از طلوع آفتاب دیہ والے ہمارے قتل کے آمادہ ہوئے اور لاٹہی اور برچہی لیکر درپے ہوئے ایک نے ایک لاٹہی کپتان سکوٹ صاحب کے گہوڑے کی ٹانگ پر ماری اور صاحب نے گہوڑا پویہ کیا اور اونکے پیچہے لفٹنٹ فرینک صاحب اور لفٹنٹ بنگٹن صاحب بہی بہاگے افسوس کہ بعد ازین میرے شوہر نے اپنی لڑکی کو پہر لیا ہم یہان سے بہی بچکر آگے بڑہے اور کئی میل آبادی کو بچاتے ہوئے چلے گئے آخرکار ایک ندی پر پہونچے تشنگی از بس غالب تہی اور میرے شوہر کو نہایت تشنج اعضا مین پیدا ہوا مین اوسکو گہوڑے پر پکڑکر بیٹہی تہی کہ وہ گر نہ پڑے اور اوسکی زندگی کی طرف سے اب مجہے بڑا فکر پیدا ہوا ایک روز پیشتر اسکے مین نے دیکہا کہ ایک طنبورچی کی بی بی چپاتی کہا رہی تہی اوس سے مین نے ایک ٹکڑا مانگا اوسنے مجہے دیا کچہہ فاصلے پر ایک نالے مین پانی نمودار ہوا اور ہم سب اوس جانب روان ہوئے کنارہ نالہ بہت بلند تہا ہم سب وہان گہوڑونسے نیچے اوترے اور پیادہ پا کنارۂ نالہ سے اوترکر ہم سب نے پانی پیا اور شعلۂ تشنگی کو منطفی کیا پانی پینے کو کوئی برتن نہ تہا اور وہ ٹوپی جو مینے پائی تہی اوسی مین پانی لیکر سب نے پیا اور گہوڑونکو بہی پانی پلایا مین نے پانی لیکر اپنا منہہ اور گردن دہوئی چونکہ میری جوتی شکستہ ہوگئی تہی اور جراب باقی نرہی تہی میرے پیر جلکر سیاہ ہوگئے تہے اور اونمین آبلے پڑگئے تہے ہم یہان گہوڑونکو پانی پلا ہی رہے تہے کہ دو لاٹہی والے پہاڑ کے اوپر جسکے دامن مین یہ نالہ جاری تہا نمودار ہوئے اور ہمکو دیکہکر بولے کہ یہانسے چلے جاؤ ہم سب پر نہایت خوف اونکا غالب ہوا اور وہانسے سوار ہوکر فراری ہوئے سارجنٹ کرجوف نے ہمارا گہوڑا پکڑا اور ڈاکٹر میو صاحب نے مجہے گہوڑے پر سوار کروایا اور پہر آپ بہی سوار ہوئے مینے جانا کہ اوسکو غش آگیا ہوگا کیونکہ راستے مین مین گہوڑے سے یکایک گر پڑی اور میرا شوہر میرے اوپر گرا تہوڑا عرصہ ہوا تہا کہ باربر صاحب اور میرے شوہر نے کہا تہا کہ اب ہماری زندگی کی تہوڑے انفاس باقی ہین میرے شوہر نے مجہسے کہا کہ نالے تک مین زندہ نہین پہونچنے کا اور میرے اور اپنی لڑکی کے حق مین دعاے خیر کرکے جان بحق تسلیم کی اسوقت مین میرا یہ حال ہوا کہ گویا میری آنکہین اور مغز سب جل گیا تہا کیونکہ ایک قطرہ اشک بہی آنکہونسے نہ نکلا جسوقت ہم دونو گہوڑے سے گرے سارجنٹ نے گہوڑا چہوڑ دیا اور خود چلا گیا اب ہمکو بہاگنے کی بہی کوئی تدبیر باقی نرہی اور ہم دونو وہان بیٹہکر منتظر مرگ رہے کیونکہ ہمکو یقین تہا کہ وہ دونو آدمی لاٹہی والے آکر ہمکو مار ڈالینگے افسوس میرا شوہر اب نہایت ضعیف ہوگیا تہا اور تشنگی اوسپر بہت غالب تہی مین نے اوس سے کہا

کہ تم یہان ٹہرو مین جاکر اپنے کپڑے پانی سے تر کرکے اور ٹوپی بہر کے تمہارے واسطے لاتی ہون مین جسوقت وہانسے پانی لانے چلی اوسیوقت وہ دو توالاٹہی والے آن پونہچے اور میرے شوہر سے اسّی روپے چہین لیے جو اوسکی کمر مین بندہے تہے اور ساعت طلائی جو اوسکے پاس تہی وہ بہی لے لی میرے گلے مین ایک نہایت خوبصورت طلائی زنجیر تہی وہ بہی اونہون نے دیکہہ لی مین نالے کی طرف گئی اور جو انگشتری نکاح میرے ہاتہ مین تہی اوسکو نکال کر مینے اپنے بالون مین چہپا لیا اور اوسکے آگے کی انگشتری پہر انگلی مین ڈال لی اس عرصے مین وہ میرے پاس بہی آئے اور وہ انگشتری جو میری انگلی مین تہی اوسکو نکال کر لیگیے مین نے اپنی پشواز کے دامن کا ایک ٹکڑا پہاڑ کر پانی مین تر کیا اور اپنے شوہر کے واسطے لائی مگر وہ پانی کسی کام نہ آیا میرے آتے تک میرے پیارے کی آنکہین پہرا گیین تہین اور زبان بند ہو گیی تہی ہرچند مین نے اوسکا نام لے لیکر پکارا مگر کچہہ جواب نہ پایا مین نے اوسکے منہہ مین پانی نچوڑا مگر اوسکے حلق سے نہ اوترا اور پہر اوسنے مجہسے ایک بات بہی نکی دل کی دل ہی مین رہی نہ اوسنے پہر اپنا کچہہ کہا نہ میرا سنا ناچار مین نے اوسکا سر گود مین لیا اور جب تک اوس نے دم واپسین لیا تب تک اوسی طرح رکہا اس حال کو دیکہکر مین دیوانہ وار ہو گیی اور اشک بہی نہ آئے اب مین نے جانا کہ جس شخص کی مینے پندرہ برس رفاقت کی تہی اب وہ نہین رہا اور مین تنہا ہو گیی آخرکار اوسکا منہہ اور اوسکی آنکہین اپنے ایک کپڑے سے باندہ کر اوسی طرح اوسکو چہوڑ دیا افسوس یہان جگہ بہی اوسکے دفن کرنیکو نہ ملی شب و روز اسکا رنج مجہے ستاتا ہے کہ ایسے رفیق کو بے گور و کفن چہوڑ دیا میرے دست و پا مین نہایت درد تہا اور مجہہ مین چلنے کی طاقت نہ تہی اسواسطے مین نالے پر گیی اور وہان پانی مین ایک پتہر تہا اوسپر جاکر بیٹہہ رہی کہ وقت شب اپنی لڑکی کی تلاش مین یہانسے کسی طرف کو چلی جاؤنگی جب مین پانی کے پاس سے ادہر کو آئی جدہر میرا شوہر پڑا تہا تو مین نے زنجیر ساعت اور اوسکی مہر پائی دونو کو اوٹہا کر مین نے نیچے کی کرتی مین چہپا رکہا یہ زنجیر لفٹنٹ کامپبل صاحب نے متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی بروقت رخصت جب وہ ہماری چار لڑکیونکو ۱۸۵۵ع مین آیرلند لیجاتی تہی بطور نشانی دی تہی مجہے قریب ایک گہنٹہ کے نالہ پر گذرا تہا کہ قریب بیس آدمی ہماری تلاش مین آئے اونہون نے مجہے کہینچکر پانی مین سے نکالا اور تمام کپڑونکی تلاشی لی کہ اگر کچہہ روپیہ نکلے تو لیجاوین ہرچند مینے اونسے کہا کہ ڈاکٹر میو صاحب میرے شوہر سے یہ لوگ سب کچہہ چہین کر لیگیے مگر اونہون نے ایک نہ مانی اور آخرکار وہ زنجیر جو مینے پوشیدہ رکہی تہی اونکی نظر پڑی اور اوسکو بہی لے گیے بعد ازین وہ مجہے موضع منی پور جو یک و نیم میل کے فاصلے پر تہا کشان کشان لیگیے اور راستے مین مجہے چہیڑتے جاتے تہے اور کہتے تہے کہ کون اسے لیگا اونہون نے چند اپنے آدمی گانو مین پیشتر واسطے اطلاع کے بہیجدیے تہے اور جب مین وہان پونہچی تو سب زن و مرد مجہے دیکہنے آئے مینے ایک چارپائی اونسے مانگی اور اوسپر باہر ایک دروازے کے لیٹ رہی اور جب مینے دیکہا کہ اس گانو مین گائین بہت ہین مین نے اونسے تہوڑا دودہ مانگا مگر کسی نے مجہے نہ دیا آخرکار جب شام ہوئی اور آمد و رفت گانو مین بند ہوئی ایک عورت معمرہ ایک پتے مین دال اور چاول میرے واسطے لائی مگر میرا حلق ایسا خشک تہا کہ مجہسے کہایا نگیا جب اوسنے یہ دیکہا کہ مجہسے کہایا نہین جاتا تو وہ پیالے مین کچہہ پینے کو لائی اور کہا کہ یہ بہنگ ہے بروز دوم چند آدمیون نے مجہسے کہا کہ تجہے مقام باندا جانا ہوگا مینے انکار کیا اور کہا کہ مین الہ آباد جانیکو راضی ہون لیکن ایک گہنٹے کے بعد

نواب صاحب نے میرے واسطے ایک پالکی بھیجی اور سوار ہمراہی پالکی نے مجھے خوش خبری اور دی کہ وہان ایک چھوٹا بچہ اور تین صاحب اور بھی ہین بصد جان مینے دعا مانگی کہ یا الٰہی وہ بچہ میری پیاری لوٹی یعنی دختر عزیزہ ہووے مین وہانسے روانہ ہو کر نواب صاحب کے پاس پونہچی اور دیکھا کہ خدا نے میری مراد دی یعنی وہ بچہ فی الحقیقت میری لوٹی تھی اور تین صاحبونمین ایک کپتان سکوٹ صاحب اور دو اور صاحب اور ایک بلینڈ ماسٹر تھا میری لوٹی کے بدن پر بسبب تمازت آفتاب کے آبلے پڑ گئے تھے بعد از میرے پونہچنے کے ہم وہان چودہ روز اور رہے اس عرصے مین ہماری نہایت حفاظت ہوتی تھی اور ہم احتیاط بھی بہت کرتے تھے کسی غیر شخص سے ہمکلام نہوتے تھے مگر نواب صاحب نے ہماری بڑی خاطرداری کی ہم سب ایک مکان مین رہتے تھے اور اکثر کھانا بھی کچھ واجبی ہی آتا تھا جس روز کہ کپتان صاحب وغیرہ پونہچے تھے اوسی روز شام کو بیگم صاحب نے میری لوٹی کو بلوایا تھا اور وقت رخصت بیس روپیہ دیے تھے اور میرے آنے تک یہ امانت رکھی تھی مین نے اونکے روپیہ سبکے کام مین خرچ کیا کیونکہ اسمین سے کچھ روپے کا ہمنے کپڑا منگوایا اور کچھ روئی اور سوت اور سوئی وغیرہ خرید کین اور کچھ ضروری اور کپڑے سبکے واسطے مینے طیار کیے ہم اکثر بوقت شب بازار سے کھانا منگواتے تھے چند روز بعد میرے پونہچنے کے بیگم صاحب نے مجھے بلوایا اور مجھسے بڑی دیر تک ہمکلام رہین ہمارے رخصت ہونے سے ایک شب پیشتر بیگم صاحب نے دوبارہ مجھے طلب کیا اور وقت رخصت کچھ کپڑے انگریزی میری لوٹی کے واسطے اور بالیان میرے واسطے رکابی نقرہ پر رکھکر دین جب تک مین مقام باندا مین قیام پذیر تھی میرے پیر مین نہایت درد تھا ایکمرتبہ مینے ہندوستانی ڈاکٹر سے کچھ روغن مالش کے واسطے طلب کیا اوسنے ایسا تیل پارہ آمیز بھیجا کہ جسکے لگانے سے اور زیادہ سوزش ہوئی اور مین دیوانہ وار ہو گئی اب بھی کچھ اثر اوسکا میرے مزاج پر معلوم ہوتا ہے میجر ایلس صاحب نے ایک چٹھی ہمکو بھیجی اور نواب صاحب نے ایک ہاتھی ہماری سواری کے واسطے بھیجا خدا ہی جانتا ہے کہ میجر کیا کیا صدمے اور کیا کیا رنج گذرے میجر صاحب اور اکثر ۵۰ رجمنٹ افسرونکی میم صاحبونکی اور میجر ہیمٹن صاحب کی مہربانیونکا شکر ادا نہین ہو سکتا اور ہم تا بزیست اونکے احسان فراموش نکرینگے میری ملاقات میجر ہیمٹن صاحب سے ہماری اچھے دنونمین بمقام لاہور ہوئی تھی صاحب موصوف نے میرے واسطے اور میری لوٹی کے واسطے کپڑے عنایت کیے مین ایکدن اور ایک رات بمقام ریوا مقیم تھی اور ۵۰ رجمنٹ کے صاحبونکی میم جو وہان تھین اور کپتان اوسبورن صاحب اور جیکشن صاحب نے بڑی خاطرداری میری کی وہانسے ہم بسبیل ڈاک بمقام مرزاپور پونہچے

ڈیلا

بتاریخ دہم ماہ اگست قریب نواخت تین گھنٹہ سہ پہر ایک سوار یکم نمبری رسالے کا پاشنہ کوب روبروے لین توپخانہ سے گذرا اور اوسکے تعاقب مین چار سوار اوسی رجمنٹ کے آتے تھے جب وہ لین ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی مین پونہچا تو سپاہی رجمنٹ مذکور نے اوسکو پناہ دی اور اوسکے حوالہ کر دینے سے انکار کیا سوار مذکور وہانسے بھاگ کر اپنی لین مین وارد ہوا اور تمام رجمنٹ کو سرکشی اور اوسکے ہمراہ ہونیکی ترغیب دینی شروع کی اوسنے ہی گولیان افسران ہندوستانی کو مارین اور ایک افسر کو زخمی بھی کیا جب اوسکو معلوم ہوا کہ اوسکی ترغیب سے کسیکو اثر نہوا وہ دوبارہ ۱۲ رجمنٹ کے جانب گیا اس عرصہ مین سب ماجرا طشت از بام ہو گیا تھا اور تمام فوج ہمراہ ۳۰ رجمنٹ شاہی کے طیار تھی بروقت پونہچنے ہندوستانی پیادونکے

لین مین اونہون نے دیکہا کہ سپاہ مفسد مذکور کو گہیرے کہڑی ہے اور وہ باواز بلند اونکو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے کہ انگریزونکو مار ڈالو رجمنٹ مذکور نے مفسد مزبور کے حوالہ کرنے سے تو انکار کیا مگر کوئی حرکت خونریزی وغیرہ کی بہی نہ کی بعد از تعمیل کرنے احکام متواترہ جو اونکو اونکے برگیڈیر صاحب کرنیل میکین صاحب نے اور اونکے افسرون نے درباب قتل مفسد مذکور کے دیئے تہے اونہون نے ایک مربع مین اپنے تئین درست کر کے گرد اوسکے کہڑے ہوئے اور مفسد مذکور نے بیچ مین سے نشانہ باندہ کر گولی بجانب برگیڈیر صاحب سر کی مگر خوش نصیبی سے صاحب موصوف کے نہ لگی اسپر چار گورے توپخانہ اسپی کے مربع سپاہ کو چیر کر اوسپر حملہ آور ہوئے اور لفٹنٹ سوینسن صاحب نے اول گولی طپنچہ سے اوسکی تواضع کی تہی بعد ازین ایک جزو ۲۱ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چہین لیے اور جب اونکی بندوقین دیکہین تو ہر ایک سے دو دو اور تین تین گولیان برآمد ہوئین

پشاور

کسیکے دل مین اس امر کا خیال بہی گذرتا تہا کہ فوج آنزدسے دریاے سندہ یعنی اٹک کے کبہی ارادہ فساد کرین مگر اونہون نے بخلاف توقع ایسا ہی کیا ڈاکخانہ سے جو چٹہیان پکڑی گئین اونسے معلوم ہوا کہ تمام فوج ہندوستانی نے سواے ۲۱ رجمنٹ و رسالہ سواران یہ تجویز کی تہی کہ بتاریخ ۲۲ ماہ مئی فساد برپا کر کے بخلاف انگریزان استادگی کرین بتاریخ ۲۰ مئی صاحبان کمانڈنگ تمام رجمنٹونکے بمقام کوٹہی رزیڈنسی جہان جنرل کوٹن صاحب بدین لحاظ مقیم تہے کہ یہ جگہ وسط مین تہی طلب ہوئے اور اونسے استفسار کیا گیا کہ اگر اونہون نے کوئی علامت فساد کی یا نا رضامندی کی نسبت اپنے سپاہیونکے دریافت کی ہے مگر ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جواب دیا کہ اونکی سپاہ سب باوفا اور ثابت قدم تہی اسطرح کا اعتبار کلی بہی ایک عجیب دلیل ظہور فساد کی ہوتی ہے یعنی اسقدر اعتبار سے کوئی صورت دفع فساد کی نہین ہوتی اس شب کو تمام افسران سٹاف خیمون مین جو احاطہ رزیڈنسی مین نصب کیے گئے تہے شب باش رہے بوقت نواخت تین گہنٹہ صبح برگیڈیر صاحب اور ایک صاحب اور دونون نے دوسرے سرے چہاونی پر جا کر تدبیر زیادتی کرنے اوپر اونکے کالے دو دستونکی کی یعنی دو دستہ فوج کے کیے اور ہر ایک دستہ مین ایک رجمنٹ گورہ اور ایک توپخانہ اور ایک ٹروپ توپخانہ اسپی کا تہا جو بطور سواران رسالہ کام کرتے تہے ان دونون دستونکو درمیان کوارٹر گارد ۲۷ اور ۵۱ رجمنٹ پیادگان کے پوشیدہ کیا کہا کہ جسوقت حکم ہو فوراً نکلکر مفسدین کو بیخ و بن سے برباد کر دین اسی عرصہ مین ایک سرکیولر یعنی گشتی چٹہی اس مضمون کے بنام ہر ایک صاحب کمانڈنگ کے جاری ہوئے کہ اپنی اپنی رجمنٹ کو بوقت نواخت سات گہنٹہ صبح پریڈ پر حاضر کرین

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ قریب پاو گہنٹہ سات مین باقی تہا کہ ہم سوار ہو کر چلے کہ دیکہین رجمنٹہاے جانب راست کیونکر اسلحہ سپرد کرتی ہین ۲۴ رجمنٹ ہندوستانی نے تو بے تامل ہتہیار رکہدیے مگر اونکو نہایت تعجب ہوا جب اونہون نے دیکہا کہ سپاہ گورہ اونکے اور اونکے ہتہیارونکے درمیان مین آگیے اور سب اسلحہ گاڑیون پر رکہکر روانہ ہو گیے دوسری مرتبہ ۲۷ رجمنٹ کی نوبت تہی اسنے بہی ہتہیار بغیر تکرار کے دیدیے اب جنرل صاحب نے مجہے بجانب چپ روانہ کیا کہ دیکہو باقی دو رجمنٹ یعنی رسالہ پنجم غیر آئین اور ۵۱ رجمنٹ ہندوستانی کیونکر ہتہیار دیتے ہین وہان جا کر مینے دیکہا کہ دونون رجمنٹ پریڈ پر موجود ہین اور سپاہ گورہ کے قبضے مین اونکے ہتہیار ہین مگر افسر نہایت متعجب معلوم ہوئے اور جب مین نے ایک رجمنٹ کے

کرنیل صاحب سے دریافت کیا اگر اونکی سپاہ نے کچھہ تکرار دینے اسلحہ مین کی ہو تو اونہون نے مجھے جواب دیا کہ دیکھو اونکے اسلحہ سپاہ گورہ کے قبضے مین ہین اور میرے نزدیک یہ کافی دلیل اونکی نیک چلنی کی ہے اور تم جاکر جنرل صاحب سے کہدو کہ یہ لوگ اپنے انگریزی افسرون سے زیادہ تر نمک حلال ہین اوسی روز بوقت سہ پہر ایک رپورٹ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب کمانڈنگ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی مقیم ہوتی مردان سے اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اوسکی رجمنٹ تمام وکمال جادۂ نمک حلالی پر ثابت قدم ہے

بتاریخ ۲۳ بوقت صبح خبر آئی کہ ۲۳۰ سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے بہاگ گیئے اوسی تاریخ بعد وقت حاضری کے ایک چٹھی ضروری ہورن صاحب کی جو اسسٹنٹ کمشنر ہوتی مردان مین تھے آئی اوس سے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے فساد برپا کیا اور اپنے افسرونکو قید کیا ہے اوسی شب کو فوج جسمین ۷۰ رجمنٹ شاہی اور نصف ترپ توپخانہ اسپی دو ہجاری ۲۴ پنی اور چار توپین پہاڑی اور ایک رسالہ سواران غیر آئین اور دو سو سوار ملتانی تھے واسطے کمک کے روانہ ہوئے شب اول یہ فوج مقام دوبندی پونہچی اور صبح دریا عبور کرکے شب دوم کو مقام ہوتی مردان وارد ہوئی جسوقت سپاہ ۵۵ رجمنٹ نے اس فوج کو آتے ہوئے دیکھا وہ سب قلعہ چھوڑکر بہاگ گئے مگر ایکسو بیس سپاہی رجمنٹ مذکور کے قلعہ مین رہے اور اس فوج مین سے رسالہ اور توپخانہ اسپی اونکے تعاقب مین گیا اور ایکسو بارہ سپاہیونکو گرفتار کیا اور سو سپاہی عبور دریا کرکے حدود سوات مین چلے گیے اور باقیماندہ قریب ۹۰ سپاہی تہ تیغ ہوئے یہ فوج بعد ازین بجانب اباغان اور شب قدر کی گیی اور وہان ۶۴ رجمنٹ کے ہتہیار لیکر اونکو چہاونی مین بہیجدیا اس عرصہ مین ہم لوگ جو پشاور مین تھے غافل نہ تھے تمام مفرورین ۱۰ رجمنٹ کو قوم آفریدی نے گرفتار کرکے حاضر کیا اون سبکو بعد تحقیقات حکم قصاص ہوا تیرہ افسران ہندوستانی اور افسران غیر متعہد رجمنٹ مذکور کو جسمین ایک صوبہ دار میجر بہی تہا حکم پہانسی کا ہوا اور تمام فوج کے سامنے اون سبکو پہانسی ہوئی اور مابقے سپاہ کو حکم دائم الحبس آنروے دریاے شور کا ہوا جب فوج قیدیان ۵۵ رجمنٹ کو لیکر آئے تو ان قیدیونکی بہی تحقیقات ہوئی اور جرم بہی اونکی نسبت ثابت ہوا اونمین سے ایک ثلث کو حکم توپ سے اوڑا دینے کا ہوا یہ پریٹ عجب دیدنی تہی کیونکہ قریب نو ہزار سپاہ کے پریٹ پر موجود تہی اونمین سے چار ہزار تو آمادۂ فساد تھے اور بشرط امکان فساد برپا کرتے اور دو ہزار چند ان آمادہ نہ تھے مگر نمک حلال بہی نہ تھے اور تین ہزار سپاہ گورہ تہی فوج بقاعدہ تین ضلع مربع کے جمائی گیی اور چوتہا ضلع دس ضرب توپ سے بنایا گیا سپاہ گورہ کی بندوقین بہری ہوئی طیار تہین اور افسرونکے طمنچے لیس دونو فیلڈ باٹری کی توپین اور سب توپہاے پہاڑی مین گراب بہری تہی اور بتیان روشن تہین چالیس مفسد گرفتار شدہ ایک گوشہ مربع فوج مذکور مین پابزنجیر کہڑے تھے کہ جنرل صاحب پریٹ پر تشریف لائے اور اونکی سلامی سولہ توپ توپخانہ اسپی نے لی جنرل صاحب گرد مربع پہرے اور حکم سنانے حکم کا دیا اول دس قیدی توپ سے باندہے گیے اور افسر توپخانہ نے اپنی تلوار ہلائی اور اوسیوقت آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور دہوئین کے اوپر ٹانگین اور بانہہ اور سر وغیرہ چارون طرف گرتے ہوئے نظر آئے اس طرح چار مرتبہ عمل مین آیا اور ہر مرتبہ ایک طور کی سرگوشی تمام فوج مین ہوئی اور ایک طرح کا خوف سب کے دلونمین پیدا ہوا اس وقت سے ہمیشہ ہفتے مین ایک بار دو پریٹ ہوتی تہین اور عادت کو اتنا دخل ہے کہ اب ہمکو ایسی پریٹ کا کبہی کچھہ خیال بہی نہین ہوتا مفسدین تو اب بالکل مغلوب ہو گیے تھے

مگر چند اونمین سے کیے ایسے شریر تہے کہ وہ اب تک صاحب لوگونکو اور افسرونکو سلام نہین کرتے تہے ایسے مفسدین مین سے پانچ چہ آدمیونکو پیٹہ پر لیجا کر ایک ایک درجن بید لگوادیے اور اونکا مال و اسباب ضبط سرکار کر لیا اور اونکو چہاونی سے نکلوا دیا بعد ازین اب یہ لوگ کسی صاحب کو ایک میل سے بہی اگر دیکہین تو سلام کرتے ہین ہنگام تحقیقات فساد ۵۵ رجمنٹ اور باعث مرگ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب جو قبل از پہونچنے فوج کمک بمقام ہوتی مردان کے گولی کہاکر مرگئے تہے ایسا معلوم ہوا کہ دہم رسالہ غیر آئین بہی سخنان فساد آمیز چہاونی ہاے نوشہرہ و ہوتی مردان کیا کرتے تہے اسواسطے یہ قرار پایا کہ اس رسالے سے بہی ہتہیار لے لینے چاہین بلکہ اونکے گہوڑے بہی جو رسالہ غیر آئین مین مال سوار کا ہوتا ہے چہین لین

یہ امور بہی عمل مین آئے اور پچاس ہزار روپیہ گہوڑونکی قیمت کا نیلام مین وصول ہوا اور قریب آٹہ ہزار روپیہ وقت تلاشی اور بہت ہتہیار اون کے پاس سے برآمد ہوا تہا ان سب آدمیونکو بحراست معقول تا بمقام اٹک پونہچا دیا اور اونکو اطلاع دیگئی کہ سپاہیان پولس کو حکم قطعی ہوگیا ہے کہ جو تم مین سے راستے مین بدوضعی یا سرتابی کریگا اوسکو وہ فوراً مار ڈالینگے بعد ازین چند روز ہم امن و امان سے بیٹہے مگر قریب دس روز کے گذرتے ہین کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ جو سپاہ قلعہ میکسن مین ہے وہ کچہہ سازش کوہی آدمیونسے کر رہی ہے اسلیے دوشنبہ گذشتہ کو ایڈورڈس صاحب اور بیچر صاحب اور مین دو توپین توپخانہ کوہی مین سے اور ۱۵۰ ہندسین کے رائفل والی اور ۱۵۰ اسواران ملتانی ہمراہ لیکر قریب نو بجے شب کے روانہ ہوئے اور قریب نو بجنت تین گہنٹہ پاو بالا صبح کے قلعہ مذکور پر پونہچے مین اوسی وقت قلعے کے اندر گیا اور وہان جاکر صاحب کمانڈنٹ کو کہا کہ سپاہ کو جلدی پریڈ پر باہر قلعے کے بہیجو کچہہ حکم اونکو سنانا ہے سب آدمی باہر آئے اور طیار ہوئے مین نے تب صاحب موصوف سے کہا کہ انکو پریڈ پر باہر قلعے کے لیچلو یہ سنکر سپاہ بہت دیر متامل رہی اور مجہے خیال ہوا کہ شاید یہان ہمارے طپنچے وغیرہ کام آوینگے مگر آخر کار وہ سب باہر آئے اور چونکہ ہنوز تاریکی موجود تہی اونکو کچہہ نظر نہ آیا جب تک وہ قریب ۲۰ گز کے قلعے سے باہر گئے اور جب تک اونہون نے یہ حکم نہ سنا کہ پنجاب رائفل کو حکم ہوا کہ ڈبل کوچ کرو انمین سے قریب پچیس پنجابی دروازہ قلعے مین گہس گئے اور گارد سابق کو نکال کر دروازہ قلعہ بند کیا اب سپاہ قلعہ دار نے آواز گہوڑونکی اپنی بائین طرف سے سنی اور اونکے سامنے سے بہی آواز گہوڑونکی آئی اور جانب راست سے صدا زنجیرونکی اونکی گوش زد ہوئی یہ حال دیکہکر اور سنکر سب سپاہ پریڈ پر متعجب ہوئی اور اس عرصے مین جو صبح ہونے لگی اور تاریکی سب برطرف ہوئی تو اونکو معلوم ہوا کہ یہ صدا زنجیر توپخانہ کوہی سے جسکے ہمراہ ایک سو رائفل والے تہے آتی تہی اب کہیل پورا ہوگیا تہا کیونکہ قلعہ تو اونکی پشت پر تہا اور سوار روبرو اور جانب راست اور توپخانہ بجانب چپ یہ حال مجبوری دیکہکر اونہون نے اپنے جسم سے ہتہیار اسطرح کہولکر پہینک دیے جسطرح آلو سے جوش خوردہ اپنا پوست چہوڑ دیتا ہے اور سب نے اپنے تئین حوالہ سرکار کردیا

ایک وقائع نگار احوال بلوہ مقام ہوتی مردان کا اسطور بیان کرتا ہے کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے مقام مذکور مین بلوہ کر کے اپنے افسران ولایتی کو گرفتار کر لیا ایک دستہ فوج جسمین تین سو گورہ پیادہ اور دو ضرب توپ اسپی اور دو عرادہ اور ایک تروپ سواران غیر آئین کا تہا پشاور سے روانہ ہوا اور مقام مذکور مین جو پہنچکر مفسدین پر حملہ آور ہوا سو مفسدین کو قتل کیا

اور اسیقدر گرفتار ہوئے اور باقی فرار ہوکر کوہستان سوات پناہ گیر ہوئے فوج مفسدین کے جو کمانڈنگ افسر تھے یعنی کرنیل سنبوتس ووڈ صاحب اونکو اسقدر رنج اپنی فوج کے بگڑ نیکا ہوا کیونکہ صاحب موصوف کئی سال سے اون پر مہربانی کیا کرتے تھے کہ وہ غصہ اور رنج مین گولی کہاکر مرگیے صاحب مرحوم اسقدر بے اختیار ہوگیے تھے اور حق بجانب اونکے ہے کیونکہ جنکو لڑکون کی طرح مدت تک دیکھا ہو اور اونسے ایسے حرکات نادیدنی دیکھنے مین آوین تو کیونکر انسان اپنے قابو مین رہ سکتا ہے الغرض اونکو کچہہ خیال اپنی موت اور حیات کا نہ آیا اور بے تامل گولی مارکر مر رہے ایک بڑا گروہ مفسدین کا بجانب کوہ کاغان بایں ارادہ روانہ ہوا کہ اوس راستے سے بمقام کشمیر جاکر پناہ گیر ہون مگر سیدان کاغان نے اونکو خوب مارا اور باقیون کو گرفتار کرکے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہزارہ روانہ کیا اور میجر بیچر صاحب ڈپٹی کمشنر نے اونکی تحقیقات جرم کی کرکے سبکو پہانسی دی یہ گروہ چندروز آخون سوات کے پاس رہے تھے اور اوسکی ترغیب سے اور اپنی جان بری کے واسطے وہ سب وہان مسلمان ہوگیے تھے بعد ازین آخون مذکور نے اونکو ایک پروانہ دیا تہا اوسمین ہر ایک مسلمان سے یہ درخواست تہی کہ حتی الامکان اس گروہ کی مدد کرنی واجب ہے سوات سے رخصت ہوکر یہ گروہ بمقام الاہی پونہچا اور وہان ایک روز مقام کیا اور تلاش رہبرونکی کی جو اونکو براہ پکہلی اور گدہی کے مقام کشمیر تک پونہچاوین اس عرصہ مین اونکو خبر پونہچی کہ فوج سرکاری اونکے تعاقب مین آتی ہے یہ سنکر وہ سب بدحواس ہوگیے اور بہاگ کہڑے ہوئے ایک جزیرہ دریاے اٹک مین جو قریب سرحد چلاس کے واقع تہا یہ گروہ وہان پونہچا اور جب اونکی خبر سیدان کاغان کو پونہچی تو وہ سب اونکے درپے آزار ہوئے اور چند مفسدین کو قتل بہی کیا اور کچہہ اونمین سے غرق دریا بہی ہوئے بمجبوری یہ لوگ بجانب چلاس فراری ہوئے اور سیدان کاغان اونکے تعاقب مین تھے سیدون نے پچپن اور مفسد گرفتار کیے اور اونکے تین جماعت کرکے ایک کو تو بمقام پکہلی توپ سے اوڑا دیا اور دوسری جماعت کو بمقام مانسہرہ اور تیسرے کو بمقام ایبٹ آباد یعنی ہزارہ قتل کیا تاریخ ۳ ماہ جون ۵۷ کو ۱۰ رجمنٹ کے اور پنجم رسالہ کے ہتہیار بمقام ابودی واقعہ شبقدر چہین لیے اور شغل توپ سے اوڑانیکا چندروز تک سپاہیان ۵۵ رجمنٹ نے جو گرفتار ہوکر آتے تھے جاری رکھوایا اب حکام کی یہ صلاح قرار پائی کہ ملک کی اطمینان اور تسلی اسقدر ہو کہ کوئی سر نہ اوٹھاوے اور نہ خوف زدہ ہوکر مصدر کسی بدانتظامی کا ہو ہرچند باشندگان کے دلمین کبھی کبھی رحم واسطے سپاہ ہندوستانی کے آتا تہا کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ کئی رجمنٹ کے تو ہتہیار چہین گیے تھے اور ایک بہاگ گیی تہی اور اوسکے سپاہی مارے بہی گیے تھے اور اکثر آپ گرفتار ہوکر آتے تھے اور توپ سے اوڑائے جاتے تھے مگر تاہم حکام نے جو تجویز نئی بہرتی کرنے کی اور اون ہی باشندون مین سے ملازم رکہے تو وہ خیال رحم اب اونکے دل سے بالکل جاتا رہا اب ایک رجمنٹ تو سکہ اور پٹہانونکی اوس فوج مین سے بہرتی ہوئی جنکے ہتہیار چہین گیے تھے اور ایک رجمنٹ پٹہان پیدل کی تو بہرتی ہوئی اور ایک رسالہ پٹہان سوارونکا ملازم رکہا گیا اس تدبیر سے سب پٹہان جانثار سرکار ہوگیے اور جو پٹہان اولوالعزم تھے اونکے نوکر ہوجانے سے ملک مین بہی کچہہ بدانتظامی نہوئی یہان تک کہ قوم آفریدی جو ہمیشہ ملک مین فساد رکہا کرتے تھے اب بجاے فساد انگریزی کے بخدمت صاحب کمشنر بہادر حاضر ہوکر درخواست خدمت سرکار کی کرتے تھے سواے ان نتیجہاے نیک کے اور ایک امر ایسا ان تدابیر سے وقوع مین آیا

جو قابل جان سنے اور باور کہنے لگے تھے وہ یہ ہے کہ سپاہ کو اب بالکل نا امیدی ہوئی اور اونہون نے دیکھا کہ وہ لوگ جو اگر اونکی مدد نقل انگریزان اور بلوہ پردازی مین نکرتے تاہم اونکے کچھہ درپے آزار نہوتے اب وہ ملازم سرکار ہوکر اونکے دشمن جانی ہوگئے اور اونکو نہایت افسوس اس امر کا ہوا کہ چندروز پیشتر جنکے سرکرنیکے واسطے اونہون نے مدد سرکار کی کی تھی اور سرکار کی حمایت سے لڑے تھے اب وہی سرکار کی جانبدار ہوکر اونکے خلاف اپنی تیغ و تفنگ کام مین لاتے ہین اور ملک مین ایسا انتظام رکھتے ہین کہ جس سے اونکی بلوہ پردازی نہین ہوسکتی اور نہ ملک مین کچھہ خرابی واقع ہوسکتی ہے یہ خیال کرکے اور دیکھکر کہ سارا ملک اونکا دشمن ہے اور گھاٹ اور راستے سب بندوبست سرکاری مین ہین اور وہ خود اون لوگونکے قبضے مین ہین جنکی قتل اور خرابی کا اونکے دل مین ارادہ تھا وہ سب قہر درویش بجان درویش کرکے خاموش بیٹھ رہے اور پھر بھی سر نہ اوٹھایا کیونکہ اور سب امور تو اب اونکے امکان سے باہر ہوگئے تھے مگر فرار ہونا بھی ضلع پیشاور مین غیر ممکن تھا کیونکہ سب کوئی تو اونکے دشمن تھے اور راستہ اٹک قبضہ سرکار مین تھا اور دریا بھی قہار درمیان مین تھا غرض ایسے ایسے خیالات سے وہ پھر آمادہ کسی فساد کے نہوئے

دنیاپور

اس مقام مین ۷ اور ۸ اور ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی مقیم تھین

بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی جنرل لوئیڈ صاحب کمانڈنگ نے یہ تجویز کی کہ ٹوپی ہاے بندوق جو میگزین مین متصل لین فوج ہندوستانی ہین اوٹھوا کر لین گورہ مین احتیاطاً اور حفاظتاً رکھی جاوین بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح ۱۰ رجمنٹ شاہی اور توپخانہ زیر حکم کرنیل ہویش صاحب کے میدان گرینڈسکوائر پر طیار ہوکر آئے کہ بروقت ضرورت لین فوج ہندوستانی پر حملہ آور ہون بعد ازین دو چھکڑہ ہمراہ ایک صاحب افسر کے گئے اور ٹوپیان بار کرکے لیے آتے تھوڑے فاصلے پر یہہ چھکڑے پونہچے ہونگے کہ ایک شور لین ہندوستانی مین سے اوٹھا اور دیکھا کہ ایک سپاہی ۷ رجمنٹ نے اپنی بندوق پھرائی اور چلایا کہ صاحبونکو مارو اور ٹوپیان نہ لیجانے دو ایک پیغام لین سے اس مضمون کا اوس مقام پر بھیجا گیا جہان فوج گورہ تھی کہ توپین اور ۱۰ رجمنٹ شاہی آجاوے مگر اس حکم کی فوراً اسطور پر ترمیم ہوئی کہ فوج مذکور اپنے مقام پر طیار رہے کیونکہ سپاہی توپون کے لیجانے مین زیادہ مصر اور آمادہ نہوئے سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اب جاوین مگر جسوقت حکم ہو فوراً میدان مین حاضر ہون قریب ایک یا دو بجے بعد دوپہر کے دو آواز بندوق کی ہسپتال گورہ سے ہوئین اور چونکہ یہہ قرارداد تھا کہ باحتمال فساد یہہ آواز کیجاوینگی اسواسطے توپین اور ۱۰ رجمنٹ مذکور طیار ہوکر میدان مین آئین رجمنٹ مذکور پانچ منٹ مین بعد آواز بندوق کے میدان مین موجود تھی دو کمپنی ۳۷ رجمنٹ کی بطور سکرمش یعنی جنگ منتشر آگے بڑہین اور اونکے پیچھے توپخانہ اور ۱۰ رجمنٹ بھی روانہ ہوئین یہ فوج بجانب لین ہندوستانی روان ہوئی اور جب سپاہیون نے دیکھا کہ فوج گورہ آتی ہے اور انفیلڈ رائفل کی گولیان چلتی ہوئی دیکھین فوراً برائے حفظ جان فرار ہوئے اب توپ کی گولی اونکے اوپر چلے مگر اثر اونکا کم ہوا کیونکہ سپاہ مذکور بہت جلد بھاگ گئی تھی اب فوج آگے بڑہی اور لین ہندوستانی اور بہت سا بازار داؤدپور جلا کر بوقت نواخت سات گھنٹہ شام اپنی چھاونی مین واپس آئے اس وقت سے سہ شنبہ کی شب تک کچھہ فساد ظاہر نہوا جو جہاز دخانی گھاٹ پر تھا اوسنے بڑا کام کیا

یعنی پانچ کشتیان جنمین سپاہی مفرور بہرے ہوئے تہے غرقاب کردین اور جنرل لوئیڈ صاحب تمام روز جہاز پر رہے

چار کمپنی ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی کی جو دوسرے کنارہ دریا پر تہین اونہون نے بہی سرکشی اختیار کی اور شامل مفسدین ہو گئین مفسدین چہہ سو بندوق اپنی چہوڑ کر بہاگ گئے تہے اور اونکی لین مین سے انبار گولیونکا ملا جو بندوق کے مطابق معلوم نہوتی تہین بلکہ کچہہ چہوٹی تہین اور اونسے ظاہر ہوتا تہا کہ وہ ڈہلی ہوئی نہ تہین بلکہ کوٹ کر بنی تہین اور بہت بوتلین باروت کی دستیاب ہوئین

بجاے اسکے کہ اوسیوقت جسوقت وہ خوف زدہ ہو کر بہاگ گئے تہے اونکا تعاقب ہوتا تین دن تک کچہہ تدارک اونکا نہوا اور اس عرصے مین مفسدین نے بہت کچہہ ایذا رسانی وغیرہ کی مقامات آرہ اور پٹنہ وغیرہ جو قریب تہے اونپر مفسدین سے بباعث سستے اور نالیاقتی حاکم اعلی مقام مذکور کے بڑا صدمہ پہونچا بعد ازین روز کے ایک جماعت مشتمل اوپر ۱۱۰ گورہ ۳۷ اور اسی قدر ۱۰ رجمنٹ شاہی کے اور ۵۰ سکہہ بسواری جہاز دخانی مقام قریب تر یعنی مقام آرہ کو جو قریب ۱۲ میل کے براہ خشکی واقع تہا بہیجے گئے اور بد نصیبی غریب گورہ ہاے ۱۰ رجمنٹ کی اسطرح پر بیان کی گئی ہے

گورہ جہاز سے اوترے اور اونکو حکم ہوا کہ آگے کو کوچ کرین چونکہ روشنی ماہتاب کی باقی تہی اونہون نے کوچ کیا اور گیارہ بجے تک چلے بعد ازین ماہتاب غروب ہو گیا اور اب اونکو مقام کرنا تہا مگر بجاے مقام کرنیکے صاحب کمانڈنگ نے باصرار تمام اونکو آگے بڑہایا حالانکہ کوئی ملک سے واقف نہ تہا اور دشمن قوی کا مقابلہ درپیش تہا اور سپاہی ماندے ہو گئے تہے اور گرسنہ بہی تہے اور آگے جانے سے ناراض بہی تہے پس ایسی حالت مین اونسے کیا ہو سکتا تہا آخر کار یہہ ہوا کہ وہ ایک جنگل مین جا پڑے اور وہان قریب دو ہزار مفسد جمع تہے کچہہ اونمین سپاہی تہے اور کچہہ کورسین کے آدمی تہے جو ایک قومی زمیندار اس نواح مین تہا جسوقت یہہ مقام مذکور مین پہونچے مفسدین نے ایک باڑہ ماری جس سے بہت آدمی مارے گئے اور باقیماندہ منتشر ہو کر بہاگ نکلے اور ایسے منتشر ہو گئے تہے کہ ایک دوسرے سے تا بصبح پہر نہ ملا صاحب کمانڈنگ یعنی کپتان دنبار صاحب اول ہی باڑہ مین مارے گئے تہے مفسدین نے ہماری سپاہ پر تمام شب گولہ رانی کی اور ادہر سے بہی کچہہ کچہہ جواب ہوتا گیا لیکن صبح کو ہماری سپاہ باقیماندہ سب پیچہے ہٹ آئی تحقیقات سے مجہے معلوم ہوا کہ اگر سپاہ حاکم کا حکم نہ مانتی تو برعکس اسکے ہوتا اور اسمین ہر ایک متنفس کا فائدہ بہی متصور تہا اس ہنگامے مین ہمارے آدمی بہت مارے گئے چار افسر اور ۱۶۰ سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے کام آئے اور کسیکو زخم بہی نہ آیا

تمام سپاہ مفسدین نے اونکا تعاقب تا بنالہ کیا جسمین بہت سے ڈوب گئے کیونکہ اونکو تیرنا بہی نہ آتا تہا ہندوستانی افسر اپنے آدمیونکے گرد تہے تین اونمین سے مارے گئے اونمین کئی آدمی یوروپی رایفل نظر آئے اور اونکے پاس سامان جنگ نہوگا کیونکہ اونہون نے بو تام اور تہر بہر کر چہوڑے تہے اونکے پاس چہوٹی توپین تہین کہتے ہین کہ راجہ دمراؤن معتبر ہونکے اونکے شامل ہو گیا تہا افسوس کہ ایک آدمی کے باعث اتنا نقصان جان ہوا اسکا تصور بہی دل کو پارہ پارہ کرتا ہے اور اگر وہ شخص اب زندہ ہوتے تو اونکی نسبت کچہہ اور بہی تحریر ہوتا

کوہ مری

بتاریخ یکم ستمبر اس مقام کی امنیت مین بباعث شورش کوہیان گرد نواح کے خلل واقع ہوا اور سبب اس خلل کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین ایکمرتبہ ایک گانوئین جو متصل اس مقام کے ہے کچہہ فساد ہوا تہا اور اوسمین خونریزی بہی ہوئی تہی اور مجرم گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات نسبت ہرایک کے حکم قید میعاد مختلفہ کا صادر ہوا تہا مجرمونمین ایک شخص بڑا پیر تہا کہ اوسکی تعظیم بخیال مذہب ہرایک کوہے کرتا تہا اور اسی لحاظ سے باشندگان ملک نے درخواست اوسکی رہائی کے واسطے کی اور اونکی درخواست منظور بہی ہوگئی تہی بخیال اسکے اونکو جرأت پیدا ہوئی اور گانوئوالون نے ایک دوسری درخواست اس مضمون کی گذرانی کہ جتنے مجرم مقدمہ مذکورہ مین گرفتار ہوے تہے وہ سب رہا ہوجاوین یہ درخواست اونکی نامنظور ہوئی اسپر اونہون نے دہمکایا تہا کہ اگر یہ حکم قید جاری رہا توہم کوہ مری کو لوٹ لینگے

بتاریخ مذکورۂ بالا ایک بیرقندار حاکم خان نامے نے جو لارنس صاحب کی میم کے پاس رہتا تہا زبانی اپنی سالی یعنی ہمشیرہ زن کے جو منکوحہ سرغنہ مفسدین کی تہی یہ سنا کہ آج شب کو ایک بڑا گروہ مقامات خانسک اور روات اور دوبازہ اور گانوئون سے جمع ہوکر کوہ مری پر تاخت لائینگے اور اونکا ارادہ ہے کہ سب انگریزونکو مار ڈالین یہ سنکر بیرقندار مذکور نے قریب نواخت نو گہنٹۂ شب کے میم صاحبہ موصوفہ کو خبردی یہ سنکر بیٹی صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے پہرے گورکہون کے انگریزونکے مقامات سکونت پر قائم کیے کہ اگر مفسد آوین تو خالی نجاوین اور میم صاحبونسے کہا کہ معہ بچونکے یا تو لارنس صاحب کی کوٹہی مین جاکر رہین اوریا بارکونمین جاوین کہ وہان محافظت اونکی ہوگی

قریب نواخت یک ونیم گہنٹۂ شب تمام شکوک اس باب مین دفعہ ہوگئے یعنی قریب ساٹہ آدمیونکے یا زیادہ از جانب مقام گلدانا اس مقام مین آئے اور اپنا کار فساد انگیزی اول بنگلے سے جو اوس جانب تہا شروع کیا اس بنگلے مین ہورسٹ صاحب متعلقہ پیمایش رہتا تہا ان صاحب کو مشکل موقع فرار ہونیکا معہ میم صاحبہ اور بچے کے ملا جسوقت مفسدین اونکے احاطے مین آئے اونہون نے لوٹنا شروع کیا اور جو اونکے نزدیک شئی قیمتی تہی اوسکو لے لیا اور باقی کو خراب اور ضائع کیا مفسدین نے صاحب کا گہوڑا بہی لے لیا گو یہ گہوڑا پہر ایک گانوئسے جسکو سرکار نے جلا دیا دستیاب ہوگیا تہا بعد ازین وہ آپ کپتان روبنسن صاحب کے بنگلے پر آئے مگر یہان اونہون نے خوب مزا چکہا کیونکہ کپتان صاحب کے پاس کوہی رانگہڑ نوکر تہے اونہون نے تین مرتبہ مفسدین کو مار کر نکال دیا آخرکار مفسدین یہانسے بہاگ گئے اور دو آدمی اونکے مقتول ہوئے بوقت صبح دوم دیکہا کہ مفسدین مقام گلدانا مین بکثرت جمع ہین اور معلوم ہوتا تہا کہ شاید پہر اس مقام پر یورش کرین یہ حال دیکہکر میم صاحبونکو صلاح پہردی گئی کہ معہ بچونکے یا تو بارکون مین چلی جاوین اور یا تہارنٹن صاحب کی کوٹہی مین رہین اس روز مفسدین پہر نہ آئے

درمیان ہنگامہ شب گذشتہ کے چند ملازمین کرنیل سپارک صاحب کے یعنی چند جہپانے اور چوکیدار بہی لوٹنے مکان مین شامل تہے دو جہپانے اور چوکیدار گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات و ثبوت جرم کورٹ مارشل سے حکم مار دینے کا نسبت اونکے صادر ہوا جب انکو قصاص کے واسطے لیجاتے تہے تو چوکیدار کسی تدبیر سے بہاگ گیا اور پہر کچہہ حال اوسکا سماعت مین نہ آیا مگر دو تو جہپانیونکو قتل کیا بوقت سہ پہر مفسدین خفیہ پہاڑ سے اوترے اور جتنا

اسباب انگہریزونکا تہا لوٹ لیگیے اوسکی حفاظت کم تہی بلکہ بالکل نہ تہی کیونکہ رانگہڑ کار سرکار پر اور مقامات مین تعینات تہے

قریب چار بجے شام کے ایک کمیٹی اسواسطے جمع ہوئی کہ جو شخص کار جنگ کیا چاہے اور سپاہی پیشہ نہو اوسکا نام درج رجسٹر کیا جاوے اور اس امر کے واسطے ۵۴ صاحبون نے درخواست کی انکے کمانڈنٹ کپتان جونسٹن صاحب متعلقہ پیمالیش رینیو مقرر ہوئے

صبح جمعرات کی بغیر کسیطرح کے فساد کے گذری مگر مفسدین نے راستے آمد و رفت کے روک لیے کہ رسد وغیرہ اس مقام مین نہ آوے قریب دس بجے دن کے تجویز ہوئی کہ ایک گروہ جاکر مفسدین کو راستے پر سے ہٹادین اسمین قریب تیس انگریز اور ایک جماعت کوہی رانگہڑونکی اور ایک گروہ برقندازان پولس اور وہ لوگ تہے جنہون نے واسطے کار جنگ کے اپنے نام رجسٹر مین لکہوائے تہے یہ سب جمع ہوکر گئے اور ایک مقام پر دامن کوہ مین اونسے مقابلہ ہوا مفسدین نے ایک باڑ ماری اوس سے ملور صاحب کے جنکا نام رجسٹر مذکور مین درج تہا ایک زخم پیر پر آیا ہمنے جو اوپر سے باڑہ ماری تو کسی سبب نامعلوم سے کسیکو ایک گولی بہی نہ لگی کیونکہ نہ تو کوئی مفسدین مین سے گرا اور نہ کوئی زخمی معلوم ہوا ہرچند فاصلہ مابین مین قریب ستر یا اسی گز کے تہا تاہم وہ لوگ بہاگ گئے اور پہاڑ کے اوپر ایسے جلدی چڑہ گئے کہ پہر گولی کے ٹپے سے باہر ہوگئے صرف ایک یا دو آدمی اونمین سے چڑہتے ہوئے گر پڑے باقی سب بزودی تمام باہر گولی کی مار سے ہوگئے گروہ انگریزونکا جو ہمراہ تہا وہ تو اسی جگہ مقیم رہا اور رانگہڑ اور پولس والے گہاٹیونمین اوتر گئے کہ دیہات کوہی کو برباد کرین اور رجسٹری والے انگریز بطور فوج کمک متصل گروہ اول کے رہے کہ بوقت ضرورت مدد کو جلدی پہونچ جاوے دس یا بارہ گانو مفسدین کے جلادیے مگر افسوس کہ ہماری جماعت قلیل تہی ورنہ اونکی زراعت بہی تباہ کر دیتے اور اونکے مویشی چہین لیتے اِن گانومین کسینے مقابلہ ہمارا نکیا بلکہ تمام گانون ہمنے خالی پایا کوئی باشندہ اونمین موجود نہ تہا یہانسے چڑہائی کوہ مری کی نہایت سخت تہی اور آدمیون نے وقت مراجعت قریب پانچ بجے شام کے یہ کہا کہ مدت سے ایسا سخت اور مشکل کام ہمنے نہین کیا تہا

جسوقت نیچے گہاٹی مین گانون جلتے تہے اوسیوقت شہنائی سامنے کے پہاڑ پر بجتی تہی اور آدمی بکثرت جمع ہوتے تہے یہ دیکہکر احتمال تہا کہ شب کو اس مقام پر پہر حملہ ہوگا اسی خیال سے مضبوط پہرہ جابجا مقرر ہوئے تہے مگر اس شب کو کچہہ نہوا اور شب تار بامن وامان گذر گئی

درمیان شب کے تہارنٹن صاحب کمشنر معہ چند سپاہ پولس و سکہان نوملازم مقام راول پنڈی سے اِس جگہہ وارد ہوئے

بباعث ہوشیار ہوجانے سب ساکنین کے اور تدابیر اندفاع مفسدین کے پہر یہان کچہہ واقعہ حادث نہوا

امرتسر

بتاریخ ۱۴ ماہ مئی وقت صبح یہہ احتمال گذرا کہ مفسدین میا میر یہان آتے ہین اسواسطے ۵۹ رجمنٹ ہندوستانی کی پریڈ ہوئی اور کپتان وڈی صاحب کے توپخانے کو حکم ہوا کہ اپنا کام قلعے مین کرین اور رجمنٹ کو حکم ہوا کہ کمپنی کمپنی جدا ہوکر بطور پہرہ گرد شہر کے قائم ہوون اور ہر ایک کمپنی کے ساتھ ایک افسر انگریز تعینات ہوا سپاہی بخوشی اپنے اپنے کام پر گئے

روز دوم وقت صبح ایک کمیٹی تین مُسن آدمیونکی اور ایک معتمد ہندوستانی افسر کی مقرر ہوئی نیے کارتوس اونکے سامنے کہولے گئے اور سپاہ کو یقین ہوا کہ یہہ وہی کارتوس ہین جو وہ سالہا سال سے کاٹتے ہین عرصہ پندرہ روز سے اکثر فقیر گرد لین ہاے سپاہ کے پہرتے ہوے نظر آتے تہے

میم صاحبون نے مکان کرنیل صاحب اور قلعے مین جاکر پناہ لی اور بتاریخ ۱۵ مہ وقت صبح ایک گروہ ۱۸ رجمنٹ شاہی کا آکر قلعے مین داخل ہوا اور کپتان ہلد بنڈ صاحب جو معہ توپخانہ کے بمقام جلندہر جاتے تہے اونکو بہی اسی مقام مین رکہہ لیا تاکہ بروقت ضرورت اونکے توپخانے سے بہی کام لیا جاوے مگر اسکی حاجت پہر نہ پڑی اور شہر مین سب طرح امن رہا

راولپنڈی

اول ہی جب خبر مفسدہ میرٹہ اور دہلی وغیرہ کی یہان ہوئی تہی اوسیوقت سے تدابیر اندفاع فساد کی ہوتی تہین تاکہ اس مقام پر بہی ویساہی نہووے اور کوئی امر مشتبہ و مشکوک جس سے لوگونکو اندیشہ پیدا ہوتا تاریخ ۱۴ جون وقت سہ پہر وقوع مین نہین آیا مگر اوس روز سب کے دلونمین ایک اندیشہ پیدا ہوا اور ویساہی حال یہان بہی ہوا جیسا مقام کوہ شملہ پر ہوا تہا ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس روز ہر ایک کے چہرے سے اندیشہ اور شک اور خوف ہویدا تہا کسیکو اطلاع تحریری اور کسیکو زبانی کی گئی کہ آج شب کو فساد ہونے والا ہے اسواسطے توپخانے مین حکم گیا کہ اپنی بتیان توپ کی روشن رکہین مگر تیز روشنی نہو اور جو قلیل فوج گورہ موجود تہی اوسکو حکم ہوا کہ شب کو مسلح سووین اور نسبت سپاہ پولس بہی یہی حکم جاری ہوا افسرون کے نام حکم گیا کہ وہ شب کو اپنی سپاہ کے پاس رہین اور فوراً بوقت اطلاع طیار اور آمادہ ہوجاوین پہرہ والون اور سپاہ گشت کرنیوالی کو حکم ہوشیاری کا دیا گیا ایسی ایسی تدابیر حکام سے اس مقام پر بندوبست و احتیاط عمل مین آئین ایک پہرہ گرجاگہر کے واسطے تجویز ہوا جہان حکم تہا کہ میم لوگ معہ دیگر متعلقین اونکے بوقت ضرورت پناہ گیر ہون اور لین بارک بہی اونکے واسطے جاے پناہ تجویز ہوئی تہی رات کی توپ بجے تک بلکہ قریب تین گہنٹہ بعد ازان تک یہہ تردد اور نا امیدی ہر ایک کے بشرے سے نمودار تہی اور یہی حال بارکونمین اور گرجاگہر مین تہا باستثناے چند صاحبون کے اور سب نے اپنے اپنے مکانات چہوڑ دیے تہے مین بتاسف بیان کرتا ہون کہ صرف میم لوگ اور بچے ہی پناہ گیر نہین ہوے تہے بلکہ وہ صاحب لوگ جو علاقجات جلیلہ اور عظیمہ رکہتے تہے اور جنکو لازم تہا کہ اپنے مقامون پر قائم رہتے اور اگر اونکو چہوڑتے تو بعد از چہوڑنے اور سب لوگونکے ترک کرتے وہ ہی اول بہاگ گئے مگر شکر خدا کہ اس شب کو کچہہ فساد نہوا گو اس سے اندیشہ سپاہ کے دل مین ہوا ہو مگر کچہہ ظاہر نہ تہا بلکہ بتاریخ ۱۳ جون جب اونسے احوال سپاہ بارکپور کہا گیا تو اونہون نے نہایت تاسف کیا اور کئی کمپنی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی نے متفق اللفظ یہ کہا کہ ہمکو مفسدین ہوتی مردان کی مقابلہ پر بہیجدو ہم اونکو خوب سزا اونکی سرکشی کی دینگے مگر یہہ نہوا القصہ روز دوم اندیشہ مذکورہ بالا کو وقت صبح اندیشہ شب گذر گیا اور ملازمین صاحبان پناہ گیر کے اپنے اپنے آقا کی جوڑے کپڑونکے بدلنے کے واسطے لیجاتے تہے

سبب اس اندیشہ بیجا کا اسطرح پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک سپاہی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی کا فخریہ یہ کہتا تہا کہ میرے پاس اب بہی دس گولیان اور سامان باقی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو اب کام مین آوینگے یہ خبر جب حکام تک پونہچی تو وہ بہی

گرفتار ہوگیے

بعد ازاس اندیشہ فساد کی کرنیل بارسٹو صاحب افسر کمانڈنگ اور میجر بلس صاحب دونون نے اپنی سپاہ مین بے ہتہیار شب کو سونا اختیار کیا تاکہ سپاہ کو یقین ہو کہ اعتبار اس درجہ افسرونکی دلمین ہے مگر یہ اعتبار رفتہ رفتہ فسخ ہوگیا یعنی تاریخ ۸ ماہ جولائی یہ مناسب وقت متصور ہوا کہ سپاہ کی ہتہیار لے لیے جائین اسواسطے سب سپاہی پریٹ ۲۴ رجمنٹ پر جمع کیے گئے اور حکم حوالہ کردینے اسلحہ کا سنایا گیا اسوقت سپاہ گورہ یعنی ۴ کمپنیان ۲۴ رجمنٹ شاہی کی تو سامنے جمائی گئین تہین اور تین ضرب توپ توپخانہ اسی کی وسط مین رکہی گئین یہ سب بندوبست جب ہوا تو سپاہ ہندوستانی حکم سنکر فورا بہاگ گئی اور توپخانہ نے اور سپاہ گورہ نے چلتے ہوے ایک باڑ بطور تواضع اپنی بندوقون اور توپونسے اونکی پیشکش کی مفرورین اپنی لین کی جانب گئی اور وہان گرفتار ہوکر اونہون نے تمام اسلحہ سپرد سرکار کردیئے اس ہنگامہ مین صرف کپتان پامر صاحب متعلقہ پولس کی کلائی یعنی ساعد دست پر بوقت تعاقب چند سپاہ جو ارادہ فرار کا رکہتی تہی ایک زخم آیا اور کسیکو آنچ بہی نہ آئی تہی

پونا

بتاریخ ۵ ماہ ستمبر دو اشتہار بزبان مرہٹہ شہر مین سے دستیاب ہوے یہ اشتہار نانا صاحب بٹہور والے نے بدین مضمون جاری کیے تہے کہ سب رعایاے پونا انگریزون کو مار ڈالین بلکہ حتے الامکان گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کو بہی قتل کرین اور جو ایسا کریگا اوسکو انعام بتفصیل ذیل ملیگا یعنی جو گورنر جنرل کو مارے اوسکو پانچ ہزار روپیہ ملیگا مگر بدانست راقم یہ روپیہ بہت تہوڑا تجویز ہوا تہا غرض کہ اسی قبیل سے سب انگریزون کے قتل کے واسطے ایک رقم تجویز ہوئی تہی یعنی حسب رتبہ کم ہوتے جاتے تہے حتے کہ بابت قتل جج اور مجسٹریٹ کے پانچ سو روپیہ لکہا تہا اور کم سے کم رقم انعام کی سو روپیہ تک تہی اشتہار مین یہ بہی درج تہا کہ نانا صاحب ہمراہ فوج کثیر بقصد فتح وفیروزی لینے ملک پیشوا کو آتے ہین اور وہ یہ چاہتے ہین کہ جب تک وہ بمقام آلندہ پونچین جو بمقام سولہ میل کے فاصلے پر پونا سے واقع ہے اوسوقت تک شہر پونا فرنگیون سے خالی ہو جاوے مگر ایسا مشیت ایزدی مین نہ تہا

شکارپور

بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر وقت شب قریب چودہ یا سولہ گولندازون نے توپین لیکر بجانب میدان پریٹ لگا دین اور کوشش بیچ برپا کرنے فساد عام کے عمل مین لاے ان لوگون پر باقیماندہ سپاہ کمپنی گولندازان جو مفسد نہ تہے اور سپاہ پولس بر حکم کپتان مینگمری صاحب اور ایک دستہ ۱۶ رجمنٹ ہندوستانی حملہ آور ہوے کپتان صاحب نے چند سپاہی پولس کو توپخانہ کی پشت سے روبرو چڑہا دیا اور اسطرح توپونکو بند کرکے چہین لیا اور مفسد بہاگ نکلے تین آدمی مفسدین کے مقتول یا مجروح شدید ہوکر میدان مین پڑے رہے یہ ہنگامہ قریب دو گہنٹے کے عرصے مین ختم ہوگیا مگر اس عرصے مین ایسی تاریکی تہی کہ کسیکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کتنے سپاہی مفسد تہے اور کہان کہان سے تہے

جلپگوری

بتاریخ ۱۱ ماہ اگست تین سپاہی ۷۳ رجمنٹ ہندوستانی نے یہ ارادہ کیا کہ سب انگریزون کو مار ڈالین یا خود مر رہین

اونکی اپنی کمپنی والون نے دونوکو تو فوراً گرفتار کر لیا اور شیر سے نے مقام کوارٹر گارڈ مین جاکر بندوق طیار کر رکھی اور کہا کہ جو میرے پاس آنیگا ارادہ کریگا اوسکو مین مارڈالونگا حوالدار میجر نے اپنے سپاہی ساتھ لیکر مقام مذکور کا نرغہ کر لیا بعد از عرصہ قلیل کے سپاہی مذکور جو قوم کا برہمن تھا شمشیر علم کرکے اور پستول طیار بہر کر باہر آیا اور سپاہ کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ اپنے فرنگی افسرونکو مار ڈالو اور دہرم کے واسطے لڑو حوالدار میجر نے حکم دیا کہ ہتھیار رکھدے مگر اوسنے نہ مانا تب تین سپاہی کوارٹر گارد مذکورہ بالا نے اوسکو گولی سے مار دیا لاش مفسد مذکور کی گو قوم کا برہمن تھا مگر مہترونکے ہاتھ سے اوٹھواکر دریاے تیستا مین پہکوا دیے گیے

مراداباد

شروع مفسدہ مین ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مراداباد نے بھی ہنگامہ شروع کیا تھا اور قیدیونکو جیلخانہ سے رہا کیا تھا مگر بعد ازان پشیمان ہوکر دوبارہ عہد و پیمان کیے اور مدت تک خیرخواہی سرکار مین راسخ دم اور ثابت قدم رہے ہرچند مفسدین نے جو اس شہر کی طرف سے گذرے چند بار ترغیب اور طعنہ زنی کی مگر یہ جادہ راستی سے منحرف نہوئے

ایک صاحب مقیم مراداباد بتاریخ ۱۸ ماہ مئی اسطرح تحریر فرماتے ہین بتاریخ ۱۸ ماہ مئی ہمکو خبر پونہچی کہ ایک بڑی جماعت ۲۰ رجمنٹ کی جسنے بمقام میرٹھ مفسدہ برپا کیا تھا معہ سامان جنگ و خزانہ ایک جنگل مین جو بجانب جنوب دریاے گورگن کے اور قریب پانچ میل مقام ہذا سے واقع ہے فروکش ہین رات اندہیری تھی اور شب کے قریب گیارہ بجے تھے کہ ایک فوج مشتمل اوپر بتیس سوار اور ایک کمپنی ۲۹ رجمنٹ کے جمع ہوکر اونکے مقابلہ کو چلی اور ڈاکٹر صاحب چند سوار لیکر انکے پہلے سے چلے کہ جاکر پل دریاے مذکور کا قبضہ کرین اور جب سب بند و بست مناسب ہوچکا تو فوج مذکورہ بالا بسرگردگی صاحب جج اور صاحب مجسٹریٹ اور دو اور افسرونکے اون پر تاخت لائے اور اونکے پہرہ والونکو مغلوب کرکے ایک کو تہ تیغ کیا اور باقی مفسدین کا یہ حال کیا کہ اونکے گھوڑے اور ہتھیار چھین لیے اور آٹھ آدمیونکو گرفتار کیا سواے اسکے دس ہزار روپیہ نقد بھی مفسدین کا انکے ہاتھ لگا اور باقی مفسد بھاگ گیے کیونکہ بباعث تاریکی شب کے دوست دشمن سے شناخت نہوتا تھا مگر بوقت سر ہونے بنادیق کے جسکے شعلہ سے البتہ کچھ نظر آتا تھا صورت آدمی کی نظر آتی تھی بروز دوم وقت صبح چند سپاہی مفسد دلیرانہ لین ہندوستانی مین آئے اونمین سے ایک کو تو سپاہی ۲۹ رجمنٹ نے گولی سے مار دیا اور باقی گرفتار ہوکر جیلخانہ مین مقید ہوئے جو شخص کہ مفسدین مین سے لین مین مارا گیا تھا وہ ایک حوالدار تھا اور اوسکا کوئی رشتہ دار اس رجمنٹ ۲۹ مین تھا اس رشتہ دار نے بلکر قریب سو سپاہیونکے جو اوسکے دوست تھے جمع کیا اور اونکو ترغیب مفسدہ پردازی دیکر اونکو جیلخانے مین لے گیا وہان سپاہیان ۲۰ رجمنٹ کو جو قیدی ہوئے تھے رہائی دی اور اونکے ساتھ چند سو قیدی اور آزاد ہوئے باقی سپاہ رجمنٹ ۲۹ نے جب یہ حال سنا وہ طیار ہوکر آئی اور درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو ہم سب کو گرفتار کرکے پہر لے آوین اور حکم پاکر وہ جنگلو تمین گیے اور ۱۵۰ آدمی کو گرفتار کر لائے بعد ازین اور بہت آدمی گرفتار ہوئے اور اکثر خود بہی حاضر ہوگیے یہ حرکت چند سپاہیونکی دیکھکر باقیماندہ رجمنٹ بہت نادم اور پشیمان ہوئی اور کوئی موقع اونہون نے دوبارہ ثابت کرنے خیرخواہی اور اعتبار کا اونکو ملا فروگذاشت نکیا بتاریخ ۱۲ مہ خبر آئی کہ ایک جماعت کثیر

غازیون کی رام پور سے آکر بلب رام گنگا دوسری جانب شہر کے فروکش ہوے ہین اور اونکے پیغام وغیرہ ایک مولوی اور بدمعاشان شہر کے ساتہ لگ رہے ہین صاحب جج یہ خبر سنکر وعمدہ دارونکو اور چند سوار اور سپاہیان ۲۹ رجمنٹ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور مفسدین پر حملہ آور ہوکر اونکو منتشر کردیا اور ایک سپاہی نے ایک صاحب کے جنکے نام کا اول حرف ڈبلیو ہے اسطرح جان بچائی کہ ایک مفسد نے اپنا شیر بچہ یعنی قرابین اون پر چہترائی تہی اور مارنے ہی کو تہا کہ اس سپاہی نے دوڑکر مفسد مذکور کو گرفتار کیا اور سرغنہ اس جماعت مفسدین کا بوقت شب سیاہ پوش کے ہاتہ سے مارا گیا تہا تاریخ ۲۳ مہ روزشنبہ یہہ خبر آئی کہ دو کمپنیان سفرمینا کی مقام رڑکی سے بگڑکر اور سامان جنگ اور بہت سا مال لوٹ کا لیکر قریب اس مقام کے آگئین ہین بلا توقف دو توپین اور دو کمپنیان ۲۹ رجمنٹ کی اور ساٹہ سوار طیار ہوئے مفسدین نے جب خبر طیاری اس فوج کی سنی وہ سب بزودی گنگا پار ہوکر ترائی مین بہاگ گئے مگر ہمارے جنٹ مجسٹریٹ صاحب نے چار سوار سے جاکر اونکو ایک باغ انبہ مین جالیا اور اونسے اوسوقت تک لڑتے رہے جب تک یہ فوج بہی وہان جا پونہچی اور پہونچکر اونکے ہتہیار چہین لیے بلکہ اکثر سپاہیونکا مال واسباب بہی لے لیا اور اونکا تعاقب تا بہ ترائی کیا بعد ازین ۲۹ رجمنٹ کے سپاہی ایسے معتبر ہوگئے تہے کہ وہ اکثر رفع فساد کے واسطے دیہات ضلع مین بہی بہیجے گئے اور اونہون نے خدمت بہی جنسے سپاہیونکو اور خیرخواہونکو چاہیے بخوبی تمام کی اگر یہ لوگ آیندہ بہی ایسی ہی خدمت کرتے اور اسیطرح خیرخواہ سرکار رہتے تو اونکی بڑی نیکنامی بسرکار گورنمنٹ لکہی جاتی اور وہ مورد توجہ سرکار ہوتے یہ دو فتح جو بخلاف سپاہیان ۲۰ رجمنٹ اور سفرمینا کے حاصل ہوئی ہین انکے سبب یہ ہوا کہ جو جماعت مفسدین کی اپنے وطن کو جاتی تہی اور اس راستے اونکو جانا تہا وہ اب اس شہر کو بلکہ ضلع کو بچاکر جاتے تہے چونکہ ہم متصل شہر دہلی کے ہین اسواسطے اکثر مفسدین یہان لین مین آکر سپاہ کو ترغیب چلنے شہر بادشاہی یعنی شہر دہلی کی دیتے ہین اور طمع دیتے ہین کہ وہان طلب تنخواہ زیادہ سے ملے گی فقط

یہ لائق سند ۲۹ رجمنٹ اپنے بہائیون کو جوگرد نواح مین تہے آمادہ سرکشی دیکہکر اور یہ سنکر کہ مقام بریلی مین ایسا قتل اور خونریزی ہوئی کہ جسکا بیان نہین اپنے جادہ راستی پر نہ رہ سکے اور آخرکار بتاریخ ۳ جون منحرف ہوگئے

ہمارے پاس کوئی سلسلہ وار کیفیت اس واقعہ کی سواے اسکے جو صاحب مجسٹریٹ مقام مذکور نے تحریر کی ہے اور جو ذیل مین مندرج ہوتی ہے نہین آئی

پوویل صاحب کو جو لفٹنٹ وارڈک صاحب کے ساتہ رہتے تہے اکثر مسلمانان شہر نے مجروح کیا اور بعد ازین صاحب موصوف کو معہ ہل صاحب اور دیگر انگریزونکے بتاریخ ۴ گرفتار کیا اور وارڈک صاحب اور اونکی میم کو اوسی روز قتل کیا عرصہ قلیل کے بعد مفسدین نے پوویل صاحب اور دیگر مفسدین کو کہا کہ اگر تم مذہب اسلام قبول کرو تو تمہاری جان بخشی ہوگی ناچار جب کوئی اور موقع جان بری کا نرہا اون سب نے مذہب اسلام اختیار کیا بعد ازین ایک مکان مین اون سبکو یکجا رکہا اور کچن صاحب معہ عیال واطفال کے اب تک شہر مین کسی مقام محفوظ مین پوشیدہ تہے اور اسیطرح تا تاریخ ۱۵ مخفی رہے مگر جب فوج بریلی یہان وارد ہوئی تو پوویل صاحب معہ دیگر صاحبان دوبارہ گرفتار ہوے اور کچن صاحب کا پتا بہی کسی مسلمان نے اونکو بتادیا اونہون نے کچن صاحب اور اونکے پسر کلان اور کاربری صاحب

برادرزن کچن صاحب کو قتل کیا اور پوویل صاحب اور ہل صاحب اور میک گار صاحب اور ووڈنگٹن صاحب کو ۱۸ جون کو دہلی لی گئے اور اونکے عیال و اطفال معہ عیال و اطفال کچن صاحب کو جو سب مسلمان ہو گئے تھے سپرد مجو خان کے جسکو مفسدین نی نواب مرادآباد قرار دیا تھا کیا نواب رامپور نے جسکے پاس اب یہ ضلع ہے ان میم صاحبونکو ہر طرح کی مدد دی اور ایک مضبوط گارد اونپر تعینات کیا کہ آئندہ اور کوئی اونکو دق نکری اور پانچ روپیہ ماہواری ہر ایک متنفس کو واسطے خوراک کی دیا پس اب وہ بآرام بسر کرتے ہین اور ہمیشہ گوش بآواز ہین کہ کہین خبر فتح دہلی کی اور دوبارہ قائم ہونے سلطنت انگریزی کی سنین تاریخ ۳ جون جب مکانات صاحبون کے لوٹے گئے تھے اور بعد ازان جلا دیے گئے تو مین بھی اپنا تمام اسباب اک خانہ مین چھوڑکر ایک گانو مین جو متصل تھا بھاگ گیا تھا اور جب واپس آیا تو ایک پرچہ کاغذ بھی دفتر ڈاکخانہ مین باقی نہ تھا

ایک میم صاحب جو شریک مصیبت زدگان مقام ہذا تھین اور بقدرت پروردگار سے جان بسلامت لیگئین تھین اپنا حال اسطرح تحریر کرتی ہین

بتاریخ ۳ ماہ جون اس مقام مین بلوہ شروع ہوا خزانہ سپرد سپاہیان ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی کی ہوا اور خزانہ جنگی سپاہ نے لوٹ لیا یہ حال دیکھکر سب صاحبان افسران ملکی بمقام میرٹھہ روانہ ہوے اور اسی روز وقت شام تمام افسران جنگی وس سپاہی بطور گارد ہمراہ لیکر بجانب مقام نینی تال روان ہوے اور مقام مذکور مین بسلامت پہونچ گئے اور ہم لوگونکو یہان اسطرح کی حفاظت کے مرنیکو چھوڑ گئے رات کی رات ہمنی یہان بسر کی اور ہمکو یہ یقین تھا کہ مفسد ہرگز امروز و فردا مین کشت و خون شروع نکرینگی مگر بخلاف اسکی مفسدین نی بروز دوم وقت صبح ہنگامہ کشت و خون گرم کرنا شروع کیا اور ہمارے قیام گاہ پر آکر میرے والد اور والدہ کو ہلاک کیا بعد ازان ہل صاحب کو اور میک گاور صاحب کی پسر کلان کو اور ووڈنگٹن صاحب کو قتل کیا بعد قتل کرنے ان پانچ صاحب اور میم لوگون کے مفسدین ہم سب باقیماندہ کو گرفتار کرکے اپنے کمپو مین لے گئی اور وہان ہمکو قید کیا ہم آٹھ روز تک قید رہے اور آٹھوین روز کی شام کو کچھ تدبیر کرکے ہم قید مین سے فراری ہوے اور شہر مین اکثر خفیہ تین دن تک رہے بروز چہارم مفسدین مقام بریلی یہان وارد ہوے اور انہون نے ہمکو دوبارہ قید کیا بوقت شام مفسدین شہر مین سے گئے اور وہان کچن صاحب کو اور اونکے پسر کو اور کاربری صاحب کو قتل کرکے کچن صاحب کی میم کو معہ اونکے سات بچون کے گرفتار کرکے جہان ہم قید تھے وہان اونکو بھی مقید کیا اور ہم اس قید مین تین روز رہے بروز سوم وقت شام مجو خان نامی ایک مفسد نے جو سرغنہ اور نہایت سنگدل تھا بخدمت جنرل بخت خان عرض کی کہ ہم لوگون کا کیا کرنا چاہیے اور یہ استدعا کی کہ جتنے انگریز ہین اونکو جنرل صاحب اپنے پاس رکھین اور جتنے میم لوگ ہین وہ اوس مفسد کے پاس رہین اور مفسد مذکور اونکی خاطرداری اور خبرگیری مین کوتہی نہین کرنیکا یہ درخواست اوسکی منظور ہوئی اور ہم اوس سنگدل خونخوار کے پنجہ مین پھنس گئے اور ہل صاحب اور میک گاور صاحب اور ووڈنگٹن صاحب اور پوول صاحب رجمنٹ کی ساتھ رہے اس خونخوار کے پنجے مین ہم سات دن نہایت تکلیف مین رہے ووڈنگٹن صاحب کے چھوٹے لڑکے دو اور بیمار ہوے اور تیسرے روز مر گئے اوسکے بعد میرے لڑکے نے بھی

جان بخشی تسلیم کی بعد سات روز کے نواب رامپور نے ہماری مقیدی کی خبر سُنی اور کچھ سپاہی ہمارے لینے کو بھیجے اور ہمکو اپنے پاس طلب کر لیا اوسکے پاس ہم بہت آسایش سے رہے اونسے ہم کو کچھ روپیہ بھی اخراج ضروری کیواسطے دیا اور ایک مکان علیحدہ مین چھ مہینے پوشیدہ رکھا اور پانچ پہرے ہماری حفاظت کے واسطے تعینات کیے آخرکار صاحب کمشنر بہادر بریلی اور صاحب کمشنر بہادر میرٹھ نے ہماری زندہ رہنے کی خبر پاکر نوابصاحب کو ہماری طلب مین لکھا اور نوابصاحب نے ہمارے ساتھ سپاہ دیکر گڈہ مکٹیسر گھاٹ تک ہمکو پونہچا دیا اور وہانسے عبور دریاے گنگ کرکے بمحافظت پچاس سوار امدکوتوال اور داروغہ کے ہم بسلامت مقام میرٹھ تک پہونچ گئے فقط

ایک وقائع نگار اس مقام کا حال سوائے اوسکے جو سابق ذکر ہو چکا ہی اسطرح پر بیان کرتا ہی کہ ۲۹ رجمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی یہان تک تھی کہ سواے اون وارداتون سے کے جو سابق ذکر ہو چکے ہین اور جسمین اس رجمنٹ کے سپاہیون نے کارہاے نمایان بخلاف مفسدین کے عمل مین لاے تھے ایک اور امر ایسا ہی کیا تھا کہ جس سے ہر ایک کو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تھا اور کسیکو یقین نہ تھا کہ یہہ سپاہ بھی جادہ راستی سے منحرف ہوکر شامل مفسدین کے ہوگی مگر بعد چندروز کے بخلاف اسکے عمل مین آیا یعنی یہہ سپاہ بھی مفسد ہو گئی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جو امر باعث تزاید اعتبار کا ہوا تھا وہ یہہ تھا کہ جب سپاہ سفر مینا مقام رڑکی سے باغی ہو کر معہ ساز و سامان نزدیک مقام مراداباد کے پونہچی تو سپاہ ۲۹ رجمنٹ نے اون پر تاخت لاکر اونکے ہتھیار چھین لیے اور جو کچھ از قسم سامان وغیرہ اونکے پاس تھا وہ بھی لیکر اونکو بھگا دیا اس امر سے تو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تھا مگر بعد ازین خلاف چشمداشت ہر یک کس و ناکس کے وہ منحرف ہوگئے اوسکی تفصیل اسطرح پر ہی کہ جب اونہون نے بتاریخ ۳ جون سُنا کہ سپاہ بریلی نے فساد برپا کیا یہہ بھی اپنی طریق نمک حلالی کو چھوڑ کر راہ مفسدین پر چلنے لگے یعنی انہون نے اول تو خزانہ لوٹا اور جب خزانہ مین سے صرف ڈھائی لاکھ روپیہ نکلا تب اونہون نے خزانچی کو گرفتار کیا اور چاہتے تھے کہ اوسکو مار ڈالین مگر ساندرس صاحب اور ولسن صاحب جج نے اوسکی شفاعت کی اور ہر چند بعض مفسدون نے چاہا کہ ان صاحبونکو بھی اوسکے ساتھ ہی قتل کرین مگر دو چار الدار جو وہان موجود تھے اونہون نے سپاہ کو کہا کہ تمنے اقرار کیا ہی کہ تم کسی صاحب لوگ کو نہ مارو گے اس عہد کو یاد رکھو یہہ سنکر اونہون نے خزانچی کو اور دونو صاحبونکو چھوڑ دیا اس عرصے مین گو ۲۹ رجمنٹ باغی ہو گئی تھی اور وہ باقیماندہ سپاہ کو دہمکاتے تھے تاکہ اونکے شامل ہون مگر تاہم چند سواران رسالہ ہشتم غیر آئین انگریزان مفرورین کے ساتھ ہو کر اونکی حفاظت کرتے ہوئے ہمراہ رہے بعد ازین مفسدین بریلی اور باغیان مقام ہذا اور ۴۱ رجمنٹ ہندوستانی جو مقام سیتاپور سے سرکشی کرکے وارد مراداباد ہوے تھے سب یکجا ہو کر بطور بریگید آراستہ ہو کر اور بہت سا سامان ساتھ لیکر روانہ شہر دہلی ہوئے اور عبور دریاے گنگ کرکے نزدیک میرٹھ کے جو راستہ دہلی کو جاتا تھا اوس راہ سے رہسپر ہوے سابق ہم احوال میرٹھ مین تمام حال لکھ چکے ہین جس سے نالیاقتی جنرل ہویٹ صاحب کی ظاہر ہوتی ہی اور جس سے صاف ظاہر ہوا تھا کہ جنرل صاحب لائق کسی کار کے نہین تھے بلکہ دہلی کا بند و بست کا بھی اونسے نہین ہو سکتا تھا مگر قسمت نے ایک موقع اونکو اور دیا تھا جس سے اونکی سب بدنامی رفع ہو جاتی اور جس سے ہر ایک شخص کو ثابت ہو جاتا کہ جو تغمہ ہاے کارگزاری اونکو جنگہاے مقامات جاورا اور برہما مین عنایت ہوئے تھے

وہ بیجانہ تہے مگر افسوس اس موقع پر بہی کچھہ نہ ہوسکا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ جب مفسدین برلب دریاے گنگ پونہچے تو باعث کثرت سامان اونکو تلاش باربرداری کی کرنی پڑی اور دریا پر صرف ایک کشتی اونکو دستیاب ہوئی اور دو سوار پہر تلاش کرکے دو کشتیان اور بہی لائے اس باربرداری کے تلاش مین اور عبور دریا کرنے مین اونکو بہت عرصہ گذرا زیادہ چہہ گھنٹے سے اونکو لب گنگ پر قیام کرنا پڑا اور اسکی خبر میرٹہ مین بہی پونہچی اور اکثر عہدہ دارون نے جنرل صاحب سے کہا کہ مفسدین کو عبور دریا کرنے دینا چاہیے اور یہہ بہی ثابت ہوگیا تہا کہ جزوی فوج گورہ اونکے واسطے کافی تہی مگر کسی امر نے جنرل صاحب کے دلمین جوش پیدا نکیا اور اونکے عرق جوانمردی و ہمت کو حرکت ندی آخرش یہہ ہوا کہ مفسد باوجود موجود ہونے فوج گورہ کے بآرام و آسائش تمام سب ساز و سامان لیکر بلا مزاحمت میرٹہ کے پاس گذر کر وارد دہلی کے ہوے ہرچند اونکے دلمین نہایت خوف اس فوج گورہ مقیم میرٹہ کا تہا مگر سب رفع ہوگیا اور بخوشی و آرام تمام مقام مقصود تک پہونچ گئے یہہ سب حال دیکھکر ہر ایک خیر خواہ سرکار کو موجودگی جنرل ہویٹ صاحب سے بڑا رنج ہوتا تہا مگر بعد از عرصہ دراز کے اونکا رنج رفع ہوگیا جب اونہون نے خبر سُنی کہ صاحب موصوف حکمرانی سے موقوف ہوے

لاہور

بتاریخ ۳۰ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے بمقام چہاونی میان میر ہنگامہ برپا کیا اور اپنے افسر کمانڈنگ اور سارجنٹ میجر کو قتل کرکے ایک جماعت باندہ کر فراری ہوئی سپاہ سکہ اور بہوج پوریونکی تعریف کرنی چاہیے کہ وہ اس حرکت قبیحہ مین شامل نہوئی اس فساد کی اطلاع فوراً معبر ہاے دریاے ستلج پر بہیجے گئے اور قبل از پہونچنے مفسدین کے بند و بست گہاٹونکا ہوگیا اسی نظر سے مفسد بہی بجانب کوہ روانہ ہوے اور بحالت تباہ گرسنہ و تشنہ و ماندہ پیرون مین چہالے پڑے ہوے افتان و خیزان ایک معبر دریاے راوی پر وارد ہونے تا کہ اسکو عبور کرکے سزاے بدکرداری سے نجات پاوین مگر ایسا نہوا کیونکہ عوض لینے والے اونکے درپے تہے اور اونکے گرد و پیش بہی سب اونکے دشمن تہے اب وہ عین وسط ملک ماجہہ مین آئے اور سکہہ لوگ سب اونکے گرفتاری اور قتل کے درپے ہوے اور قبل از پہونچنے افسران انگریزی کے وہان کار نیست و نابود کرنے اون مفسدین کا شروع ہوچکا تہا اور آخرکار قریب سب مفرورین کے گرفتار ہوکر سزاے اعمال کو پونہچے مفسدین تخمیناً ۶۳۰ نفری تہے اونمین سے ۱۱۹ مقتول اور غرق آب ہوکر اور شدت ماندگی سے بیتاب ہوکر مرگئے اور باقی جو ایک کوڑی سے بہی کم رہے تہے اونکا حال معلوم نہوا

باقیماندہ رجمنٹہاے مقیم لاہور جنکے ہتہیار چہین لیے تہے اور وہ حسب تفصیل ذیل تہین یعنی ہشتم رسالہ غیر آئین ۱۶ اور ۴۹ رجمنٹ ہندوستانی اور نیز سالم یازدہم رسالہ غیر آئین اب مقام میان میر مین بطور قیدیان و نیز حفاظت توپخانہ و پہرہ ہاے سوار و پیادہ مین مقیم بطور مقید نہین اور حتی الامکان اونکے حراست اور حفاظت کیجاتی ہے

ایک وقائع نگار جو ہنگام بلوہ خاص شہر لاہور مین مقیم تہی حال لاہور کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب خبر وحشت اثر بلوہ میرٹہ اور دہلی کی اور اطلاع اون خرابیون اور کشت و خون کی جو وہان ہوئی تہین اس مقام مین پونہچی فوراً سب حکام جمع ہوے اور بصلاح رابرٹ منٹگمری صاحب جوڈیشل کمشنر کے یہہ تجویز قرار پائی کہ فوج ہندوستانی جو یہان موجود ہین اونکے ہتہیار لے لیئے جاوین

یہہ تجویز صاحب کمان افسر برگیڈ سیتوارٹ کوربٹ صاحب نے بہی پسند کی اور مطابق اوسکے تجویز عمل مین آئی یعنی بتاریخ ۱۳ ماہ مئی
وقت صبح حکم پریڈ کا نفاذ پایا اور ۱۶ رجمنٹ اور ۲۶ رجمنٹ اور ۴۹ رجمنٹ معہ ہشتم رسالہ غیر آئین ایک قطار مین کہڑے کیے گئے
اور سامنے اونکے توپخانہ شاہی نصب کیا گیا اور ۸۱ رجمنٹ شاہی توپخانہ مذکور کی پشت پر کہڑی ہوئی اور اسطرح قائم ہوئی کہ اونکے
گولے توپخانے کے دونو جانب سے صاف نکل جاویں توپون مین گراپ بہری ہوئی تہی اور جب سب تدبیر عمل مین آچکی
تو ۸۱ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ اپنی بندوقین ٹوپی کرین جب سب طیار ہو گئے تو ہندوستانی سپاہ کو حکم ہوا کہ ہتہیار رکہدو اس حکم کی تعمیل
بلا عذر کی گئی اور رسالے والون نے بہی اپنی اپنی تلوارین زمین پر پہینکدین سب ہتہیار سپاہ گورہ نے اوٹہا کر گاڑیون پر بار
کرکے روانہ قلعہ کیے بعد ازین سب سپاہ ہندوستانی اپنی لین مین گئی اور اسطرح بہ تدابیر صائبہ جوڈیشل کمشنر بہادر ملک پنجاب
اس آشوب عالمگیر سے محفوظ رہا اور سب کو اس امر کا اقرار ہے کہ ملک پنجاب اگر قبضہ سرکار مین رہا تو باعث صاحب ممدوح الوصف
کے تدابیر شائستہ و تجاویز لائقہ سے رہا اب ہم یہہ توقع رکہتے ہین کہ صاحب موصوف بترقی مدارج سر رابرٹ منٹگمری کے سی بی
ہوجاوینگے جب ان تدابیر کی اطلاع جو بمقام لاہور عمل مین آئین تہین صاحب چیف کمشنر بہادر کو جو بمقام راول پنڈی رونق افروز تہے
پہونچی تو جنرل ریڈ صاحب نے جو سب حکام لشکری موجودہ پنجاب سے زیادہ تر قدیم عہدہ دار لشکری تہے حکم تمام فوج پنجاب کا
اپنے ذمہ لیا اور ایک کونسل جنگی قرار پائی اوسمین برگیڈیر کوٹن صاحب اور برگیڈیر چیمبرلین صاحب اور کرنیل ایڈورڈ صاحب اور
کرنیل نکلسن صاحب موجود تہے الا سب صاحبونکی یہہ صلاح ٹہہری کہ ایک دستہ فوج اسطرح کا بمقام جہلم جمع ہونا مناسب ہے
جو ہر وقت سب سامان جنگی و رسد وغیرہ اپنے ساتہ لیکر تمام ملک پنجاب مین گشت کیا کرے اس دستہ کی ترتیب کیواسطے
۲۷ اور ۲۴ رجمنٹ شاہی اور ایک باڑہی توپخانہ اسپی گورہ اور ایک لائٹ فیلڈ باتری اور گائڈ کور اور ۱۶ رسالہ غیر آئین اور
یکم پنجاب پیدل اور پلٹن کماؤن اور ایک بازو دوم رسالہ پنجاب اور نصف کمپنی سفر مینا کی مقام مذکور مین جمع ہوئی اور جب سب
سامان جمع ہو گیا تو دستہ مذکور روانہ لاہور ہوا اثناء راہ مین اس دستہ مین اکثر تبدیلی فوج کی ہوتی تہی کیونکہ بعض مقامات مین
مناسب متصور ہوا تہا کہ کچہہ فوج گورہ اسی دستہ مین سے وہان چہوڑی جاوے اور اوسکی عوض اور سپاہ ہمراہ لیجاوے ایک مرتبہ
ایسا ہوا کہ ۳۵ رجمنٹ ہندوستانی کو جو اوسوقت تک نمکحلال اور باوفا تہی ہمراہ لے لیا تہا مگر قبل از وارد ہونے مقام لاہور
کے کچہہ شبہات نسبت اوسکے پیدا ہوے یعنی اثناء راہ مین یہہ سپاہی ہمیشہ ترش رو اور ناراض معلوم ہوے اور جب وہ
لاہور مین پہونچے تو دو سپاہی اونمین سے اس بات کا اقرار کرکے بجانب میان میر گئے کہ جو سپاہ غیر مسلح وہان موجود تہی
اونکو ترغیب بلوہ پردازی کی دیوین لیکن یہہ دونو سپاہی بمقام انارکلی گرفتار ہوئے اور ہنگام تحقیقات روبروے کورٹ مارشل
کے اون پر جرم ثابت ہوا اور بتاریخ ۹ جون وقت صبح یہہ دونو توپ سے اوڑاے گئے یہان ہم یہہ بہی بیان کرتے ہین
کہ اس رجمنٹ کے ہتہیار بعد ازین بمقام پہلور لیے گئے تہے اور اوسکو مقام مذکور مین چہوڑ کر باقی فوج بجانب شہر
دہلی روانہ ہوئی تہی بتاریخ ۲۷ ماہ مذکور یہہ صلاح مناسب وقت متصور ہوئی کہ میجر نیجیل صاحب کے باڑہی کے بہی ہتہیار
بمقام میان میر چہین لیے جاوین بتاریخ ۳۰ ماہ آئندہ یعنی ماہ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے یکایک بلوہ کیا یہہ خبر
سنکر اونکا کمانڈنگ افسر میجر سپنسر صاحب اونکی لین مین گئے تاکہ اونکو فہمایش کرین مگر ہنگام فہمایش اونکو اور

[illegible] سارجنٹ صاحب کو سپاہ مذکور نے مار ڈالا اور اپنے حوالدار میجر اور ہی حوالدار کو بہی ہلاک کیا انکی تدبیر سزادہی مین کچہہ درنگ ہوئی اور اسی سبب سے جب تک توپخانہ طیار ہوا تب تک سپاہ مفسد بجانب کوہستان روانہ ہوگئی تاہم فوج سکہہ نے تیس سپاہ سے زیادہ قتل کیے اور سوار درپے اونکے گئے اور اونکی لین کی تلاشی ہوئی اور بہت ہتہیار مثل تلوار اور بندوق وغیرہ دیوارہاے گلی مین سے جو نیین کی نہین برآمد ہوئے اسی نظر سے دیوارین اور سپاہ کے لین بہی کندہ کی گئین اور اونمین سے بہی اسلحہ برآمد ہوے اور گو درنگ بیچ سزادہی مفسدین مفرورین کے بوسے کار آئی تہی تاہم انکے قلع اور قمع مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اول یہہ خیال مین آیا تہا کہ یہہ مفسد قلعہ گوبندگڈہ مین جو امرتسر مین واقع ہے فراہم ہونگے اور اسی نظر سے فریدرک کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے جو بہت لائق اور ہوشیار افسر ہین وہ تدابیر عمل مین لاے جنسے وہ قلعہ مذکور مین جمع نہو سکین بعد ازین ایک خبر اس مضمون کی آئی کہ مفسدین مذکورین چالیس میل جاکر برآب دریاے راوی متصل اجنالہ ارادہ عبور دریاے مذکور کا کرتے ہین یہہ خبر دیوان پران ناتہ برادرزادہ راجہ دینا ناتہ بہادر نے جو تحصیلدار اجنالہ تہے کوپر صاحب کو بہیجی تہی اور خود بغیر انتظار تشریف آوری صاحب موصوف کے اپنے سواران پولس کو ہمراہ لیکر اون پر حملہ آور ہوئے کوپر صاحب بہی یہہ خبر سنتے ہی فورا روانہ اجنالہ ہوئے اور بوقت نواخت چار گہنٹہ سہ پہر وارد مقام مذکور ہوے وہان پہونچکر دیکہا کہ تحصیلدار مذکور نے اپنے سواران پولس کی مدد سے ۱۵۰ مفسدین کو تو قتل اور ۶۰ کو گرفتار کیا تہا اور ۳۱ اونمین سے بہنگام عبور دریا غرق ہوگئے تہے اور تمام باشندگان پرگنہ مذکور حسب الحکم تحصیلدار درپے قتل اور گرفتاری مفسدین تمام شب پہرتے رہے اور صبح کو [illegible] مفسدین کو گرفتار کرکے لائے جو مفسد گرفتار ہوئے تہے اونمین سے چند مفسد تو روانہ لاہور کیے گئے تاکہ وہان سزاے اعمال کو پہنچین اور باقیماندہ کو کوپر صاحب نے خود حکم قتل کا دیا اور سب گولیون سے مارے گئے اور اونکی لاشین ایک چاہ کہنہ مین جو متصل قتل گاہ کے تہا بہر دی گئین کوپر صاحب کے ساتہ سواران صاحب خان ٹوانہ اور رسالدار [illegible] الیہ اور سردار گلاب سنگہ اور جرنیل ہرسکہہ راے اور سردار جودہ سنگہ اکسترا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر اور دیوان پران ناتہ تحصیلدار جنکی خدمات لائقہ کا بیان مختصرا اوپر ہو چکا ہے تہے اور ان سب صاحبون نے صاحب موصوف کے ساتہ خوب کارہاے نمایان کیے جب ہم یہہ خیال کرتے ہین کہ اگر مفسدین مذکورین اسطرح پر اپنے اعمال نکوہیدہ کی سزا نپاتے اور کوہستان کو جاکر کانگڑہ اور کولو وغیرہ اضلاع کوہستان مین پہونچ جاتے تو استقلال اور جلالت کی جو کوپر صاحب سے اس موقع پر ظاہر ہوئی ہے اوسکی تعریف اور توصیف جسقدر چاہیے اوسقدر نہین ہو سکتی تفصیل اسکی یہہ کہ اگر مفسد کوہستان مین بہی جاکر مفسدہ انگیزی کرتے تو جتنے قلعہ ہاے کوہی مثل کانگڑہ اور نورپور اور کولو وغیرہ تہے وہ سب بگڑ جاتے اور ان قلعجات کی استحکام اور مضبوطی کا حال زمانہ سلف کی تواریخون سے بخوبی واضح راے ہر ایک شائق تاریخ کی ہے کہ کتنے روز قلعہ کانگڑہ شاہ اکبر کے وقت مین لڑا ہے اور کولو کیسا مضبوط قلعہ ہے الغرض کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے اس موقع پر ایسا کیا کہ جسکی کچہہ تعریف نہین ہو سکتی بلکہ یہہ بہی اگر یہان بیان کیا جاوے تو بجا اور درست ہے کہ صاحب موصوف کے سبب سے تمام کوہستان اس نائرہ عالم آشوب سے محفوظ رہا اب یہہ تہوڑا سا حال اور یہان درج کرنا ضرور ہے کہ جو مفسد کوپر صاحب نے علحدہ کرکے روانہ لاہور کیے تہے اونمین ایک صوبہ دار میجر اور ایک جمعدار تہا

اور دو حوالدار اور آٹھ سپاہی جو گویا بانی فساد تھے جب یہہ لاہور مین پونہچیا تو اونکو حکم جانی چہاونی میان میر کا ہوا اور وہان روبرو اور سپاہ کے جنکے ہتھیار چہین لیے گیے تھے اونکو توپ سے باندہ کر اوڑا دیا اور اسطرح سب سپاہ باقیماندہ کے دل مین وہ خوف ڈالا کہ بار دیگر کوئی اونمین سے مرتکب ایسی حرکات قبیحہ کا نہو

سہارن پور

تاریخ ۲۷ ماہ جولائی صاحب مجسٹریٹ اور میجر سکوٹ صاحب نے گارد جیلخانہ کے بغیر ہنگامہ و فساد کے ہتھیار چہین لیے ہرچند اسکی چندان ضرورت نہ تھی مگر احتیاطاً یہہ امر وقوع مین آیا کیونکہ ایک خبر مشہور تھی کہ چند گارد والے سپاہی گوجران قرب وجوار سے اور بدمعاشان شہر سے کچھہ سازش کیا کرتے ہین اور یہہ خبر بپایہ صداقت کو پہونچ چکی تھی کہ گوجر مقام باہراہ چند میل کے فاصلے پر سہارن پور سے واقع ہے جمع ہوتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ جب رانگہڑ اور راجپوت اور دیگر اقوام سرکش اونکے ساتھہ متفق ہو جاوینگے تو وہ مقام سہارنپور پر حملہ آور ہونگے اس خبر کو تصدیق سمجھکر صاحب مجسٹریٹ نے ایک چٹھی ضروری بنام کرنیل بیرڈ سمتھ صاحب بمقام لنڈہور روانہ کی کہ صاحب موصوف کچھہ سپاہ گورہ واسطے کمک کے روانہ کرین

کرنیل صاحب نے فوراً کچھہ سپاہ سواری یابو وغیرہ زیر حکم کپتان سینڈ صاحب اور لفٹنٹ برنگ صاحب بجانب سہارنپور روانہ کیے اور حکام مقام ہذا نے بگھیان اور گاڑیان اور ہاتھی وغیرہ یہانسے روانہ کیے کہ جہان سپاہ مذکور ملے وہان سے یہہ سواریان اونکو بزودی یہان لے آوین اور سپاہ مذکور بروز دوشنبہ قریب نواخت نو گھنٹہ شب وارد اس جگہہ کے ہوئے اور یکشنبہ کو بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح وہ لوگ مقام لنڈہور سے روانہ ہوے تھے

روز مقررہ سہ شنبہ تہا جو مفسدین نے واسطے حملہ کرنیکے تجویز کیا تہا مگر بباعث آجانے اس فوج کے اور واپس آنے ایک دستہ فوج گورکہہ زیر حکم لفٹنٹ یونس رگین اور روبرٹسن صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور بسبب موجود ہونے کچھہ سپاہ روڑکی کے معہ ایک ضرب توپ توپنی زیر کمان کپتان ڈرمنڈ صاحب بالفعل تمام ارادہ اونکی سرکشی کا فسخ ہوگیا

دیوگڈہ

شروع ماہ اکتوبر مین ۳۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اس مقام مین مفسدہ پردازی کر کے اپنے افسرونمین سے کپتان آشر صاحبونکو قتل کیا اور رونلڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع کو بہی مار ڈالا مگر فلورڈ صاحب سب اسسٹنٹ کمشنر جان بچا کر بہاگ گیے صوبہ دار چہارم کمپنی نے لفٹنٹ کوپر صاحب کو بہاگنے نہ دیا اور باقیماندہ سپاہ کمپنی مذکور خیرخواہ ہین اور وہ فساد نہین کرینگے اور اسی عرصے مین اون پہ بارش گولیونکی ہوئی لفٹنٹ کوپر صاحب اور لفٹنٹ رین صاحب اور رونلڈ صاحب بنگلے مین بہاگ گئے مگر دشمنون نے بنگلہ گہیر لیا اور اوسکو آگ لگادی گرانٹ صاحب جو یہان رہتے تہے وہ اول ہی آواز بندوق کی سنکر مکان چہوڑ کر فراری ہوگئے تہے اس عرصے مین جب برآمدہ بنگلہ مین آگ لگی سپاہ نے لفٹنٹ رین صاحب سے کہا کہ تم باہر آجاؤ ہم تمکو نہین مارنیکے کہ تم بہاگ جاؤ رین صاحب نے اونسے عہد لیا اونہون نے قسم کی اور اپنے قول پر ثابت رہے یعنی جب وہ بنگلے سے باہر آئے تو اونکو قتل نکیا اور بسلامت جانے دیا صاحب موصوف اب بہاگل پور مین موجود ہین جب لفٹنٹ کوپر صاحب اور رونلڈ صاحب اور ایک حوالدار اور ایک سپاہی نکلے جو دونو ہندوستانی خیرخواہ سرکار تہے اور صاحبان معہ صوبیدار

ساتہ بنگلے مین پناہ گیر ہوئے تھے دیکھا کہ بنگلہ جلنا شروع ہوا اور اوسمین رہنا اب ناممکن ہے وہ چارون بنگلے چہوڑکر بارادہ فرار باہر آئے مگر اونکے آتے ہی گولیان اون پر برسنی شروع ہوئین اور دونو صاحب اور سپاہی تو وہین مارے گئے مگر حوالدار بھاگ کر بچ گیا مفسدین نے لاش کور صاحب کو پارہ پارہ کیا اور تلوار سے تمام جسم کو قیمہ کیا بعد ازان بجانب جیلخانہ روانہ ہوے اور قیدیونکو آزاد کیا اور خزانہ لوٹا اور شہر کو بھی تاراج کیا برہمن اور پنڈت بھی اونکے ہاتہ سے نہ بچے اونسے اونہون نے سواے اور اشیاے بیش قیمت کے تین ہاتھی لیے اور یہہ سب لیکر بجانب مقام روہنی روانہ ہوے اس مقام روہنی کو بھی اونہون نے بتاریخ دہم وقت شب خوب لوٹا اور لوٹ کر وہان سے بھی روانہ ہوے خدا کرے کہ اونکو اس اعمال زشت اور کردار زبون کی سزا جلدی ملے مفسدین نے ہندوستانی ڈاکٹر کو زبردستی اپنے ساتہ لیا اور سب ادویہ ہسپتال بھی ہمراہ لین اب اونکے پاس گیارہ ہاتھی اور اسباب جنگ بکثرت موجود ہے اور ۲۵۰ بندوقین ہین دو آدمی لفٹنٹ رین صاحب کے ساتہ بھاگل پور گئے اور ایک ہندوستانی نے گرانٹ صاحب کو مفسدین سے بچا کر اپنے پاس مخفی رکھا تھا

فتح گڈہ

بتاریخ ۳ ماہ جون خبرین آئین کہ سپاہ نے مقام شاہجہان پور اور بریلی فساد برپا کیا اور ایک دستہ فوج مفسدین اودہ جسمین ایک پلٹن پیادہ اور ایک رسالہ سواران بھی فتحگڈہ کو آتے ہین ان خبرون کے سننے سے نہایت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ ۱۰ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا آمادہ فساد تھی بلکہ بالکل بگڑ گیی تھی اونہون نے تین لاکھ روپیہ خزانی کا اپنے پاس رکھا تھا اور جب حکام نے چاہا کہ خزانہ مذکور کو قلعے مین پہونچادین تو اونہون نے لیجانے نہ دیا بلکہ وہ برملا یہہ کہتے تھے کہ جو ایک پلٹن اور آکر اونسے شامل ہووے تو وہ فساد کرکے تمام انگریزونکو قتل کرینگے اوسی شب کو سب صاحب لوگ ایک مقام پر جمع ہوے اور مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے آخرکار یہہ صلاح قرار پائی کہ اول سب میم لوگون کو اور بچون کو روانہ کانپور کرنا چاہیے اور چونکہ کشتیان موجود تہین تو یہہ امر قرار پایا کہ فوراً اونکو روانہ کرنا لازم ہے چنانچہ بتاریخ ۴ بوقت نواخت ایک گہنٹہ شب اونکو بسواری کشتیان روانہ کانپور کیا دوسرے روز وقت صبح افسران ۱۰ رجمنٹ بھی اون کشتیون سے جا ملے کیونکہ رجمنٹ مذکور نے فساد شروع کردیا تھا خزانہ لے لیا اور اپنے کرنیل سے بدزبانی و دشنام دہی پیش آئے اور ایک یا دو افسرون پر گولی بھی چلائی تھی اب یہہ سب متفق ہوکر روانہ ہوے اور جب روبرو موضع جسنا کہوری کے پہونچے گانوون والون نے اون پر گولیان مارنی شروع کین مگر سواے ایک آدمی کے جسکے زخم خفیف آیا تہا اور کسیکو آسیب نہ پہونچا بروز دوم وہ تہوڑی دور گئے تھے کہ اونکو یہہ خبر ملی کہ مفسدین اودہ ایک گہاٹ سے جو چند میل کے فاصلے پر ہے عبور دریا کرتے ہین مگر یہہ خبر بروقت تحقیقات غلط نکلے تاہم اندیشہ باقی رہا اور سب کی یہہ صلاح ٹہہری کہ یکجا سفر کرنا خوب نہین اور متفرق رہنے سے چندان اندیشہ نہین کیونکہ یکبارگی کسیکا خیال جزوی آدمیون پر نہین گذرنے کا اسلیے کرنیل ٹکر صاحب کپتان بگنیل صاحب کپتان فنش جیرلڈ صاحب انسائن انگفورڈ صاحب اور انسائن برن صاحب اور پروباین صاحب معہ عہدہ داران ملکی قریب معہ — نفر ہردو بخش زمیندار دہرم پور کے پاس جاکر پناہ گیر ہوے اور ما بقی غیر متعہد ملازمین سرکار اور پادری صاحب بھی ساکن امریکا اور لفٹنٹ مونکٹن صاحب بسواری کشتی بجانب کانپور روانہ ہوے کیونکہ اتبک مفسدہ کانپور کی خبر فتحگڈہ مین نہین پہونچی

تمام اس جماعت کو جسمین ۱۲۶ آدمی تھے ناناصاحب نے بقصد خواری بمقام کانپور قتل کیا جماعت ثانی جو ہردیو بخش کے پاس گئی تھی وہ دس روز تک بآرام و تواضع تمام وہان رہی لیکن جب بدمعاشان اودہ نے ہردیو بخش کو کہلا بھیجا کہ تم اگر انگریزون سے دوستی رکھوگے تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور تمام تمہارے عیال و اطفال و اسباب کو تباہ و برباد کر دینگے اس پیغام سے اوسکو نہایت ہراس پیدا ہوا اور اوسنے سب صاحبونکو چھاونی یعنی کانپور کو بحراست روانہ کیا مگر پروبائن صاحب معہ عیال و اطفال اور ایڈورڈ صاحب جو بداؤن سے آئے تھے وہ ہردیو بخش کے پاس ہی مخفی رہے کرنیل سمتیہ صاحب آخرنکار ۱۰ رجمنٹ کو ترغیب دیکر راہ راستی پر لایا مگر یہہ واسطے چند روز کے تھا کیونکہ ۱۸ جون کو یہہ سب سپاہی برملا آمادہ مفسدہ پردازی ہوئے

ایک صاحب حال اسکا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ ۱۸ ماہ جون وقت صبح لفٹنٹ سوئنہم صاحب نے آکر ہمکو خبر دی کہ رجمنٹ نے برملا فساد برپا کرنا شروع کیا اور جیلخانہ توڑکر سب قیدیونکو رہا کیا اس خبر سے ہم سب کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دو روز قبل اس واردات کے ۱۰ رجمنٹ نے ایک چٹھی جو صوبہ دار ۴۱ رجمنٹ نے اونکو لکھی تھی اور یہہ ۴۱ رجمنٹ وہ تھی جسنے سیتاپور مین فساد کیا تھا اور وہانسے روانہ ہوکر براہ شاہجہانپور چند میل کے فاصلے پر پار دریاے گنگ کے آکر فروکش ہوئی تھی اپنے افسر کمانڈنگ کرنیل سمتیہ صاحب کو دی تھی مضمون اوسکا یہہ تھا کہ تم اپنے افسرون اور انگریزونکو قتل کرو اور خزانہ لیکر ہمارے ساتھ آ شامل ہو فقط اور صوبہ دار نے یہہ بھی کرنیل صاحب کو کہا تھا کہ ہمنے اونکو جواب لکھہ بھیجا ہے کہ ہمنے بڑی مدت نمک کمپنی بہادر کا کھایا ہے اور ہم فساد نکرینگے اور ہم سب سپاہیونکا عزم بالجزم ہے کہ ہم خصوص نمک کا پاس کرینگے اور تمکو چاہیے کہ اس راستے سے نہ آؤ اگر آؤگے تو ہم سرکار کیطرف سے جنگ کو مستعد ہین اور سواے اسکے سپاہیون نے بیچ توڑنے پل کے اور ڈوبا دینے کشتیونکے بڑی مدد کی تھی تاکہ مفسد اس پار دریاے مذکور کے نہ آسکین مگر تمام یہہ امر اونھون نے اپنا اعتبار بڑہانے کے واسطے اور حکام کو غافل کرنیکے واسطے کیا تھا کیونکہ جسوقت ۴۱ رجمنٹ نے عبور دریا کرکے شہر مین قدم رکھا اوسی وقت ایک کمپنی ۱۰ رجمنٹ نے اور گولندازون نے جو خزانے پر تعینات تھے دو توپین جو وہان پریڈ پر موجود تھین لیجاکر نواب فتح گڈہ کو گدی پر بٹھایا اور سلامی ۲۱ ضرب توپ کی سر کی خبرون سے ایسا معلوم ہوا کہ نواب نے اونکی سلامی وغیرہ اور اطاعت کو منظور نکیا اور کہا کہ اگر تمکو مجھے نواب بنانا ہی تو خزانہ مجھے لادو اور میرے پاس بطور ملازم تم رہو مگر سپاہیونکو یہہ منظور نہوا کہ روپیہ دیوین اسواسطے وہ پھر اپنی پریڈ پر واپس آگئے اور جھنڈونکی سلامی اوتاری اور روپیہ آپسمین تقسیم کرلیا اوسوقت ہمارے پاس کچھہ قلیل سپاہی قلعہ مین موجود تھے اور وہ بھی راستہ پکڑتے جاتے ہین ایک یا دو سپاہی ابھی آئے تھے اور اپنے لوٹے وغیرہ جو قلعے مین رہ گیے تھے لیکر پھر چلے گئے بعد ازین یہہ رجمنٹ دو دستون میں تقسیم ہوگئی ایک مین تو سب پوربیے جمع ہوئے اور وہ دریا پار ہوکر بجانب اودہ جہان اونکے مکان تھے روانہ ہوتے اور یہہ کپتان بگنل صاحب کو اپنے ساتھ لیگیے اس دستے کی خبر ہمکو یہہ آئی کہ راستے مین اونکو گانون والون نے لوٹ لیا اور کپتان بگنل صاحب کو قتل کیا اور باقی دستہ دوم کے سپاہی دو دو تین تین ملکر اپنے اپنے مکانونکو چلے گئے اور کچھہ قلیل جو یہان رہ گئے تھے اونکو سپاہیان ۴۱ رجمنٹ نے اس سبب سے قتل کیا کہ اونھون نے روپیہ تقسیم کرنے مین انکار کیا تھا اور اونکو نہ دیا تھا

اسی عرصے مین کہ باقیماندہ سپاہیان ۱۰ رجمنٹ اور سپاہیان ۴۱ رجمنٹ مین جنگ بابت روپیہ کے ہو رہی تھی تمام بنگلہ اور عمارات سرکاری کو آگ لگا دی اور نواب فتحگڈہ جسکی ترغیب سے ایسا ہوا اوسنے خاص حکم واسطے منہدم کرنے مکانات عملہ تار برقی کے اور شکست کرنے تار مذکور کے دیا تھا اور کارخانجات توپ وپارچہ وغیرہ پر پہرے قائم کر دیے تھے

ہم لوگونکی قلعے مین اول یہہ صلاح ہوئی کہ کشتیون پر سوار ہو کر بھاگ چلیے مگر دریا مین پانی کم تھا اسواسطے آخر کار یہہ تجویز قرار پائی کہ قلعے کو مضبوط کرنا چاہیے مگر ہم سب مع زن وبچہ ۱۱۰ انگریز تھے اور انمین سے تینتیس ۳۳ آدمی لائق کارزار تھے اور یہہ ہی ہماری فوج محافظ تھی اب ہمنے طیاری مضبوطی قلعہ کی شروع کی ایک توپ چھہ پنی مین گراب بھر کر ہمنے دروازے کے اوپر قائم کی اور قریب تین سو بندوق جو قلعے مین موجود تھی اونکو بھر کر طیار رکھا کہ بوقت ہرج نہو اور تھورن ہل صاحب بندوق بھرتے تھے کہ وہ کسہ ہو گئی اور اونکے ہاتہ اور بازو مین ایسا زخم آیا کہ بعد ازین وہ لایق کار نہ رہے یہہ سامان کرکے ہم آپ گودام مین گئے تاکہ اسباب جنگ معلوم ہو کہ کسقدر موجود ہے مگر وہان بہت کم تھا تھوڑے گولے اور سیسے کے گولے ملے اور چھہ بکس کارتوس گولیدار کے اور اوسیقدر سادہ کارتوس کے دستیاب ہوئے ہمنے سادہ کارتوسونکو توڑ کر بارود واسطے توپون کے نکالے اور جو کچھہ وہان از قسم پیچ آہنی وغیرہ دستیاب ہوئے اونکو جمع کرکے رکھا کہ بجائے گراب اور گولی وغیرہ کے کام مین آوین

اب ہماری سبکی گنتی ہو کر تین جماعت مین ہر ایک زیر حکم افسر لشکری کے کیے گئے اور کل پر حکم کرنیل سمتھ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ کا قرار پایا

روز اول تو بغیر شورش کے گذر گیا مگر ہمنے یہہ سنا کہ ۴۱ رجمنٹ آکر لکھہ پیڑا مین جو ایک باغ قریب ایک میل بجانب غرب قلعے کے واقع ہے مقیم ہوئی ہے اور طیاری کرنے کی اوپر قلعہ کے کر رہی ہے بوقت شب ہمارے پہرے ہر ایک برج قلعہ پر تعینات ہوئے مگر رات بھی بغیر شور و شر کے گذر گئی بوقت صبح ہمنے ایک اور توپ مین بتی چڑہائی اور شام کو ایک اور نو پنی لفٹنٹ کی رسد وغیرہ بھی ہمنے اس روز جمع کی اور قلعے کو حتی الامکان خوب مضبوط کیا حتی کہ جب ۴۱ رجمنٹ نے ہم پر حملہ کیا اوسوقت ہمارے ساتہ توپین حسب تفصیل ذیل قلعے پر طیار تھین یعنی ایک تین پنی اور ایک چھہ پنی اور ایک نو پنی اور تین غبارے ایک ۲ انچی دوسرا ۸ انچی اور تیسرا ۴½ انچی اور ایک برنجی گردہ

تاریخ ۲۶ یا ۲۷ جون دشمنون نے ایک جماعت قلیون پر جو قلعے کے متصل کسی دیوار کو منہدم کر رہے تھے بندوقین چلائین اونکی آواز سنتی ہی توپ اطلاع دہی کی سر ہوئی اور ہم مین سے ہر ایک اپنے اپنے مقام مقررہ پر جا کر حاضر ہوا بعد ازین دو چار گولیان طرفین سے چلین مگر کوئی امر لائق تحریر کے ظہور مین نہین آیا

بروز دوم قبل از طلوع آفتاب مفسدین نے دو توپین لا کر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر بباعث تاریکی کے کوئی نشان اونسے نہ بندہ سکا غرض کہ پہر اونہون نے توپ موقوف کی اور جب روز روشن ہوا تو پہر گولہ رانی شروع کی سپاہیان مفسد نے پناہ درختونکی اور جہاڑونکی اور اور چیزون کی آڑ لیکر ہم پر بندوقین مارنی شروع کین اور ایسا موقع ہوا کہ ہمکو کوئی قابو اون پر گولی مارنے کا نہ ملا اونکی گولیان ہر چند بکثرت آتی تہین مگر ہمارا کچھہ نقصان اونسے نہوا مفسدین اسیطرح گولہ باری

تابہ دوپہر کرتے رہے بعد از دوپہر کے کچھہ سپاہی وہان سے ہٹ گئے اور شام تک نہ ہوتے ہوتے یہہ نوبت ہوئی کہ کوئی ایک آدھ گولی اونکی چلتی تھی بوقت شب ہمنے دمدمہ لکڑیونکا بنایا اور اوسمین صرف بندوق کے مہرے کے برابر سوراخ رکھے بروز دوم مفسدین نے دوسری جانب آکر گولہ رانی شروع کی مگر اس سے بھی ہمارا نقصان کچھہ نہوا کیونکہ کوئی گولہ تو اوپر جاتا تھا اور کوئی برج مین لگتا تھا یہہ گولہ رانی روز گذشتہ کی نسبت بہت سخت ہوئی اور زینے بھی وہ لاتے تھے مگر جو سپاہی زینہ لیکر قلعہ کی جانب آتا تھا جسوقت وہ گولے کی مار پر پہونچتا تھا اوسیوقت گولی اوسکے پاس پہونچتی تھی اور وہ وہین رہ جاتا تھا

چار روز تک مفسدین کی توپ اور بندوق اسیطرح چلتی رہی اور کیی بار اونہون نے ارادہ زینہ لگانیکا کیا مگر کچھہ سودمند نہوا

بروز پنجم گولہ رانی کم ہوئی مگر ایک کمپنی رائفل والون نے موضع حسین پور کے مکانونکے اوپر چڑھ کر گولیان مارنی شروع کین اور ازحد آتش باری کی اوسمین کپتان فلیمور صاحب اور سدرلین صاحب اور ایک یا دو ملازم زخمی ہوئے چند رائفل والے ایک مکان پر جو قلعے کی دیوار سے ملحق تھا اور ستر یا اسی گز کے فاصلے پر واقع تھا چڑھ گئے اور وہانسے دیوارونمین چھید کر کے نالین بندوقونکی اوسکی باہر نکال کر ایسی آتش باری کی کہ ہماری توپین بیکار ہو گئین کیونکہ ہم بخوف گولی کے بھی اوٹھا نہین سکتے تھے اسی روز میرا بھائی کنڈکٹر اہرن کو بچاتے ہوئے مارا گیا اور اوسی جگہہ دو چار گھنٹے بعد کرنیل ٹکر صاحب بھی گولی سے مر گئے اور یہہ دونو ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے بروز دوم وقت صبح اہرن صاحب مذکور نے ایک گراپ ایسا مارا کہ قریب بارہ آدمی مفسدین کے جو ایک دمدمہ تھا اور ریت کی تھیلونسے واسطے رائفل والونکے قریب دیوار قلعے کے زیر حفاظت رائفل والہ ہا بنا رہے تھے اوڑ گئے

مفسدین نے اب یہہ ترکیب تعین کی کہ پلٹن سفرمینا کو حکم دیا کہ جس مقام پر لکڑیان وغیرہ بہت رکھی تھین وہان پر نقب لگا دین اور سفرمینا کئی دن سرنگ مین مشغول ہوئی یعنی اونکو اس امر سے دانستہ منع نہ کیا کیونکہ وہان انبار لکڑیونکے اور گھاس کے پڑے تھے اور وہانسے ہمکو کچھہ آسیب نہین پہونچتا تھا اسیطرح دو روز تک سفرمینا نے کھودا اور جب مفسدین اوس راہ سے مقام مذکور مین آگئے ہمنے گھاس وغیرہ مین آگ لگا دی اس سبب سے مفسدین نقصان جان کثیر وہانسے فراری ہوئے اب اونہون نے ایک اور سرنگ لگانی شروع کی اور دو روز تک اوسکو بھی درست کیا اور تیسرے روز وقت صبح اوسکو آگ دی زمین بہت اوڑی اور اوس سے نہایت اندیشہ ہوا تمام قلعہ لرزے مین آگیا اور ہمنے یہہ سمجھا اب ہم سب ہو چکے مگر جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف پانچ یا چھہ گز مٹی دیوار کی اوڑ گئی تھی اور جس برج پر مین تعینات تھا وہ قریب اوس دیوار کے تھا جسمین سے مٹی اوڑی تھی مین دوڑ کر برج پر گیا تا کہ معلوم ہو کہ کسقدر نقصان یا مضرت ہوئی وہان جاکر دیکھا کہ چند ہمارے رفیق ایک توپ کو اوس مقام پر لیے جاتے ہین جہان بباعث سرنگ کے شق پڑ گئی تھی یہہ دیکھکر مین جلد اپنے مقام پر آیا اور [illegible] سمجھا کہ قریب سو یا ڈیڑھ سو سپاہی مفسدین کے آپس مین مبارکباد دیتے [illegible] تو زینہ لگا کر

اس شق کی راہ سے قلعہ پر چڑہ جاتے ہین مین نے فوراً اس امر کی اطلاع اپنے رفیقونکو بہیجی اور اونسے درخواست مدد کی اور ادہر اپنی دونالی اور آٹہ بندوقین اور جو میرے پاس طیار بہری ہوئی تہین اونسے اون پٹہان وغیرہ پر وار کیے اس اثنا مین ایک ہندوستانی میرے پاس جو بندوق خالی ہوگئی تہی اوسے بہرتا تہا اور مین اوس سے لیکر سر کرتا تہا غرض کہ دوبارہ جو اون بندوقون کا وار مین نے اون پر کیا تو وہ بہاگ نکلے اور ہنوز مدد میرے پاس نہین پونہچی تہی کہ وہان مطلع صاف ہوگیا تہا اوسی روز بعد ایک عرصے کے مفسدین نے دوبارہ ارادہ حملے کا کیا مگر سمتہ صاحب نے اونکو شکست دی اور اونکے سرغنہ کو گولی سے مارا اوسکے مرتے ہی جتنے اوسکے رفیق ساتہ تہے سب پسپا ہوئے اس دن ہمارا ایک نہایت اچہا گولنداز اہر صاحب نامے مارا گیا اوسکے سر مین ایک گولی لگی جسوقت وہ توپ کو نصب کر رہا تہا اور وہ اس صدمے مین جانبحق ہوا

دشمنون نے اب ایک توپ ایسے مقام پر لاکر لگائی کہ اوسکی زد اوس بنگلے پر تہی جسمین میم صاحبان اور بچے تہے ہر چند کئی گولے اونکے بالا بالا گئے مگر دو ایک مکان مذکور پر آ لگے ایک اور توپ اونہون نے لاکر لگائی جسکا گولہ دروازے پر لگتا تہا اور ایک دروازے کی چول بہی توڑ ڈالی اور کیے سوراخ دروازے مین کر دیے مگر ہمکو نقصان کم پونہچا کیونکہ ہمنے دروازے مین لکڑیان انبار کرکے لگا دی تہین اور گولہ لکڑیون مین ہی رہ جاتا تہا عرصۂ قلیل کے بعد دو توپین ہماری اونہون نے بیکار کر دین بعد ازین دشمنون نے ایک اور سرنگ کی طیاری کی اس استقلال اور ارادے پر قائم رہنے مفسدین کے سے اور نقصان تین آدمیون لئیق اور کارگزار کے سے دل تمام قلعگیونکا جو ہر وقت کی مصروفیت اور نگہبانی وغیرہ سے تنگ آ گئے تہے ٹوٹ گیا اور یہہ بہی امر تحقیق تہا کہ اگر دوسری سرنگ اوڑے اور ایک اور شق دیوار قلعہ مین ہو جاوے تو دو راستے کو روکنا بہت مشکل پڑے گا اور مفسدین اندر قلعہ کے آ دبینگے اب صورت یاس نظر آئی اور سوا سے کشتیونکے اور کوئی شکل رہائی کی ظاہر نہوئی اور اب دریا بہی بباعث بارش کے طغیانی پر تہا بعد از مشورۂ کامل کے یہہ صلاح مصمم قرار پائی کہ قلعہ خالی کر دینا مناسب وقت ہے اور فوراً سب سامان سفر کا درست ہوا ہم لوگ اور بچے تین گروہ مین منقسم ہوئے اور تینون گروہ علیحدہ علیحدہ کشتیون پر بوقت نصف شب سوار کر دیے گئے بعد ازان ایک شخص ہر ایک پہرے پر گیا اور پہرے والونکو بہی ساتہ لے آیا قریب دو بجے صبح کے تاریخ ۴ جون ہم سب کشتیون پر سوار ہو گئے توپین جو قلعے مین تہین اونمین میخ مار دی اور اونکو اسطرح بیکار کرکے چہوڑ دیا اور جو کچہہ سامان جنگ قدرے باقی بچا تہا اوسکو ضائع کر دیا اب حکم کوچ کا صادر ہوا اور ہم سب بہ بندوبست تمام روانہ ہوئے جسوقت ہم قلعے کی دیوار سے آگے بڑہے فوراً گولیان ہم پر چلنی شروع ہوئین اور سپاہیون نے غل مچایا کہ فرنگی بہاگے جاتے ہین مفسدین نے ایک کوس تک ہمارا تعاقب کیا اور ہم پر گولیان مارین مگر ہم دور تہے اور ہمارا کچہہ نقصان اونسے نہوا

ہم بہت دور نہ گئے تہے جب ہمکو معلوم ہوا کہ کرنیل گولڈی صاحب کی کشتی بہت بڑی اور بہاری تہی اور اوسکا بہانا بہت مشکل تہا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو خالی کرکے چہوڑ دین اسواسطے سب سوار کشتی مذکور کے کرنیل سمتہ صاحب کے کشتی مین آ گئے اس تبدیلی کشتی مین کچہہ عرصہ گذرا اور اس توقف کا نفع سپاہ مفسد کو حاصل ہوا یعنی اونہون نے اس عرصے مین ایک توپ لاکر ہمپر گولہ رانی شروع کی مگر ہماری کشتیان بہت فاصلے پر تہین

اسواسطے ہمکو کچھہ ضرر اونسے نہ پونہچا جو گولہ آتا تہا وہ راستے مین گرجاتا تہا اسیطرح ہم موضع سنگھی رام پور تک پہونچے اور راستے مین ہر چند گانو والے اور سپاہ گولہ رانی کرتی تہی مگر ہمکو کچھہ آسیب نہ پہونچتا تہا مگر کچھہ نقصان کرنیل سمیتھہ صاحب کی کشتی مین عائد ہوا اور اوسکے مرمت کو ہم چند لحظہ ٹہرے کہ اسمین ایک گولی ایک ملاح کو لگی اور وہ مرگیا ہمارے ساتھہ دو ملاح تھے سو ایک اونمین سے اس مقام پر مارا گیا اور دوسرا ابہی تک ساتہ تہا مرمت کشتی کر کے ہم آگے کو روانہ ہوے کرنیل سمیتھہ صاحب کی کشتی آگے تہی ہم چند گز کے فاصلے پر اس گانو سے گئے تھے کہ ہماری کشتی تہ دریا پر جہان ریگ بہت تہی رک گئی اور دوسری کشتی آگے چلی گئی ہم سب پانی مین اوترے اور سب نے زور کیا کہ اوسکو جنبش دین مگر اوسنے اوس جگہہ سے حرکت نہ کی غرض کہ قریب نصف گہنٹے کے ہم اس حالت پریشانی مین تھے کہ دو بڑی کشتیان آتی ہوئی نظر آئین جب وہ قریب بیس گز کے فاصلے پر پونہچین تو ہمکو معلوم ہوا کہ اونمین سپاہی مفسد ہین وہان پہونچتے ہی اونہون نے گولیان مارنی شروع کین اور کئی صاحبونکو قتل اور زخمی کیا اس ہنگامے مین جیچ صاحب کی گولی سینے مین لگی اور فشر صاحب جو میرے پیچھے کہڑے تھے اونکے زانو مین ایک گولی لگی صاحب موصوف نے مجھے آواز دی اور مین نے ذرا ایک اپنا سر ہی اونکی طرف پہیرا تہا کہ ایک صدمہ سنگین میرے شانہ راست پر معلوم ہوا جب مین نے شانے کو دیکہا تو ایک گولی لگی تہی اور پوست اور کچھہ گوشت بہی شانے کا اوڑ گیا تہا اور میجر روبرٹسن صاحب کے چہرے پر زخم آیا تہا اس عرصے مین دو دونو کشتیان بہت نزدیک آگئین تہین بلکہ چند سپاہی ہماری کشتی پر آگیے تھے یہہ حال دیکہکر میجر روبرٹسن صاحب نے میم لوگون سے کہا کہ زندہ ان سپاہیونکے ہاتہ مین آنے سے بہتر ہے کہ تم سب دریا مین کود پڑو یہہ سنکر سب نے دریا مین کودنا شروع کیا مین جلدی سے کشتی پر گیا اور وہانسے ایک بندوق لیکر ایک سپاہی کو مارا اور دوسری مرتبہ بندوق بہری مگر ٹوپی نہ ملی اور سپاہی بہت جمع ہوگئے ناچار بندوق لیکر مین بہی وہانسے بہاگا اور دریا مین کود پڑا لفٹنٹ فٹس جیرلد صاحب معہ میم صاحبہ کے ایک گوشہ کشتی مین بیٹھے تھے اور اونکا لڑکا بہی اونکے پاس تہا اور صاحب موصوف کے ہاتہ مین ایک بندوق معہ سنگین کے موجود تہی اسوقت تک جیچ صاحب خون مین لوٹ رہے تھے اور باقی سب صاحب دریا مین کود پڑے تھے میجر روبرٹسن صاحب معہ میم صاحبہ اور اپنے بچے کے اور مس طامس صاحبہ یکجا نزدیک کشتی کے کہڑے تھے اور اونکے پاس لفٹنٹ سمن صاحب اور جیچ صاحب خود بہی کہڑے تھے اب میرے تئین میجر فلوٹ صاحب اور انسائن ایکفورڈ صاحب اور چند اور صاحب نظر آئے میرے خیال مین آتا ہے کہ وہ مارے گیے ہونگے فشر صاحب تہے معہ میم صاحبہ کے قریب بیس گز کے فاصلے پر کشتی سے تھے اور صاحب کے ہاتہ مین اونکا لڑکا تہا اور ایسا معلوم ہوتا کہ شاید مردہ ہے اور میم صاحبہ کا حال یہہ تہا کہ پانی کے زور سے وہ ٹہر نہین سکتی تہین اور اونکے کپڑے بجاے بادبان کے ہوگئے تھے اور اونکو کہینچے کہینچے پہرتے تھے مگر صاحب موصوف اونکو پکڑے تھے اور بہنے نہ دیتے تھے اب مین نے یہہ تجویز کی کہ یہان سے بہاگ کر اگلی کشتی سے جا ملیے کیونکہ میری دانست مین وہ کشتی بہت فاصلے پر لگی تہی اس ارادے سے مین دہارے پر پڑ لیا اور جب نزدیک فشر صاحب اور اونکی میم کے گذرا تو دیکہا کہ وہ برے وقت اور تکلیف مین تھے مگر مجھہ سے اوسوقت اونکی کچھہ اعانت نہو سکتی تہی اسواسطے مین آگے کو روانہ ہوا اور تہوڑے عرصے کے بعد دیکہا کہ فشر صاحب بہی

سنتا ور ہی کرتی تھے بعد چند ساعت کے مین مگر تاریکی شب نے اب ساحت دریا کو گھیر لیا تھا اسواسطے پھر اوسکا حال کچھہ معلوم نہوا ایک گھنٹہ کامل بلکہ زیادہ مین شناوری کرتا رہا آخرکار نزدیک کشتی اولین کے پہنچا یہان بھی دیکھا کہ سب تباہ حال کشتی نشینونکا تھا رونین صاحب اور چھوٹی بیٹی یعنی مس گوڈی صاحب کی اور ایک اور بچہ اور ملاح موجود تھے باقیماندہ سب قتل ہوئے اور لفٹنٹ سومین ہم صاحب اور ڈاکٹر بالمی صاحب اور ایک یا دو اور صاحب زخمی پڑے ہین انکو یہہ واردات روبرو سنگھی رامپور کے گذری تھی جہان سپاہیون نے جو ہمارے تعاقب مین آئے تھے دو توپین لگا رکھی تھین اور انہین گراب پھر کہ ماری تھی جنسے یہہ سب حادثہ واقع ہوا

جبتنے اب اس کشتی کی مرمت کی اور یہانسے روانہ ہوئے مگر شب بھر دل مین ہراس کامل تھا صبح بروز دوم ایک آواز کنارے سے ہماری گوش زد ہوئی اور مین نے پہچانا کہ آواز فشر صاحب کی ہے غرض کہ ہم اونکو بھی کشتی پر لائے اور اونہون نے آکر بیان کیا کہ اونکی میم صاحبہ اور بچے دونو اونکے ہاتھون مین سے دریا مین ڈوب گئے صاحب موصوف کو زخم بڑی تکلیف دیتا تھا کیونکہ گولی پار زانو سے چپ کے ہوگئی تھی تمام روز ہم کشتی پر روان رہے اور آخرکار ایک گانو مین کو پہنچے جو روبرو سے قسم پور واقعہ ملک اودہ کے آباد تھا یہان گانو والے حاضر ہوئے اور ہمنے اول یہہ بھی اونکا فریب تصور کیا مگر آخرکار ثابت ہوا کہ وہ خیرخواہ ہین پس ہم نے کشتی کنارے پر لگائی اور ہم گانو مین گئے چونکہ گرسنگی غالب تھی ہمنے اونسے کچھہ کہانے کو مانگا اور اونہون نے چپاتیان اور دودہ ہمکو لادیا اور اسکے کہانے سے ہمکو نہایت تسکین اور تقویت ہوئی

نیاز زخم اب بہت تکلیف دیتا تھا اور میرا جسم جو سارے دن برہنہ آفتاب مین رہا تھا وہ بھی جہلاتا تھا مین نے سمجہا تھا کہ کشتی شب بھر یہان رہے گی اور چونکہ مین دو روز سے سویا بھی نہ تھا مین نے ایک ٹہاکر سے کہا کہ اگر کوئی چارپائی دو تو مین تمہارے گانو مین رات کو سورہون ٹہاکر مذکور مجھے اپنے ساتھہ لیگیا اور وہان بہت سا کہانا کہلایا اور چارپائی سونے کو دی اب میری پشت مین اسقدر درد زیادہ ہوا کہ کسی پہلو مجھے آرام نہ آیا اور شب کو کرنیل سمتھہ صاحب نے کہلا بھیجا کہ کشتی اب روانہ ہوتی ہے مگر مین بہت ماندہ ہوگیا تھا اور مین نہ گیا صاحب موصوف نے مکرر اور تاکید کر پیغام بھیجا مگر مین نے نہ سنا اور یہہ ارادہ کیا کہ جو کچھہ ہوگا یہان ہی سمجہ لینگے آخرکار کشتی روانہ ہوگئی اور چند روز تک کچھہ خبر اوسکی نہ ملی چند روز کے بعد وہی ملاح جو کشتی کو لیگیا تھا واپس آیا اور اوسنے آکر خبر دی کہ نانا صاحب نے مقام بٹہور سے اون پر گولیان مارین اور وہ سب مرگئے مین قریب ایک مہینے کے اس گانو مین رہا بعدازان دبا صاحب سے جاملا اور اونکے ساتھہ کانپور آیا سنا ہی کہ میجر رابرٹسن صاحب اور چند صاحب خرد و [illegible] تو کسی گانو علاقہ اودہ مین جو متصل فتحگڈہ کے واقع ہے مخفی ہین

تہور سنگہ صاحب کے خدمتگار رہنے اور جیمس صاحب کے سائیس نے کچھہ زیادہ حال بیان کیا وہ ذیل مین درج ہوتا ہے

باعث ایسی جلدی خالی کردینے قلعہ کا معلوم نہین مگر ۴ ماہ جولائی کو سب صاحب لوگ معہ میم صاحبان وغیرہ

قریب لواخت دو گھنٹہ صبح تین کشتیون پر جو قلعے مین تہین سوار ہو گیے تہے ایک کشتی مین صرف کرنیل گولڈی صاحب کا اسباب بہر گیا تہا اور باقی دو کشتیون مین سب صاحب اور میم صاحبان و بچہ وغیرہ سوار ہوے تہے کشتی ادہین کو قبل از صبح چہوڑ دیا تہا انکے ساتہ صرف ایک یا دو ملاح تہے یہہ سب صاحب بڑی مشکل سے کشتیان لے گئے کیونکہ یہہ طغیانی اول تہی اور کچہہ دریا کا حال معلوم نہوتا تہا بوقت صبح وہ ایک گانون مین پہونچے جو قریب دو کوس کے مقام فتحگڈہ سے واقع تہا اور یہان کچہہ روپیہ ملاحونکو دیا کہ وہ گانون مین جا کر کچہہ اور ملاح نوکر رکہہ لاوین مگر بجاے ملاحون کے جب یہہ خبر ملازمین نواب کو پہونچی تو ایک بڑا گروہ رعایاے مسلحہ کا آیا کہ کشتیونکو معہ سوار گرفتار کرین یہان خوب جنگ وقوع مین آئی اور جب تک کہ سب صاحب لوگ وغیرہ یکجا کشتی پر جمع ہون لفٹنٹ سمیسن صاحب کی گولی لگی اور وہ رہگراے ملک بقا ہوے اور چونکہ بہتیرے صاحب تندرست سواران کشتی کی گرسنہ تہے اونکے مرنے سے فتور عظیم واقع ہوا اور اس ہنگامہ مین میم جون صاحب کی ایک دختر گولڈی صاحب کی اور ایک کسی اور صاحب کی جسکا نام معلوم نہین ہے اور ایک اور دختر قریب دوازدہ یا چہاردہ سالہ عمر کے مفسدین گرفتار کر کے نواب کے پاس لیگئے ایک سپاہی مسمی کالیخان جو متعلق رجمنٹ دہم کے تہا اس کشتی مین موجود تہا اس سپاہی نے از حد کوشش واسطے بچانے تمام گروہ کی کی تہی مگر کچہہ اوس سے نہوسکا آخر کار اوسنے جون صاحب کی میم کو مخفی کیا اور اونکے بچے کو اپنی حفاظت مین رکہا غرض کہ گولڈی صاحبہ کی دختر کو اور دوسری مس اور تیسری کو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے مفسدین نواب کے پاس لیگیے نواب نے اونکی خورش اور سکونت کے باب مین اول بہت تکرار بیان لائے اونکو ایک مکان مین جو نواب کے باغ مین تعمیر کیا ہوا تہا رکہا اور جون صاحب کی میم کا حال بعد ازین کچہہ معلوم نہوا کرنیل گولڈی صاحب کی اسباب کی کشتی تو اول ہی چہوڑ دی گیی تہی اور دوسری کشتی جب پیچہے رہ گیی اور اوسمین لفٹنٹ سمیسن صاحب مارے گیے اور چند سواران کشتی مذکور گرفتار ہوے تہے اوسکو بہی چہوڑ کر باقیماندہ صاحب تیسری کشتی مین جو ہلکی تہی اور خوب دوڑتی تہی سوار ہو کر بہاگے اس کشتی مین خوراک اور بندوقین اور سامان جنگ بکثرت موجود تہا اور اس کشتی مین چار سائیس اور دو خدمتگار بہی سوار تہے یہہ سب معہ صاحب لوگونکے جو اوسپر موجود تہے بہدایت ایک ملاح کے جو باقی رہگیا تہا کشتی مذکور کو روان کرتے تہے یہہ ملاح خیرخواہ سرکار تہا اور وطن اوسکا فتحگڈہ تہا ہر چند اس کشتی پر تمام رستہ کنارے پر سے بندوقین چلی تہین مگر مقام ٹہور تک وہ لوگ پہونچ گئے تہے وہان ملاح مذکور کو گولی لگی اور وہ مرگیا اور اوسکے مرنے سے پہر کوئی ایسا موجود نہ رہا جو حال دریا سے واقف ہوتا اسواسطے کشتی تہ پر لگ گیی سب کشتی نشینون نے اوسکو وہانسے نکالا جب یہہ خبر مفسدین کو پہونچی فوراً اونہون نے آکر کشتی کو گہیر لیا اور سب کشتی نشینون کو مقام کانپور مین لیگیے

صاحبان مفصلہ ذیل جنکے نام مجہے بتلاے گئے کشتی مذکور مین سوار تہے اور سواے انکے اور کئی صاحب بہی جنکے نام درج نہین غرض کہ یہہ سب کانپور مین ایک مکان مین جسکو اسیمبلی روم کہتے تہے یکجا رکہے گئے چہوٹے بچونکو تو سواری گاڑی پر لیگیے تہے اور باقی سب پیادہ پا چلتے تہے اور راستے مین کسینے اونکے کلمات بے ادبانہ یا گستاخانہ نہین کہے بلکہ یہہ بہی مین نے سنا ہے کہ بعض معزز اشخاص نے اونکی شفاعت بہی کی تہی مگر کچہہ فائدہ مترتب نہوا

نام اون صاحبونکے یہہ ہین کرنیل گولڈی صاحب معہ ایک دختر انکی دوسری دختر جو نواب فتحگڈہ کے پاس

پہنچائی گئی تہی کرنیل سمیتہ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ معہ میم اور دو بچے میجر فلوٹ صاحب اور ایک میجر صاحب معہ میم اور بچہ کرنیل گر صاحب کی میم معہ تین بچے تہورنہل صاحب معہ میم اور دائی اور آیا اور دو بچے یونس صاحب معہ میم اور دو بچے ایک اون دو بچون مین سے آیا کے پاس تہا اور آیا نے اوسکو نہ دیا اور خود بہی مکان مذکور مین اوسکے ساتہ گئے اور شاید سب انگریزون کے ساتہ وہان مارے گئے پاڈری فشر صاحب معہ بچہ جیمس صاحب اسسٹنٹ محال افیون معہ اونکے بیرا یعنی کہار کے جو ساکن اور رہا تہا اور جسنے اپنے آقا کو تا مرگ نچہوڑا اور اونکے ساتہ خود بہی قتل ہوا جو ان صاحب جنکا ہم نام قلعے مین مارا گیا تہا ایک ڈاکٹر صاحب معہ میم اور بچہ چند روزہ جسکو مفسدین نے لیکر ایک تختی مین ڈالکر دریاے گنگ مین بہاتے ہوئے ٹہور سے کانپور تک لیگیے تہے اور ایک صاحب معمر معہ دو سن رسیدہ لڑکیونکے جنمین سے ایک کی نسبت ایک عہدہ دار لفٹنٹ وائی بارٹ نامے کے ساتہ ہوچکی تہی اور سواے انکے اور کئی صاحب تہے

مفرورین مقام بداؤن مین اڈیورڈ صاحب کلکٹر تہے اور دو صاحب اور دونلڈ صاحب نامے بہی اور باقی مشہور ہے کہ آگرے کو چلے گیے تہے

سواے صاحبان مذکورہ بالا کے کئی سارجنٹ اور کرانی اور باجے والے اونکے لڑکے اور افسران متعلقہ ۱۰ رجمنٹ معہ عیال و اطفال کے تہے

یہہ سب صاحب لوگ چار روز بمقام کانپور مکان مذکورہ بالا مین رہے اور وہان اور صاحب لوگ بہی جمع ہو گئے انکو سواے روٹی اور نمک اور پانی کے اور کچہہ کہانے پینے کو نملتا تہا ان سب کو یہہ امید تہی کہ ہم رہائی پاوینگے مگر افسوس کہ سپاہ گورہ جو آئی وہ ایسی دو منزلہ کرنے سے اور بارش سے ماندی ہوگئی تہی کہ وہ آگے نہ بڑہ سکی اور متصل کانپور رستے سے ہے اونہون نے مقام کیا اگر وہ اوس روز چلے آوین اور مقام نکرین تو سب صاحب لوگ جان سے بچ جاتے خدا خوب اس حال سے واقف ہے مگر چند نوکر ہندوستانی کا یہہ قول ہے کہ ایک شب پیشتر ہماری فوج کے بمقام کانپور آنے سے جب نانا نے دیکہا کہ اب کچہہ بن نہ پڑیگا اوسنے حکم دیا کہ جتنے صاحب قید ہین سب کو تہ تیغ کرو اس حکم کے صادر ہوتے ہی ایک گروہ قسائیونکا اندر مکان کے آیا اور آکر سبکو قتل کیا

جو تکلیفات کہ ان صاحبون نے فتحگڈہ سے کانپور آتے تک اوٹہائین تہین نہایت شاق تہین ہاتہ اون صاحبون کے جو کشتی پر سوار تہے اور کشتی کو کہینچتے تہے آبلہ دار ہو گیے تہے اور ہر وقت کی محنت شاقہ سے جو وہ قلعے مین کرتے تہے زیادہ تر ماندے ہو گئے تہے اکثر اونکے ملازم مقام فتحگڈہ ہی سے اونکو چہوڑکر بہاگ گئے تہے اور میم صاحبان اور بچے بغیر نوکرون کے نہایت تکلیف مین تہے بلکہ یہہ ہی میرے نزدیک باعث قوی دلشکنی محصورین کا تہا ورنہ اگر وہ چند روز اور بہی قائم رہتے اور قلعہ نچہوڑتے تو سب امر اچہے ہو جاتے کیونکہ مفسدین سرکشون کے پاس سامان باقی نرہا تہا اور دریاے گنگ ہر روز طغیانی پر ہوتا جاتا تہا اور ہماری فوج گورہ بہی قریب لینے کانپور کے تہی مگر مرضی الٰہی بغیر ہوئے نہین رہتی

حال کشتی اول کا اسطرح بیان کیا گیا ہے جو دو صاحب اوسمین مارے گئے تہے اونکے سر نواب کے پاس

لائے گئے اور نواب نے حکم دیا کہ شہر مین دکھاؤ اور تین میم صاحبان معہ دیگر قیدیان عیسائی کے بعد از اوٹھانے انواع انواع کی تکالیف و دشواری کے جو بیان سے باہر ہین حسب الحکم نواب توپ سے اوڑائی گئین

ایک شخص لال خان نامے جو بائیس ۲۲ برس پاس کرنیل سمیتھ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ کے ملازم رہا اسطرح حال اون صاحبونکا جو کانپور لیجائے گئے تہے بیان کرتے ہین

کرنیل سمیتھ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ معہ میم صاحبہ کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ جولائی قتل ہوئے

میجر منرو صاحب کی ایک گولی گردن پر لگی تہی جب وہ کشتی کو متصل شیوراج پور کے کہینچ رہے تہے اور وہ وہان ہی مارے گئے

میجر فلوٹ صاحب کے ایک زخم مقام سنگی رام پور مین آیا تہا اور وہ وہان سے دریا مین کود پڑے تہے اور ڈوب گئے اور اونکی میم صاحبہ قبل از شروع فساد مقام فتح گڈہ سے کہین چلی گئی تہین

کپتان فلیور صاحب کے ایک زخم ٹانگ پر قلعہ فتحگڈہ مین آیا تہا مگر وہ ساتہ تہے اور قریب ایک میل کے فاصلے پر بہٹور سے اونکے گولی لگی اور وہ مر گئے

لفٹنٹ فتس جرلد صاحب مقام سنگہی رام پور سے معہ میم صاحبہ اور بچے کے دریا مین کود پڑے تہے

لفٹنٹ سوتین ہم صاحب بمقام سنگہی رام پور مارے گئے اور اونکی میم صاحبہ معہ بچے کے قبل از فساد فتحگڈہ سے کہین چلی گئی تہین

لفٹنٹ ہندرسین صاحب کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ جولائی قتل ہوئے

ڈاکتر مہیتہ کوٹ صاحب معہ میم صاحبہ اور بچے کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی قتل ہوئے

ڈاکتر بالعتی صاحب بہی کانپور مین بتاریخ مذکور قتل ہوئے

کرنیل ٹکر صاحب تو قلعہ فتحگڈہ مین مارے گئے تہے مگر اونکی میم اور ہمشیرہ تین بچے بمقام کانپور بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی رہگرائے ملک بقا ہوئے

پادری فشر صاحب زخمی ہوئے تہے مگر کانپور پہونچکر بتاریخ مذکور قتل ہوئے

کرنیل گولدی صاحب بہی زخمی تہے مگر زندہ معہ ایک دختر کے بمقام کانپور پہونچے اور ساتہ دیگر صاحبان کے بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی دونو راہی ملک عدم ہوئے

جون صاحب کے سر مین بمقام قلعہ فتحگڈہ اوسی روز جس روز کرنیل ٹکر صاحب مارے گئے تہے گولی لگی تہی اور ایک شبانہ روز جانکنی مین تہے بعد ازان مر گئے

ٹونس صاحب کلکٹر بہی زخمی ہوئے تہے مگر معہ میم صاحبہ اور دو بچون کے بمقام کانپور پہونچکر بتاریخ ۱۵ جولائی رہ سپر ملک بقا ہوئے

صاحب سشن جج کو بھی معہ میم صاحبہ اور تین بچے بچیکے اور ایک انگریزی آیا کے کانپور مین لیجا کر تاریخ مذکور قتل کیا لوگ خیال کرتے ہین کہ پادری صاحب جنکے تعلق مدرسہ یتیمونکا تھا معہ چند اور عیسائیون کے کارخانہ نیل مکلین صاحب مین جو متصل مقام مہدی گھاٹ کے واقع ہے معہ مکلین صاحب کے قتل ہوے

مشہور ہے کہ دو صاحب کلکٹر اور دو اجنٹ محال افیون اور ایک میم صاحبہ اور تین بچے سادہو سنگہ زمیندار کے پاس جو قریب پانچ کوس فتحگڈہ سے بملک اودہ رہتا ہے جاکر پناہ گیر ہوے تھے اور اونکی حفاظت مین زندہ اور موجود ہین

آگرہ

جب خبر وحشت اثر فساد اور قتل کی جو بمقامات میرٹھ اور دہلی وقوع مین آئی تھی یہان پونہچی تو کولون صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کی سب فوج ہندوستانی اور گورہ کو جمع کیا اور اونکو ایسی فہمایش کی کہ جس سے سپاہ مذکور مرتکب کسی امر قبیح کی نہوئی مگر اسکا اثر چندروزہ تھا کیونکہ آخر مین یہہ سپاہ بھی شامل مفسدین ہوگئی تھی حال اسکا تفصیل ذیل مین درج ہے

آخر ماہ جون ایک شب کو یہہ شبہہ پیدا ہوا بلکہ بتحقیق معلوم ہوا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا جسمین وہ خاص گروہ سپاہ کا ہے جسنے بمقامات نصیرآباد و نیمچ سرکشی کی تھی قریب آگرہ کے آگئے ہین بدین خیال طیاری واسطے اونکے استقبال کے بلکہ لفظ اندفاع یہان نہایت موزون ہے عمل مین آئین یہان تک ہر روز عیسائی ساکنین شہر اپنے اپنے مکانات چھوڑ کر قلعہ مین چلے جاتے تھے جسکو حکام نے اول ہی صاف کرکے حتی الامکان جہان تک ممکن تھا قابل بود و باش کے بنا لیا تھا اور سواے اسکے قلعہ مذکور کو جسقدر ممکن تھا مضبوط اور محفوظ بھی کر لیا تھا اور توپین اور دیگر سامان جنگ اوسمین بکثرت جمع کیا تھا مگر اچھے ہوشیار گولنداز کم تھے

بتاریخ ۲ جولائی فوج کوٹہ کنٹنجنٹ کو جسمین سوار اور پیادہ معہ توپخانہ تھے اور اس لحظہ تک سب صاحب اونکو خیرخواہ جانتے تھے حکم چھاونی مین آنیکا دیا گیا اس حکم سے ساکنین کو نہایت تعجب ہوا اور زیادہ تر استعجاب اس سے پیدا ہوا کہ اونکو حکم بدلنے گارد کا گورہ متعینہ جیلخانہ کا جسمین چار ہزار مجرمان بدکردار مشہور اور معروف جمع تھے دیا گیا اور ایک روز گارد اونکا کاشانہ گورنری پر تعینات ہوا بتاریخ ۴ دریافت ہوا کہ دشمن قریب تر آگئے اسواسطے فوج مذکور کو حکم ہوا کہ آگے جاکر راستے مین خیمہ زن ہون جب فوج مذکور مقام قرارداده پر پونہچی تو جیسا لوگونکو یقین تھا ویسا ہی ظہور مین آیا یعنی جسوقت مفسد نزدیک مقام مذکور آگئے اور اس فوج کو قابو ملا تمام وکمال فوج بغیر استثنا ایک بھی سپاہی کے جاکر شامل مفسدین ہوگئی اوسی روز بوقت سہ پہر ایک میم صاحبہ اور بچے جو چھاونی اور سول لین مین تھین اور اب تک قلعہ مین نہین گئی تھین قلعہ مین جاکر مقیم ہوئین اور دوسرے روز بعد از طلوع آفتاب بعض بعض آدمی سواے فوج گورہ اور ایک دستہ فوج ملیشیا باہر رہگئے تھے ورنہ سب اندر مقیم ہوگئے تھے

قلیل عرصہ اس روزگار کا گذرا تھا کہ قریب دس ہزار جنگی سپاہی مفسدین کے جسمین سات ہزار پیادے اور ایکہزار پانچ سو

سوار اور آٹھ ضرب توپ درمیان تین سو گز کے فاصلے کے ایک میدان مین جو عقب موقع سیا واقع متصل ہمارے سنگ میل آگرے سے براہ فتح پور سیکری واقع ہے آکر خیمہ زن ہوے بعد از دوپہر روز کے ہماری فوج روبرو موضع مذکور کے پونہچے لیکن بجاے فوراً قبضہ کر لینے موضع مذکور کے جس سے دشمنون کو سواے میدان مین آکر لڑنیکے اور کوئی صورت باقی نرہتی ہماری فوج نے اول ہی کچہ فاصلے سے توپ سر کرنی شروع کی اور دشمنون کو وقت اور قابو موضع مذکور کے لے لینے کا دستیاب ہوا اور اس سبب سے اونکو جاے محفوظ ملی اور بدقت وہان سے نکالے گیے اس ہنگامے مین ہمارا بہت اتلاف جان ہوا

بیان جنگ ۱۵ جولائی اسطرح پر ہے کہ جو فوج بمقابلہ دشمن تاریخ ۱۵ یہان سے گیے تہے وہ قریب گیارہ بجے دن کے روانہ ہوے تہے اور بجانب موضع شاہگنج جو قریب چہہ میل کے فاصلے پر آگرے سے واقع ہے روان ہوے اور اونہون نے اوس میدان مین پونہچکر جو بجانب راست راستے کے واقع ہے صف جنگ آراستہ کی اور اوسی ہیبت سے آگے قدم زن ہوے یہان سے فوج دشمن بخوبی نمودار تہی اور بجانب راست موضع مذکور کے جوق جوق جمع تہے ہماری فوج اسطرح آراستہ ہوئی تہی کہ ایک ایک فیلڈ باٹری اسپی دونو جانب فوج کے قائم کیگیی تہے اور پیادے وسطے مین تہے اور سواران ملیشیا کچہ ایک عقب مین تہے جب قریب چہہ سو گز کے فاصلے پر ہماری فوج پہنچی تو مفسدین نے ہماری باٹری پر جو بجانب راست تہی گولہ رانی شروع کی اور گولے اور گراب اور سیل بکثرت آے ادہر سے بہی گولہ چلنا شروع ہوا اور اس خوبی سے یہانتک گولے کی زد پڑتی تہی کہ دو دو گولے ہماری توپونکی چلے تہے کہ دشمن بہاگ نکلے یہ حال دیکہکر از جانب باٹری راست شور و غل خوشی کا مچا اور یہ صدا بلند آوازہ ہوئی کہ اونکا تعاقب کرو اور اس مین شک نہین کہ اگر اسوقت تعاقب ہوتا اور ہماری فوج حملہ آور ہوتی تو دشمن اپنے مقام سے میدان مین نکال دیے جاتی اور اونکی سب توپین ہمارے قبضے مین آتین بلکہ جنگ بہی ختم ہو جاتی اور نقصان جان بہی اسقدر نہوتا جسقدر بعد ازین وقوع مین آیا ہماری توپون نے آخرکار جنبش کی اور فوج صف بستہ بیشتر قدم زن ہوئی لیکن دشمن اپنی اتواپ کے گرد جمع ہوے اور چونکہ ہم سب اونکی شست کے اندر تہے اونہون نے ایسی گولہ رانی کی کہ ہمارا اوس سے بہت نقصان جان ہوا اور ہمارے اکثر سپاہی اور گہوڑے مجروح و مقتول ہوے اور ہم آگے بڑہتے جاتے تہے اور گولہ رانی کرتے تہے یہانتک کہ ہم دو سو گز کے فاصلے پر موضع مذکور تک پونہچے وہان سے ہمنے دیہہ مذکور پر گولی ماری لگ بہیر نزدیک چندان نقصان دشمنونکا نہوا ہوگا ناواقف اور ناآزمودہ آنکہ بہی دیکہہ سکتے تہے کہ ہمارے گولی ایک دیوار بلند پر لگتی تہی جسکو اتواپ قلعہ شکن صرف توڑ سکتی تہین اور اگر ہماری توپ دست راست ایک پچاس گز بہی پیشتر بڑہ جاتی تو اونکی زد اون اضراب مفسدین پر پڑتی جسکی گولی اسقدر ہمارا نقصان کر رہی تہی نتیجہ اس بدنظمی کا وہی ہوا جو تصور مین تہا یعنی دشمنونکو اور دل قوی ہوا اونکی سوار ہماری فوج راست کو آکر بہت دق اور تنگ کرتی تہی اور اونکی پیادے منتشر بقاعدہ [illegible] اپنی رائفل سے ہمکو نہایت مضیق مین کرتی تہی اور چونکہ ہمارے ساتہ سوار نہ تہے اسواسطے ہم سے درباب اونکی اندفاع کی کچہہ کوشش نہوسکی ایک گروہ اونکے سوارونکا دلیری کرکے ہمارے عقب پر آیا اور ہماری فوج کی وسط مین ہوکر اپنی فوج وسطی کے جانب نکل گیے یہ تو سچ ہی کہ ہماری سواران ملیشیا نے اون مفسدین پر حملہ کیا تہا جو ہماری فوج راست پر تاخت لاے تہے اور جب

پانچ آدمی مفسدین کی قتل ہوئے اور کچھ زخمی تو تمام مفسد اوس جانب ہی بہاگ کر اپنی باٹری کی پاس جا کر جمع ہوے انکی اس طرف جانی سے وہ توپ دشمن کی بند ہوگئی جو وہان دانستہ لائی گئی تہی اور اگر وہ چلتی تو ہر ایک سوار جو میدان مین تہا اوسکی ضرب وزور سے اوڑ جاتا

گولہ رانی موضع مذکور پر کامل ایک گھنٹے تک جاری رہی اور اس عرصے مین مخالفین بہی ہمپر آتشبازی بنادیق دیوار و بالاخانہ مکانات سے کرتے تہے دو کمپنی سپاہ گورہ بعد ازین موضع مذکور مین بشجاعت تمام گہس گیے اور دشمنون کو دست بدست مارتی جاتی تہے اور اونکو اجازت ہوتی تو وہ یہ امر با آسانی تمام کرتی جب تک گورہ مذکور موضع مزبور سے باہر آے باٹری دست چپ نے گولہ رانی موقوف کی تہی مگر باٹری دست راست جواب گولہ ہای دشمن کا ہنوز دیتے جاتی تہے اور تہوڑے عرصے قبل از زخمی شدید ہونے کپتان ڈی اویلی صاحب کے اس باٹری نے اتواپ دشمن کو بند کردیا تہا بر وقت زخمی ہونے کپتان صاحب موصوف کے ہماری باٹری مین گولی کم ہوگیے تہے اسپر بہی کپتان صاحب گو زخمی شدید تہے ایک بیٹی توپ پر بیٹہے رہے اور حکم سر کرنے توپ کا دیتے رہے اور یہ باٹری اسی سبب سے اوسوقت تک جاری رہی جب تک کوئی باقی نرہا بباعث موجود نہونے سوارون کے ہم دشمنونکا تعاقب نکرسکے گو ہمنے اونکو اسقدر محنت اور مشقت سے شکست دی تہی اور ہمکو اور کوئی امر سوای اسکے باقی نرہا تہا کہ واپس مراجعت کرکے قلعے مین چلے آوین اور یہ امر ہمنے حتی الامکان بانتظام تمام شروع کیا جب دشمنون نی یہ دیکہا کہ ہم مراجعت بجانب قلعہ کرتے ہین تب اونہون نے توپین لیکر ہمارا تعاقب کیا اور تمام راستے مین اگرے تک گولہ رانی اس طور سے جاری رکہی کہ اچہا تجربہ کار جسطرح کرتا ہے اور اونکے سوار جوق جوق ہمارے چپ و راست آکر اسقدر تنگ کرتے تہے کہ ہم سے ایک گولہ بہی بعد ازین سر نہو سکا

آخر کار تمام فوج ساڑہے چہ بجے شام کے بعد از جنگ سخت تین گھنٹے کے قلعے مین پونہچے

جب یہ فوج واپس آتی تہی اونکو ملیشیای پیادہ راستے پر ملے اور اپنی فوج کے عقب مین آکر اوسکی حفاظت کی اور اوس وقت تک اونکے عقب مین آے جب تک یہ فوج ماندہ و کار دیدہ قلعے مین پہونچ گئی ہر چند یہ تدبیر محافظت کی عمل مین آئی تہی تاہم سواران مفسدین بجانب چہاونی آگرہ روان ہوے اور جب تک یہ فوج گورہ قلعے مین گئی اونہون نے چند مکانات کو آگ لگا دی تہی بعد از غروب آفتاب برجہاے قلعہ سے اکثر مکانات شعلہ ور نظر آتے تہے اور شب دوم بہی یہ ہی حال رہا غرض کہ کوئی مکان چہاونی ایسا نہ تہا جس کو گزند آتش کا نہ پونہچا ہو اور اگر کوئی مکان یا شی آگ سے بچی تہی اوسکو مفسدین نے اسطرح خراب اور برباد کیا تہا دروازہ و دریچہ جو کہاٹ وغیرہ سب نکال کرلے گیے بلکہ لکڑی کا نام بہی باقی نرکہا اور سواے دیوار خشتی کے مکانات مین اور کچھ نظر نہ آتا تہا بروز دوم دشمن ناپدید ہوگیے اور تمام مفسد بجانب بہرت پور روانہ ہوگیے اور یہان انتظام آگرہ بخوبی ہوگیا

چودہ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا نے علامات فساد ظاہر کیے اسلیے مناسب متصور ہوا کہ ۲۴ گورہ ۲۴ رجمنٹ شاہی معہ تین ضرب توپ زیر حکم لفٹنٹ کوک صاحب کے اور کسیقدر سواران ملتانی نوملازم تحت حکم لفٹنٹ لنڈ صاحب کے راول پنڈی سے جاکر سپاہ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چہین لین اور تاریخ ۷ ماہ جولائی قریب نواخت ۴ گھنٹہ شام کے یہ فوج مقام دینا سے بجانب میدان پریڈ جہان ۱۴ رجمنٹ آمادہ فساد ہوکر مستعد کھڑے تھے روانہ ہوسے اس سب فوج کی افسری پر کرنیل ایلس صاحب متعلقہ ۲۴ رجمنٹ شاہی مقرر ہوئے تھے جب سپاہ مفسدین نے اس فوج گورہ کو آتے دیکھا پریڈ سے بھاگے اور اپنے افسرون پر ایک فیر کرکے اپنی لین اور دیگر مقامات بہرہ مین پناہ گیر ہوسے اور وہان سے بنادیق سر کرنی شروع کین ۲۴ رجمنٹ شاہی نے توپین لین کی جانب کرکے اونپر حملہ کیا مگر مکانات چہاونی کی پناہ اونکو ایسی اچہی تہی کہ ہمارا نقصان اس حملے مین بہت ہوا کپتان سپرنگ صاحب کو زخم کاری لگا اور وہ بعد ازین مر گیے کرنیل ایلس صاحب اور لفٹنٹ سٹریٹ فیلڈ صاحب زخمی شدید ہوسے اور اور لفٹنٹ کٹجٹ صاحب کے زخم سخت پوہنچا دو سارجنٹ اور ایک کورپورل اور ۲ گورہ قتل اور ۲۸ زخمی ہوسے اور مفسدین کے ۲۰ سپاہی بعد از جنگ مذکورہ بالا گرفتار ہوسے اور توپ سے اوڑا دیے گیے اور بعد ازان ہر روز کچہ کچہ سپاہی گرفتار ہوکر اوڑاسے جاتے ہین اور اب تک یقین ہے کہ کل رجمنٹ مفسد تباہ اور برباد ہوگیی ہوگی کچہ سپاہ مفسد بجانب راول پنڈی اور تہوڑی سی بسمت جہنگ فراری ہوئی مگر گرفتار ہوکر اوڑادی گیی دو کمپنیان اس رجمنٹ کی جو بجانب راول پنڈی ہمراہ خزانہ سرکاری کے روانہ ہوئین تہین اونہون سے بہی کچہ علامات فساد کے ظاہر ہوئے اور اسی سبب سے اونکے بہی ہتہیار چہین لیے تہے اسپر بہی وہ جادہ راستی پر نہ آسے لہذا تہورنٹن صاحب کمشنر قسمت جہیلم نے اونکی نسبت حکم قید کا صادر فرمایا اور وہ جہلخانہ ضلع مین مقید ہوسے اور زنجیرین بہت بہاری اونکے ڈالی گیین یہ سپاہی اسقدر مفسد تہے کہ گو گرفتار ہوکر جہلخانے مین مقید ہوسے تہے مگر تاہم وہ لوگ برملا حکام کو دشنام دیتے تہے اور بہت سخت اور درشت کلمات کہتے تہے

نصیر آباد

بتاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت نواخت ۴ گھنٹہ شام دو کمپنی ۱۵ رجمنٹ نی فساد برپا کرکے توپون پر قبضہ کرلیا اور لیکر اپنے پاس رکہین ہرچند رسالے نی دو تین حملے بہی کیے مگر توپین اونسے نہ لی سکے کپتان سپوٹسوڈ صاحب اور کورنٹ نیوبری صاحب قتل ہوے کپتان ہارڈی صاحب اور لفٹنٹ لوک صاحب زخمی ہوے مگر ۳۰ رجمنٹ ۴ بجے سے ۷ بجے تک قائم رہی اور ۷ بجے اونکو ۱۵ رجمنٹ نے کہا کہ اگر ہم سے مل جاؤ ورنہ توپ لگاکر تمپر گراپ مارینگے کرنیل کیمبل صاحب نے مرتبہ آخر ایکبار پہر سپاہ کو سمجہایا مگر اون سے پنی صاحب کو صلاح دی کہ مقام نصیر آباد مین نہ رہو اور کہین اور بہاگ جاؤ ورنہ ہم مدار آپکی جان کی نہو سکین گے یہ سنکر سب صاحب مقام بیور کو بوقت شب روانہ ہوے اور اونکی روانہ ہوتے ہی سب بنگلو مین آگ کے شعلہ ظاہر رسالہ بہی معہ افسران پانچو رجمنٹ روانہ بیور ہوسے اور مقام مذکور مین سب افسرون پر اونکی اپنی سپاہ نے بندوقین سر کین مگر کسیکو زخم بہی نہ پوہنچا فنوک صاحب اور ہارکورٹ صاحب اور ہوڈ صاحب اور انڈروڈ صاحب بسلامت مقام اجمیر مین پوہنچے کرنیل پینی صاحب کمانیر رسالہ راستے مین بیور آتے ہوسے گھوڑے سے گر کر مر گیے

ایک وقایع نگار احوال اس مقام کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب فساد میرٹھ وغیرہ مین ہوا اوسکے بعد فوراً آثار ہنگامہ پردازی اس نواح مین بہی شعلہ ور ہونے لگا اور اول فساد ان اضلاع مین جو ہوا وہ اس مقام نصیر آباد مین ہوا تہا اور حسب دستور جیسے جو امر ہونیوالا ہوتا ہے اوسکی علامات اول سے ہے نمودار ہوتی ہین ویسے ہی اس بلوے کی بہی علامات یعنی ناخوشی اور نارضامندی سپاہ کی تمام باشندگان مین مشہور ہوئی اس شہرت کے باعث سے جو جو تجاویز ممکن تہین وہ عمل مین آئین یعنی اول میجی لانسر کو حکم ہوا کہ شب کو مسلح رہا کرین اور کچہ اونمین سے چہاونی مین گشت کیا کرین اور توپین تمام شب بلکہ ہر وقت کسی ہوئی رہتی تہین اور اونمین گراب بہری رہتی تہی اور گولنداز گو ہندوستانی تہے مگر اونکی وفاداری اور نمک حلالی پر اعتماد تہا ۲۵۰ گورہ ۸۳ رجمنٹ شاہی اور کچہ گولنداز گورے مقام ڈیسا سے جو قریب دو سو میل کے فاصلے پر نصیر آباد سے بجانب جنوب واقع ہے طلب ہوے ان تجاویز سے گونہ اطمینان باشندگان چہاونی نصیر آباد کا ہوا تہا مگر بتاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت نواخت ۴ گھنٹہ سہ پہر فوج ہندوستانی نے جسمین ۱۵ اور ۳۰ رجمنٹ تہی بلوہ شروع کیا اور سب سپاہ اپنی لین سے باہر نکلی اور بندوقین بہر کر اپنی لین کے آگے کالم بنا کر کہڑے ہوے اس عرصے مین کچہ سپاہ عندان رجمنٹ کی بجانب توپخانہ ہندوستانی گیے اور وہان گولندازونکو ترغیب دیکر سب توپین اپنے قبضے مین کرلین شروع بلوے مین تو اکثر سپاہی ان دونو رجمنٹ کے تابعدار اور فرمانبردار معلوم ہوے اور اونہون نے اپنے افسرون کی تمام احکام کی تعمیل بہی کی مگر جب اونکو حکم ہوا کہ اپنی رجمنٹ والون پر جنہون نے قبضہ توپونکا کر لیا تہا فیر کرین اونہون نے اس حکم کی تعمیل نکی کیونکہ اونکا یہ ارادہ تہا کہ آخر کو مفسدین کے شامل ہونگے یہ حال دیکہکر افسران انگریزی حیران ہوے اور کوئی امر سواے واپس آنے کے اپنی فوج مین سے باقی نرہا اور جب وہ واپس آے تو سپاہ نے بہت شور و غل کیا اور کچہ بدزبانی بہی کی اور گولیان بہی اون پر چلائین بعد بلوہ کے چند لمحہ مین تمام اول میجی لانسر طیار اور مسلح ہو آیا اور کالم جنگی باندہکر بجانب توپخانہ باشنہ کوب روانہ ہوکر جب نزدیک پہنچے تو توپخانے سے ایک ایک فیر اون پر ہوئی ادہر سے حکم حملہ کرنے کا ہوا اور توپخانے پر حملہ ہوا توپ ششم نے بسرگردگی کپتان سپوٹس وڈ صاحب کے حملہ کیا اور اونکے بعد اورون نے بہی اپنے اپنے افسر کے ماتحت توپخانے پر حملہ کیا مگر توپون نے ایسی بارش آہن کی کہ بہت آدمی اور گہوڑے غرق دریاے فنا ہوئے بلکہ امید فتح کی منقطع ہوگیی تہی اسپر کرنیل ہنی صاحب نے حکم حملے کا تبدیل کرکے حکم مراجعت کا صادر فرمایا اور تمام سپاہ اس ترکیب سے ہٹتی ہوئی واپس آئی کہ اگر مفسد اونکا تعاقب کرتے تو کچہ فائدہ نہ اوٹہاتے اس ہنگامے مین گورنٹ نیوبری صاحب کئی گولیان کہا کر جان سے سیر ہوکر زمین پر گرے اور مفسدین نے اونکی لاش کو بضربات شمشیر پارہ پارہ کرڈالا کپتان سپوٹس وڈ صاحب بہی عین ہنگامے مین کام آے اور کپتان لوچ صاحب اور کپتان ہاردی صاحب دونو زخمی ہوے بعد ازین مفسدین نے بنگلہ ہاے انگریزان جلانا شروع کیا اور عرصہ قلیل مین تمام چہاونی نصیر آباد شعلہ ور تہی وہ صاحب لوگ جو آتش فنا سے محفوظ رہے تہے بجانب مقام اجمیر روانہ ہوے اور کشتہاے مزروعہ اور کوہ ہاے گرد نواح کے راہ سے بسمت مقام بیور راہی ہوے بعد از طے کرنے ۱۰ میل کے صاحبان مفرورین افسران ۳۰ رجمنٹ ہندوستانی سے جو قبل از صاحبان مذکورین چہاونی نصیر آباد سے مفرور ہوسے تہے ملاقی ہوئے اور یہان کرنیل پینی صاحب

نے بباعث ہجوم افکار اور گر پڑنے گھوڑے سے جان بحق تسلیم کی باقیماندہ صاحبان راستے مین نہایت تکلیف از طرف خورد و نوش اوٹھا کر اور اکثر خطرات سے بمشکل جان بچا کر بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۵۷ء بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ روز وارد مقام ببیر ہوئے اور آیندہ تکلیفات سے خیلے محفوظ رہے

کرانچی

اس مقام مین بہی ویسا ہی اندیشہ لوگون کے دل مین غالب ہوا تہا جیسا اکثر مقامون مین جنکا ذکر سابق ہو چکا ہے پیدا ہوا تہا بتاریخ ۱۳ ستمبر علامات انحراف ظاہر ہوئے گو تدابیر مستحکم حکام وقت سے علامات مذکورہ بہت جلدی فرو ہو گئین تہین

بروز یکشنبہ ہنگام گیارہ یا بارہ بجے شب کے میجر میک گریگر صاحب کمانیر ۲۱ رجمنٹ ہندوستانی کو ایک حوالدار اور دو اور شخصون نے آکر اطلاع دی کہ فوج مین کچہ فساد ہونے والا ہے اور اگر تدابیر مستحکم عمل مین نہ آئین تو اوسی شب فساد عظیم برپا ہوگا میجر صاحب نے اسکی اطلاع فوراً جنرل صاحب کو کی اور توپخانہ اور جسقدر گورے دوم رجمنٹ شاہی کے وہان موجود تہے چشم زدن مین طیار ہو کر میدان مین آ گئے خبر اس طیاری کی ایسی جلدی مشتہر ہو گئی جیسے آگ ہوا سے پہیل جاتی ہے اور تمام شہر مین تہلکہ مچ گیا اب سوائے اسکے اور کوئی آواز گوش زد نہوتی تہی کہ کہین سے آواز گاڑی چلنے کی اور کہین سے آدمیون کے چلنے کی آتی تہی اور کسی طرف سے گہوڑون کی ٹاپ کی اور کسی جانب سے توپون کی پہیون کی کان مین آتی تہی افسر لوگ گہوڑونکو پاشنہ ڈالکے ساکنین کو اس حال سے اطلاع کرتے تہے لوگون کو گمان قبل از اس واردات کے بہی اس سرکشی کا نہ تہا اور اسی سبب سے یکایک جو یہ موقع ظاہر ہوا تو اون کے دلون مین تردد اور ہراس از حد پیدا ہوا خیر خواہ لوگون کو فوراً اطلاع اس سرکشی کی دی گئی مگر اونکو نوبت مکان محفوظ بنانے کی نہ آئی اسواسطے چند اشخاص کو توپخانے کے کوارٹر گارد مین اور بعضے فیوزلیر کے مکان گارد مین بہاگ کر پوشیدہ ہوئے بعضے اول رجمنٹ گورہ کی ڈیوڑہی مین جا چہپے اور جو لوگ واقف اور ہوشیار تہے وہ گودام میگزین مین متواری ہوئے مگر ایک بڑے گروہ جسمین اکثر میم لوگ تہین جا کر مکان مس کوٹ دوم رجمنٹ گورہ مین پناہ گیر ہوئے مگر یہ مکان محفوظ اور لائق پناہ دہی کے نہ تہا کیونکہ اوسمین دروازے اور دریچے بکثرت تہے لیکن خوف اور ہراس مین ہوش لوگون کے بجا نہین رہا کرتے اور اس وقت مس کوٹ مین عجب کیفیت گذرتی ہوگی جب میم لوگ اپنے مکانون سے گہبرا کر بہاگین تہین اونمین سے کسیکے پیر مین تو جوتا بہی تہا اور کوئی پوشاک شب خوابی ہی پہنے ہوئے بہاگی آتی تہی کوئی کسیطرح اور کوئی کسی ہیئت سے چلی آتی تہی غرضکہ یہ عالم بہی دیدنی تہا اور صاحب لوگ پاجامہ شب خوابی پہنے ہوئے اور بندوق اور شمشیر وغیرہ ہاتہون مین لیے ہوئے اسیطرح چلے آتی تہی جیسے ترک دشمنونکی قتل پر آمادہ ہوتی ہین اور بنظر اسکی کہ لوگونکو کچہ ہراس نہایت نہو انگریز جو بیر پی رہی تہی اور برانڈی اور پانی مخلوط کر کی استعمال مین لاتی تہی اور اسکی نشہ مین خود ہتہیار یعنی شمشیر وغیرہ کو حرکت دیتی تہی تو ایک عالم مسخر نمودار ہوتا تہا ایکطرف تو یہ حال تہا اور جانب دیگر مقام ہذا کی اور رجمنٹ کو حکم ہوا تہا کہ اپنی لیعن سے باہر آکر صف آرا ہون اور جب اونکی نام

پوکارے گئے تو کئی سپاہی غیر حاضر تھے اور اونکی اکثر اسلحہ بھی موجود نتھی بعد ازین فوراً روبروی توپخانہ اور بحاضری سپاہ دوم رجمنٹ گورہ سپاہ ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی کے ہتھیار رکھ لیے اس عرصہ مین کوئی علامت فساد کی ۱۴ رجمنٹ ہندوستانی سے ظاہر نہین ہوئی ہرچند بعض بعض شخص یہ کہتے ہین کہ جب ۱۲ رجمنٹ کو حکم لین سے باہر آنیکا ہوا تھا اوسوقت ۱۴ رجمنٹ بھی خود بخود بدین ارادہ طیار ہوئی تھی کہ درصورت ضرورت اور موقع وقت کی وہ بھی شامل رجمنٹ ۱۲ ہو جاوینگی مگر ۱۴ رجمنٹ مین اتفاق کل سپاہ غیر ممکن تھا کیونکہ اوسمین اکثر سپاہی تو قوم ہودی تھے اور باقی پوربیہ اور یہ امر راست اور درست ہے کہ اوسمین بھی دو سو سپاہی پوربیہ تھے مگر یہ دو سو نفر موجودگی باقیماندہ سپاہ رجمنٹ مذکور کے جو اونسے درباب فساد کے کبھی متفق نہوتے کوئی امر مفسدانہ ظہور مین لاتے

کپتان صاحب پولس نے بفور فرار ہونے چند سپاہ ۱۲ رجمنٹ اپنی سپاہ پولس کو اونکے تعاقب مین روانہ کیا اور روز دوم وہ دس سپاہی گرفتار کرکے لائے اونمین سے سات کو پھانسی ہوئی اور تین توپ سے اوڑا دیے گیے جسوقت ان سپاہیونکے گلے مین پھانسی ڈالی وہ روے اور خواستگار امان جان کے ہوے اور یہ عذر کیا کہ ہمارا پہلا قصور ہے اور ہم بخوف توپ جو ہمارے سامنے نصب کی گئین تھین بھاگ گیے تھے مگر کم بختونکو یہ یاد نہ رہا کہ وہ مسلح بھاگے تھے اور اونھون نے سپاہ پولس کا مقابلہ کیا تھا سوا اسکے ایسے سپاہی جو صرف توپ کو دیکھکر بھاگ جاوین اونکا قتل بھی بعلت نامردانگی واجب اور لازم ہے توپ سے اوڑانیکا موقع لائق دیکھنے کے نتھا جب مجرمونکو توپ سے باندھا تو اونکی زبان سے ایک حرف بھی نہ نکلا اور جسوقت حکم ہوا اوسیوقت پارچہ ہاے گوشت اوڑتے ہوے نظر پڑے بعضے اعضا ترستے ہوے ۱۴ رجمنٹ کے سامنے گرے جنکے دیکھنے سے اکثر دلونمین ایسا اثر پیدا ہوا کہ بہت آدمی حالت غشی مین گر گیے سر اور شانے مجرمونکے توپ سے بندھے رہے اور آنکھین اونکی ٹھہرا کر ایسی ہو گئین تھین جیسے کسی آسیب یا بھوت کی آنکھین ہوتی ہین

آرہ

رجمنٹ ۷ و ۸ مقیم مقام دناپور ۲۵ ماہ اگست تک خیرخواہ مشہور تھے مگر اس روز بوقت نو بجنے ۲ گھنٹہ بعد دوپہر سب سپاہی اپنے اپنے ہتھیار باندھکر روانہ بطرف دریاے سون ہوے اور شباشب وارد بہ کنارہ دریاے مذکور ہوئے بروز دوم یعنی یکشنبہ وقت صبح تمام عمارات متعلقہ مردمان سٹرک آہنی جو برلب دریاے مذکور واقع تھین بشعلہ ور نظر آئین اور ایک چٹھی ونیک صاحب مجسٹریٹ کے پاس کسی شخص مقیم دناپور کے باطلاع اس امر کی آئی کہ آج یعنی بتاریخ ۲۶ سب سپاہ تینون رجمنٹ کی فساد برپا کر گئی سوارون نے اور اور اشخاص نے بھی خبر دی کہ سپاہ مفسد دوسرے کنارے پر آگئی اور غارتگری اور آتش زنی بنگلہ ہا کر رہے ہین یہان خوبی قسمت سے پینتالیس سپاہ سکھ اور چار افسر ہندوستانی بمقام آرہ انکے پاس تھے اور صاحب مجسٹریٹ نے ان سب سپاہیونکو حکم دیا کہ صاحب جج کے حاطے کو جاکر مضبوط اور محفوظ کرین اس عرصے مین ڈلیرن صاحب اور ہول صاحب اسسٹنٹ گھوڑا دوڑاتے ہوے آے اور آکر خبر دی کہ سپاہ مفسدین نے ایک کشتی اپنے قبضے مین کر لی ہے اور اوسمین تھوڑے تھوڑے سپاہی سوار ہوکر اس کنارہ دریا کے آتے ہین اور کل مفسدین کی تعداد قریب دو یا تین ہزار کے تبلائی چونکہ سب ساکنین اس شہر کے یکجا جمع ہوگیے تھے

اونہون نے یہ تجویز کی کہ بویلٹ صاحب بارک ماسٹر کی بنگلے مین جاکر پناہ گزین ہون کیونکہ بنگلہ مذکور بہ طرح مضبوط اور جنگی بنایا گیا تہا اور اوسمین ر وغیرہ بہی جمع تہی اور یقین تہا کہ وقت ضرورت اوسمین حفاظت جان بہی ہوگی چونکہ صاحبان متعلقہ سرک آہنی کو خبر اس فساد کی نہین پونہچی تہی اسواسطے کوک صاحب نے خود درخواست دی کہ مین جاکر اونکو لے آتا ہون اور جاکر مین صاحب اور ڈاکٹر صاحب اور مین صاحب کو جنکا بنگلہ ساڑہے تین میل کے فاصلے پر مقام آرہ سے تہا اطلاع دی اور مین صاحب کو مع میم اور بچے کے بسلامت لے آئے مگر جب قریب بنگلے کے پونہچے تو اونہون نے دیکہا کہ دہوان اوس جانب دریا سے بکثرت اوٹہتا ہے یہ دیکہکر اونہون نے مصلحت اسمین سمجہی کہ موضع عنایت مین جو قریب لین سپاہ کے واقع تہا جاکر پناہ گزین ہون اور اونکو یہ توقع تہی کہ اونکے ملازم اونکو وہان بچا رکہینگے اور ملازمین نے بہی اونکی توقع کو قوی کیا اور کہا کہ ہم تمکو بچا دینگے اور موضع مذکور مین کچہ اندیشہ نہین ہے اور ونکٹر صاحب نے بہی بصلاح ملازمین یہ ہی صلاح مستحسن سمجہی کہ معہ میم صاحبہ اور پانچ بچونکے موضع مذکور مین جاگزین ہون الا مین صاحب معہ میم صاحبہ اور پانچ بچونکے بجانب بار گہاٹ جو آٹہ میل آرہ کے سنتے بر لب دریاے گنگ واقع ہے روان ہوے اور وہانسے بسلامت دینا پور پہونچ گئے چونکہ اوس روز مفسدین کے آنیکا امکان نہ تہا اسواسطے کوک صاحب پہر موضع عنایت مین گئے اور مین صاحب کو معہ میم صاحبہ اور بچے کے آرہ مین لے آئے صاحب موصوف نے ونکٹر صاحب کو بہی بہت فہمایش آرہ آنے کی کی تہی مگر اونہون نے کچہ نہ مانا اور اپنے ملازمین کے کہنے سے مقام مذکور ہی مین رہے مین صاحب وغیرہ کو معہ ولسن صاحب اور اونکی میم کے جو اوسی روز وارد آرہ ہوے تہے روانہ گہاٹ کیا اور وہانسے صاحبان ممدوحین بحفاظت حافظ حقیقی بسلامت مقام دینا پور مین پہونچ گئے اگرچہ اون پر راستے مین بہت تکلیف اور سختی گذری مگر جان بسلامت رہے

ایک صاحب حال اس مقام کا اسطرح بیان کرتے ہین کہ بعد از کہانا کہانے کے بنگلہ بویل صاحب مین ہم سب بتفصیل ذیل قلعے مین جاکر شب باش ہوے اور ہمنے تمام شب بآرام تمام بسر کی تفصیل یہ ہے یعنی لٹل ڈیل صاحب دیک صاحب کوم صاحب کولون صاحب بویل صاحب فیلڈ صاحب کوک صاحب ہیلی صاحب اندرسن صاحب تیت صاحب ڈی کوسٹا صاحب ڈی سوزا صاحب گوڈفری صاحب ڈیلیرن صاحب ہویل صاحب اور سید عظیم الدین حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر معہ سپاہ سکہ غرض کہ یہ سب صاحب بآرام تمام تمام شب قلعے مین رہے بروز دوم یعنی بتاریخ ۲۷ وقت صبح چونکہ مفسدین اب تک نہین آئے تہے ہم سب باہر قلعے کے آئے اور احاطے مین چاے پی رہے تہے کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ کور سنگہ کے آدمیون نے آکر بویل صاحب کے سائیسونکو مارا اور گہوڑے صاحب کے چہین کر لیگئے یہ خبر سنکر دیک صاحب معہ چند دیگر صاحبونکے اور سکہونکے طیار ہوے کہ جاکر گہوڑے چہین لاوین اس عرصے مین ایک جبراسی نے آکر خبر دی کہ سپاہ مفسد بازار مین آگئی لابد اب تضیع اوقات مناسب نہ تہی اسواسطے ہم سب قلعہ مین گئے اور دروازہ ہاے قلعہ کو اندر سے تیغا کر دیا اور چار گہوڑے ایک احاطہ متصل بنگلہ مین جو بجانب شمال واقع تہا طیار رہے چند ساعت ہمکو گذری تہی کہ مفسد بسرگردگی صوبے دار بہادر احاطہ کچہری کلکٹری مین جاتے ہوے نمودار ہوے اس وقت ٹہیک بجے کا تہا اور سپاہ نجیب جنمین سے ۵۰ نفری مقام آرہ مین موجود تہی استقبال مفسدان کر کے اونکے شریک ہو گئے

اور سرغنہ مفسدین کو اپنے ہتہیار بطور نذر دکہلائے سپاہیان مذکورین نے نشان خزانے کا بہی دیا اور ہمارا مقام بہی
بتلا دیا اب ہو گل مچا اور قریب دو ہزار آدمی مفسد ہماری جانب آئے مگر ہم چند آدمیون نے اونکو متعجب اور ناچار کر دیا
آخرش سواے واپس جانیکے اور کچھ اونسے نہو سکا چند مفسدین نے درختون کی پناہ لی اور بعضے بویل صاحب کے بنگلے
مین جاکر پناہ گیر ہوئے کچھ جنوب کی جانب اور کچھ شمال کی طرف چلے گئے اور سب طرف سے ہم پر گولیان برسانی شروع
کین مگر اونسے ہمارا چندان نقصان نہوا قریب ایک بجے دن کے مفسدین نے پہر ہمارے قیام گاہ پر حملہ کیا اور وہی نتیجہ
پہر اوٹہایا یعنی شکست کہاکر بہاگ گیے اب اونہون نے اور تدابیر ہمارے قلعے سے نکالنے کی کین اور وہ یہ تہی کہ
ایک گاڑی بہر کر بانس اور گہاس لاے اور پانچ یا چہہ تہیلی فلفل دراز کی اوسمین رکہکر بجانب شرق قلعے کے بفاصلہ ۳۰ گز
ہم لوگونسے اتار کر کے اوسمین آگ لگا دی دہوان گہاس وغیرہ کا اور بو فلفل سرخ کی سے دم بند ہوتا تہا مگر ہماری
خوش نصیبی سے اوسوقت ہوا شرقی بہ تیزی تمام چلنی شروع ہوئی اور تمام دہوان وغیرہ سب مکان کے اندر کے کمرے
مین سے اوڑ گیا ایک حوالدار ۸ رجمنٹ کا نزدیک ایک درخت کے اوٹ مین کہڑا ہوکر سپاہ کو کہہ رہا تہا کہ حملہ کرو اور ہم لوگون کو
بدشنام یاد کر رہا تہا کہ فیلڈ صاحب خطرہ جان کر کے اوپر بنگلے کے گیے اور وہانسے ایسی گولی ماری کہ حوالدار مذکور گر گیا
چند آدمی جو اوسکے پاس کہڑے تہے اونہون نے لاش کو اوٹہاکر آگ مین ڈال دیا اور اسطرح اوس آگ کو اور شعلہ ور اور
متعفن کیا اب ایک گہنٹے کی مہلت ہوئی یعنی ادہر سے کوئی گولی نہ چلی اس عرصے مین ہم لوگون نے کچھ بسکٹ کہاے
اور شراب پی قریب پانچ بجے شام کے مفسدین مرتبہ سوم حملہ آور اور پس پا ہوے بعد ازان تمام شب گولہ رانی موقوف
رہی وئیک صاحب نے شب کو پہرے وغیرہ مقرر کیا اور تمام روز نہایت تحمل اور مردانگی سے کام کیا تہا اور کہتے تہے
کہ سب نا امید اور دل شکستہ نہو اس قلعے مین ایسے ایسے شیر دل اور مردانہ آدمی ہین کہ اونکا مغلوب کرنا آسان نہین اور
وہ ایسے نہین کہ ہجوم غفیر مفسدین خون تشنہ کے دیکہکر خوف زدہ یا دل باختہ ہون اور دیکہو تمنے کئی مرتبہ دلیری اور مردانگی
مفسدین کی آج ہی دیکہ لی ہی غرض کہ سب پہرے والے تو اپنے اپنے مقامات پر تعینات ہوے اور مابقی قدرے
آرام لینے لیے قیام گاہ پہ گیے ہمارے پاس ایک یا دو چٹائی یعنی بوریہ فرش تہی اسواسطے اکثر ہم لوگون مین سے
خالی زمین پر سوے اور خشت بجاے بالش کے سر کے نیچے رکہی شب کو کوئی امر لائق تحریر وقوع مین نہ آیا مگر مفسدین کبہی
کبہی ایک دو گولیان ہمارے مکان کے برآمدے پر مار دیتے تہے تاکہ ہم غافل نہو جاوین جو حملے مفسدین نے ہم پر
کیے تہے اونمین اونکے قریب تیس ۳۰ آدمی مقتول اور مجروح ہوے تہے اور ایک شخص درخت پر چڑہ کر ہماری طرف
جہانکتا تہا کہ اسمین ہماری ایک گولی نے اوسکو درخت سے زمین پر گرا دیا اور وہ تین روز تک تڑپتا رہا اور بعد تین روز کے
مر گیا جب تک وہ زندہ تہا مگر اوسکی طاقت نشست و برخاست کی طاق ہو گئی تہی اکثر دیکہنے مین آیا کہ جانوران گوشت خوار
مثل زاغ و زغن اوسکا گوشت نوچ نوچ کر کہاتے تہے اور کبہی وہ دست و پا اونکے اوپر ہلاتا بہی تہا مگر چونکہ طاقت
کافی اونکے اندفاع کی نرکہتا تہا اسواسطے اونکو دور نکر سکتا تہا

تاریخ ۲۷ ماہ مذکور یکشنبہ — اس روز وقت صبح مفسد ایک برنجی توپ چہہ پونی لاے اور بویل صاحب کے بنگلے پر

لا نصب کی اور ایک اور ضرب لاکر ہماری شرق کی طرف لگائی اور اونسے گولہ رانی شروع کی مگر اونکا فن گولہ اندازیکا کامل نہ تہا اسواسطے اکثر گولے بالا بالا جاتے تہے اور بعضے دیوار کو لگ بہی جاتے تہے مگر اوس سے چندان نقصان نہوتا تہا اور اس روز بنادیق کم کام مین آئین صرف توپ ہی چلتی رہی ایک ہمارا سکہ سپاہی مجروح غلولہ بندوق سے ہوا یہ شخص قریب سوراخ کے جو دیوار مین واسطے تفنگ زنی کے کر رکہا تہا کہڑا تہا کہ گولی آکر اوسکے سر مین پیچہے کی طرف گردن سے اوپر لگی مگر ڈاکتر ہال صاحب نے اس حکمت سے اوسکا معالجہ کیا کہ اب وہ اپنے رفیقونکے ساتہ کار سرکار مین مصروف اور سرگرم ہے اب دشمنون نے یہ چاہا کہ ہماری دیوار مین بجانب شرق و جنوب شق کردین اور بیچ پناہ دیوار کہنہ کے جمع ہوکر اسکی تدبیر مین تہے کہ ہمارے سکہ سپاہیون نے اونپر حملہ کیا اور بندوقین مارین ایک سکہ نے دلیری کرکے جو شق کہ دیوار مین ہوا تہا اوسکو زیادہ کرکے دو عدد بیلچہ اور گلہاڑی وغیرہ جنسے وہ کہودتے تہے اندر کہینچ لی جس سے بعد ازین بہت کام برآمد ہوا اب پانی ہمارے پاس کم باقی رہا اور کہانا بہی کم وزن ملنے لگا صرف دال اور چاول اور قدری چینی کہانیکو ملتی تہی اور نمک نہ رہا تہا ہم تدابیر حزم اور احتیاط کی جو ضرورت تہین عمل مین لاکر خواب کرتے اپنے اپنے مقامون پر کیے اور ہم مین سے چار صاحب لوگ اور جسقدر سکہ سپاہی منظور ہوتے تہے ہمیشہ جگا کرتے تہے اور انکی تبدیلی دو دو گہنٹہ بعد ہوا کرتی تہی

تاریخ ۲۸ ۔ روز چارشنبہ ۔ قریب چہہ بجے صبح کے بیگل واسطے جمع ہونے تمام فوج کے بلند آوازہ ہوا اور تینون رجمنٹ آکر پریٹ پر جمع ہوئین اونکی وردی بہی اونکے جسم پر تہی مگر پاجامے وردی کے نہ تہے سوا اسکے سو آدمی اور بہی اور دو ہزار آدمی گورسنگہ کے موجود تہے آٹہ بجے گورسنگہ مذکور ایک تام جام یعنی ہوادار پر سوار آیا اور ملاحظہ اپنی فوج بکمال کا کرکے احکام ضروری دیے بعد ازین سب سپاہی بجانب شہر روان ہوئے اور پانچ سو آدمی ہماری حفاظت یا نگہبانی کو وہان رہ گئے جسوقت یہ سب فوج جمع ہوتی تہی اوسوقت ہمکو کمال اندیشہ ہوا تہا کہ اب ہمارا اخیر روز زندگانی کا آگیا کیونکہ ایک گروہ بیشمار مفسدین کا جمع تہا اور ہم یہ سمجہ چکے تہے کہ سب ملکر ہمارے قلعے پر حملہ آور ہونگے اور زینہ وغیرہ لگا کر ہم سب کا کام تمام کرینگے مگر ہماری خوش نصیبی سے یہ نہوا اسی اثنا مین فیلڈ صاحب بویل صاحب کوک صاحب کولون صاحب اور والیبرن صاحب نے جو ہم سب مین فن بندوق رانی مین قادر انداز تر تہے اپنے اپنے موقع کی جگہہ پسند کرکے نشانے لگا رکہے تہے اور مفسدین نے بنگلہ بویل صاحب پر جاکر اوسکے گوشہ ہاے جنوب و شرقی و جنوب و غربی پر مورچال قائم کیے اور توپ برنجی اوسپر قائم کین اور دمدمی میز اور الماری وغیرہ کا انبار کرکے طیار کیے اور ان مورچال سے اب گولہ رانی شروع کی

تاریخ ۲۹ ۔ روز پنجشنبہ ۔ قریب ایک بجے بعد نصف شب کے خوب آواز بندوقونکی بفاصلہ قریب ایک کوس کے گوش زد ہوئی اس سے ہمنے جانا کہ ہماری مدد قریب آ پہنچی مگر ہمکو ابہی اور سختیان اوٹہانی باقی تہین کیونکہ آواز مذکور شدہ موقوف ہوگئی اور ہمکو یقین ہوا کہ ہمارے دوستونکو شکست ہوئی ہوگی اس سبب سے کہ مفسدین یہان بکثرت جمع تہے ایسے وقت مفسدین نے ہم پر بہی حملہ کیا مگر ہم ہر وقت ہوشیار رہا کرتے تہے

اور ہم نے ایسی تفنگ زنی کی کہ سوای دو توپونکے اور سب بنادیق وغیرہ اونکی بند کردین مگر توپین مثل روز ہاے گذشتہ چلتی رہین ہماری پاس چونکہ پانی کم ہوگیا تہا ہم کہودنے ایک نیے چاہ کے مین مشغول ہوے اور ہمارے سکہون نے دس گہنٹے مین اٹھارہ فٹ عمیق کوا کہود کر طیار کر دیا اور اس چاہ مین نہایت شیرین اور بکثرت پانی نکلا اس عرصے مین مفسدین نے اکثر ترغیبین سپاہ سکہ کو دین کہ ہتہیار رکہدو اور صاحب لوگونکو سپرد کردو مگر اونہون نے ایک نہ مانی اور اونکو جواب بدشنام دیا اور ثابت قدم اور خوش دل رہے اور مانند صاحب لوگونکے جنگی رفاقت مین وہ تھے کسی سے خوف نکرتے تھے بعد محاصرہ ہونے کے آج کے اول مرتبہ ہم مین سے کئی صاحبون نے غسل کیا اور دن مین ہم لوگ بویل صاحب کی باغ مین حملہ کرکے گئے اور وہان سے پانچ بہیڑیان لاے اور تہوڑا تہوڑا ان مین سے ذبح کرکے حصے تقسیم کرلین بوقت صبح ایک سکہ سپاہی قرابین اور تلوار لیے ہوئے ہماری دیوار کے پاس کسیطرح آگیا اور آکر خواستگار اندر آنیکا ہوا چونکہ اوسنے بیان کیا کہ مین اوس فوج کی ساتھ تہا جو کمک کو آتی تہی اس لیے ہمنے تیغا کہول کر اوسکو اندر قلعہ کے بار دیا اوسنے سب حال فوج کمک کی شکست کہانیکا اور اونکی تعداد نفری اور مقام جنگ کا بیان کیا یہ سب حال سنکر ہمنے آیندہ جلدی کمک کی آنے کی توقع منقطع کردی اور عزم صمیم لڑکر مرجانیکا کیا قریب شام کے ہمارے دل پہر از خود محظوظ ہوے اور فکر ہمارے دل سے دور ہوگئی ہم زمین پہ دراز ہوکر سکہون سے ادہر اودہر کی باتین کرتے ہوے سو گیے

تاریخ ۳۰ روز جمعہ — آج مفسدین نے توپ مورچال سے ہٹا کر بالاخانہ بنگلہ بویل صاحب پر قائم کی اور اونکے سامنے روک ایک دیوار کی تہی اس توپ سے اونہون نے گولہ رانی کی مگر ہمارا کچہ نقصان نہوا صرف ایک گولہ دروازہ کمرے مین لگا تہا اور اوسکو توڑ کر دالان مین سیدہا چلا گیا اسیطرح کئی گولیان بہی اندر آئین مگر سوای سوراخ کرنی دروازے کے اور کچہ نقصان ہمارا نکیا اب مفسدین نے توپ آہنی جانب شرق سے لاکر عقب بنگلے پر نصب کی اور اپنے سامنے دیوار باغ بطور روک رکہی اور اوس دیوار مین ایک سوراخ کیا اور اوسکی راہ گولہ مارنا شروع کیا اونکے گولے دیوار قلعہ پر لگتے تہے مگر دیوار مین ایک نشان سا پڑ جاتا تہا اور گولا اوس سے سرک کر نیچے گر پڑتا تہا اب دریافت ہوا کہ دشمن ایک مکان سے جو عقب قلعہ مین واقع تہا سرنگ لگاتے تہے یہ خبر سنکر ہمنے بہی ادہر سے سرنگ لگانی شروع کی کہ اونکی سرنگ کو بیکار کردین اس کام مین ہم سب بخوشدلی و بے تردد مشغول تھے مگر ایک یا دو روز کے بعد سننے اس خبر کے کہ اب سرنگ لگتی ہی سپاہ مفسد کہین کہین قرب وجوار مین نظر آتی تہی اسلیے ہم نے ایک دیوار خام چار فٹ بلند اوپر بالاخانے کے تعمیر کی اور اوسمین سوراخ رکہے اور ان سوراخون کی راہ مفسدین پر ایسی تفنگ زنی کی کہ وہ نزدیک آکر سرنگ نہ کہود سکے بوقت شب ہم سب بہ حسب دستور قدیم اپنے اپنے مقام پر سونے کو گیے

تاریخ یکم اگست روز شنبہ — آج کے روز کوئی امر لایق تحریر کے وقوع مین نہین آیا صرف یہ کہ دشمن توپون سے گولہ رانی کرتے رہے آج دو باقیماندہ بہیڑ بہی سکہونمین اور ہم مین تقسیم ہوین صبح کو بویل صاحب اور کوک صاحب نے تیغے کے برابر جاکر چند مفسدین کو غلولہ ہای تفنگ سے زخمی کیا اور یہ صاحب بہی بہت بچ گئے کیونکہ کئی گولیان دشمنو کی

اونکے سرکے برابر سے نکل گئین اس موقع پر کبھی کبھی سکھ سپاہی جاکر اونکی جگہ پر سے بندوقین مارتے تھے اور اونکو دم لینے کی فرصت نہ دیتے تھے

تاریخ دوم اگست روز یکشنبہ — اس روز دشمن سرنگ کھودنے مین بہت مصروف تھے اور بویل صاحب نے دو اور کوک صاحب نے چار مفسد گولیون سے عین سرنگ کے منہہ پر مار ڈالے بعدازین حاضری کھانے آئے اور بعد حاضری پہر اپنے مقام پر جاقائم ہوے اور اونکے تفنگ اندازی سے مفسد سرنگ کے پاس کمتر آسکتے تھے اب گوڈفری صاحب نے خود درخواست کی کہ مین بہ تبدیل لباس دینا پور جاونگا اور اونکی درخواست سب نے منظور کی اور اونکے بال اور موچہین مثال مسلمانان درست کرکے اونکو پوشاک مسلمانی جو ڈپٹی کلکٹر ہندوستانی سے لی تہی پہنائی ان صاحب کا پہچاننا بہت مشکل تھا کیونکہ یہ زبان ہندی خوب صاف بولتے تھے اس روز ہمنے دیکھا کہ مفسد بہت جلد مثال ڈاک بجانب غرب کچہری کلکٹری براہ بی بی گنج بہاگے جاتے ہین اور قریب آٹھ بجے شب کے جب ہم سونے جاتے تھے ہمنے بڑا شور و غل سنا کہ ایک بازار مین جو ہماری شرق کی طرف واقع تھا ہوتا تھا ہمنے بغور جو سنا تو معلوم ہوا کہ ہمارے نوکر کچھ خوش خبر لائے ہین ہمنے صرف دو آدمیونکو قریب آنے دیا اور اونہون نے ہمکو خبر دی کہ دشمن بہاگ گیے اور اونکو میجر آیر صاحب کے کمپو نے شکست دی یہ سنکر ہمکو خوشی ہوئی مگر احتمال فریب کا بہی ہوا کہ شاید یہ لوگ اس بہانے سے ہمکو باہر نکالتے ہون اس خیال سے ہمنے ایک رسی لٹکائی اور ایک کو اوپر کہینچ لیا اور دوسری کو ایک چٹھی دی کہ ڈاک کی طرح جلدی اوسکو مقام دینا پور پونہچاوے عرصہ قلیل کے بعد اکثر عیسائی زن و مرد جو مقام آرے مین رہتے تھے ہمارے پاس آئے مگر اکثر کی حالت تباہ سے کہ اونکے پاس پورا کپڑا بہی ستر پوشی کو نہ تہا یہ لوگ بروز دوم مفسدہ گرفتار ہوکر مقید ہوگیے تھے اور مفسدین نے اس خیال سے اونکو زندہ رکھا تھا کہ جب ہم سب بہی اونکے ہاتھ لگ جاتے تو وہ سبکو یکجا اور یکمرتبہ قتل کرتے مگر مشیت ایزدی اور طرح پر تہی بعدازین ہم سب معہ سکھ باہر آئے اور بویل صاحب کے بنگلے پر گیے وہان ہر شی کا برا حال دیکھا ہر شی شکستہ تہی اور کتابین اور تصویرین اور کاغذ اور کواغذ حساب کتاب پارہ پارہ کیا ہوا تہا اور جابجا پاشیدہ پڑا تہا پنکہے بہی سب اوتار کر توڑ ڈالے تھے چونکہ تضیع اوقات واجب نہ تہی اسلیے ہم بالاخانے پر گیے اور وہانسے توپین اور جسقدر بارود موجود تہی لاکر اپنے مقام پر رکہی اور وہ مکان جسمین سے اونہون نے سرنگ لگائی تہی اوسکو مسمار کردیا اور اونکے سرنگ کو توڑ دیا بعدازین اپنے مقام پر آکر بآرام تمام شب بسر کی

تاریخ ۳ ۔ اگست روز دوشنبہ — اس روز بعد از پینے قہوہ اور چاے کے ہمنے دیکھا کہ کیلی صاحب اور نکلس صاحب جو مقام بکسر مین رہا کرتے تھے گھوڑون پر سوار ہمارے احاطے مین چلے آتے ہین اونکو دیکھکر ہمنے تین چیخین خوشی کی مارین اور نیچے اوترکر دروازہ کھولدیا یہ دونو صاحب اندر آئے اور بخوشی تمام ملے ویک صاحب اور کوک صاحب دونو گھوڑون پر سوار ہوکر میجر آیر صاحب کے کمپو کو جو اوس پار بناس ندی کے بفاصلہ قریب پانچ میل کے مقام آرے سے پڑا تہا چلے کمپو مذکور مین سب صاحب ایسی نہایت خوشدلی سے ملے بعدازین وہانسے کوچ ہوا اور یہ دونو صاحب بہی فوج کے ساتھ مقام آرے سے واپس آئے اسیطرح بعداز محاصرہ سات دن کے ہم بتاریخ ۳ ماہ اگست ۱۸۵۷ء رہا ہوے

حمد و ثنا اوس خدا کی ہے جسنے ہم پر سب طرح رحم کیا

طریق اور رویہ سپاہ سکہ کا بایام محاصرہ لائق تعریف کے ہے اور کوک صاحب کی محنت اور کوشش دائمی بہی توصیف کے شایان ہے ان صاحب نے ہر ایک کام مین مدد دی ہے اور بویل صاحب نے سوائے نگہبانی دشمنان اپنے علم انجنیری سے قلعہ کو جہان جہان وہ کم مضبوط ہوا مستحکم کیا دیک صاحب ہمیشہ خوش و بشاش رہتے تہے اور سکہونکا دل بڑہاتے رہتے تہے اور کوک صاحب کہانا تک پکایا کرتے تہے الغرض ہر ایک شخص نے ہمہ تن مصروف ہو کر کوشش بلیغ ہر امر مین کی ہے اور اسلیے بعوض ہمت مردانہ کے مستحق پانے ایسی چیز کے سوائے خالی شکرگزاری گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر کے ہین جو پایدار اور قیام پذیر تر الفاظ دل خوش کن سے ہو

مہدپور

بتاریخ ۸ نوامبر روز یکشنبہ وقت صبح فوج مجموعی مالوا کنٹنجنٹ و ولایتی و روہیلے اور مکرانی معہ بدمعاشان شہر بسرگردگی عملدار مہدپور حملہ آور ہوے یہ مفسد چار یا پانچ ہزار آدمی مسلح بہ بنادیق و شمشیر وغیرہ تہے اور باوجود اسقدر کی سپاہ کنٹنجنٹ کہ صرف دو سو پچاس نفری تہی اور بہتیری سپاہ مفسد جسکا ذکر اوپر آچکا ہے آٹہ گہنٹے ہنگامہ کارزار جاری رہا یعنی سات بجے صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک لڑائی رہی آخرش مفسدین نے ہماری توپین چہین لین اور ہم سے سوائے پس پا ہونیکے اور کچہ نہو سکا اب جتنے مسلمان کنٹنجنٹ مین تہے وہ سب ہم سے منحرف ہو گیے اور مفسدین سے جا ملے کپتان ملس صاحب کمانڈنگ پیادہ کنٹنجنٹ کے جب سواران گوالیار کنٹنجنٹ کو لڑا رہے تہے اور جب کنٹنجنٹ مذکور کارہاے نمایان کر رہے تہے بضرب گولی مقتول ہوے ڈاکٹر کیری صاحب ہنگام مراجعت مارے گئے اور سارجنٹ میجر رو کونیل اور سارجنٹ میجر نیمیس جو دونو توپخانے کے تہے وہ بہی اوسی موقع پر قتل ہوے میجر ٹمس صاحب بہمراہی باقیماندہ سپاہ دوم رسالہ گوالیار کنٹنجنٹ فوج مالوا مین آکر شامل ہو گئے اور حال ٹمس صاحب کی میم کا کچہ معلوم نہوا کیونکہ اونکے گہوڑے کے ٹانگ وقت مراجعت ضرب گولی سے ٹوٹ گئی تہی باقیماندہ افسرون نے جدہر امن اور حفظ جان سمجہا اودہر روانہ ہوے اس ہنگامے مین قریب ایکسو پچاس سپاہی کنٹنجنٹ کے ہماری جانب کام آے اور قریب چارسو مفسد مارے گئے بعد از سفر کرنے ایک شبانہ روز بیچ جنگل اور پہاڑیون کے سب صاحب لوگ بمقام اوجین وارد ہوے اور یہان ایک صاحب بدقت تمام بمشکل جان بر ہوے کیونکہ ولایتی اور دیگر مسلمانان اوجین درپے اونکے قتل کے تہے مگر یہ معلوم نہین کہ وجہ اس درپے قتل ہونیکی کیا تہی پس یہان سے بہاگ کر صاحب موصوف بتاریخ دہم بمقام اندور پہونچے یہان مہاراجہ صاحب کے اذن پر نہایت مہربانی کی پوشاک و پاپوش اور خوراک اور شراب بکثرت دی اور ہر طرح اونکی آسایش اور آرام کے طلبگار رہے بتاریخ گیارہوین صاحب موصوف بہنگام نواخت یازدہ گہنٹہ نصف یا الا قبل از دوپہر بمقام مٔو وارد ہوے اونکی ہمراہی مین ایک صوبہ دار اور تیس جوان کنٹنجنٹ کے تہے وہ [illegible] بسلامت موجود ہین

سیالکوٹ

بتاریخ ۹ جولائی فوج سیالکوٹ نے جسمین ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کا اور ۶ ہم رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی تہی

فساد برپا کیا اور بعد از قتل کرنے اکثر صاحبون کے اور کرنے ہر طرح کی خرابی بیچ ضائع کرنے مکانات اور اسباب وغیرہ کے بجانب شرق روانہ ہوئے اور گاڑی اور بگی وغیرہ مال لیگیا اپنے ساتھ لیجانے صاحبان مفصلۃ الذیل مقتول ہوئے کپتان بشوپ صاحب متعلقہ ۴۶ رجمنٹ ڈاکٹر گرہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اور پادری ہنٹر صاحب معہ میم و بچہ مگر برگیڈیر برائنڈ صاحب صرف زخمی ہوئے اور باقیماندہ صاحب لوگ معہ میم اور باجے والون کے قلعہ مین جاکر پناہ گیر ہوئے اور اکثر میم صاحبان اور بچون کو اون ہی سپاہیون اور سوارون نے قلعے تک بحفاظت پونہچا دیا جو بعد از پونہچانی کے شامل مفسدین ہو گئے تھے

مفسدین ایسے خونخوار ہو گئے تھے کہ اونسے زیادہ کوئی خونریز نہوگا اونکی تدابیر سب شیطان کے مانند تہین صحیح نہین بنی پائی تہی کہ سوار بطور پہرہ دار اور سکرمشر کے تمام مقامات مین چھاونی سے قلعے تک مقرر ہو گئے تھے اور یہ سب صاحب لوگ جو زندہ رہے ہے صرف خدا کی مہربانی اور اوسکے رحم سے بچے کہ اوسنے اپنی قدرت سے ایسا کیا کہ قاتلونکی گولیان سب خالی گئین معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین نے میم لوگونکے اور بچونکے مارنے سے پرہیز کیا تہا برگیڈیر صاحب کا گمان نمکحلالی سپاہ کا آخر تک اونکے دلمین رہا بلکہ اسی سبب سے صاحب ممدوح بجائے بہاگنے کے آہستہ آہستہ قدم زن تھے اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تین سوارون نے اکو تین گولیان اونکو مارین جنمین سے ایک اونکی پشت تک پونہچی تہی اسی وقت کپتان بالمین صاحب اور کپتان جیمبر صاحب بہی دروازے سے نکل کر بہاگے اور گولیان اونکے چارو طرف چلتی تہین کپتان بشوپ صاحب متصل قلعے کے پونہچے جب وہ نالے کے پار ہوتے تھے مارے گئے ایک سوار نے اونکو پوشیدہ مقام مین بیٹھ کر تاک کر ایسی گولی ماری کہ وہ جان بر نہوئے ڈاکٹر گرہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اپنے بیٹی کو بگی مین سوار کرکے لیجاتے تھے کہ کچھ سوار سامنے سے آئے صاحب نے کہا مت مارو مگر وہ صاحب کو دیکھکر خوب قہقہہ مار کر ہنسے اور گولی ماری جسکی ضرب سے صاحب مرکر اپنے بیٹی کے گود مین گر پڑے مس گرہیم صاحبہ یعنی بیٹی گرہیم صاحب نے گہوڑا دوسری جانب پہیرا اور وہانسے بہاگین اور ٹیلر صاحب کے گروہ مین اونکو پناہ ملی مگر اونہون نے وہان سے بہی جاکر باغ مین پوشیدہ رہنے کا ارادہ کیا اور جب وہانسے روانہ ہوئین تو چند سوار اونکے تعاقب مین چلے اور درپے اونکے قتل کے ہوئے مگر مس صاحبہ نے بعاجزی تمام ہاتھ جوڑکر امان جان مانگی مفسدین نے اونکو ہاتھ پکڑ کر برگیڈیر صاحب کے بنگلے مین پونہچایا وہان بہی چند مفسد درپے اونکی جانستانی کے ہوئے مگر جو سوار اونکو وہان لیگئے تھے وہی درمیان مین پڑکر اونکو وہانسے بچاکر گارد سواران مین لیگئے جہان کمپبل صاحب موجود تھے یہان درمیان مفسدین کے درباب تقسیم روپیہ خزانے کے تکرار ہوئی اور اس ہنگامے مین قابو کو غنیمت سمجھکر سب مصاحب لوگ بہاگے اور کمپبل صاحب کے گروہ کے ساتھ تین سوار اور ایک جمعدار ہوئے اور اونکو بحفاظت قلعے تک پونہچا دیا

بیان ذیل ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے جو ڈاکٹر رسالہ نہم کے تھے اور معہ اپنی میم اور بچے کے اور دختر گرہیم صاحب کی مرتے مرتے بچی تہی تحریر کیا ہے

احوال جو میرے عیال و اطفال پر اور میرے اوپر ساڑھے چار بجے صبح سے آٹھ بجے رات تک گذرا جسکے بعد ہم قلعے مین آگئے تھے اور ہمنے اپنے تئین وہان محفوظ تصور کیا تہا نہایت بیکسی اور ناامیدی کا وقت تہا تفصیل اس اجمال کی

یہ ہی کہ ساڑہے چار بجے صبح ایک نوکر میری خوابگاہ مین بے تحاشی چلا آیا اور کہنے لگا صاحب صاحب جلدی اوٹہو لوگ بندوق چلاتے ہین اور پلٹن بگڑی ہے مین فوراً اوٹہا اور مین نے کپڑے پہن کر ہتہیار باندہے اور سب عیال اطفال کو بیدار کیا اور خود باہر برآمدے مین گیا تاکہ دیکہون کیا ہوتا ہے وہان جاکر مین نے دیکہا کہ بہت سے سوار پہرتے ہین کوئی آہستہ اور کوئی پاشنہ کوب اودہر اودہر ہوتے ہین بندوق کی بہی کسی مقام سے مرے گوش زد ہوئی مین منتظر اس امر کا تہا کہ کوئی حکم ہمارے پاس آتا ہوگا مگر کوئی نہ آیا مین لفٹنٹ سانڈرس صاحب کوارٹر ماسٹر رسالہ نہم کے ساتہ رہتا تہا اور ہمنے یہ قرار داد کیا تہا کہ اگر فساد برپا ہوگا تو فوراً گاڑیان تیار کرواکر عیال و اطفال کو قلعے مین روانہ کردینگے موجب اسکے گاڑیان مینے طیار کروائین اور جو جو اسباب بہیجنا منظور تہا وہ اونمین رکہا مگر ہنوز ہمارے عیال و اطفال اونمین سوار نہ ہوئے تہے کہ سانڈرس صاحب گہوڑے پر سوار ہوکر بجانب سکونت رسالہ جو قریب تین سو گز کے فاصلے پر تہا گئے وہان اونکو مین سوار ملے صاحب موصوف نے اونسے دریافت کیا کہ لین مین کیا ہوتا ہے سوارون نے صرف اتنا کہا کہ بہاگ جاؤ اور یہ کہکر اپنے راستے پر جدہر جاتے تہے اودہر چلے گئے مین اپنے برآمدے مین کہڑا ہوا اونکو دیکہہ رہا تہا جب وہ ہمارے حاطے کے دروازے پر آئے تو وہان ایک یا دو منٹ ٹہرے اور آپس مین کچہ مشورہ سا کیا بعد ازان گہوڑونکے منہہ پہیر کر سامنے کو چلے گئے اسوقت دو یا تین غول سوارونکے بجانب ۴۶ ہم رجمنٹ کے گئے اور کچہ سوار بطور پترول ہر راستے پر گشت کرتے تہے اب مجہے کوئی نصف گہنٹہ برآمدے مین آئے ہوئے گذرا ہوگا کہ ہماری دست چپ کی جانب ایک پستول کی آواز آئی اور جو ہمارے نوکر کوٹہی کے اندر آکر جمع ہوگئے تہے اونہون نے کہا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی بگی آتی ہے یہ سنکر مینے جو اوس جانب نظر کی تو دیکہا کہ گرہیم صاحب کی بیٹی سوار بگی مین بظاہر تنہا چلی آتی ہے اور زار زار گریہ و زاری کر رہی ہے مین نے اوسکو پکڑ کر بگی سے اوتارا اور جو آواز پستول مینے سنی تہی تو اونہون نے کہا کہ ایک سوار نے کی تہی جو اونکے درپے ہوا تہا اور اونکے طرف سے گرہیم صاحب کی جانب جاکر صاحب کو گولی سے مار دیا تہا گرہیم صاحب کی بیٹی نے یہ بہی مجہسے کہا کہ مفسدین نے اوس پل کا قبضہ کرلیا ہے جو قلعے کے راہ مین پڑتا ہے بعد ازان مینے اور اونہون نے لاش گرہیم صاحب کو بگی سے اوتار کر ایک علیحدہ مکان مین رکہا اور عہد کیا کہ قلعے کی جانب نجانا چاہیے مگر کچہ خیال مین نہ آتا تہا کہ کیا تجویز حفاظت جان کی کرنی چاہیے اس عرصے مین گیرڈ صاحب ڈاکٹر اسپان میرے پاس خوش خوش آئے اور کہنے لگے کہ اونکے نزدیک تہوڑے سے سوار بگڑ کر چلے گئے اور یہ کہ اونہون نے یہ بہی سنا ہے کہ برگیڈیر صاحب ایک اور کسی صاحب کو اپنی بگی مین سوار کرکے رسالے کی لین کی جانب گئے ہین مگر یہ خبر غلط تہی کیونکہ اکثر سوار اب بہی ادہر اودہر جاتے ہوئے ہمارے حاطے کے نزدیک سے گذرتے تہے مگر ہماری جانب کوئی نہین آتا تہا اور آوازہاے پستول بہی ہوتین تہین ہمنے یہ بہی سنا تہا کہ درصورت برپا ہونے فساد کے ایک گروہ سوارونکا ہمارے پاس تعینات کیا جاویگا اور وہ ہمکو بحفاظت قلعے تک پہنچا دیگا اب ہم اوس گروہ کے انتظار مین تہے مگر وقت انتظار مین گذرتا جاتا تہا اور ہمارے حاطے کا دروازہ جانب دست راست تو بند تہا اور جانب چپ [illegible] منتظر کہلا آخر ایک سوار آیا اور اوسنے [illegible] دروازے سے [illegible] نوکر [illegible] نے کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ مارے جاؤگے

اور کوچوان کو کہا کہ گاڑی لین مین لیجاو جب سوار مذکور نزدیک آیا تہا تو ہمارے نوکرون نے ہمسے کہا تہا کہ اندر کوٹھی کے جاکر دروازہ بند کر لو کہ پلٹن آتی ہے ہمنے ایسا ہی کیا اور ہم تین صاحب یکجا تہے اور ہر ایک کے پاس ہتہیار موجود تہے پس ہمنے یہ صلاح کی تہی کہ مرتے دم تک لڑنا بہتر ہے اب ہمارے پاس وہ ضرورات ہین ہندوستانی جو ہمارے ملازم تہین موجود تہین اور ہمارے عیال و اطفال سب ونش نفری تہے اور گریہم صاحب کی بیٹی گیارہ برس کی تہی [illegible] بعد آنے سوار مذکور کے ایک جماعت سپاہیان ۴۶ نمبر رجمنٹ کا باواز بلند پکار آئی کہ [illegible] کرین مگر خدا نے جو قادر مطلق اور رحیم برحق ہے اونکو اس حرکت سے باز رکہا یہان جتنی میم صاحبان موجود تہین سب غسلخانے [illegible] متواری ہو رہین الا مسز گریہم صاحبہ وہان نہ گئین سپاہ ۴۶ نمبر رجمنٹ اب کوٹہی کے دروازے توڑتی تہی اور بندوقین مارتی تہی اسمین ایک شخص غسلخانے کے قریب آیا مین نے اوسکی جانب اپنا طپنچہ راست کیا یہ شخص سپاہی معلوم نہوتا تہا بلکہ کوئی خدمتگار جو ہماری جاے پناہ مفسدین کے تبلانے کو آیا تہا کیونکہ جسوقت اوسنے میرے طپنچے کو دیکہا اور دیکہا کہ مینے اوسکے پیچہے ہاتہ سے وہ اولٹا بہاگا اور یہ کہتا تہا صاحب لوگ وہان ہین ہم نہین جانتے [illegible] مست ہین اس عرصے مین سب ہمارے عیال و اطفال غسلخانے سے زنانہ خانے مین گئے اور وہان گودام مین [illegible] بیٹہ رہے مسز گریہم صاحبہ یہ حال دیکہکر ہم سے جدا ہوے اور باغ مین جاکر خفیہ کہین بیٹہ رہے ہم سب گودام مین چہپ گئے تہے کہ سپاہی غسلخانے مین آئے اور کوٹہی کے اندر آکر تمام دروازے توڑ ڈالے اور ہر کمرے مین بندوقین مارین بعد ازان زنانہ خانے مین بہی آئے اور وہان بہی دروازے پر خوب بندوقین مارین گیرڈ صاحب جو میرے [illegible] کہڑے تہے اونہون نے ایک سپاہی ۴۶ نمبر رجمنٹ کو جو دشمنونکے طور سے وہان کہڑا تہا گولی ماری [illegible] اوسکو [illegible] اب یہ خیال ہوا کہ شاید اور سپاہی اب ہماری تلاش مین آوینگے مگر بجاے اونکے آنیکے وہ سپاہی بہی جو وہان [illegible] چلا گیا اور پہر نہ آیا ہم اپنے اس مقام سے خود سنتے تہے کہ سپاہی چوکیدار سے بار بار دریافت کرتے تہے کہ صاحب لوگ کہان ہین مگر وہ یہی کہتا تہا کہ وہ بہاگ گئے مجہسے بیان نہین ہو سکتا کہ کسقدر فکر اور تردد لاحق حال ہمارے وقت صبح سے گیارہ بجے دن تک رہا مگر بعد ازان چوکیدار ہمارے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ ابہی خاموش رہو سپاہی واپس چلے گئے ہین مگر سوار ابہی آتے جاتے ہین اور احاطے مین آکر مستفسر ہوتے ہین کہ صاحب لوگونکو کیا ہوا اور اب مکان لٹتا ہے شور و غل کہ ہو رہا تہا اور آواز شکستن جو غارتگرونکے الماری و صندوق وغیرہ توڑنے سے آتی تہی ہمکو زیادہ خوف زدہ کرتے تہے اور ہم آواز سم ستوران مفسدین چہار طرف سے سنتے تہے چوکیدار نے یہ بہی کہا تہا کہ خاموش رہو مگر جہان آٹہ بچے ہون وہان خاموشی بہت مشکل ہوتی ہے اور ہمکو یہ بہی اندیشہ تہا کہ اگر ذرا بہی غل ہوا اور مفسدین کے کان تک پونہچا تو ہماری قیامگاہ اونکو معلوم ہو جاویگا اس عرصے مین چوکیدار مذکور ہمارے واسطے چپاتیان اور پانی لایا اس گودام مین خدا ساز دو دریچے تہے اور اونمین سے ایک شکستہ تہا جسمین سے کچہہ ہوا ہم تک پہونچتی تہی مگر تاہم گرمی اور عفونت اس مکان مین بہت سخت تہی دوسرا گودام جو ہماری جاے امن کے نزدیک تہا اوسکو مفسدین نے توڑ ڈالا اور جب اونہون نے ایک [illegible] مین آگ لگا دیا تو ایسا [illegible]

اس مکان مین معلوم ہوا کہ شاید مفسدین نے دیوار مکان مذکور کو سرنگ لگا کر اوڑا دیا اور جب دوسرا میگزین اوڑا تو اس کثرت سے آدمیون کی قدم کی آواز آتی تھی کہ ہمکو گمان قوی اس امر کا ہوا کہ مفسدین نے یہان لا کر توپ لگائی ہے اور گولے مار کر ہمکو یہان سے نکالینگے اور قتل کرینگے وہم اور تردد از بس ہم پر طاری تھا آخر کار جب دونو خیال باطل نظر آئے تو ہم نے سمجھا کہ مفسدین نے میگزین اوڑا دی ہوگی اس عرصے مین ایک شخص آیا اور دریچے کی راہ سے اندر دیکھکر واپس غل مچاتا ہوا چلاتا گیا اب ہمکو بالکل یقین ہوا کہ ایام زندگانی آخر ہوئے کیونکہ یہ شخص جو دیکھ گیا تھا یہ ضرور اور مفسدونکو لاویگا اور ہمارے دروازے پر کئی مرتبہ کسینے دستک بھی دی بلکہ ایک شخص نے تو جو نہایت خونخوار نظر آتا تھا ایک صدمہ بھی بڑی زور سے اوس پر مارا مگر توڑ نہ سکا بعد ازان وہ بھی دریچہ مذکور کے نزدیک آکر اندر جھانکنے لگا اسمین مین نے اپنے طپنچے سے خوب شست درست کرکے ایسی گولی ماری کہ وہ اولٹا گر پڑا اور اوسکی دم واپسین کی صدا تھوڑی دیر تک سنی بعد اوسکے وہ وہان ہی مر گیا بعد ازین چوکیدار دوبارہ ہمارے پاس آیا اور قدرے پانی اور میوہ وغیرہ لایا اور یہ کہ گیا کہ جسوقت سب سپاہی چلے جاوینگے اوسوقت مین تمکو اطلاع دونگا اور جسوقت باہر نکلنے کا موقع ہوگا اوسوقت مین تمکو باہر لیجاونگا بعد از مارے جانے اوس شخص خونخوار کے پھر کوئی ہماری جانب نہین آیا میرے لڑکون مین سے ایک کو ایک دائی دودھ پلاتی تھی اور مین نے اور میم صاحبہ نے یہ صلاح کی کہ یہ لڑکا اسی دائی کے سپرد کر دو اور چونکہ وہ ذات کی سکھنی تھی اوسنے کہا کہ مین چوکیدار کے ساتھ یہانسے نکل جاونگی اور شام تک اوسکے پاس رہ کر رات کو اپنے گھر چلی جاونگی یہ تجویز ہم نے اس خیال سے کی تھی کہ ہم سب تو یہان قتل ہونگے مگر اس دائی کی سبب یہ لڑکا بچ جاوے تو بہتر ہے قریب سات بجے شب کے ہم گودام سے باہر آئے اور قلعے تک جو قریب ایک میل پاو بالا کے فاصلے پر تھا پیادہ گئے اور وہان سب دوستون نے بخوشی تمام مبارکباد دی کیونکہ ہمارے آنے سے پیشتر ہمارا قتل ہونا قلعے مین مشہور ہو گیا تھا

ایک وقائع نگار احوال بلوہ سیالکوٹ کا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ جس ایام مین واقعات مفسدانہ دیگر مقامات پنجاب مین وقوع مین آتے تھے سپاہ چھاونی سیالکوٹ اپنی امور متعلقہ کو بخوبی و نمک حلالی سر انجام دیتے تھے اور بریگیڈیر اینڈ صاحب کمانڈنگ مقام مذکور ہر طرحکا اعتبار سپاہ مذکور کا اپنے دلمین رکھتے تھے اور ہر چند اوسوقت اکثر اصحاب کی یہ رائے تھی کہ اسقدر اعتبار سپاہ کا بہت مناسب اور لائق تھا مگر آخر کار بخلاف اسکے ثابت ہوا کیونکہ وبای فساد کو بہت عرصہ سیالکوٹ تک پہونچنے مین نہ لگا بریگیڈیر اینڈ صاحب نے وہ تدابیر عمل مین لائین جنسے سپاہ کے دلمین بھی اعتبار اپنے افسرونکا باقی رہا اور اونکو کوئی موقع بلوہ پردازی کا ہاتہ نہ آیا اور صاحب موصوف نے اونکو بالکل تیقن کروا دیا کہ سرکار گورنمنٹ راست کرداری اور راست بازی سے اونکے ساتھ پیش آویگی صاحب ممدوح نے پہرول شب کے واسطے مقرر کیے اور پہرے او گشت قائم کئین اور سپاہ گورہ کو مقامات ضروری پر نصب کیا اور توپونکو متصل بارک گورہ کے لا کر قائم کیا اور ہر طرحکی خبرداری اور ہوشیاری عمل مین لائین جنسے مفسدین چھاونی میان میر کو چھاونی تھا مین دخل او دیار تھو اس سپاہ کی جادہ راستی پر راسخ دم اور ثابت قدم رہنے کا یہ باعث تھا

کہ سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود تھی ورنہ یہ بھی مثال دیگر سپاہ مفسد بلوہ پردازی کرتے اور آخرکار یہی امر ظاہر ہوا یعنی جب شروع ماہ جون سپاہ گورہ حسب الحکم معہ دو ضرب توپ شامل فوج گشتی ہوئی اور برگیڈیر برانیڈ صاحب نے اونکے جانے مین تکرار کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا بلکہ اونکو لکھا گیا کہ سپاہ ہندوستانی کے ہتھیار لیلو اور اونہون نے مصلحتاً اوسوقت ایسا نکیا بلکہ جب فوج گشتی مقام مذکور مین پونہچی اوسوقت بھی اونکو ہتھیار لینے مین انکار رہا اور سپاہ گورہ شامل فوج گشتی ہوکر وہانسے روانہ ہوئی اور سیالکوٹ مین سوائے فوج ہندوستانی کے اور کوئی فوج موجود نرہی تو نتیجہ اس ہتھیار نہ لینے کا جلدی ظاہر ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب مختلف خبرین فوج کی ہتھیار چھین لینے کی اور بعضی رجمنٹ کی برخاست ہوجانے کی اور واقعات پشاور وغیرہ کی ۴۶ رجمنٹ کو پونہچی تو بے اشتباہ اونکے دلمین بھی تردد پیدا ہوا یہ حال دیکھکر اب برگیڈیر برانیڈ صاحب کو خیال آیا کہ اگر فوج گورہ موجود ہوتی تو بہتر تہا تا کہ فوج ہندوستانی کو قابو واسطے بلوہ پردازی کے باقی نہ رہتا مگر اسوقت مین فوج گورہ تو کیا ایک گورہ بھی فوج گشتی مین سے علیحدہ نہین ہوسکتا تہا صاحب موصوف نے وہ موقع تو فروگذاشت کیا تہا جو اوسوقت مین دستیاب ہوا تہا یعنی جب فوج گورہ اور فوج گشتی مقام پر موجود تھی اوسوقت تو ہتھیار نہ لیے اب اونکو ویسا قابو ملنا دشوار تہا ناچار تن بتقدیر سپرد کیا اس فوج نے اب تک تو اسقدر نمک حلالی ظاہر کی کہ سپاہ جوان ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کے نے خود آکر درخواست دی کہ جہان کہین سرکار ہمکو بھیجے اور جو کام ہمارے سپرد کرے اوسکی بجالانے مین ہمکو کچھ عذر نہین ہے مگر یہ باتین صرف اسواسطے تھین کہ افسران انگریزی دہوکہ کہا کر اونکا اعتبار کرین اور اوس اعتبار مین وہ اپنا کام یعنی بلوہ پردازی بسہل بوجوہ کرلین اسی اثنا مین دس دس میل کے فاصلہ پر پٹرول نصب ہوئے اور ایک گارد دریائے چناب پر اور ایک وزیرآباد کے گہاٹ پر مقرر ہوا بلکہ اور سب تدابیر عمل مین آئین جنسے یقین حفاظت چہاونی سیالکوٹ کا ہوسکتا تہا جب ہم خیال کرتے ہین کہ کیا کیا واقعات اور مفاسدون مین ظہور مین آئے ہین تو برگیڈیر برانیڈ صاحب کا ہتھیار نہ لینا اور اسقدر اعتبار سپاہ ہندوستانی کا کرنا اور جیسا اور حکام پنجاب نے بہ نسبت سپاہ ہندوستانی کے کیا تہا ویسا نکرنا داخل جرم متصور ہوسکتا ہے مگر چونکہ اس حرکت بیوقوفی مین اونکی جان بھی جاتی رہی اسواسطے کوئی نکتہ چین اب کچھ نسبت صاحب موصوف کے نہین کہہ سکتا اور سوائے ترحم اور افسوس کے اونکو یاد نہین کرسکتا

آخرکار یہ فساد جو پیش پا افتادہ تہا شعلہ ور ہوا اور بتاریخ ۹ جولائی ۴۶ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین نے فساد برپا کیا وجہ یہ کہ فساد جہلم کی خبر سپاہ سیالکوٹ کو پہونچ گئی تھی اور یہ کافی باعث بلوہ پردازی کا واسطے اس سپاہ کے تہا اور سپاہ نے اپنی تدابیر ایسی خوبی سے کین تھین کہ صبح ہوتے تک سب پٹرول وغیرہ اونکے سوارونکے مقرر ہوگئے برگیڈیر برانیڈ صاحب اثناء راہ قلعہ مین گولی سے زخمی ہوئے اور قلعہ مین آکر اونہون نے جان دی کپتان بشوپ صاحب بھی قلعہ کی راہ مین ایک سوار کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مرگئے ڈاکٹر گراہم صاحب بھی اپنی بیٹی کو لیکر قلعے کو جاتے تھے اثنائے راہ مین ایک سوار نے اونکے گولی ماری اور وہ گولی کھاکر اپنی بیٹی کی گود مین گرکر مرگئے اور پادری ہنٹر صاحب بھی معہ اپنی میم اور بچے کے اوسی وقت مفسدین کے ہاتھ سے جان بحق

مفسدین بعد خراب کرنے اور لوٹنے اسباب کے بگہیونمین اور گاڑیونمین جو اونہون نے لوٹین تہین سوار ہوکر بجانب شرق روانہ ہوے مفسدین نے اب یہ چاہا کہ بجانب شمال مقام سبر ورہ راہی ہوکر بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ترموگہاٹ سے عبور دریاے راوی کرین یہ خبر فوج گشتی کو جو متصل امرتسر کے مقیم تہی پونہچی اسکے سنتے ہی فوج مذکور نے وہان سے کوچ کیا اور دو منزلہ کرکے مقام قیامگاہ مفسدین تک تا بہ سہ پہر وارد ہوے ۴۶ رجمنٹ کو دیکہا کہ اوسکے دونو جانب سواران رسالہ تہے اور اونمین کے دور دور تک آگے چلے گئے تہے فوج گشتی یہ دیکہکر اور آگے بڑہی اور جب بفاصلہ ۳۰۰ گز کے پونہچی تو اودہر سے غلولہ رانی رایفل کی ۵۲ رجمنٹ شاہی سے شروع ہوئی طرفین سے خوب گولیان چلین بعد ازان اودہر سے توپ سرمنی شروع ہوئی اونمین اول گولے چلے اور بعد ازان گراپ دشمنونے بہی ہمارے بازو سے راست پر شجاعت و مردانگی حملہ کیا اور فوراً ہمارے بازو سے چپ اور عقب پر بہی حملہ آور ہوے اسکے دیکہنے سے دشمنون کا کچہ دل بڑہا اور اونہون نے آگے بڑہکر توپون پر بہی حملہ کیا اور کوئی ۲۵ گز کے فاصلے تک آپونہچے یہ حال دیکہکر سپاہ گورہ نے اون پر تاخت کیا اور ایک لمحہ مین اونکو پسپا کیا سوم پنجاب پیادہ نے اونکا تعاقب کیا اور جو کچہ اسباب و سامان جنگ دشمنون کے پاس تہا سب اسی مقام مین چہوٹ گیا صرف ایک توپ دشمنونکی دوسرے کنارے دریاے راوی پر تہی اور وہ اب بہی گولہ ران ہوے ادہر سے بہی دو یا تین توپین اونکے مقابلے پر طیار ہوین اور ایسے گولہ ہاے گراپ وغیرہ سر ہوے کہ دشمنونکا نہایت نقصان ہوا سپاہ مفسدین سے دوسو نفری خستہ و کشتہ ہوئی

ادہر تو سپاہ مفسد جو مفرور ہوگئی تہی بدست دہاتیان قرب و جوار اور ملازمان و رعایاے مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر گرفتار ہوکر آ گئی تہی اور ادہر چند مفسد قریب تین سو سپاہیونکے ایک جزیرہ دریاے راوی مین قایم ہوکر مستعد بجنگ و پیکار ہوے اور کرنیل نکلسین صاحب کمانڈنگ فوج گشتی نے طیاری حملہ کرنے کی کردی دشمنون نے جو ایک توپ اونکے پاس تہی اوسکو کنارہ جزیرہ مذکور پر نصب کیا اور اوس سے جواب میجر بورسیر صاحب کے غبارون اور دو نومٹی توپونکا دیتے رہے اسی حالت مین بارش گولہاے طرفین مین ۵۲ رجمنٹ شاہی نے بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی وقت صبح کشتیون پر عبور دریا کرنا شروع کیا اور عین ہنگامے مین کچہ خوف جان نکرکے اس مہم کو سر کیا اس مقام پر اس کنارے سے دریا جزیرہ مذکور تک قریب پون میل کے عریض تہا اور اسی سبب سے بہت وقت بیچ طے کرنے کے اوٹہانی پڑی زیادہ تر سپاہ گورہ تا نواخت ۷ گہنٹہ صبح عبور دریا کرکے جزیرے تک پہونچ گئے تہے اور باقیماندہ کو خود جنیل نکلسین صاحب نے آگے بڑہایا یہ حال دیکہکر مفسدین نے اپنی توپ اون گورہ سپاہ پر جو اونکے قریب پہونچ گئی تہی پہیر کر سر کرنی شروع کی اس توپ پر گولنداز برگیڈیر اینڈ صاحب کا خانساماں تہا یہ شخص اول گولنداز تہا اور کسی سبب سے ترک روزگار کرکے برگیڈیر صاحب موصوف کے خدمت مین بطور خانساماں کارگزار تہا جب اودہر سے توپ اسطرف کو پہیری تو ہمنے بہی دو توپ اپنی بجانب دشمن لگائین مگر مفسدین نے عرصہ قلیل تک تو خوب دلیری اور مردانگی کو کام مین لایا مگر آخرکار جب فوج گورہ وہان پونہچی تو اونہون نے پہونچتے ہی توپ دشمن پر قبضہ کرلیا اور مفسد و بفرار لاسے اس مقام پر لڑائی سنگین سے ہوئی اور سپاہ گورہ نے ایسی داد شجاعت کی دی کہ مفسد سب براہ دریا فراری ہوے اور اس بیچ اسی سے بہاگے تہے کہ بہت تو ڈوبگئے

اور اکثر مقتول ہوئے اور جو باقی رہے تھے اونکو دیہاتیان قرب وجوار نے گرفتار کرکے روبروی حکام کے لانا شروع کیا یہان تک کہ بیچ عرصہ ہفتہ عشرے کے جتنے سپاہی اس رجمنٹ کے تھے سب گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے اور نام و نشان اس رجمنٹ کا گم ہو گیا اسی عرصے مین کپتان لارنس صاحب واسطے دوبارہ قایم کرنے انتظام کے لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیے گئے تھے اور صاحب موصوف نے رسن اور توپ کو ایسا کام مین لایا کہ عرصہ قلیل مین بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہو گیا یہان اسقدر اور تحریر کرنا مناسب ہے کہ رسن سے تو مراد گل دینے سے ہے اور توپ سے غرض توپ سے باندہ کر اوڑا دینے سے ہے یعنی صاحب موصوف نے گل دینے اور توپ سے اوڑا دینے مفسدین کے بخوبی اور زبردستی تمام کل ضلع کا بندوبست کر لیا

جونپور

شروع ماہ جون مین فوج ہندوستانی نے اس مقام مین فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ کلنبرہ معہ دیگر عمارات کے جلا کر خاک کر دیا کیبیج صاحب اور ٹربلینڈ صاحب معہ میم اور دو بچے انکے قتل ہوئے اور فین صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر بارک صاحب معہ میم صاحبہ کے اور پادری رڈتھر صاحب معہ میم صاحبہ کے اور کسیبز صاحب معہ میم صاحبہ کے اور میفون صاحب اوسٹل صاحب اور ورڈسورتھ صاحب اور ہوورڈ صاحب اور کوئس صاحب اور بیڈفورڈ صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کارخانہ نیل بھاگ کر بسلامت مقام بنارس مین پوہنچے اور ولیکی صاحب معہ میم صاحبہ اور ایک لڑکے کے مقام تحصیل مین محفوظ اور مصئون رہے

جہانسی

اون ۲۷ صاحبو نمین سے جو اس مقام مین تھے صرف ایک صاحب لفٹنٹ رایوز نامے متعلقہ ۱۲ رجمنٹ بسلامت فرار ہو کر بچے اونکی زبانی احوال قتل جو مفسدین نے کیا تھا معلوم ہوا احال خونریزی جو ذیل مین درج ہوتا ہے حسب بیان ایک بنگالی کے جو صاحب کلکٹریٹ مقام جہانسی کے دفتر مین ملازم تھا تحریر ہوا

تاریخ ۵ جون گذشتہ قریب نواخت ۱ گھنٹہ بعد دوپہر ہم سب دفتر مین بیٹھے تھے کہ میگزین کی طرف سے آواز بندوق گوش زد ہوئی ہمارے دلمین نہایت تردد پیدا ہوا بعد ازین فوراً دو چپراسی اور ایک دفعدار برقندازان پرمٹ جنکو کارشور صاحب نے ایکہزار پانچ سو روپیہ آمدنی پرمٹ ایکہ خزانہ صاحب ڈپٹی کمشنر مین بہیجا تھا واپس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ بعضے سپاہی خزانے مین یہ کہتے تھے کہ خبر گرم ہے کہ ایک گروہ قضاقان خزانے کو آکر لوٹینگے ہمارے دفتر کے بند ہونیکا فوراً حکم ہوا اور چپراسیان دفتر کو یہ حکم ہوا کہ مسلح طیار رہین اور حاطہ دفتر سے باہر نجاوین کہ بروقت ضرورت موجود ہون اس عرصے مین ولٹن صاحب دور سے بے تحاشا بہاگتے ہوئے نظر پڑے اور نزدیک آکر اونہون نے کارشور صاحب سے کہا کہ جلد معہ عیال و اطفال کے یہانسے بہاگو سپاہ بگڑ گئی اور اب کچہ باقی نہین رہا یہ سنکر کارشور صاحب معہ عیال و اطفال کے بگی مین سوار ہوئے اور ولٹن صاحب کو ساتہ لیکر ڈاک بنگلے مین بسلامت پوہنچے مین اور دیگر عمال دفتر اب دفتر سے باہر آئے اور چپراسیونکو حاطے مین چھوڑ کر ایک مقام پر جو راستے سے الگ تہا جاکر کہڑے ہوئے

کہ دیکھین کیا ہوتا ہے جب یہان سے کچھ معلوم نہوا تو ہم نے ارادہ کیا کہ پریڈ پر سے ہوتے ہوے شہر کو جاوین اور چند قدم بجانب پریڈ گئے تھے کہ ایک سپاہی نے دور سے ہم سے کہا کہ ادہر مت آؤ کیونکہ کچھ سپاہی ۱۲ رجمنٹ کے نے بگڑ کر میگزین پر اپنا قبضہ کر لیا ہے مگر ہمنے اوسکی ممانعت کا کچھ خیال نکیا اور آگے قدم زن ہوے اور آگے جاکر دیکھا کہ افسران ۱۴ رجمنٹ رسالہ کچھ سوار اپنے ساتھ لیکر سپاہ ۱۲ رجمنٹ سے گرم سخن سازی ہین اور اونکو فہمایش کر رہے ہین کہ تم حق نمک فراموش نکرو یہ دیکھتے ہوے ہم شہر مین چلے گئے ہم راستے ہی مین تھے کہ ہمنے چند سپاہیونکو سکین صاحب اور گوردن صاحب کی کچہری کے طرف جاتے ہوے دیکھا اور انکا ارادہ زشت اور زبون اونکے بشرے اور وضع سے پایا جاتا تھا مگر چونکہ صاحبان موصوفین معہ دیگر صاحبان و عیسائیان ساکن مقام ہذا باستثناے افسران رجمنٹ قبل ازین محافظت سواران رسالہ ۱۴ مین آ گئے تھے اسلیے سپاہ مذکور اس روز قتل صاحبان نکرسکی بعد ازین سب صاحب لوگ وغیرہ سواے افسران رجمنٹ قلعے مین چلے گئے اور سکین صاحب نے حکم دیا کہ دروازہاے شہر بند کیے جاوین اور کوئی شخص سواے اجازت افسر پولس کے داخل شہر نہونے پاوے

بروز دوم وقت صبح ہمنے یہ سنا کہ ۲۵ سپاہی ۱۲ رجمنٹ نے فساد برپا کر کے میگزین کا قبضہ کر لیا ہے باقیماندہ سپاہ موجودہ مقام ہذا نے بروز مفسدہ و شب روز مذکور بظاہر کسیطرح کا فساد نکیا مگر دلمین بسبب انحراف مستعد اور آمادہ تھے کیونکہ افسران انگریزی نے بہتیری اونکو نصیحت کی اونہون نے ایک بھی نسنی اور جب چند افسران مذکورین نے اونکو حکم دیا کہ حملہ آور ہوکر مفسدین کو گرفتار کرین مگر اونہون نے تعمیل حکم نکی اور مفسدین کو بھی حرفہاے امید و بیم کہے گئے مگر سود مند نہوے اور وہ دوبارہ اشتہار سرکار پاکر حاضر نہوے

اون ۲۵ سپاہیون نے بروز مفسدہ ایک جھنڈا دین کا متصل میگزین کے نصب کر کے سب اہل دین کو صلاے عام شامل ہونے کی دیتی تھی اور اقرار کیا تھا کہ جو شخص آکر اونکے ساتھ خدمت کریگا اوسکو بارہ روپیے ماہواری ملیگا مفسدین مذکور متصل میگزین کے گرد جھنڈے مذکور کے اپنے مقام پر تا تاریخ ششم قایم رہے اور اس تاریخ کو باقیماندہ سپاہ بھی یعنی سپاہ ۱۲ رجمنٹ اور سواران رسالہ ۱۴ اونکے ساتھ شامل ہو گئے تب مفسدین اول اپنے افسران انگریزی پر جنہون نے ایک لمحہ بھی اپنے سپاہیونکو نچھوڑا تھا حملہ آور ہوے اور اول لفٹننٹ کیمبل صاحب کو زخمی کیا مگر صاحب موصوف اپنے گھوڑے سے جدا نہوے اور گھوڑا اونکا ایسا چالاک تھا کہ وہ ایک دیوار پھاند کر صاحب کو قلعے مین لیگیا لفٹننٹ ڈنلوپ صاحب اور لفٹننٹ ٹیلر صاحب بھاگ نسکے اور مفسدین کے ہاتھ سے قتل ہوے اور مفسدین کا غصہ اول ان دونو صاحبون پر نکلا انمین سے ٹیلر صاحب کو دو حوالدارون نے اور ایک سپاہی نے ایک چارپائی کے نیچے چھپا بھی رکھا تھا مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور آخر کار صاحب موصوف سپاہ کے غضب مین گرفتار ہوکر جان بر نہوے بعد ازین مفسدین گروہونمین منقسم ہو گئے اور کسینے بنگلہاے صاحبان کو آگ لگادی اور کسینے قیدیونکو جیلخانے سے رہائی دی ایک گروہ جسمین پچاس سوار اور تین سو سپاہی تھے معہ دو توپون کے اور بہت سے چپراسیان پرمٹ اور پولس سب گردگی دار وغیرہ محبس متصل شہر کے گئے اور باواز بلند کہتے کہ دین کی جے یہ آواز سنتے ہی دروازہ کھلا اور وہ شہر مین داخل ہوے یہ حال

یہ حال دیکھکر رانی نے اپنی محل سرا کے دروازون پر پہرے وغیرہ مضبوط کرکے آپ اندر بیٹھ رہی اور دروازے بند کرلیے کپتان سکوردن صاحب نے رانی سے استدعا کی کہ ایسے نازک وقت مین مدد کرنی ضرور ہے مگر وہ اس درخواست کو منظور نکرسکی کیونکہ مفسدین نے اوسکو دہمکایا کہ اگر تم انگریزونکی مدد کروگی تو ہم تمکو مارڈالینگے اور محل سرا کو جلاکر خاک سیاہ کردینگے بعدازین پہرے والے رانی سے بہی شامل مفسدین ہوگیے

اب مفسدین بجانب قلعہ اس ارادے سے روانہ ہوے کہ حملہ کرکے قلعہ لے لین مگر شجاعت انگریزان نے اونکو نزدیک نہ آنے دیا اور اونکے اکثر سپاہی بندوق انگریزیان سے مارے گیے جب مفسدین کی کچہ پیش رفت نہوئی تو اونہون نے گارد سوارون کے اور مسلمان چپراسیان پرمٹ اور پولس کے دروازون پر چہوڑے اور آپ واپس چلے آے

شب تو یہ جنگ وجدال گذر گیی دوسرے روز وقت صبح اینڈرو صاحب اور پرسل صاحب اور اسکوت صاحب بلباس مسلمانان قلعہ سے باہر نکلے تاکہ رانی کے پاس جاکر اوس سے کچہ تجویز مدد کی کرین مگر اوسکا بہید معلوم ہوگیا اور مفسدین اونکو گرفتار کرکے رانی کے پاس لیگیے رانی صاحبہ نے اونسے ملاقات بہی نکی اور اندر سے کہلا بہیجا کہ انکو رسالدار مفسدین کے پاس واسطے حکم کے لیجاوین رانی صاحبہ کے یہ الفاظ نسبت ان صاحبونکے تہے کہ مجہے کچہ علاقہ انگریزی سورون کے ساتہ نہین یہ گویا حکم قتل تہا کیونکہ رانی کا حکم سنکر مفسد اون تینون صاحبونکو محل سرا کے باہر کشان کشان لیگیے اور اینڈرو صاحب کو روبرو دروازہ محلسرا کے جہاو کمہار کے بیٹے نے جو صاحب موصوف کا کسی وجہ سے دشمن ہوگیا تہا قتل کیا اور باقیماندہ دو صاحبونکو باہر دیوار شہر کے بدارالبقا پہنچایا اس روز بوقت سہ پہر مفسدین نے پہر ارادہ حملہ کرکے لینے قلعے کا کیا مگر اپنا عزم پورا نکرسکے اور بطور روز گذشتہ گارد وغیرہ دروازون پر چہوڑکر واپس اپنے مقام پر آے

بروز سوم اب غارتگری اموال و اثقال صاحبان و بنگالیان و دیگر عمال شروع ہوئی بنگالیون کو اسواسطے تلاش کرکے مارتے تہے کہ ایک بنگالی نے جو دفتر ڈاک خانے مین ملازم تہا ایک صاحب فلمنگ نامی کو اپنے گہر مین پوشیدہ رکہا تہا اور مفسدین نے سراغ لگاکر اوسکو نکالا اور اوسی بنگالی کے گہر مین اوسکو مارڈالا تہا بروز دوم صبح سے تلاش بنگالیونکی ہوئی اور مین اور دو اور بنگالی اون حرامزادون کے ہاتہ لگ گیے وہ ہم تینونکو روبرو رسالدار کے لیگیے جسنے حکم دیا کہ تا افتتاح قلعہ انکو قید رکہو

بعد از ہماری گرفتاری ہونیکے مفسدین نے ایکمرتبہ پہر ارادہ حملہ کرنے قلعے پر کا کیا اور رانی کو دہمکایا کہ اگر شامل مفسدان نہوگی تو اوسکو فوراً مارڈالینگے ناچار رانی اونکی شریک ہوئی اور ایکہزار آدمی معہ دو ضرب توپ کلان جو اوسنے زمین سے کہدوائین مفسدین کی ساتہ دین یعنی کہ یہ توپین تین سال سے زمین مین دفن تہین اسطرح قوی ترہوکر قلعے پر گولہ رانی شروع کی مگر کچہ نقصان محصورین کا نہوا اور قلعے کی ایک خشت بہی اپنی جگہ سے نہ ہلی کیونکہ تمام گولے دمدمے پر لگتے تہے بلکہ جو گولیان محصورین کی آتی تہین اوس سے دشمنونکا بہت نقصان اور اتلاف جان ہوتا تہا اور محصورین چند مدت اور بہی قلعے مین قائم رہ سکتے تہے مگر ہندوستانی ملازمین نے جو قلعے کے اندر تہے

اونسے قریب کیا کپتان گوردن صاحب کے اس روز ایک گولہ لگا جسکی ضرب سے وہ فوراً مرگئے بعدازین ملازمین ہندوستانی نے ایک کھڑکی جو قلعے مین تھی کھولدی اور کچہ مفسد اندر قلعے کے آگئے کپتان پووس صاحب نے ایک دغاباز کو مار ڈالا مگر مقتول کے بھائی نے اونکو ایک ایسی گولی ماری کہ وہ بھی وہین گر کر مرگئے جزوی انگریز جو قلعے مین تھے اب حیران ہوے کہ کیا کرین مفسد اندر بھی آگئے اور باہر بھی موجود تھے مگر پھر دل قوی کرکے اوپر بالاخانے کے چڑھ گئے اور وہانسے مفسدین پر غلولہ اندازی کرتے رہے جب مفسدین نے دیکھا کہ اب بھی صاحب لوگ قابو مین نہین آتے اونہون نے وقفہ چاہا اور اس عرصے مین بحلف انگریزون سے کہا کہ اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ اور ہتھیار دیدو توہم تمکو بعزت و حرمت جانے دینگے اسبات پر سب صاحب لوگ بیوقوفی سے راضی ہوے اور جب وہ ہتھیار دیکر قلعے کے باہر نکلے اوسیوقت مفسدین نے اونکو نرغہ کرلیا اور گرفتار کرکے جھوکن باغ مین لے گئے اور وہان اونکو تین صفونمین تقسیم کیا ایک مین مرد اور دوسری مین عورات اور تیسری مین بچے کھڑے کئے بعدازین قتل عام شروع ہوا داروغہ محبس نے اول شمشیر نیام سے نکال کر کپتان سکین صاحب کو قتل کیا بعدازین سب سپاہی جو موجود تھے تلوارین لیکر اون پر گرے اور اول تو مردون کو قتل کیا من بعد عورات کو اور بعدہ بچونکو مار کر اس حرکت ناخداترسی کو ختم کیا

کپتان سکین صاحب نے قبل از مرنے کے ایک سپاہی سے جو متصل اونکے کھڑا تھا کہا کہ یہ خیال خام ان مفسدین کا ہے کہ ان چند انگریزونکے مرنے سے ملک انگلستان شجاعان آزمودہ کارون سے خالی ہوجاویگا اور کارشور صاحب کے پسر کلان نے بزبان ہندی مفسدین سے یہ کہکر امان جان مانگی کہ تمنے میرے والد اور والدہ کو تو قتل کیا اب بھی کیا تمہارا غصہ فرو نہین ہوا جو تم مجکو بھی مارتے ہو مگر اونہون نے ایک نہ سنی اور اوسکو بھی وہین تہ تیغ کیا کپتان گوردن صاحب اور سکین صاحب اور اونکی میم صاحبہ جنکے پاس اسلحہ اور سامان جنگ بکثرت تھا معہ چند چپراسیون کے جو اونکے ساتھ رہ گئے تھے خوب لڑے صاحبون نے اسقدر مفسد مارے جتنی مرتبہ سکین صاحب کی میم بندوق بھرکی اور پیہم مفسدین کو اسطرح دارالبوار کو بھیجا آخرکار جب اونہون نے دیکھا کہ مفسدین سے لڑکر فائدہ مترتب نہوگا اور خصوصاً جب سکین صاحب نے دیکھا کہ گوردن صاحب بھی مرگئے تو صاحب موصوف نے اپنی میم صاحبہ کو گلے لگایا اور اوسکی پیشانی چوم کر اوسکو گولی سے مار دیا اور بعدازان خود بھی گولی کھاکر مرگئے

شاہجہان پور

بتاریخ ۳۱ ماہ مئی روز یکشنبہ بوقت صبح ۲۸ رجمنٹ ہندوستانی مقیم شاہجہان پور نے فساد برپا کیا چند سپاہیان مفسد گرجاگھر مین جسوقت نماز ہورہی تھی آئے اور رکٹ صاحب کلکٹر اور ایک کرانی کو قتل کیا اور انساین سپس صاحب متعلقہ ۲۸ رجمنٹ کو زخمی کیا اور میک کیلم صاحب پادری کے مقتول ہونیکا بھی گمان ہے کیونکہ کسینے پادری صاحب موصوف کو بعد از سپاہ مفسد کے گرجا مین آنیکے اور صاحبونکے مخفی ہونیکے ایک مکان متعلقہ گرجاگھر مین نہین دیکھا تھا جب گرجاگھر مین شور و غل مفسدین کے آنیکا ہوا تو چند صاحب لوگ جو متصل معبد مذکور کے رہتے تھے بنادیق و طپانچہ لیکر واسطے امداد صاحبونکے آئے اور جب سپاہ نے ان صاحبونکو معہ بنادیق وغیرہ

آتے ہوئے دیکہا وہ بہاگ گئے کیونکہ مفسدین کے پاس سوای شمشیر کے اور کوئی سلاح آتش بار نہ تہا کپتان جیمس صاحب جو بیمار تہے یہ سنکر خود گہوڑے پر سوار ہوکر ریٹ پر گئے کہ شاید اونکی فہمایش سے سپاہ پہر راہ راستی پر آجاوے مگر صاحب موصوف وہان پہونچتے ہی قتل ہوئے اور سارجنٹ میجر صاحب بہی اوسی مقام پر مارے گئے ڈاکٹر بولینک صاحب اپنی گاڑی پر چلے جاتے تہے کہ اونکے گولی لگی وہ بہی وہین رہ سپر ملک بقا ہوئے اکثر افسران انگریزی وساکنین عیسائی بمقام پوائین بہاگ کر راجہ مقام مذکور کے حفاظت مین آئے مگر راجہ مذکور نے اونکو دوسرے روز نکال دیا ناچار ہوکر سب صاحب وہانسے روانہ ہوکر بمقام محمدی وارد ہوئے کپتان اور صاحب احوال قتل اون اسو صاحبونکا جو بعد ازین وقوع مین آیا تہا اور بتائید الٰہی اپنے اور اپنی میم اور دختر کے فرار ہونیکا حال اسطرح پر بیان کرتے ہین

جب مجہے یہ خبر یعنی خبر مفسدے کی پہونچی مین نے فوراً میم صاحبہ کو معہ دختر کے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تہا بدین خیال روانہ کیا کہ یہ سپاہ بہی موافق سپاہ ۲۸ رجمنٹ کے کار پرداز ہونگے اور اسمین میری غلط فہمی بہی نہ تہی کیونکہ بتاریخ ۴ جون سپاہ موجودہ یعنی تین کمپنیان نہم اودہ رجمنٹ کی جو میری ہی ہاتہ کی بملازمی شاہ معزول بہرتی کی ہوگئی تہی اور کچہ سپاہ پولس جنگی نے آمادہ فساد ہوکر خزانے پر قبضہ کیا اور مجہسے کہا کہ ہم اپنے مقام صدر یعنی سیتاپور کو جاتے ہین مین نے اونکو بہت فہمایش کی اسمین اونہون نے کہا کہ اگر سب صاحب ہمارے ساتہ چلینگے تو ہم قسمیہ اقرار کرتے ہین کہ کسی پر دست درازی نکرینگے جب کچہ اور تدبیر نہ بن پڑی تو ناچار ہم سب اونکے ساتہ اس شب روانہ ہوئے اور تمام سپاہ راضی اور خوش معلوم ہوتی تہی اور نہایت خوش رہی تہی دوسری صبح بہی ہم نے اونکے ساتہ کوچ کیا کوئی گہوڑے پر سوار تہا اور کوئی پیادہ چلتا تہا اور میم لوگ میری بگی مین سوار تہین جب ہم نزدیک اورنگ آباد کے پہونچے جو ۲۰ میل بجانب شرق محمدی واقع ہے ایک سپاہی نے یکایک پستول ایک انگریز سے چہین کر شبل صاحب متعلقہ دفتر ڈاکٹری اسپیان کو جو نہایت معمر تہے یعنی کوئی ۵۷ برس کے اونکی عمر تہی مار ڈالا بعد ازین کشت وخون جاری ہوا سپاہیون نے ہر طرف سے گہیر کر قتل کرنا شروع کیا ہم سب ایک درخت کے نیچے جمع ہوکر کہڑے رہے اور گولیان چارو طرف سے ہم پر برستی تہین ہم مین سے کسینے بندوق وغیرہ فیر کرنا مناسب نجانا کیونکہ اوس سے کچہ فایدہ نہوتا سوار ہمارے چارو طرف کچہ فرق سے نرغہ کیے کہڑے تہے تہوڑے عرصے تک تو مین بہی سب صاحبونکی پاس کہڑا رہا مگر پہر مجہے خیال آیا کوئی نہ کوئی تو سپاہ مین سے جو میرے ہاتہ کے ملازم رکہواے ہوئے ہین مجہے بچا لینگے اس خیال کے دلمین آتے ہی مین مفسدین کی طرف بہاگ کر چلا گیا اور ایک سپاہی نے مجہے دیکہکر کہا کہ اگر اپنا طپانچہ شش نالہ مجہے دیدو تو مین تمکو بچا لونگا مین نے فوراً ایسا ہی کیا اور سپاہی مذکور نے میرے اور اپنے رفیق سپاہیونکے درمیان آکر مجہے بچا لیا اس عرصے مین کچہ اور سپاہی بہی میری جانب آئے اور مجہے اپنے کمپو مین لیگئے اور وہانسے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تہا مجکو پہونچایا بعدہ اسمقام پر ہم جنگل مین مخفی رہے اور چند روز تک تو ہمنے نہایت احتیاط کی مگر جب سپاہ مفسد اوس نواحی سے روانہ ہوگئی ہم سب

راجہ مذکور کے مکان پر واپس آئے اور قریب دو مہینے کے اوسکے پاس رہے اس عرصے مین کچہ سپاہی پہر اس نواح مین آئے اور ہم پہر جنگلونمین مخفی ہوبیٹہے تمام اضلاع اودہ مین نہایت خونریزی ہوئی اکثر صاحب جو مفصل مین تہے وارد لکہنؤ ہوئے

سکرورہ ضلع اودہ

تاریخ ۹ جون وقت شب فوج اس مقام کی جسمین دوسری رجمنٹ پیادہ کشادہ اور اول رسالہ غیر آئین اور نمبر اول فیلڈ باٹری اسپی تہی باوجود عہد و پیمان خیرخواہی و نمک حلالی سے برگشتہ ہوگیے

ایک صاحب یہان کا حال اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ ونگفیلڈ صاحب کمشنر قسمت جو سکرورے مین مقیم تہے سوار ہوکر مقام گونڈا تشریف لائے اور آکر ہمسے کہا کہ جہان تمہارے نزدیک جان کی حفاظت ہو وہان تم بہاگ جاؤ شکر اوس حافظ حقیقی کا کہ میری خوش نصیبی سے اسوقت میرے سامنے مین اٹہارہ کہار موجود تہے اور یہ تجویز مین نے دو روز پیشتر سے کر رکہی تہی کیونکہ مجہے خبر پہونچ گئی تہی کہ سپاہ سکرورہ بگڑنے والی تہی بعد از ہمراہ لینے ایسی چیزون کے جو ضروری تہین اور جو عرصہ قلیل بہات چند گہنٹے مین لے سکے لیکر ہم گونڈا سے بوقت نواخت دو گہنٹہ صبح بتاریخ ۱۰ جون روانہ ہوئے اور مین نے یہ سمجہکر کہ سوائے راجہ بلرام پور کے اور کوئی بچانے والا نہین نظر آتا بلرام پور کی راہ لی ہمارے اس جرگے مین مین تہا اور میری والدہ اور سارلوٹ اور دو بچے میرے دفتر کا کرانی دوسم اوسکا بہائی اور دو لڑکے اور ہوج کنسن صاحب اور لیچ صاحب کی میم اور ایک بچہ اس عرصے تک کسی افسر نے گونڈا سے کوچ نہین کیا تہا مگر ہمکو دو گہنٹے بہی بلرام پور مین وارد ہوئے نگذرے تہے کہ سب افسر لوگ بہاگتے ہوئے مقام مذکور مین پہونچے قریب تین روز ہم بلرام پور مین مقیم تہے کہ راجہ صاحب کو معرفت اون سوارونکے جنکو راجہ صاحب نے براہ گونڈا اور سکرورہ تعینات کر رکہا تہا خبر پہونچی کہ فوج مفسد ورپی صاحبان آتی ہے اس خبر کے سنتے ہی راجہ نے ہمسے کہا کہ یہان مقام کرنا مصلحت نہین اور اونہنے ایک چٹہی بنام کسی صوبہ ملازم راجہ نیپال کے لکہکر تمام عیال دار صاحبون کو اودہر روانہ کیا چٹہی مذکور مین یہ لکہا کہ جہان تک ممکن ہو ان سب کی حفاظت کرنا اور ایک اور چٹہی بنام اپنے برادرزن کے جو راجہ بانسی ضلع گورکہپور ہے لکہکر اون صاحبونکو دی جو مجروح تہے اوسمین بہی مضمون مصرحہ بالا درج تہا ہم بلرام پور سے روانہ ہونے کو تہے کہ جیمس آرچ صاحب اور جورج آرچ صاحب دونو مقام بہرایچ سے آئے اور ہمارے ساتہ علاقہ نیپال مین چلے مقام مقصود تک ہم سب سلامت پہونچے اور وہان قریب ایک مہینے کے مخفی رہے کیونکہ ہمیشہ یہ خبر آتی تہی کہ سپاہی اور سوار مفسد ہمارے درپئے قتل ہوکر آتے ہین چند روز بعد ہمارے یہان پہونچنے کے ہمارے جرگے مین تفرقہ پڑا دونو آرچ صاحب اور ہوج کنسن صاحب اور پیشتر اندر علاقہ نیپال کے چلے گیے اور میرا کرانی دوسم اور اوسکا بہائی اور سارجنٹ میجر لیچ معہ اپنی میم کے بمقام گورکہپور گیے اور مین معہ اپنی عیال و اطفال کے بمقام توبہوا اوسوقت تک رہے جب تک گورکہپور مین فساد رہا اور جب ہم نے سنا کہ مقام مذکور مین اب فساد باقی نہین ہم بہی وہان چلے گیے مقام گورکہپور مین ہم ایک مہینا اور دو روز رہے بعد اسکے بباعث غلط فہمی کسی حاکم کے مقام مذکور کو خالی کر دیا اب پہر ہمکو حکم ہوا کہ جہان حفظ جان معلوم ہو وہان تم چلے جاؤ کیونکہ ہم ہمراہ

فوج گورکھہ صاحبان عیالدار کا مقام بنارس تک جانا ممکن نہین یہ سنکر مینے اور اوسیورن صاحب ڈپٹی اجنٹ محال افیون نے معہ اپنے عیال و اطفال کے اور کوک صاحب اور ہچنین صاحب اور آگسٹاین صاحب نے معہ عیال و اطفال کے ایک کشتی کرایہ کی اور ارادہ کیا کہ جو ہو سو ہو اوسپر سوار ہو کر بمقام دیناپور چلین اور روانہ بہی ہوے زیادہ تر راہ تو ہمنے بے ہنگامہ اور مزاحمت کی طے کی اور تمام رستہ اسطرح کا نہ تہا کیونکہ جب ہم سے قریب تیس میل کے فاصلے پر رولگنج رہا جہان دریاے گنگ ملتا ہے تو کچہ مفسد کشتیون پر سوار ہو کر ہمپر حملہ آور ہوے مگر ہمارے پاس بہی بہت ہتہیار تھے اور جو بیس سپاہی ہمنے معرفت راجہ بوہرپور کے رکھے تھے وہ بہی مسلح تھے اور خوب مستعد جب مفسدین نے ہم پر گولیان مارین ہمنے بہی اکثر تیس بیس گولیان اونپر برسائین اسمین کئی مفسد مارے گئے اور باقی فرار ہو گیے مابقی راستا ہمنے بغیر ہنگامے کے طے کیا شکر اوس خداے برحق کا ہے جسنے ہمکو ہزار ہا مفسدین سے جو درپے ہمارے قتل کے تھے بچایا ہوج کنس صاحب اور ڈونوآر صاحب تو بسلامت ہمارے پاس پہونچ گیے مگر میرے کرانی دوم اور اوسکے بہائی اور عیال و اطفال کا کچہ پتا نہین لگتا کچہ عجب نہین کہ وہ کہین مفسدین کے ہاتہ سے مارے گئے ہون

بریلی

بتاریخ ۱۵ ماہ مئی خبر سرکشی مقامات دہلی اور میرٹہ کی اس مقام مین پہونچی اس تاریخ تک مقام ہذا مین کوئی امر مشتبہ نسبت نمک حلالی سپاہ کے وقوع مین نہین آیا تہا اور کئی روز تک بعد وصول ہونے خبر مذکورہ بالا کے بہی کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی پریڈ و دلیل وغیرہ سب حسب دستور سابق ہوتی رہین اور اگرچہ واقعات میرٹہ اور دہلی کے ہر ایک سپاہی کو لین مین معلوم ہو گئے تھے مگر اونکے طریق اور رویہ مین کچہ فرق نہ آیا تہا اب اکثر مفرورین مقامات مختلفہ کے اس شہر مین آنے شروع ہوے اور ہر روز بکثرت آتے تھے اور اخبارات متوحش و خوف دہندہ مشتہر کرتے تھے اونکے بیانات نے آخر کار تخم عناد کا سپاہیونکے دلونمین بو دیا ہرچند افسران ہر دو رجمنٹ مقیم مقام ہذا اپنے سپاہیونکو ہر روز فہمایش کرتے تھے مگر اب معلوم ہوا کہ اونکا کہنا چندان موثر اور متاثر نہ تہا اور سپاہی اونکے قول پر اعتبار کم کرتے تھے چونکہ فوج بریلی مین حسب تفصیل ذیل ہندوستانی تہی یعنی ۱۸ اور ۶۸ رجمنٹ اور ہشتم رسالہ غیر آئین اور کربی صاحب کی باٹری اور گو کہ سپاہ مذکور سے کوئی امر بد وضعی کا ظہور مین نہین آیا تہا تاہم یہ مصلحت قرار پائی کہ سب میم صاحبونکو اور بچونکو یہانسے روانہ کر دینا چاہیے اور موافق قرارداد کے تا تاریخ ۲۰ ماہ مئی سب مقام نینی تال کو روانہ ہو گیے اس عرصے مین مفسدین شہر ہاے مختلفہ آکر لین مین سازش کرنے لگے پیغامبر مقام دہلی سے بہی آے اور اقرار انعامات گران بہا کا کیا اور ترغیب اور تحریص سے سپاہ کو آمادہ ترک کرنے شراکت اور دوستی سرکار کے کرتے تھے مگر خوف انگریزان سپاہ کے دلمین بہت غالب تہا ہرچند مثال طفلان وہ ہر ایک خبر معتبر سمجہتے تھے اور فہمایش اور اقوال افسران پر اعتبار نکرتے تھے اور بازار مین تحقیقات اصل حال کی کرتے تھے اور اون لوگون سے دریافت حال کرتے تھے جنکو کچہ خبر نہ تہی اور گو کہ اب تک کوئی امر سوء ادب اور نافرمانی کا سپاہ سے ظہور مین نہین آیا تہا تاہم سب پر آشکارا ہو گیا تہا کہ اونکے دلمین کچہ تردد لاحق ہے اکثر آدمی یہ سمجہتے تھے کہ مقدمہ بگڑ گیا بعضے اپنے دلمین یہ خیال کرتے تھے کہ فساد ہو چکا اور بعضے یہ تصور کرتے تھے کہ اب کچہ اندیشہ نہین اور

جو لوگ گمان بد اپنے دل مین رکہتے تہے اونکو اور لوگ ہنستے تہے اور کہتے تہے کہ کچہہ بہی نہ ہوا الغرض شہر اور فوج مین روز روز گمانہاے بد ترقی پکڑتے جاتے تہے اور صاحبان لشکری و ملکی ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت امن اور انتظام شہر کے کر رہے تہے اور مضبوطی ہر ایک امر کے کرتے تہے کہ اگر اتفاقاً کچہہ ضرورت پڑے تو اوسوقت حفظ جان ہو سکے اور یہ قرار پایا کہ اگر سپاہ حملہ کرے یا فساد برپا کرے تو سب صاحبان مقام لین رسالہ ہشتم جمع ہو جاوین القصہ ۲۹ تاریخ تک سب بدستور رہا اور کچہہ فساد ظاہر مین نہ آیا مگر اس تاریخ ایک خبر مشتہر ہوئی کہ آج سپاہ فساد کرنے پر آمادہ ہین یہ خبر افسران وغیرہ کو بہی پہونچی تہی اور ہر ایک منتظر اوس وقت کا تہا مگر یہ روز بہی باامن گذر گیا اور سپاہ نے انکار نسبت اس خبر کی اطلاع سے کیا اور کہا کہ ہمکو کچہہ خبر نہین کہ کسنے یہ خبر دروغ مشتہر کی بعد ازین معلوم ہوا کہ یہ خبر اور لوگون نے مشہور کی تہی تاکہ بدنظمی ہو جاوے اور اونکو قابو لوٹ اور غارتگری کا ملے اور انگریزونکے بنگلے لوٹنے اور جلانے سے اونکو فائدہ حاصل ہو اسی روز صوبہ دار میجر ۶۸ رجمنٹ کا اجیٹن صاحب کے پاس آیا اور آبدیدہ ہوکر نسبت اپنے اور اپنی رجمنٹ کے بیان [illegible] کہ ہم سب جیسے خیر خواہ اور نمک حلال تہے ویسے ہی ہین اور آپ میم صاحبونکو اور بال بچونکو چہاونی مین دوبارہ بلوا لو تاریخ ۳۰ روز شنبہ کو بہی کوئی امر خلاف دستور وقوع مین نہین آیا اور ہر چند یہ روز گذشتہ بہی کچہہ نہین ہوا تہا مگر ہر ایک کے دل مین یہ یقین ہو گیا تہا کہ کچہہ امر زشت اور زبون ہونے والا ہے اس روز وقت شام مفرورین ۴۵ رجمنٹ بکثرت اس شہر مین آے اور انہون نے اکثر خبرین متوحش چہاونی مین مشہور کین اونہون نے لوگونکو یہ کہا کہ سپاہ انگریزی قریب آ گئی ہی اور گورہ لوگ اپنا بغض نکالتے ہین اور سب کو تباہ کرتے ہوے چلے آتے ہین اس شب کو سپاہیان رخصتی بہی آکر شامل رجمنٹ ہوے اونہون نے اور بڑی خبرین بیان کی اور جو اثر ۵۴ رجمنٹ فیروزپور والی کی خبرون نے کیا تہا اونکو انہون نے اور صداقت دی اور اونکی تائید کی ایسی ایسی خبرین متوحش سنکر اس شب تمام سپاہی لین مین آپسمین مشورے مین رہے اور کوئی اپنے مکان لین مین تمام شب نہ آیا دوسری صبح کو یکشنبہ تہا اور سب صاحب لوگ گرجا کو گئے تہے آج یہان بڑا انبوہ تہا ہندوستانی افسرون نے اور اور لوگون نے بیان کیا کہ سب خیریت ہے اور یہ بہی کہا کہ آج سپاہی بہت خوش ہین نقشجات مطروحہ یعنی اسم شماری سپاہ اور حساب تنخواہات سب اچہی طرح طیار ہوے چٹہیات رخصت بہی درست ہوکر صحیح ہوئین اور سپاہ نے دغابازی کو اس خوبصورتی سے اپنے دلمین رکہا تہا کہ کچہہ بہی علامت اوسکی اب تک ظاہر نہوئی تہی عین بوقت نواخت گیارہ گہنٹہ روز ایک توپ سر ہوئی اوسکے بعد فوراً تمام لین مین غل و شور مچ گیا اور گولیان مکانات مین سے چلنے لگین اکثر سپاہی لین مین سے بہاگ کر آے اور اپنے افسرونکو کہا کہ بہاگ جاؤ اور پریٹ کے قریب مت آؤ کیونکہ سپاہ کا کہیل خوب بن گیا تہا مسلح سپاہی دیوانہ وار چارون طرف بہاگتے پہرتے تہے اور جو سامنے آتا تہا اوسکو گولی مارتے تہے ایسی جلدی یہ فساد برپا ہوا کہ اکثر افسرونکو اوسکی خبر بہی نہین پہونچی تہی کہ کہ اونکے بنگلے مین سپاہ مفسد پہونچ گئی تہی اور گولیان اونپر چلنی شروع ہو گئین تہین اکثر افسر جو اس روز جان بسلامت لیکر بہاگے تہے خدا سازی اور اتفاقی سے بچ گئے تہے لفٹنٹ ماروبل صاحب متعلقہ ۱۸ رجمنٹ کو مفسدین نے گہوڑے پر سے نیچے اوتار دیا اور اونکا گہوڑا لیگئے بعد ازان اون پر بہتیری گولیان چلین مگر اونکو ایک بہی نہ لگی اور وہ بسلامت

بہاگ گئے لفٹنٹ روجر صاحب متعلقہ ۶۰ رجمنٹ کو ایک گروہ مفسدین نے نرغہ کر لیا اور چاہتے تہے کہ اونکا گہوڑا چہین کر اونکو مار ڈالین مگر صاحب موصوف نے اپنے گہوڑے کو پہندایا اور سپاہ کے اوپر سے پہاند کر بہاگ نکلے اور ہر چند مفسدین مذکورین نے اون پر گولیان چلائین مگر اونکو ایک بہی نہ لگی دو کمپنیان کرنیل کولن ٹروپ صاحب کے بنگلے کو چلین کہ وہان جا کر صاحب کا کام تمام کرین مگر سوائے مایوسی کے اور کچہ اونکے نصیب نہوا کیونکہ صاحب موصوف اونکے پونہچنے سے پیشتر بنگلہ چہوڑ کر چلے گئے تہے کپتان ٹیرسن صاحب اور کپتان چپ صاحب اور لفٹنٹ وارڈ صاحب متعلقہ ۶۰ رجمنٹ قریب لین کے رہتے تہے اونکے بنگلے مین اور لین سپاہ مفسدین مین کوئی سو گز کا فاصلہ تہا اور اونکو جا کر سپاہ نے گہیر لیا مگر اونکے گہوڑے جلدی طیار ہو گئے تہے اور وہ تینون صاحب اپنے اپنے گہوڑے پر سوار ہو کر ساری پریڈ کے سامنے ہوتے ہوئے بہاگے ہر چند سپاہ نے بار بار گولیونکی ماری مگر قدرت خدا سے ایک گولی بہی کسیکے نہ لگی یا اور اسکے ایک اور امر ایسا وقوع مین آیا کہ جس سے قدرت حافظ حقیقی نمایان اور آشکارا تہی یعنی ساری پریڈ پر اسطرح بچتے ہوئے جب توپخانے کے روبرو وارد ہوئے تو جتنی توپین موجود تہین سب اونکے اوپر سر ہوئین اور سب مین گراپ بہری تہی اور صرف فاصلہ بہی کوئی دو سو گز کا تہا مگر اوسکی شان دیکہیے کہ ایک کو بہی انگراپ کی گولیون سے آسیب نہ پونہچا الشائن مگر صاحب سارجنٹ میجر صاحب کی مدد کرتے ہوئے مارے گئے برگیڈیر سبٹ لولڈ صاحب کو ایک گولی سینے پر لگی اور صاحب موصوف گو زخمی شدید ہوئے تہے مگر گہوڑے سے جدا نہوئے اور مقام قیامگاہ صاحب جنرال تک پونہچے اور وہان وارد ہوتے ہی گہوڑے سے زمین پر گر کر جان بسر ہوئے قریب تین صاحب لوگون کے ملکی و لشکری مقام قرار داد پر پونہچے اور ایک گہنٹہ وہان اونہون نے بدین نیت قرار کیا کہ اگر کوئی اور صاحب فرار ہو کر جان بسلامت بچا ہو تو وہ بہی آ کر اونکے شامل ہو جاوے ہر ایک مکان چہاونی کا اب شعلہ ور تہا اور آواز تفنگ و توپ و شور سپاہ سے ظاہر ہوتا تہا کہ کشت و خون ہو رہا ہے تینون قسم کی سپاہ توپخانہ و سوار و پیادہ سرکشی مین متفق ہو گئی تہی پس اسقدر سپاہ کے سامنے جزوی انگریز جو موجود تہے کیا کر سکتے تہے بلکہ کچہ ارادہ مقابلہ یا فہمایش بہی دیوانہ پن مین شامل تہا اسواسطے سب صاحبون نے گہوڑے پہیرے اور بجانب کوہ نینی تال روانہ ہوئے کوہ نینی تال یہانسے ۲۴ میل کے فاصلے تہا اور صاحب لوگ ۲۴ گہنٹے برابر گرمی و تکان راہ کا کچہ خیال نکر کے روان تہے صرف ایک گہنٹہ راستے مین مکث کیا تہا تا کہ کچہ رفع تکان گہوڑونکا ہووے آخرکار بغیر کسی ہنگامے کے تمام راستے طے کر کے بسلامت مقام مقصود پر قائز ہوئے

ایک صاحب اسطرح تحریر کرتے ہین کہ سب صاحب لوگ بالکل ماندہ و پریشان ہو گئے تہے کیونکہ راستے مین تمازت آفتاب بہی بہت تہی اور کہانا بہی اونکو نہین ملا تہا مگر جب وہ مقام ہلدوانی مین جو زیر کوہ واقع تہا پونہچے اور وہان کپتان رامزی صاحب کمشنر کمائون اونکو ملے اور صاحب نے اون سب کو خوب اچہا کہانا کہلایا اور تجویز سواریونکی کر کے اوسی شب بمقام نینی تال پونہچا دیا تو کوئی شخص ایسا شکر گزار اور احسان مند خدائے تعالی کا نہین تہا اور نہ ہوگا جیسے یہ سب صاحب تہے یہان یہ بہی بیان کرنا ضرور ہے کہ رسالہ ہشتم کے دو افسر ہندوستانی اور ۲۴ سوار اپنے نمک پر قائم تہے

اور انھون نے جب یہ حال فساد کا دیکھا تو اپنا سب اسباب لین مین چھوڑ کر ہمراہ اپنے افسرون کے وہ بھی بھاگ نکلے اور یہ ارادہ مصمم کر لیا کہ جو صاحبون پر گذرے گی اوسکے شریک ہم بھی رہینگے اور مفسدین کی شراکت اختیار نہ کرینگے وہ صاحب لوگ جنکا پتہ اب تک نہین لگتا خدا جانے اونکا کیا حال ہوا مگر اسمین شک نہین کہ قتل اور خونریزی انگریز بریلی مین ہوئی ہے اور یہ اگر زیادہ نہین تو کشت وخون وحرکات زبون موقوعہ مقامات دہلی ومیرٹھ سے کم بھی نہین ہوا دشمن جانی ان مفسدین مین ایک صوبہ دار توپخانہ تھا جسنے اپنے تئین برگیڈیر جنرل افواج کا قرار دیا تھا اور جھنڈہ سبز استادہ کر کے حکم لوٹنے اور مسمار کرنے چھاونی کا دیا تھا اور چونکہ اس عرصے مین شب ہوگئی تھی اوسکے رفیقون نے شب کے وقت خوب لوٹا اور بازار آتش زنی تیز کیا غرض کہ صبح کو چھاونی مین سوائے انبار خاکستر کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اگرچہ شہر بریلی تباہ وبرباد نہوگا تو انگریزونکی تباہی اور بربادی کا نشان قائم رہیگا اور یہ یادگار رہیگا کہ اس شہر مین بیرحمی بے اندازہ نسبت انگریزونکے وقوع مین آئین تھین اور مرد اور عورت اور بچے انگریزونکے جو گرفتار ہوے تھے سب بیرحمی سے مارے گیے تھے ایک شخص خان بہادر خان پنشن خوار سرکار نے اپنے تئین شاہ روہیلکھنڈ قرار دیا تھا اور اسنے جو چند ساعت پیشتر امیدوار اس امر کا رہا کرتا تھا کہ صاحبان عالیشان بخوشی وخندہ روئی جو اوسکے ساتھ شامل ہوگیے تھے اوس سے ملاقات کرین حکم قتل اونہین صاحبونکا صادر کیا اور اوسکی بیحمیت دیندارون نے تعمیل حکم بجان ودل کیا اور اول اوسکی کچہری مین بلکہ پیش اجلاس مین کہنا چاہیے وہی دو صاحب جج اور دو ڈاکٹر صاحب اور دو ڈپٹی مجسٹریٹ گرفتار ہوے جنکے ساتھ وہ ہمیشہ ملاقات کیا کرتا تھا اور اوسنے انعام واسطے اون صاحبونکے مقرر کیا جو فرار ہوگیے تھے اور ایک ہزار روپیہ واسطے سر صاحب کمشنر کے قرار دیا

ایک دلیل سپاہیونکی دغابازی صریح کی یہ ہے کہ بمقام بریلی ایک روز پیشتر برپا ہونے فساد ۶۸ رجمنٹ کے سپاہ وافسران ہندوستانی نے اپنے اپنے افسران انگریزی سے یہ کہا تھا کہ اپنی اپنی میم صاحبونکو اور بچونکو پہاڑ سے واپس طلب کر لو اور یہ بھی کہا تھا کہ دیکھو سب طرح امن وامان ہے اور اس امر کا قسمیہ عہد کیا تھا کہ اگر کچھ بھی فساد ہوا تو اپنے اپنے افسران وغیرہ کی جان بچانے کو اپنی جان تک سے دریغ نکرینگے تاہم تمام روز کچھ سپاہی متصل ایک پل کے خفیہ بیٹھے تھے کہ اگر صاحب کمانڈنگ افسر اودہر سے نکلین تو اونکو قتل کرین اور نیز دو کمپنیان تعینات ہوئین تھین کہ صاحب موصوف کا بنگلہ جا کر گھیر لین اور ایک کمپنی براہ فتحگڈہ مقرر ہوئی تھی کیونکہ مفسدین نے یہ خیال کیا تھا کہ افسر لوگ براہ مذکور فرار ہونگے ۱۸ رجمنٹ کے مس کوٹ گھر کے گارد نے افسرون پر گولیان سرکین اور افسران مذکورین ہر چہار طرف روان اور گریزان تھے اور اوس سنتری پہرے والے نے جسنے چند لحظہ پیشتر نواخت گیارہ گھنٹے کے ایک افسر کو سلامی دی تھی اوسی سنتری نے اوسی افسر کو بعد سر ہونے توپ اطلاعی فساد کے گولی ماری غارتگری اور قتل سپاہ کی عین خواہش معلوم ہوتی تھی اور یہ وہ آدمی ہین جنکی ہمنے پرورش کی تھی اور جو رحم دل ہندوا ور دلاور سپاہی کہلاتے تھے

اون غریب بیکسونکا خیال کرنا چاہیے جو افسران ملکی ولشکری وکرانی اور دو میم اور بچے تھے جو بروز اول فساد

بریلی سے بہاگ کر اوس روز قتل سے بچ گئے تہے مگر بعد ازان گرفتار ہوکر بادشاہ نو کے روبرو لائے گئے اور قتل ہوئے یہ امر بہی یعنی اون سب کا گرفتار ہوکر آنا اور بحکم شاہ نو قتل ہونا بہت اور صحیح ہے

صوبہ دار توپخانہ بریلی اپنے تئین سپہ سالار قرار دیا اور برگیڈیر سب بولڈ صاحب کے گاڑی مین سوار ہوکر باشان و شوکت معہ ہمراہیان کثیر پہرا کرتا ہے اور دیگر افسران ہندوستانی بگی و گاڑی و دیگر سواریونمین جو صاحب لوگ بمجبوری چہوڑ گئے تہے سوار ہوکر پہرتے ہین سرغنہ مفسدین مقام ہذا نے ہر ایک انگریز وغیرہ کو جو اوسکے ہاتہ لگا پہانسی پر چڑہا دیا اور باقیماندہ کی گرفتاری وغیرہ کیواسطے انعام مقرر کیا ہے یہ شخص سب سے زیادہ خونخوار اور حرامزادہ معلوم ہوا اور امید یہ ہی کہ یہ شخص معہ دیگر مفسدین کے جلد اپنی کیفر کردار کو پونہچیگا

یہ ترجمہ ایک خط کا ہے جو مقام دہلی سے بریلی کو آتا تہا اور راستے مین بمقام ہاپوڑ گرفتار ہوا از جانب افسران فوج دہلی بنام افسران رجمنٹہاے مقیم بریلی و مرادآباد یہ کہ اگر تم ہماری مدد کو آتے ہو تو تمکو چاہیے کہ اگر کہانا وہان کہاؤ تو ہاتہ یہان آکر دہونا کیونکہ یہان انگریزون سے لڑائی شروع ہوگئی ہے اور ہر چند بفضل الٰہی یہان فوج بہت جمع ہے مگر تاہم درصورتیکہ ہمکو ایک بہی شکست ہوئی تو انگریزون کی دس شکست کے برابر ہوگی اب تمہارا آنا ضرور ہے کہ شاہنشاہ فیض بخش و فیض رسان شاہ دہلی انعامات و علاقجات جلیل خیرخواہونکو بخشینگے ہم تمہارے انتظار مین ہمہ تن چشم بن گئے ہین اور :: چون گوش روزہ دار بر اللہ اکبر ست :: ہو رہے ہین ہمارے گوش مشتاق تمہاری اتواپ کی آواز کے ہین اور ہماری آنکہین مثال قاصد تمہاری راہ پر لگی ہوئی ہین اب یہ بہی تمکو مناسب ہے کہ اس طلب کو بہت ضروری تصور کرکے چلے آؤ اور ہمارے گہر کو اپنا دولتخانہ تصور کرو فقط

صاحبان مفصلۃ الذیل ہنگامہ بریلی مین مقتول ہوئے روبرٹسن صاحب جج ایک صاحب سشن جج ڈاکٹر ستہ صاحب اور آر صاحب ڈپٹی کلکٹر اور ریچ صاحب پرنسپل مدرسہ اور ڈاکٹر ہنس برو صاحب مہتمم جیلخانہ ان سب صاحبونکو مردمان شہری نے قتل کیا اور انساین ٹکر صاحب اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ ہنری صاحب متعلقہ ۸ رجمنٹ کو سپاہ رجمنٹ مذکور نے اور اسپنل صاحب کو معہ اونکے والدہ اور میم اور دو بچے انکے اور لارنس صاحب کو معہ اونکے عیال و اطفال اور ڈیوس صاحب اور فیلن صاحب اور سیل صاحب اور ایون صاحب معہ عیال و اطفال کو مسلمانان شہر قدیم و نو نے قتل کیا اور ڈی کیمپ صاحب ساکن پیلی بہیت اور پرایہ صاحب اور سارجنٹ ہاردی صاحب معہ عیال و اطفال اور ہاردی سپاہی گورہ ۲۳ رجمنٹ شاہی مفرور ہوگئے

چند صاحب لوگ اسطرح جان بچاکر فرار ہوئے کہ سوائے تائید ربانی و افضال سبحانی کسیطرح اونکا جان بر ہونا ممکن نہ تہا چنانچہ اونمین سے ایک صاحب کا حال چٹہی مندرجہ ذیل مین ثبت ہے اوس سے واضح ہوگا کہ جو جو تکالیف سارجنٹ والڈن صاحب نے اوٹہائین طاقت بشری سے باہر تہین

احوال مفسدہ بریلی اور فرار ہونا صاحبان کا مقام مذکور سے تمام شہر مین مشہور ہوگیا تہا اور اقوام پٹہان و گوجر و بنجارہ و کنجر وغیرہ اپنی عادات قدیمہ دزدی و آتش زنی و قتل بیکسان و غریبان پر آمادہ و مستعد ہوگئے تہے

پس ایسی حالت مین اگر کوئی شخص بہاگ کر جاسکے کہ ان غارتگرون سے جان سلامت رہے تو امکان بشری سے باہر تہا مگر ایسا ہی احوال سارجنٹ والدن صاحب کی چٹہی سے جسکا مضمون ذیل مین درج ہے واضح ہوتا ہے کہ سارجنٹ صاحب اور سارجنٹ سٹیبل صاحب دونو دلیر و قوی تہے بلکہ سٹیبل صاحب کو تو رستم ثانی کہنا بجا ہے ان دونو نے گہوڑونکے طیار ہونیکا حکم دیا اور طیار بہی کروا لیے مگر لگام کسیکی بہی نہ تہی مفسد لیکر بہاگ گئے تہے اب ان دونو صاحبون نے تجویز کی کہ کچہ اور شے بجاے لگام کے گہوڑونکے منہہ مین دیکر سوار ہون جب تک یہ تلاش مین ہی تہے کہ گولیان اونکے نزدیک آکر پہٹنے لگین اور تومین بہی سیدہی ہوئین اونکے قدیم دوستون نے یعنی بعضے گولندازون نے یہ کہا کہ اگر یہان سے تم نہین بہاگتے تو گولہ تمہارے پاس آتا ہے ناچار ہوکر اونہون نے ارادہ پیادہ روی کا کیا اور شمشیر اور طپانچے ساتہ لیکر باین ارادہ روانہ ہوئے کہ کوہ نینی تال پر چلے جاوین کیونکہ اونکے عیال و اطفال سب وہان تہے اس روز وہ دونو صاحب اسقدر دور نکل گئے کہ فوج مفسد کا وہان اندیشہ نہ تہا یہان تمام چہاونی شعلہ ور ہو رہی اور کئی میل تک میدان اوس سے روشن ہوگیا تہا اور کئی دیہات اور انبار گاہ جو وہان تہے سب مین آگ لگ گئی تہی اور یہہ شعلہ اور غل مفسدین کا جو شہر بریلی اور بیرونجات مین پہیل گیا تہا اور ان دونو صاحبونکی تنہائی اور بیکسی یہان تک تہی کہ کہانا پاس تہا نہ کچہ پینے کو موجود تہا اور نہ کوئی ایسا رفیق نظر آتا تہا کہ جس سے اعانت چاہین ان خیالات سے ان دونون صاحبونکا دل پراگندہ ہوتا تہا مگر چونکہ شب ماہ تہی اسواسطے یہ دونو صاحب چار و ناچار آگے قدم زن ہوے اور بدل چاہتے تہے کہ کوئی مفرورین مین سے اونکو ملجاوے یا کسیکی خبر ملے اور اگر کچہ اور نہین تو پانی تو کہین سے ملے کہ بیکہ بیقراری عطش سے نجات پاوین اونکو ہر چند راہ مین کئی کوئے ملے مگر اونکے پاس کوئی شے نہ تہی کہ جسکے ذریعے سے پانی کہینچکر پیتے بلکہ اونکے ملنے سے اور پانی نہ ملنے سے اونکی تشنگی اور دوبالا ہوتی تہی مگر ناچار آگے کو قدم زن تہے اور یہ دلمین سوچتے تہے کہ مقام بہاڑی پر پونہچکر سب اندیشون سے بری ہو جاوینگے بلکہ وہان جو پولیس سرکاری ہے وہ اونکی کچہ مدد بہی کرینگے آخر کار رفتہ رفتہ بوقت صبح دونو صاحب مقام بہاڑی کے قریب وارد ہوے اور اوسکے باہر ایک نالہ گندہ پانی کا جاری تہا مگر اسوقت مین وہ غنیمت سمجہکر دونون صاحبون نے اوسمین سے خوب پانی پیا اور آتش تشنگی کو منطفی کیا اس عرصے مین چند گانووالے اپنی مویشی لیکر باہر آتے تہے اونہون نے جو ان دونو صاحبونکو دیکہا تو نہایت خوش ہوے اور ایک آواز دی جسکو سنکر سب گانووالے باہر آے اور ان دونون صاحبونکو گہیر کر کہنے لگے کہ ہتہیار دیدو نہین تو جو کچہ ہتہیار رکہنے کا نتیجہ ہوگا وہ تم دیکہلوگے دونو صاحبون نے آپس مین صلاح کی اور چونکہ اونہون نے یہ بہی دیکہا کہ گانووالے اکثر مسلح باسلحہ پنجگانہ تہے اونہون نے یہی مصلحت سمجہی کہ دیدینا مناسب نہین ہے بعد ازین اونہون نے گانووالون سے کہا کہ ہم پستول تمکو اس شرط پر دیتے ہین کہ تم مین سے چند آدمی ہمراہ ہمارے ہوکر ہمکو دوسرے تہانے تک پونہچادو یہ امر گانووالون نے مان لیا مگر بعد از لے لینے پستولونکے کہا کہ تلوار بہی دیدو اب ان دونو صاحبون نے یہ سوچا کہ تلوارین بہی جاتی ہین اب بالکل مایوس ہوگئے مگر چونکہ کچہ چارہ نہ تہا والدن صاحب نے تو تلوار بہی پہینک دی مگر سٹیبل صاحب نے صرف میان تلوار نمبردار دیہہ کے سامنے پہینک دیا اور شمشیر بکف مثال شیر نر اون مین گہس گیا اور پانچ چہہ گانووالونکو خستہ و مجروح کیا اس عرصے مین والدن صاحب کے کئی ضرب لگی اور ایک زخم برچہی کا سینے پر ایسا لگا

کہ وہ مثال مردہ زمین پر گر گیے اور سٹیبل صاحب بہی کہ جو ایسی جرات اور شجاعت سے کام کر رہے تہے زخمی ہوکر مر گیے ایک لوہانی لٹھہ اونکے مغز پر لگا جسکی ضرب سے وہ جان بر نہوے بعد از اس واقعہ کے گانو والونکو نہایت مایوسی ہوئی کیونکہ اونکے پاس کوئی شی قیمتی نہ تہی اور سواے ٹوپی اور پگڑی اور بوٹ کے اور کوئی شے اونکے کار آمد نہ تہی الغرض گانو والونے اون دونو لاشونکو کہینچکر اوس نالے کے پاس ڈال دیا جہان ان دونو سپاہیون نے پانی پیا تہا اور جب والدین صاحب نے جنمین کچھ جان باقی تہی پیٹے پڑے یہ سنا تہا کہ گانو والے اونکو نالے مین ڈال دینگے اونکے دل مین نہایت فکر ہوا تہا کیونکہ اونکو شناوری نہین آتی تہی مگر تاہم اونہون نے کسی حرکت سے علامت بقیہ جان ظاہر نکی اور جب اونکو کنارے ڈال دیا تو اونکو اسطرف سے بہی اطمینان ہوا گانو والے اون دونو کو وہان ڈالکر بخوشی تمام واپس گانو مین آے ناظران کتاب ہذا کو کچھ تعجب یہ سنکر ہونا چاہیے کہ سرغنہ اس ہنگامے کے مثل دیگر ہنگامہ ہاے ہمارے ہی اہل پولیس تہے اب راقم اون ہی صاحبونکے تصور پر احوال والدین صاحب کو چہوڑتا ہے کہ جب وہ کئی گہنٹے کے بعد ہوش مین آے تو اون پر کیا گذرتا ہوگا حال اونکا یہ تہا کہ اونسے حرکت بلکہ جنبش بہی نکی جاتی تہی اور تشنگی و سیلان خون سے جان ہلاکت کو پہونچی تہی اونکے ایک زخم نہایت عمیق زانو پر لگا تہا اور اونکے جسم پر کئی اور زخم لگے ہوے تہے جنکے درد کی باعث اونکو اور بہی تکلیف تہی اور تمازت آفتاب بہی بدرجہ اتم تہی مگر ان سب تکالیف کو گوارا کر کے اور کسیطرح آپکو جمع کر کے لاش سٹیبل صاحب تک بصد دقت اپنے تئین پہونچایا مگر دیکہا وہ بالکل سرد ہو گئے تہے بعد ازین صاحب مذکور سرکتے سرکتے نالہ مذکور تک گیے اوسکے پانی نے اونکی نہایت تسکین کی اور بوقت شب اونکو اسقدر قوت حاصل ہوئی کہ وہ اوٹہکر جنگل مین جو متصل تہا چلے گئے اور دلمین سوچا کہ لقمہ شیر و گرگ ہونا بہتر ان آدم صورت بہائم سیرت کے پنجے مین پہنسنے سے ہے مگر باوجود اس عہد اور ارادے کے بعد ازین صاحب موصوف کئی بار گرفتار ہوے اور کئی بار اونکی تلاشی ہوئی اور کپڑے چہین گیے اور چہوٹے بڑے سب اونکو ہنستے تہے اور طعنہ زنی کرتے تہے ایک شخص کہتا تہا کہ یہانسے چلا جا اور جب وہ تہوڑی دور چلے جاتے تہے تو دوسرا اونکو پہر بلا لیتا تہا اور جب وہ نزدیک آتے تہے تو اونکو دیکہکر ہنس دیتا تہا اور لڑکے اون کو پتہر مارتے تہے اور برا کہتے تہے کوئی اونکو پانی تک بہی پینے کو نہین دیتا تہا اور لاکہ لجاجت اور سماجت اونکی اون بے رحمونکو بر سر رحم نہین لاتی تہی وہ شخص جسنے اس مصیبت کا سفر کیا ہوگا کہ بماہ جون گرم ریگ پر چلا ہو اور اونکا سر برہنہ ہو اور ۲۴ یا ۴۸ گہنٹے تک اس شدت گرما مین اور ایسی تکالیف مین اوسکو پانی بہی نہ ملا ہوگا وہ سارجنٹ والدین صاحب کے حال پر اختلال پر خیال کر سکتا ہے سواے اسکے سارجنٹ صاحب موصوف کئی مرتبہ سیلان خون زخم سے کمزور ہوکر گر پڑتے تہے اور جان سے ہاتہ دہوتے تہے ایک مرتبہ برکیلی صاحب کا ہاتہی مقام ہلدوانی سے واپس آتے ہوے اونکو ملا اور اونہون نے مہاوت سے کہا کہ سوار کروا کر اونکو لیجاوے مگر اس کمبخت نے بہی نہ مانا اور صاحب کو اوسی حال مین چہوڑکر آپ اپنی راہ لی اس عرصے مین مقام نینی تال خبر پہونچی کہ چند صاحب مجروح راستے پر پڑے ہین ایک ہاتہی وہان سے روانہ ہوا اور اوسنے والدین صاحب کو سوار کر کے مقام ہلدوانی پہونچا دیا اس مقام پر اونکو کچھ کہانا ملا اور اس خیال سے کہ اب مقام نینی تال پہونچکر میم سے ملاقات ہوگی اور وہ ہر طرح خبر گیران رہے گی سارجنٹ صاحب کو ایسی تقویت ہوئی

یا آپ رفتہ پہر بچہ آیا مقام ہلدوانی سے صاحب موصوف ایک چارپائی پر لیٹ کر تا بمقام نینی تال آئے اور یہان توجہ ڈاکٹر بوہل صاحب سے اب اونکو بہت آرام ہے

الہ آباد

بتاریخ ۶ ماہ جون مقام الہ آباد مین مفسدہ برپا ہوا چند روز قبل از روز قیامت ساکنین الہ آباد کیا انگریز اور کیا ہندوستانی کے دلونمین نہایت خوف پیدا ہوا تہا اور اکثر انگریز اور نیم لوگ قلعے مین جاکر پناہ گیر ہوے تہے گو چند روز بعد اونکے وہ سب پہر قلعے سے باہر آکر اپنے اپنے مکانون مین جاگزین ہو گئے تہے ایک روز قبل از برپا ہونے فساد کے یعنی بتاریخ ۵ ماہ مذکور بنارس سے خبر اس مضمون کی آئی تہی کہ ہندوستانی سپاہ مقیم مقام مذکور نے فساد برپا کیا تہا مگر توپخانہ گورہ نے مفسدین مین سے ایک ایک کو اوڑا دیا تہا ایسی ایسی خبرین جو بنارس اور دیگر مقامات سے آتین تہین اونسے انگریزان الہ آباد کو اس امر کا خیال ہوگیا تہا کہ کچہ تدابیر واسطے حفاظت جان کے بہت ضرور ہے مگر اونکو ہرگز یہ گمان نہ تہا کہ ۶ رجمنٹ فساد کریگی کیونکہ چند روز پیشتر رجمنٹ مذکور نے خود درخواست کی تہی کہ ہمکو مقابلہ مفسدین دہلی روانہ کرو اور اونکو یہ بہی خیال تہا کہ درحالت قول وقسم کے جو پیشتر رجمنٹ مذکور نے کیے تہے وہ کبہی مصدر ایسی حرکات ناشایستہ وبیحیائی کے نہونگے اور اسی خیال سے اونکو یہ توقع تہی کہ اگر سپاہ مفسد بنارس یا اور کسی مقام کی اون پر حملہ آور ہوگی تو یہ رجمنٹ اونکی محافظ جان رہیگی اور اسی سبب سے پہرہ جنگی رجمنٹ مذکور کے جابجا گرد اس شہر کے قائم کیے گئے تہے

ایک صاحب شروع مفسدے کا حال اسطور پر بیان کرتے ہین کہ الہ آباد مین ایک دستہ سپاہ جسمین پیدل اور توپخانہ تہا واسطے حفاظت راج گہاٹ کے تعینات کیا گیا تہا اونکی افسری مین ایک صاحب تہے اور اونکو سامان جنگ بہی دیا گیا تہا اور دو توپین اونکے ساتہ دی گئین تہین مشہور یہ ہے کہ انہی احسان فراموش حرامزادون نے اول فساد شروع کیا تہا اور بہانہ فساد کا یہ ہوا تہا کہ افسر سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ توپ اور سامان جنگی سب قلعے مین بہیجدو اور حسب الحکم صاحب افسر ممدوح نے سپاہ کو تعمیل حکم کا حکم دیا مگر اونہون نے ماورا نافرمانی حکم مذکور کے یہ ظاہر کیا کہ ہمارا ارادہ توپ اور سامان کے پیٹ پر لیجانے کا ہے اور وہان اور سپاہ سے ملکر اپنے فائدے کے کام مین ہم اوسکو صرف کرینگے اور یہ کہکر اپنے مقام سے کوچ کرکے الوپی باغ مین آئے جہان رسالہ سواران مقیم تہا کپتان الکزینڈر صاحب نے جب شور وغل آمد سپاہ مفسد کا سنا اونہون نے اطلاع فساد کی دی اور رسالے کو طیار رہنیکا حکم دیا سواران رسالہ نے اونکے حکم کی تعمیل تو کی یعنی وردی وغیرہ پہن کر ہتہیار باندہے اور سوار ہوے مگر جب صاحب ممدوح نے اونکو حکم سر کرنے اسلحہ آتشبار کا کیا تو اونہون نے اپنے طپانچے سب با ہوائی چہوڑ دیے تاکہ کسیکو سپاہ مفسدین سے نہ لگے اور جب سپاہ مذکور قریب رسالے کے پونہچی تو کچہ اشارات آپس مین ہو گئے اور رسالہ بہی جاکر بیچ امر قبیح قتل وغیرہ کے اونکے شامل ہو گیا سپاہ مفسد نے امتحان رفاقت رسالے کے واسطے سوارونکو یہی کہا کہ تم اپنے افسر کو خود قتل کرو اور اونہون نے ایسا ہی کیا اور اس مقام پر اور اسطرح کپتان الکزینڈر صاحب کو جو افسرونمین نہایت لئیق اور شجاع تہے قتل کیا بعد از قتل کرنے کپتان صاحب کے مفسدین نے اور دو صاحبونکو جنکو وہ گہاٹ سے دست وپابستہ ساتہ لائے تہے اسی مقام پر قتل کیا

اور اسطرح سب متفق ہوکر بجانب لین رجمنٹ روانہ ہوے راہ مین جو کوئی ملتا تہا خواہ انگریز یا ہندوستانی اوسکو قتل کرتے چلتے تہے اور جب وہ میدان پریٹ پر پونہچے تو بیوگل بجا اب ٹہیک نو گہنٹے شب کے بجے تہے اور ہم ایک باغ مین جو متصل میرے مکان کے تہا گنجفہ کہیل رہے تہے کہ اس عرصے مین ایک سوار اردلی جیمز صاحب کمشنر نے آکر خبر اس بلوے کی دی تمام سپاہ جو پہرے وغیرہ پر چہاونی اور دیگر مقامات پر تعینات تہے سب آکر میدان پریٹ پر جمع ہوے مگر افسرونمین سے کوئی تو مس کوٹ مین تہا اور کوئی اپنے مکانمین اور اونمین سے کسیکو شبہہ بہی اس امر کا نہ تہا کہ اونکی سپاہ موجودہ الہ آباد کسیطرح کا فساد برپا کریگی اس عرصے مین جب آواز بیوگل کی ہوئی تو سب اپنے اپنے سپاہ کے لین کیطرف اس خیال سے بہاگے کہ اونکی افسری مین دشمنونکا مقابلہ کرین اور اس چستی اور زودی سے گئے کہ کوئی تو وردی پہنے ہوے گیا اور کوئی اپنی پوشاک روزمرہ ہی مین روانہ ہوا ان افسرونکو اس حالت مین دیکہکر سپاہ بہت خوش ہوئی گویا اونکا مدعا برآیا اور ایک مرتبہ ایسی بار گولیونکی ماری کہ جتنے صاحب لوگ وہان موجود تہے سبکے سب جان بسپر ہوے اسی عرصے مین کپتان برچ صاحب اجیٹن قلعہ اور کپتان اینس صاحب متعلقہ بارکماسٹری جو دونو ایک مکان مین رہتے تہے شور وغل اور آواز بیوگل سنکر باہر مکان کے آے اور سپاہ پہرہ والے سے جو اونکے مکان کے روبرو تہا دریافت کیا کہ یہ شور وغوغا کیا ہے سپاہیون نے اپنی لاعلمی بیان کی یہ سنکر دونو صاحبون کے دلمین خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن آگیا اور بہتر ہے کہ محافظت خزانہ کیجاوے یہ خیال کرکے سپاہ پہرہ والے سے کہا کہ دو سپاہی ہمارے ساتہ تا کچہری کلکٹری کہ وہان خزانہ ہے چلو سپاہی راضی ہوے اور اونکے ساتہ چلے جب قریب خزانے کے پونہچے تو اونہون نے چاہا کہ دونو صاحبون کو قتل کرین مگر ایک ملازم صاحبان ممدوحین نے جو ہمراہ تہا دونو صاحبونکو خبر کردی اور اونہون نے اپنے گہوڑے اولٹے پہیرے در باب ان دونو صاحبون کے ایک روایت تو یہ ہے کہ ان دونو نے ارادہ جانے قلعے کا براہ باغزہ فتحپور کیا تہا مگر جب راستے مین شہر والون نے اونکو گہیرا تو وہ بجانب بامئو روانہ ہوے اور بعضے یہ کہتے ہین کہ اونہون نے ایک کشتی پکڑ لی تہی اور ایک صاحب تو اوسپر سوار ہوگئے تہے اور دوسرے سوار ہونیکو تہے کہ سپاہ نے گولیون سے اون دونوکا کام تمام کیا القصہ بعد ازین مفسدین نے ایک شور برپا کیا اور خوب غل مچاکر رام چندر جی کی جے بولے اور چند اونمین سے بجانب جیلخانہ روانہ ہوئے وہان اونہون نے ڈہائی ہزار قیدی کو جو نامی اور مشہور تہے بلکہ رد خلائق اونکو کہنا چاہیے رہا کیا اونکی رہائی نے تمام ساکنین الہ آباد کو متوحش اور پریشان کیا اور اونکی زنجیرون کی آواز کیے گہنٹے تک شہر مین آتی تہی تمام قیدی متفق ہوکر بجانب مساکن صاحبان روان ہوے اور تمام بنگلونکو جلادیا اور اونہون نے اور سپاہ مفسد نے بنگلہ اجیٹن صاحب ۶ رجمنٹ کو جو متصل اور قریب تر لین چہاونی کے تہا جلایا بعد ازان برل صاحب کی کوٹہی مین آگ لگائی اور جلاتے جلاتے تا بہ ڈاکخانہ پونہچے اور بیل صاحب کے بنگلے کو اور کپتان برچ صاحب کی کوٹہی کو جو نہایت آراستہ تہی اور اسیمبلی ہوس کو اور بنگلہ ہاے میجر مور ہوس صاحب اور میم ہملٹن صاحب اور پامر صاحب کو جلاکر خاک سیاہ کردیا بعد از جلانے بنگلہ ہاے صاحبان اور لوٹ لینے اسباب کے

قیدی گرد نواح مین پهیل گیے بعضے تو اپنے گهرون کی طرف بهاگ گئے اور کچه سپاه مفسد نے اسباب مغرونہ کی باربرداری کے واسطے گرفتار کیے اور اکثرون نے غارت کرنا اسباب رعیت کا شروع کیا دوسرے روز یعنی بروز یکشنبہ تاریخ ۷ ماہ مذکور سب سپاه میدان پریڈ پر جمع ہوئی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ اس خزانے کو جو تعداد مین تیس لاکہ روپیہ تها آپسمین تقسیم کرلین گو یہ امر قرارداد سابق سے خلاف تها کیونکہ اول یہ مشورہ ہوا تها کہ سب خزانہ لیکر روبروے شاہ دہلی کے رکهین گے اور خود بجاآوری احکام شاہ مین مصروف رہین گے مگر طمع نے سب صلاح پهیر دی اور جتنے مشورے تهے سب پر طمع غالب آئی اور قریب نوبخت دو گهنٹے بعد دوپہر صندوق خزانے کے کهلے اور کسی سپاہی نے تین توڑے اور کسی نے چار توڑے روپیے کے اوٹهالیے فی توڑا ہزار روپیے کا تها جب وہ سب اوٹها چکے اور زیادہ اوٹهانے کی طاقت کسی مین نرہی تب اونہون نے قیدیون اور بدمعاشان شہر کو حکم دیا کہ باقیماندہ روپیہ وہ آپسمین تقسیم کرلین

فوراً بعد اس واقعہ کے ایک مسلمان جہادی نے جسکا نام اتبک بخوبی صحت کو نہین پهنچا مگر نامزد بمولوی صاحب تها جهنڈا سرکشی بخلاف سرکار انگریزی قائم کرکے اکثر بدمعاشونکو جمع کیا مشہور یہ ہے کہ یہ شخص کوئی مولوی مکتب پڑہاتا تها لیکن جب ان احسان فراموش محسن کش سپاه نے بلوہ عام کیا اور سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود نہ تهی تو اسنے بهی بخلاف سرکار ابد پایدار سر سرکشی اوٹهایا تها اوسکی حکومت اگرچہ چند روزہ تهی مگر یہ دو امر ظاہر تهے ایک تو یہ کہ اتفاق مسلمانون مین جیسا کہ مشہور ہے بہت ہے اور دوسرے یہ کہ مسلمان انگریزونکو کلیۃً ناپسند کرتے ہین کیونکہ جسوقت مسلمانون نے سنا کہ ایک مولوی کهڑا ہوا ہے صدہا ہر روز آکر جمع ہوتے تهے اور غرض سب کی یہ تهی کہ گورہ لوگ یعنی انگریزون کو بیخ و بن سے نیست و نابود کردین

مولوی مذکور کا اجلاس اوس باغ مین ہوا کرتا تها جو جانب گوشہ جنوبی و مغربی چهاونی کے واقع ہے اور مشہور بنام سلطان خسرو کا باغ ہے اس باغ مین اوسنے اپنی ایک ہفتے کی خیالی حکومت کو کیا اور اکثر وعظ اور نماز مین اوقات بسر کرتا تها اور اکثر بآواز بلند یہ کہتا تها کہ اے مجاہدین قلعہ پر جاؤ کہ فرنگی اب نابود ہین اور قرآن سے فال نیک و اعلان اس امر کا نکلتا ہے اور کبهی مرتبہ اوسکی ہدایت سے مسلمان جو اوسکے پیرو تهے صف بستہ بجانب قلعے آتے تهے مگر توپون کو دیکهکر جو فصیل قلعہ پر چڑہی تهین واپس آتی تهی اور راہ مین رعیت کی کم بختی لاتی تهی اسطرح کبهی مرتبہ وہ قلعے پر آسے مگر مایوس ہوکر واپس گیے اور کبهی گورے کے نزدیک نہ آسے دورہی دور سے توپونکو دیکهکر ہٹ جاتے تهے

تاریخ ۱۴ ۔ صاحبان قلعہ نے کچه سپاہ سکہ بسرگردگی ایک افسر انگریزی کے واسطے سزادہی مفسدین کے باہر قلعے کے بهیجی مگر چونکہ گروہ مولوی بکثرت تها اور اسی سبب سے سپاہ مذکور کے قابو کا نہ تها وہ قلعے مین واپس چلے گیے اس ہٹ جانے نے مولوی اور اوسکے رفیقونکا اور بهی دل بڑہا دیا اور مولوی اب یہ کہتا تها کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور دیکهو مدد ایزدی اب انگریزونکو نکال دیتے ہین اور سوا اسکے جب اونہون نے دیکها کہ جو گولہ قلعہ سے آیا اوسنے کسیکا نقصان نہ کیا اور نہ کوئی اوس سے مارا گیا تو اونہون نے یہ خیال کیا کہ مولوی صاحب نے اپنی قوت سحر سے

اتواب انگریزان کو بیکار کر دیا ہے مگر یہ خیالات اونکے جلدی ختم ہو گیے کیونکہ بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور ایک گروہ کثیر پیادگان سکہ کا بجانب دریاباد جہان مفسدین میواتی قیام پذیر تھے روانہ ہوا اور اوسی جانب کو ایک گروہ سپاہ گورہ کا بسواری جہاز دخانی براہ دریا بے حمن روانہ کیا گیا اور ان دونو فوجون نے وہان جاکر خوب قتل عام کیا اور مسلمانون کو اچھی طرح نصیحت دی مفسدین کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اسی شب مولویصاحب معہ اپنے کنماب کے فرار ہو گیے اسطرح چند روزہ حکومت مولویصاحب کی ختم ہوئی الیاخیرہ شخص کبھی دنیا کے پردے پر دوسرا پیدا نہین ہوا ہوگا اور اس شخص کے سبب سے ساکنین الہ آباد کے نام پر داغ لگا

اسی مولویصاحب نے دو اشتہار بنام شاہ اودہ الہ آباد اور دیگر مقامات قرب وجوار مین مشتہر کیے تھے اور وہ دونو ایک صاحب کی توجہ سے راقم کو دستیاب ہوے چنانچہ اونکی نقل بھی ذیل مین واسطے آگہی ناظرین کتاب ہذا کے درج ہوتی ہے

اشتہار اول منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خدا نعت رسول اکرم
ہے جو قرآن احادیث مین خوبی جہاد
جسکے سرون پہ پڑی گرد صف جنگ جہاد
اے برادر تو حدیث نبوی کو سن لے
زر بھی خرچ کیا اور لگائی تلوار
جو نہ خود جاوے لڑائی مین پہ خرچ کیا
مدت العمر کی بخشی ہین گناہ شہدا
حق تعالی کو مجاہد بہت بہاتے ہین
مال اور اولاد کی اور گھر کی محبت چھوڑو
دین اسلام بہت سست ہوا جاتا ہے
زور شمشیر سے غالب ہا اسلام امم
اب تو غیرت کرو نامردیکو چھوڑ دو یارو
ہے مسلمان پہ شایان بغیر از اسباب

یہ رسالہ ہے جہادیہ کہ لکھتا ہے قلم
ہم بیان کرتے ہین تھوڑا سا اسی کو تو سنو
وہ جہنم سے بچا رہے جو ہے آزاد
باغ فردوس ہے تلوارونکی سایہ کے تلے
پھر تو دیویگا خدا اسکی عوض سات ہزار
اوسپہ پچھ لیگا خدا پیشتر از رگ و پا
کیون نہو جنگ مین کتنے آئے ہین پھر خدا
مثل دیوار جو صف باندہ کے جما جاتے ہین
راہ مولا مین خوشی ہوکے شتابی لڑ رہو
غلبہ کفر سے اسلام مٹا جاتا ہے
سستی اگلی جو کبھی تم کرو ہوتا ناکام
ملو چل چل کے امام اپنے سے کافر یارو
شکست ہو تو دیا امر ہی الا رزنا
بات ہم کام کی کہتے ہین سنو یارو

واسطے دین کے لڑنا نہ پے طمع بلاد
فرض ہے تمپہ مسلمانو جہاد کفار
جو مسلمان رہ حق مین لڑے لحظہ بھر
دلسے اس راہ مین پیسا کوئی دیویگا اگر
جو کہ مال اپنے سے غازیکو بنا دے اسباب
جو رہ حق مین ہے مرتے نکو نہین ہوگی
فتنہ قبر و غم صور و قیام محشر
اے مسلمانو سنی تمنے جو خوبی جہاد
گر کہے جیتے تو گھر بار مین پھر آؤگے
عیش والوگ اسطرح نکرتے جو جہاد
کب تلک گھر مین پڑے جوتیان چٹخاؤگے
بارہ سو سہ سکو بعد آئی یہ دولت ہاتھ آگی
یعنی اسباب لڑائیکا جو کچھ تہا درکار
وقت آیا ہے کہ تلوار کو پکڑو یارو

اہل اسلام اسے شرع مین کہتے ہین جہاد
اوسکا سامان کرو جلد اگر ہو دیندار
روضہ خلد برین ہوگیا واجب اوسپر
سات سو اوسکو خدا دیویگا روز محشر
اوسکو بھی مثل مجاہد کی خدا دیگا ثواب
بلکہ وہ جیتے ہین جنت مین خوشی کرتے ہین
ایسے صدمے سے شہیدونکو نہین ہے کچھ ڈر
چلو اب رن کیطرف مت کرو گھر بار کو یاد
ورنہ گئے مارے تو جنت کو چلے جاؤگے
ہند پھر کسطرح اسلام سے ہوتا آباد
اپنی سستی کا بڑا افسوس بہت پاؤگے
حیف اس دولت بیدار سے محروم رہوگے
سب یہ پاتے ہو نہین اور کیا پھر درکار

تمام شد

اشتہار ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی المجد والکرم والصلوٰۃ علی نبیہ الکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ ناصبی لواء الہم وجمیع متبعی الدین شریعت الاعظم الاسلم بعد حمد و صلوٰۃ کے واسطے رفع حجت روز قیامت و تبلیغ احکام شریعت کہ طریقہ سنت سے ہے خادم الطلبہ و حقیر الفقرا امیدوار رحمت رب غنی محمد لیاقت علی الہ آبادی چند باتین ضروری فرمان واجب الاتقان اعنی قران مجید و فرقان حمید اور ارشاد فیض بنیاد برگزیدہ لم یزلی حضرت نبوی صلعم سے بخوبی ثابت و متحقق کرکے مسلمان با ایمان کو سناتا ہے کہ جو بدعات ظلم و فساد ساری سلطنت ہندوستان مین خصوص ضلع الہ آباد مین کفرہ فجرہ نصاریٰ کا علی العموم اوپر ہر ایک مومنین متبع اسلام کرام کی از قبیل غارتگری و آتش زدگی و قتل و پھانسی و کندیگی مکان و چھاپہ زنی و خونریزی علما و مشائخان و احراق کلام اللہ و احادیث و کتب فقہ وغیرہ ہو رہا ہے اظہر من الشمس ہے اسصورت مین ہر ایک مومنین مخلصین کو لازم ہے کہ مستعد جہاد ہو جاوین بموجب ارشاد فیض بنیاد آنحضرت صلعم کے لکل نبی حرفہ و حرفتی الجہاد واسطے ہر شخص کے پیشہ ایک مقرر رہا ہے اور پیشہ میرا ہی جہاد فائدہ بیشک جسنے پیشہ اپنا چھوڑ دیا وہ ذلیل اور خوار اور فقر فاقے مین گرفتار ہوا فقط اب بموجب ان الجنۃ تحت ظلال السیوف فائدہ اخروی اوٹھاوین اور درجہ شہادت کا جسمین زندگی ہمیشہ کی ہے اور نعماء جنت اور ازواج حوران بہشت پاوین اور کسیطرح کا شک و خطرہ بدل مین نہ لاوین اور جان و مال سے اور تکثیر سواد و روانگی اسباب و ہتھیار وغیرہ سے جہان تک ممکن ہو شرکت بجالاوین ایسا نکرین کہ اوقات سعیدہ اوان حمیدہ مین شرکت سے محروم رہین اور پچتاوین اور جو شخص کہ اس مقدمے مین پیشوائی کرے اوسکو اپنا امام سمجھکر بموجب الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برًا کان او فاجرًا اوسکی تابعداری کرین کیونکہ قران مجید و فرقان حمید فضائل جہاد سے بھرا ہوا ہے ظاہر ہے کہ سورہ توبہ مین جا بجا ارشاد ہے اور احباب سے امید ہے کہ انتظار عامہ پیام نام بنام جداگانہ نکرین صرف اس اعلام کو کافی و وافی بوجھکر ہر صاحب اپنے ملاقاتی و احباب سے ارشاد کر دین اور جہاد مین بڑا سامان یہ ہے کہ بندے سے توکل بخدا کرین اور امداد جانب خالق کون و مکان سے ہو سوا امداد غیبی صریح ظاہر و باہر کہ مسلمانان ہندوستان کے بسبب بے استطاعتی زر و عدم موجودگی گولہ بارود و توپ و لشکر مجبور و ناتوان ہو رہے تھے سو اوس خالق احد اللہ الصمد نے دین احمد صلعم کو جیسا کہ باطنًا قوی و توانا کیا ہے ویسا ہی ظاہرًا بھی سب سامان واسطے تسکین خاطر فاتر ضعفا مسکینان اور امداد دین متین کے اونہین کفار نابکار نصاریٰ بداطوار سے بلا سبب و کوشش ہم لوگون کے دلا دیا چنانچہ لشکر سوار و پیادہ و توپ گولہ بارود و زر کثیر خصوصًا قطعۂ شقہ عطیہ حضرت فرمانرواے کشور ہند ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و عمومًا امداد عساکر و افواج و میگزین جناب برجیس قدر دام اللہ حشمتہم والی لکھنؤ سے اور ہمراہی تمام راجگان قلمرو لکھنؤ و راجگان قرب و جوار الہ آباد وغیرہ اور اخلاق و اتفاق سارے ہندوستان مین باوصف ہونے اختلاف اقوام و مذاہب کے سو یہ سب دلائل کامل و براہین مدلل کمربندی اوپر اندفاع اس قوم نصاریٰ طاغی باغی کے ہے مناسب ہے کہ جو بھائی مسلمان اس خبر فرحت اثر کو سنے وہ فورًا مستعد ہو کر ہمت جہاد باندھین اور تا شہر الہ آباد تشریف لاوین اور قلعہ بند کفار نابکار کو

قلع قمع کرکے بزور تیغ بیدریغ اپنی کی خاک مین ملادین اور باقیماندونکو اس ملک سے بھگادین پہر باطمینان حکومت عدالت
اسلام فرماوین اب بسبب خوف طوالت کے تمام شرح کے چند آیات طیبات ذیل عبارت مرقومہ بالا معہ ترجمہ ہندی
درج ہے

قال اللہ تبارک وتعالی فی سورة التوبہ الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ
فرمایا خدای پاک و برتر نے سورہ توبہ مین جو یقین لاے اور گھر چھوڑاے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال و جان سے اونکو بڑا درجہ اللہ کی پاس
اولئک ہم الفائزون یبشرہم ربہم برحمۃ منہ ورضوان وجنت لہم فیہا نعیم مقیم خالدین فیہا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم یا ایہا الذین
اور وہی پہنچی مراد کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار اپنی طرف سے مہربانی کی اور باغونکی اور رضامندی کی جن مین اونکو آرام ہے ہمیشہ کا رہا کرین اونمین بیشک اللہ کے
امنوا لا تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم منکم فاولئک ہم الظالمون قل ان کان آباءکم
پاس بڑا ثواب ہے اے ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپونکو اور بھائیونکو رفیق اگر وہ عزیز رکھین کفر ایمان سے اور جو تم مین اونکی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہین گنہگار تو کہہ اگر تمہارے باپ اور
وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموہا وتجارة تخشون کسادہا ومساکن ترضونہا احب الیکم من اللہ
بیٹے اور بھائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کماتے ہو اور سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور حویلیان جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ سے
ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین یا ایہا الذین امنوا مالکم انفروا
اور اوسکے رسول سے اور لڑنے سے اوسکی راہ مین تو راہ دیکھو جب تک بھیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگونکو اے ایمان والون کیا ہوا ہے تمکو جب تمکو کہیے کوچ کرو
فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوة الدنیا من الاخرة فما متاع الحیوة الدنیا فی الاخرة الا قلیل الا تنفروا یعذبکم
اللہ کی راہ مین دہی مین ڈہ گیا ریجھے دنیا کی زندگی پر آخرت کو چھوڑ کر سو کچھ نہین دنیا کا نفع آخرت کے حساب مگر تھوڑا اگر نہ نکلو گے تمکو دیگا دکھ کی مار اور
عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شیء قدیر انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم
بدل لاوے گا اور لوگ تمہارے سوا اور کچھ نہ بگاڑو گے اوسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہے نکلو ہلکی اور بوجھل اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور
فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون قال اللہ تعالی وتبارک فی سورة الصف ان اللہ یحب الذین یقاتلون
جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق اگر تمکو سمجھ ہے فرمایا خدا برتر اور پاک نے سورہ صف مین اللہ چاہتا ہے اونکو جو لڑتے ہین اوسکی راہ مین
فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ ورسولہ
قطار باندھ کر جیسے دیوار مین سیسہ پلاے اے ایمان والون بتادون تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو دکھ کی مار سے ایمان لاو اللہ پر اور اوسکے
وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتہا
اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر سمجھ رکھتے ہو بخشے تمہارے گناہ اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے
الانہار ومساکن طیبۃ فی جنت عدن ذلک الفوز العظیم واخری تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین
نیچے بہتی نہرین اور ستھری گھرونمین بستی کی باغونمین یہہ ہے مراد ملنی بڑی اور ایک چیز جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والون کو

ایک وقائع نگار احوال اس مقام الہ آباد کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ مقام الہ آباد مین چند عرصے تک
نہایت اندیشہ فساد کا جاری رہا ساکنین عیسائی مقام ہذا کو اندیشہ تہا کہ باشندگان شہر بلوہ پردازی کرینگے

مگر افسران ۶ رجمنٹ کو اپنی سپاہ کی طرف سے بالکل اطمینان تھے بتاریخ ۵۔ ماہ جون ایک حکم بریگیڈیر صاحب مقیم کانپور کا آیا کہ قلعہ پر سپاہ گورہ تعینات کرنی چاہیے اور حتی المقدور مقابلہ مفسدین کا بہت ضرور ہے وہ صاحب لوگ جو فوج سے علاقہ نہین رکھتے تھے اونکو بھی ہتھیار دیے گیے اور اونکے گروہ ملیشیا کہلاتے تھے اور اونکو بھی حکم ہوا کہ قلعے مین جاکر تحت حکم صاحب کمانڈنگ کے کاربرداز ہون اس مقام مین قریب تین سو انولیڈ سپاہی یعنی جو جنگ گاہ مین کسیطرح معذور ہوگیے تھے موجود تھے اور کچھ سکہ رجمنٹ اور میگزین کے سپاہی تھے غرض کہ سب قریب سو جوان کے تھے اور دروازے قلعے کے سپاہ ۶ رجمنٹ اور چار سو سکھون کے پہرے مین تھے تاریخ ۵۔ ماہ جون خبر قتل اور ہنگامہ پردازی مقام بنارس کے یہان آئی اور بتاریخ ۶۔ ماہ مذکور قریب نوخت ۹ گہنٹہ شب بیوگل اطلاعی بجا اور آواز توپونکی چلنیکی اوس جانب سے جدہر دو توپین زیر حکم کپتان ہارورڈ صاحب بہمراہی دس کمپنی ہای ۶ رجمنٹ واسطے حفاظت پل گنگا براہ بنارس کے مرسل ہوے تھے گوش زد ہوئی اور اس کثرت سے آواز آتی تھی کہ قلعہ والون کو یقین ہوا کہ رجمنٹ مذکور نمک حلال ہے اور بخلاف مفسدین بنارس کے گولہ رانی کر رہی ہے مگر عرصہ قلیل کے بعد کپتان ہارورڈ صاحب نے قلعے مین آکر جب بیان کیا کہ رجمنٹ مذکور بگڑ گیی اور سپاہ نے اونکے حکم کو کچھ نہ مانا اور توپونکو اپنے قبضے مین کر لیا تو معاملہ راست راست معلوم ہوا جب بیوگل اطلاعی بجا تہا تو سب افسر مس کوٹ گھر مین تھے اوسکی سماعت کرتے ہی سب پریڈ کی جانب روانہ ہوے اور وہان پہونچتے ہی سپاہ نے اونکو چپ و راست مارنا شروع کیا پانچ افسر تو گولیون سے مارے گیے اور نو افسر گرفتار ہوکر سنگین سے قتل ہوے سپاہ نے خزانہ لوٹ لیا اور اور قیدیونکو جیلخانے سے آزاد کیا مکانات کو لوٹا اور جلا دیا اور قتل عام شروع کیا اور یہ حرکات اونکے ایسی قبیح تھین کہ قلم اوسکے شمہ بیان سے قاصر بلکہ عذرخواہ ہے اسیقدر کافی ہے کہ آرچر صاحب کی بیبی کو اونہون نے بقصد ایذا رسانی قتل کیا اور پویلیو صاحب کو معہ اونکے عیال و اطفال کے درختونسے باندہا اور اول اونکی انگلیان تراشین بعد اوسکے بازو کاٹ ڈالے اور بعدہ اونکو زندہ جلا دیا دیوارہاے قلعہ پر چند سپاہ گورہ نصب کی گیی تہی اور اونہون نے ایسی گولی سیل اور گراپ کی شہر کے جانب روان کییے کہ اونکے سامنے جو آیا خواہ مکان خواہ مفسد بے ایمان سبکو اونہون نے ایک ہی رستا بتلایا اس شہر سے گروہ بہاگتے نظر آتے تھے مگر فوج قلعہ کو اندیشہ درباب فوج سکہ کے باقی تہا کہ آیا یہہ کیا کرتے ہین جو بہرہ ۶ رجمنٹ کی سپاہ کا قلعے کے دروازہ کلان پر تعینات تہا اونکے ہتھیار چہین لیے اور جب دیکھا تو اونکی نیت و یقین بہری ہوئی نہین آخرکار کرنیل نیل صاحب معہ ایک گروہ فیوزلیر کے وارد وقت ہوے اور فوج قلعہ معہ ۴۰۰ سکہ جو اونکے ہمراہ رہے تھے قلعے سے باہر آے اور اب کار معاوضہ شروع ہوا فوج سرکاری شہر مین گیی اور جو مفسد سامنے آیا اوسکو اونہون نے دارالبوار کو بہیجا فوج سکہ جو اونکے ساتھ تھی اور جسمین سے دو ایک سپاہی کوچہ ہاے شہر مین لڑتے ہوے مارے گیے تھے اونہون نے حکم قتل مانگا اور کرنیل نیل صاحب نے بخوشی حکم صادر فرمایا اس حکم کے پاتے ہی سکہ لوگ جو خون عیال و اطفال انگریزان دیکھکر نہایت رنجیدہ اور غصے مین تھے شہر مین گہس گیے اور جو باشندے خون انگریزان سے بہت راضی ہوے تھے اونکو نتیجہ اس اعمال زشت کا دکھایا

اسوقت رحم مفقود تہا اور امان خواب مین بہی نظر نہین آتی تہی اور سکہون نے اپنی رفیقونکی خون بہا لینے مین بہت بہت آدمیونکے مکانونمین گہس کر قتل کیا ادہر تو سکہ بازار جدال و قتال گرم کر رہے تہے اور ادہر سے سپاہ ونشتر نے جہاز پر سے شہر مین گولے مارنے شروع کیے اور اکثر مکانات شہر کو گولون سے منہدم کر دیا فوج سکہ اور فیوزلیر نے شہر مین منتشر ہو کر خوب گولیان ہر طرف شہر کے سرکین اور آواز تفنگ معہ شور و غل اون آدمیون کے جنہون نے اپنے وقت پر رحم نہین کیا تہا اور اب امان و رحم کے طلبگار تہے آسمان تک پہونچا یا تہا ایک عرصے تک ان ستمگارون نے خون بیگناہان و بیکسان مین خوشی حاصل کی تہی اور اب وہ وقت آگیا تہا کہ اوسکا عوض اونسے لیا جاوے اور آب جو یہہ وقت آیا تو وہ لوگ ہماری سپاہ کے روبرو امان جو اور عذر خواہ ہوتے تہے مگر کچہ سودمند نہوا کچہ عرصے کے بعد دہوان آسمان تک ہر جانب شہر سے اوٹہا اور شعلہ مکانات سے گرد معلوم ہوا گویا شعلہ یہہ چاہتا تہا کہ مکانونمین جا کر اپنا زور دکہاوے اور اپنا سکہ خطبہ وہان بٹہاوے

جب مفسدین تشنہ خون اسطرح خوب سزایاب ہو چکے تو ایک کمیشن مقرر ہوا جسمین بلوہ پردازونکی تحقیقات ہونی شروع ہوئی اور جو لوگ سنگین اور گولی سے بچ گئے تہے اونکو جلادونکی رسی اور لکڑی سے سزا ملی یعنی اونکو بعد تحقیقات اور ثبوت جرم پہانسی دی گئی اب الہ آباد نمونہ ویران آباد کا ہو گیا جس مقام پر مکانات خوش قطع اور باغیچہ ہای خوش اسلوب تہے اب وہان دیوار ہاے آتش دیدہ اور مکانات ویران گردیدہ نظر آتے ہین

ہم یہان ایک حال عجیب و غریب تحریر کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جب سپاہ نے بلوہ کیا اور اپنے افسرونکو قتل کیا تو ایک انسائن جسکا نام آرتہر مرکس ہل چیک تہا اور وہ پسر اوسوالڈ چیک صاحب ٹاون کلارک مقام ایوشیام کا تہا اور چند ماہ پیشتر ہنگامہ کے رجمنٹ ششم مین آشامل ہوا تہا اور میس کوٹ گہر مین بمنزلہ مردہ تصور کر کے مفسدین اوسکو وہان ہی چہوڑ گئے تہے بعد چند عرصے کے ہوش مین آیا اور وہانسے گو زخمی تہا مگر ایک خندق مین آہستہ آہستہ چلا گیا اور وہان ایک درخت کے سہارے سے جا بیٹہا پانچ روز تک یہان متواری رہا مگر بروز ششم مفسدین نے اوسکو دیکہ لیا اور اپنے حاکم کے روبرو لے گئے وہان اوسنے دیکہا کہ ایک اور شخص جو سابق مین مسلمان تہا اور اب کرشتان ہو گیا تہا موجود ہے اور سپاہ اوسکے درپے ہین کہ پہر مسلمان ہو جاوے بلکہ شخص مذکور بنظر حفظ جان راضی اس امر پر ہو گیا اور چاہتا تہا کہ کلمہ محمدی پہر پڑہے کہ اس انسائن نے اوسکو اس حال مین اور آمادہ اس امر کا دیکہکر اسطرح پر کہا کہ ای دوست میرے جو ہو سو ہو مگر ایک لمحہ بہی حضرت عیسا کو دل سے مت بہول یہ کلمات وہ کہہ ہی رہا تہا کہ خبر آمد فوج کرنیل نیل صاحب کی وہان پہونچی اور مفسد یہہ سنتے ہی دست و پا گم کر کے بہاگ گئے اور شخص مذکور اونکے ہاتہ سے بچ رہا جب مفسد بہاگ گئے تو شخص مذکور نے چاہا کہ شکرانہ انسائن مذکور کا واسطے ایسی نصیحت پر ہدایت کی ادا کرے اور جسوقت اوسنے اوسکی جانب رخ کیا تو دیکہا کہ وہ شہید ہو چکا تہا اور طاقت اور جبر مفسدین سے باہر ہو کر ایمن آباد دوامی مین جا گزین ہوا تہا یہ قصہ قابل تحریر تہا اسواسطے درج کیا

ہمیرپور

بتاریخ ۱۱ ماہ جون یعنی چند روز بعد مفسدہ کانپور کے اس مقام ہمیرپور مین بہی بلوہ ہوگیا چند روز تک شب و روز آواز توپون کی اس مقام مین سننے مین آتی تہی جسکے سننے سے شہر مین اندیشہ پیدا ہوگیا تہا مگر لوئڈ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ اور گرنیٹ صاحب جنٹ مجسٹریٹ نے حتی المقدور کوئی دقیقہ انسداد بلوے مین باقی نہین رکہا تہا اور غالب تہا کہ اگر سواران راجہ کساجی جو قریب پانسو نفری کے تہے اور برقنداز جو چہ سو نفر تہے نمک حلال رہتے تو اس مقام مین فساد نہوتا اور کوشش دونو صاحبان مذکورہ بالا کی کارگر ہوتی اور وہ دونو اب تک زندہ رہتے مگر بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور سواران مذکورین معہ بدمعاشان شہر مسلح شمشیر اور لاٹہی سے ہوکر شہر مین گشت کرنے لگے اور جو اونکے سامنے پڑ گیا انگریز اور کیا بنگالی اور کیا ہندوستانی جسکی نسبت اونکو شبہ انگریزی دانی کا بہی ہوا اوسکو اونہون نے مارنا شروع کیا یہ لوگ ہندوستانی ڈاکٹر کے جو قوم کا بنگالی تہا درپے جان ہوے مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا چند روز تک تو وہ چہپتا پہرا بعد اوسکے شہر چہوڑ کر فراری ہوگیا ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کے نانا صاحب نے واسطے قتل عام بنگالیون کے بیچ کانپور اور اور شہرون قرب وجوار کے مقرر کیا تہا اور اگر فوج انگریزی نہ آپہونچتی تو وہ یہ امر قبیح ضرور عمل مین لاتے ڈاکٹر ہندوستانی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے دو مہینے تک دیہات مین چہپتا رہا بعد اوسکے جان بچاکر اب وارد کلکتہ ہے زوجہ صوبہ دار ہمیرپور کو شاباش ہے کہ اوسنے اپنے شوہر کو قتل انگریزان و بنگالیان سے بہت منع کیا تہا اور صوبہ دار بہی اوسکی اس نصیحت انسانیت آمیز پر کاربند ہونیکو مستعد ہوا تہا مگر سپاہ خونخوار نے ہرگز نہ مانا اور قتل شروع کردیا مفسدین نے لوئڈ صاحب کو پریڈ پر لیجاکر بطور حیوانات زانو کے بل کہڑا کیا اور اون پر گولیان مارنی شروع کین اول دو گولیان تو خطا گئین مگر تیسرے صاحب کے بازو پر لگی اور یہ بہی کچہ کاری نہ لگی تہی یہ زخم کہا کر صاحب نے آہ بہی نکی اور عقب کی طرف رخ کرکے بہت مایوسانہ پوچہا کہ ابہی سپاہ انگریزی نہین آئی اسکے بعد سپاہ نے چارون طرف سے اونکو گہیر کر بضربات شمشیر راہی ملک بقا کیا بعد ازین صوبہ دار بجانب کچہری کلکٹری گیا اور لاش کو وہین خون مین آغشتہ پڑا رہنے دیا

ساگر

تمام فسادات مین جنسے چہاونی ہاے مختلفہ مین خونریزی ہوئی تہی ایک ہی طریق مرعی رہا ہے یعنی افسران نے اپنی سپاہ پر اعتماد کلی رکہا تہا گو کہ اونکی بدوضعی ظاہر و ثابت ہوتی تہی اور ہمیشہ اوس دم تک اپنی سپاہ کے ساتہ شب باش ہوتے رہے جب تک سپاہ نے سب تدابیر درست کرکے اونکو مار دیا یا ذبح کیا اس مقام ساگر مین دو رجمنٹ پیدل کی اور ایک سوارونکی تہی اور صرف ۶۰ نفر گولندازان گورہ موجود تہے اور قلعہ اور میگزین اور توپخانہ قلعہ شکن تو ایک سرے پر چہاونی کے تہے اور توپخانہ دیگر دوسرے سرے پر اور ان دونو مین فاصلہ سوا تین میل کا تہا اور اسی سبب سے ان دونو مقامونکی حفاظت غیر ممکن تہی اور توپخانے مین جو ایک پہاڑی کے اوپر واقع تہا رسد موجود نہ تہی اور نہ مکانات کافی واسطے جمع کرنے رسد کے مہیا تہے اور پانی بہی پہاڑی کے نیچے سے جاتا تہا اور حال یہ تہا کہ خزانہ اور قلعہ تو سپاہ کے قبضے مین تہا بلکہ تمام شہر اونکے اختیار مین تہا اور سپاہ تینون رجمنٹہاے مذکورہ بالا

شب کو آپس مین صلاح تھی اور بآواز بلند اپنے ارادے کو ظاہر کرتے تھے ایسے موقع مین ایک درخواست مقام للت پور سے جو بجانب شمال ساگر کے واقع ہے باستدعای کمک وصول ہوئی اوسمین درخواست توپونکی معہ سامان جنگی کے کیگئی تھی ایک کمپنی اور ایک تروپ کو معہ دو نوپنی توپون کے حکم روانگی حسب درخواست مذکور ہوا اور شک اس امر مین تھا کہ وہ تعمیل حکم کرتے یا نہین گو اونہون نے متابعت حکم کی مگر اول ہی مقام پر اس امر مین صلاح ہوئی کہ افسرون کو قتل کرکے واپس چلے جاوین مگر اس صلاح مین جو ۴۲ رجمنٹ کے سپاہیون نے کی تھی ۳۱ رجمنٹ والے شامل نہوے اسواسطے اس روز ظہور اس امر کا ملتوی رہا اور دوسرے روز پھر کوچ کرکے دوسرے مقام پر قیام پذیر ہوے چار سپاہیون ۴۲ رجمنٹ کے نے اس دستہ فوج کو کہلا بھیجا کہ سپاہ گورہ اونکی سزا دہی کو آتی ہے اسواسطے بہتر ہے کہ وہ واپس آوین ہمارا اپنا دل ہی ہمکو نامرد کرتا ہے ورنہ مفسدین کا کچھ حوصلہ نہین ہے غرض کہ برگیڈیر سیج صاحب لے سپاہ ہمراہ اور چارون سپاہیان مرسل کو گرفتار کرکے تحقیقات اونکے جرم کی کورٹ مارشل مین کی اور بعد ثبوت جرم حکم قید بمشقت شاقہ کا نسبت اونکے بوقت نواخت چھ گھنٹہ شام صادر فرمایا اور بوقت نصف شب وہ لوگ پابزنجیر ہوکر روانہ جہلخانہ ہوشنگ آباد ہوے مقام للت پور مین فوج نے فساد برپا کیا اور راجہ بانپور نے ملک اپنے قبضے مین کرلیا میجر گوسن صاحب جو کمانیر فوج للت پور تھے اونہون نے درخواست کمک کی روانہ کی برگیڈیر سیج صاحب نے چارسو پیدل اور سو سوار اونکو روانہ ہونیکا حکم دیا مگر جس روز روانگی قرار پائی تھی اوس سے اول شب ہنگامہ برپا کرنیکے واسطے تجویز ہو چکی تھی مگر برگیڈیر صاحب نے اونکو اوسی روز روانہ کیا اور نگرانی کمال رکھی ایک سپاہی نے کرنیل دالزل صاحب کمانیر ۴۲ رجمنٹ کے مارنیکا قصد کیا مگر شخص مذکور گرفتار ہوکر جہلخانے مین بھیجا گیا خوف اور اندیشہ از بس سبکے دلونمین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور ہوئی کہ نگہبانی جان انگریزان خصوصاً جان میم صاحبان وبچگان عمل مین نہین آتی صاحب کمان افسر اب بھی اس امر کے منتظر تھے کہ کوئی ظاہر حرکت سرکشی ظہور مین آوے تو وہ بھی کچھ تدابیر عمل مین لاوین مگر یہ بھی جلدی شہود مین آگیا ایک چھوٹی سی گڈہی نامزد بہ بالابیت مین فساد ہوا مگر میجر گوسن صاحب کی سپاہ نے حملہ کرکے گڈہی مذکور لے لی اور سولہ سپاہی گرفتار کیے سپاہ ۳۱ اور ۴۲ رجمنٹ نے جنہین کہ پہلے کے سپاہی مقید تھے میجر صاحب سے بہت ضد اور اصرار درباب اونکی رہائی کے کیا اور میجر صاحب نے اونکو رہائی دی راجہ بانپور نے جبکہ یہ سپاہی مقید تھے چھاونی مین لکہ بھیجا کہ اگر سپاہی اپنا سامان جنگی اور ہتھیار لیکر اوسکے پاس آجاوین تو بارہ روپے ماہوار فی سپاہی کو دیا جاویگا اسمین کیا شک وشبہ تھا

ایک صاحب اسطور پر تحریر فرماتے ہین کہ چونکہ مقام قیام ہمارا اٹہن مین تھا اور یہ مقام صرف ۲۰ میل ساگر سے ہے تو راجہ اور سپاہ مفسد جسوقت چاہیگی توپخانہ اور ہماری ۳۸ نفری گورہ کی عقب مین آجاوینگی اور اس حالت مین مفسدین چھاونی اونکے روبرو اور سوار اونکے بازو مین ہونگے اس نظر سے مقام تجویز کرکے مین نے اپنا کام شروع کردیا یعنی اول توخزانے کو قلعے مین بھیجدیا بعد ازان میگزین بیرونی اور میگزین توپخانہ روانہ کیا اور اسکے بعد میم اور بچے اور اسباب کمپنی گولندازان گورہ بھی داخل قلعہ کیا یہ سب امر طے کرکے مین خود قلعے مین گیا

اورگارد سپاہ ہندوستانی کے بدلے سپاہ گورہ سے اسطرح ایک ہی حربے مین مین نے قلعہ اور میگزین اور خزانہ لے لیا تمام میم لوگونکو اور بچونکو وہان رکھکر دوسرے روز کہ یوم یکشنبہ تھا کچھ اسباب ضروری شامل اسباب خانہ داری وپارچہ وغیرہ بھی روانہ قلعہ کیا روز دوشنبہ جسوقت قواعد سوارونکی ہو رہی تھی مین نے کمپنی گولندازان اور نمبر ۳ فیلڈ بیٹری کو بھی داخل قلعہ کیا اور تمام عیسائیونکو بھی حکم قلعے مین آنے کا ہوا اور سب امن وامان سے ہو بیٹھے بعد ازین مین نے تمام ہندوستانی افسران فوج کو بلوایا اور سب مفسدے کا حال بیان کیا اور کہا کہ تم بہت آدمی ہو اور تم خود کہتے ہو کہ ہم نمک حلال اور خیر خواہ ہین مگر تم دیکھتے سب کچھ ہو اور کرتے کچھ نہین اور اگر تمہاری مرضی یہ ہے کہ بدمعاش تمہاری عزت خراب کرین اور تمہاری رجمنٹ کو برباد کرین تو مین تمپر بھی اعتماد نکرونگا اور ایسے آدمیون کے ساتھ مین افسر انگریزی نرکھونگا جنہون نے میرے نزدیک اپنا اعتبار اور وثوق کہو دیا ہوگا اگر تم اپنی عزت اور رجمنٹ کو بچایا چاہتے ہو تو مفسدین کو گرفتار کرکے ہمارے سپرد کرو یہ سنکر سب شامل ہوے اور مین بھی باستقلال تمام کھڑا رہا آخرش ان سب باتونکا اونہون نے اقرار کیا دوسرے روز مین نے ایسی ہی گفتگو ہندوستانی افسران رسالہ سوم سے کی اور اونہون نے بھی اوسیطرح سب باتونکا اقرار کیا مگر ایمانداری اور حیثیت مسلمانونکی دیکھو کہ دوسرے روز بعد گنتی کے کپتان مین صاحب میرے پاس آکر بیان طراز ہوے کہ اونکے سپاہیون نے تلوارین تیز کین ہین اور اب نماز اور دعا کرنے مساجد مین گیے ہین اور اونکو کہدیا ہے کہ یہان سے بھاگ کر اپنی جان بچاؤ ان صاحب کو بڑا اعتماد اپنے سپاہیون پر تھا اور اسی خیال سے وہ قلعے مین نہین آے تھے اور اب تک اپنی سپاہ کے ساتھ تھے ۴۲ رجمنٹ تو شامل رسالہ سوم کی ہوگیی تھی مگر ۳۱ اب تک علحدہ تھی بنگلے اور بازار سب لٹ گیے مگر چونکہ ایک کمپنی بھی میرے پاس ایسی نہ تھی جسکے ذمے توپخانہ ہوتا اسواسطے مین نے حرکت نکی تاریخ ۷ ہ ایک سوار نے ایک سپاہی ۳۱ رجمنٹ کو گولی ماری اور سپاہی نے سوار کو اوسکی عوض ایسی گولی ماری کہ وہ مر گیا اب اسمین سپاہ کے جنگ قائم ہوئی ایک جانب تو ۴۲ رجمنٹ اور رسالہ سوم تھے اور دوسری جانب ۳۱ رجمنٹ اس ۳۱ رجمنٹ نے ہم سے مدد مانگی مین نے بھی وہ ۶۰ سوار جو ہمارے ساتھ رہ گیے تھے بھیجے اور خوب گولہ رانی طرفین سے ہوئی بہم سپاہی ۴۲ کی کمپنی ۳۱ رجمنٹ کے جاکر شامل مفسدین ہو گیے بوقت شام ۳۱ رجمنٹ نے پھر استدعا کمک کی کی اور درخواست کی کہ دو توپین بھیجدو مین نے بجواب کہلا بھیجا کہ اب وقت تنگ ہوگیا ہے کل کے روز وقت صبح مدد کیا بلکہ فتح بھیجدی جاویگی مفسدین یہ سنکر رو بفرار لاے اور ۳۱ رجمنٹ اور ۶۰ سوار مرسلہ ہمارے اونکے تعاقب مین چند میل تک گیے جب یہ حال فوج مقیم کمپو نے سنا تو وہ توپین لیکر چھاونی کی جانب روانہ ہوے اور ڈیسن ندی سے نزدیک جو راہ مین پڑتی تھی اونہون نے دیکھا کہ کچھ سپاہی پیدل اور سوار اونکے واسطے موجود ہین القصہ مفسدین جسمین تمام رسالہ سوم تھا اور ہندوستانی افسران وسپاہ ۴۲ رجمنٹ اور چند سپاہی ۳۱ رجمنٹ کے تھے شب کو فرار ہوگیے اور اسطرح ہنگامہ اس مقام کا ختم ہوا اگر ابھی کچھ اور ہونا ہے تو میری خواہش دلی یہی ہے کہ بس اسیقدر ہوکر آئندہ ختم ہو فقط

جلندہر

بتاریخ ۷ مہ جون روز یکشنبہ قریب گیارہ بجے شب کے ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ لگی اور سب افسر حسب الحکم اپنی اپنی لین کو روانہ ہوئے بعضے افسرونکو معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ سے اطلاع اس امر کی ہوگیی تہی مگر بہتونکو اطلاع بہی نہ تہی کہ یکایک اون پر گولی پڑنے لگی عرصہ قلیل کے بعد شعلہ ور ہونے آتش مذکور کے چند سواران رسالہ ششم لین سپاہ رجمنٹ مذکور مین نمودار ہوئے اور کسینے ان سوارونمین سے لفٹنٹ بیگشا صاحب کو جو اجیٹن رجمنٹ مذکورہ بالا کے تہے گولی ماری تہی جس کے زخم سے صاحب موصوف جان بر نہوئے اور آخر کار بتاریخ ۲۰ مہ رہ سپر ملک بقا ہوئے اور اونکے مرنے کا دیگر افسرونکو نہایت رنج و افسوس ہوا صاحب ممدوح کو اوس وقت مین گولی لگی تہی کہ جب وہ سپاہ کو سمجہا رہے تہے اور بارش غلولہ ہاے تفنگ مین ہر طرح کی کوشش بیچ باز رکہنے سپاہ کے کر رہے تہے

تہوڑے عرصے کے بعد شروع ہونے تفنگ اندازی کے دو کمپنی ۸ رجمنٹ گورہ معہ دو توپونکے اپنی بارکون سے نکل کر بجانب لین توپخانہ روانہ ہوئے اس عرصے مین ایک دستہ رسالہ ششم اونپر حملہ آور ہوا اور اونسے ارادہ لینے توپونکا کیا مگر گراپ کی مار نہ سہہ سکے ادہر سے ایسی گراپ اون دو توپون سے جو چند روز پیشتر ہوشیارپور سے آئین تہین چلی کہ سواران مذکور تاب نہ لاکر رو بفرار لائے عرصہ قلیل کے بعد سپاہ گارد ۳۶ رجمنٹ جو خزانے پر تعینات تہے معہ خزانہ جسمین سوالکہ ہزار روپیہ تہا بارک توپخانہ مین آئے اس گارد کے افسر کی تعریف بیان سے باہر ہے کیونکہ چند روز قبل از اس خدمت کی اونہی ایک پیغامبر کو بہی جو اوسکی سپاہ کے لین مین آکر سپاہ کو جہوٹی باتین کہکر آمادہ سرکشی کیا چاہتا تہا گرفتار کرکے حوالہ سرکار کر دیا تہا

دوسرے روز وقت صبح دریافت ہوا کہ تمام سپاہ بجانب قلعہ فلور روانہ ہوگیی مگر تین سو یا چار سو سپاہی بجانب دامن کوہ کچہ خزانہ لیکر چلے گیے ہین قریب نواخت نو گہنٹہ روز برگیڈیر جونسٹن صاحب دو سو گورہ ۸ رجمنٹ شاہی کو معہ چہ ضرب توپ اسپی اپنی ساتہ لیکر تعاقب سپاہ مفرورین روانہ ہوی مگر اب کوئی قابو یا موقع اونکی گرفتاری کا باقی نرہا تہا کیونکہ مفسدین مذکور کو بہت عرصہ فرار ہوئے ہو چکا تہا

قبل از فرار ہونیکے سپاہ مفسد نے میگزین ۳۶ رجمنٹ کو جاکر توڑا تاکہ سامان جنگ ہمراہ لے جاوین مگر شتاب زدگی اور ترددانہ وہین بجاے لیجانے کارتوس گولی دار کے ستر ہزار کارتوس خالی لیگیے اونمین شاید کوئی گولی دار ہو تو ہو اور وہ خزانہ بہی اونکے ہاتہ لگا جو گارد ۶۱ رجمنٹ مین تہا سواے لفٹنٹ بیگشا صاحب کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک اور افسر رسالہ بہی ۳۶ رجمنٹ مین زخمی خفیف ہوا تہا اور ایک افسر کا بازو ضرب گولی سے اوڑ گیا تہا اور ۶۱ رجمنٹ مین دو افسر زخمی خفیف ہوئے تہے اور ایک کو زخم شدید لگا تہا

ایک وقایع نگار احوال ہنگامہ مقام جلندہر کو اسطرح تحریر کرتا ہے کہ اس مقام مین بہی مثال مقامات دیگر شروع فساد آتش زدگی سے ہوا یعنی بتاریخ ۳ مہ جون لین ۳۶ رجمنٹ مین آگ لگی اور شب دوم بنگلہ ہسپتال آتش دیدہ ہوا بتاریخ ۶ مہ جون ایک تروپ توپخانہ اسپی کا اور چہارم رجمنٹ سکہ جلندہر مین وارد ہوئی مگر چونکہ سپاہ قدیم اونکے ورود سے

اندیشناک معلوم ہوئی اسواسطے سپاہ نووارد کو اوسی روز وقت شام حکم ہوا کہ وہانسے روانہ ہوجاوین صاحب افسر کمانڈنگ افواج جلندہر لفٹننٹ کرنیل ہون نیگ سے جونسٹن صاحب متعلق ۵۷ رجمنٹ شاہی کی تہے اور اونکی کارگزاری سے جو ہنگام فساد اونسے وقوع مین آئی تہی اور جسکا بیان آگے تحریر ہوتا ہے دانائی اوس حکم کی ظاہر ہوگی جسکے موجب صاحب موصوف افسر کمانڈنگ تمام فوج قسمت سرہند کے مقرر ہوئی تہی بتاریخ ۷ ماہ جون روز یکشنبہ اگرچہ فوج مین کچہ انتشار پایا جاتا تہا مگر کوئی امر فساد انگیز تر وقوع مین نہین آیا الا بوقت نواخت ۱۱ گہنٹہ شب یکایک ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ نمودار ہوئی اور جو افسر وہان خبر آتش زدگی استماع کرکے فوراً پہونچے تہی اونپر گولیان سر ہوئین فوراً بعد اسکے چند سواران کشادہ رسالہ ششم سوار ہوکر ۳۶ اور ۶۱ رجمنٹ کی لین مین جا گئے اور اونکے شامل ہوکر بقتل افسران انگریزی مشغول ہوئے اور اول بیگشا صاحب اجیٹن ۳۶ رجمنٹ کو جو سپاہ کو فہمایش کر رہے تہے بغلولہ تفنگ زخمی کیا یہ زخم صاحب موصوف کو ایسا کاری لگا تہا کہ بعد چند روز کے صاحب موصوف نے اسی زخم کے شدائد کی باعث جان بحق تسلیم کی بعد ازین سواران مذکور نے اتواب اسپی پر حملہ کیا تا کہ اوسکا قبضہ کرلین مگر دو گولہ ہائے گریپ نے اونکے بہت سے گہوڑے بے سوار کردیے یہ توپخانہ گو ہندوستانی سپاہ کے قبضے مین تہا مگر ایسے بندوبست سے سپاہ گورہ اونکے عقب مین موجود تہی کہ اگر سپاہ توپخانہ ارادہ شامل ہونے مفسدین کا بہی کرتی تاہم اتواب مذکور اونکے قبضے مین نہ آتین اور سپاہ گورہ اونکے حفاظت مین فوراً آموجود ہوتی آواز اتواب سنکر دو کمپنیان ۵۱ رجمنٹ شاہی کی معہ دو ضرب توپ موقع واردات پر آموجود ہوئین اور اون پر مفسدین نے حملہ کیا مگر سپاہ گورہ نے بغلولہ ہائے تفنگ اونکا استقبال کیا اور اسقدر گولیان اونکی نذر کین کہ وہ لے نہ سکے اور آخر کار میدان کارزار سے روبفرار لائے اور مقام جلندہر کی جانب پہر رخ بہی نکیا صبح کو دریافت ہوا کہ مفسدین بجانب قلعہ پہلور فراری ہوئے ہین یہ سنکر فوراً اطلاع فساد اور فراری ہونے مفسدین کے بذریعہ تاربرقی مقام مذکور کو بہیجی گئی اوسمین یہ بہی درخواست کی گئی تہی کہ پل دریاے ستلج جو قریب قلعہ مذکور کے ہے اوسکو توڑ دین تا کہ مفسد عبور دریا نکر سکین مگر اتفاقاً اہلکار تاربرقی مقیم قلعہ مذکور اوسوقت نشہ شراب مین سرشار تہا اور اوسنے اس خبر کا جواب نہ بہیجا ناچار ادہر سے دوبارہ بہیجنے خبر کا ارادہ کیا مگر مفسدین نے چالاکی کرکے تار مذکور کو راستے مین سے توڑ دیا تہا اور خبر جلندہر قلعہ مذکور کی سپاہ کو نہ پہونچی جب یہ حال معلوم ہوا تو تعاقب مفسدین مذکور کا بہت ضروری ہوا کیونکہ اگر وہ کسی اور مقام مین پہونچ جاتی تو وہان بہی وہ فساد کرکے رعایا کو خراب کرتی مگر اس تجویز مین بہت عرصہ گذر گیا یہان تک کہ دوسرے روز کہین ۷ بجے تک فوج بسر کردگی برگیڈیر جونسٹن صاحب تعاقب مفسدین کیواسطے طیار ہوکر روانہ ہوئی اور اس آرام سے کوچ کرتی ہوئی چلی کہ نو میل چلکر مقام پہگواڑے مین چہ ۶ گہنٹے واسطے کہانا کہانیکے قیام کیا فی الحقیقت ایسے موقع پر اسقدر ہی عرصہ کہانا کہانے مین صرف کرنا لازم تہا اس عرصہ چہ گہنٹہ مین ہر چند سپاہ نے کئی بار چاہا کہ یہان سے جلدی روانہ ہوکر کچہ سیر میدان کارزار مین دکہین مگر اونکے افسر بالا دست کی مرضی نہوئی ناچار دل ہی دل مین افسر ممدوح کی تعریف کرتے رہے اور وہان مفسدین نے پہلور مین وارد ہوکر اور ۳ رجمنٹ ہندوستانی کو ہمراہ لیکر اور میگزین اور لبارا کو اپنے قبضے مین کرکے عبور دریا کیا اور وہانسے بجانب لدہیانہ روانہ ہوئے اور ادہر برگیڈیر صاحب

بعد قیام چھہ گھنٹہ مقام پھگواڑے سے روانہ ہوکر قریب نواخت دس گھنٹہ شب وارد مقام پھلور ہوئے اسی عرصے مین رکٹ صاحب ڈپٹی کمشنر لدہیانہ نے ہر تدبیر کی جس سے صاحب موصوف مفسدین کی پیشروی مین سد راہ ہو سکتے تھے اور ادہر تو اونہون نے ایک چٹھی اس مضمون کی برگیڈیر صاحب موصوف یعنی جونسٹن صاحب کو تحریر فرماکر روانہ کی کہ ہمارا ارادہ روکنے مفسدین کا ہے اور وہ بہت قریب آگیے ہین اور ادہر جب مفسدین نے عبور دریا کیا تو صاحب موصوف برسر مقابلہ آئے صاحب موصوف کے ساتھ چار کمپنیان سکھون کی تھین جنکو اونہین صاحب نے بھرتی کیا تھا اور اب وہ زیر حکم لفٹنٹ ویلیمس صاحب کی تھین اور وہ سپاہ راجہ نابھا کی تھی جو دو ضرب توپ لیکر اونکی کمک کو آئی تھی صاحب موصوف نے گولہ ہاے گریپ سے مفسدین کا استقبال کیا اور غلولہ ہاے بندوق بھی اونکی نذر کین اور کچہ عرصے تک یہ مدارات بدین خیال جاری رکھی کہ عقب سے برگیڈیر صاحب اپنی فوج لیکر اونکی خوب تواضع کرینگے مگر برگیڈیر صاحب تو تشریف نہ لاے اور صاحب موصوف کا سب سامان جنگ ختم ہوگیا اب ناچار اور کچہ چارہ سواے گریز کے باقی نرہا مگر یہ امر بھی صاحب ممدوح الوصف نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ کیا کہ کچہ انتظام مین خلل نہوا شب کو قریب دو بجے صبح کے جب فوج گورہ نے آواز توپ و تفنگ سنی تو اونہون نے درخواست موقع واردات پر جانیکی کی اونکے شجاع اور دلاور برگیڈیر صاحب نے گو اونکو بخوبی دریافت ہوگیا تھا کہ مفسدین کا مقابلہ رکٹ صاحب کرتے ہین اور اسوقت مین مدد بہت سودمند ہوگی اور یہ موقع واسطے نیست اور نابود کرنے مفسدین کے بہت خوب ہے مگر صرف یہ ارشاد فرمایا کہ مفسدین کی تلاش تو صبح بھی ہونی ممکن ہے یہ جواب اسقدر ناگوار سپاہ کینہ خواہ کو ہوا کہ وہ خود پیچ و تاب کہا کہ خاموش ہو رہے اور آخر کار اس شب کی صبح بھی نمودار ہوئی تب بھی صاحب شیر دل نے کوچ فرمایا اور حکم دیا کہ کشتیان واسطے عبور کرنیکے مہیا کرو اس تگ و دو اور جستجو مین بھی قریب پانچ گھنٹہ اور بسر ہوگیے اب صاحب بہادر نے عبور دریا فرمایا اور مقام لدہیانہ مین پونہچے اور اب اونکی سپاہ کا صرف یہ کام باقی رہ گیا تھا کہ محافظت خزانہ اور کچہری کی کرین کیونکہ مفسد تو وہان سے بھی آگے روانہ ہوچکے تھے القصہ صاحب بہادر نے کچہ فوج واسطے حفاظت خزانہ اور کچہری کے مقام لدہیانہ مین چھوڑی اور باقی سپاہ ہمراہ لیکر تعاقب مفسدین مین بجانب انبالہ روانہ ہوئی اب بھی اگر کچہ چستی اور چالاکی کام مین آتی تو کچہ نہ کچہ فائدہ بخشتی مگر اب بھی یہ ہوا کہ جب دریا پر وارد ہوئی تو اوسوقت تک حکم عبور دریاے بیاس صدور نہوا جب تک ایک ایک متنفس مفسدین کا عبور نکر گیا اس انتظام کو کیا کہتی ہین اور یہ مفروری اور جانبری مفسدین کی کیسی تھی

اس ہنگامے مین گو سب حال شجاعت اور مردانگی انگریزان ظاہر ہوا اور بپایہ ثبوت کو پونہچا کہ ایک ایک متنفس ولایتی کیا کیا کارہاے عجیب کرسکتا ہے مگر یہ بھی واضح ہوا کہ بعضے بعضے نے اونمین سے پاس وردی اور انسانیت اور خاصیت انگریزان کو داغ لگایا الغرض یہ برگیڈیر جونسٹن صاحب اس علاقہ جلیلہ سے پایۂ تنزل مین آگیے

ذکر متعلق گوالیار

پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اودگر ہر روز اپنا اعتبار افسرون کے نزدیک بڑہایا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ ہم کبھی دغا نکرینگے اور اگر کوئی فوج مفسد آویگی اوسکا مقابلہ کرینگے ہر آن جو گفتگو سپاہ مذکور اور اونکے افسرون سے

ہوا کرتی تہی بلکہ اوس شب کی گفتگو سے بہی جو روز مفسدہ سے پہلے گذری تہی کوئی شبہ اونکی نمک حلالی مین پایا نہین جاتا تہا مگر افسران بباعث آنے ۳ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ اور صاحب کمانیر توپخانہ مقام سیپری جس مقام مین تمام فوج نے فساد بپا کیا تہا اور بسبب سننے خبر سرکشی مقامات اندور اور مئو جہان سپاہ ہولکر بہی شامل فساد ہوگیی تہی اور بباعث انکار کرنے صوبہ ملک کی بیچ دینے تنخواہ رجمنٹ کی یہ لوگ بہی فساد پر آمادہ ہوے تہے بہرحال تاریخ ۴ جولائی تک یہان سب بخوشی و بآرام رہتے اور وقت صبح بتاریخ مذکور تمام سپاہ پہرہ نشین حسب دستور قدیم بنگلہ ہاے افسران سے اپنی اپنی لین کو روانہ ہوے

بیان مندرجہ ذیل جسمین حالات فساد و فراری ہونا چند صاحبان و میم لوگونکا درج ہے ایک ڈاکٹر صاحب متعلقہ گوالیار کنٹنجنٹ نے تحریر فرمایا ہے

قریب ساڑہے پانچ بجے اردلی کپتان کاٹر صاحب کمانیر کا روان دوان دروازے پر آیا اور آکر بیان طراز ہوا کہ لین مین بڑا ہنگامہ ہو رہا ہے اور سپاہی ادہر ادہر بہاگتے پہرتے ہین یہ سنکر کپتان صاحب نے وردی پہنی اور لفٹنٹ اڈ ڈوڈ صاحب اجیٹن کو کہا کہ جلدی میرے ساتہ چلو لیکن لفٹنٹ صاحب کا گہوڑا طیار کہڑا تہا اور کپتان صاحب کا طیار ہوتا تہا اس سبب سے لفٹنٹ اڈ ڈوڈ صاحب بغیر انتظار کرنے کپتان صاحب کے سوار ہو کر لین کی جانب روان ہوے اور وہان پہونچتے ہی اونکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ وہین مر گیے جتنے عرصے مین کپتان صاحب کا گہوڑا طیار ہوا اوس عرصے مین اور اردلیون نے آکر خبر دی کہ گروہ کثیر پیدل اور سوارونکا میدان پریڈ پر جمع ہو اور جمع ہوتا جاتا ہے یہ خبر سنکر کپتان صاحب کپتان لیارشنڈ صاحب کے بنگلے پر رسیدہ ہوگیے تاکہ اونکو بہی خبر کرین جو دو توپین مہدپور کنٹنجنٹ کی مقام کوارٹر گارد مین رکہی ہین اونکا قبضہ کرلین یہ حکم کپتان لیارشنڈ صاحب کو دیکر کپتان کاٹر صاحب پہر بجانب لین روان ہوے اور راہ مین ملر صاحب کوارٹر ماسٹر سرجنٹ سے جو بندوق کاندہے پر رکہے ہوے چلا جاتا تہا ملے اور اونکی زبانی حال صحیح سنا کہ رجمنٹ بگڑ گیی ہے اور سارجنٹ صاحب کو اونہون نے خود کہا تہا کہ بہاگ جاؤ نہین مارے جاؤ گے یہ سنکر بہی کپتان صاحب پہر بجانب لین روان ہوے مگر جب آگے جاکے چار سپاہیون نے جو راستے مین جاتے تہے نہایت لجاجت اور خوش آمد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ مفت جان جاتی رہے گی اور اس عرصے مین آوازہاے تفنگ بکثرت لین کی جانب سے سمع مین آئی اور کپتان صاحب نے خیال کیا کہ اسوقت مین لین مین جانا بیفائدہ بلکہ بیوقوفی ہے تو واپس بنگلے کو آے ہم نے نزدیکی برجہ تمام تر سامان محافظت میم صاحبان اور بچگان کا کیا چونکہ میری گاڑی دوہری نشست کی تہی اور گہوڑے بہی بہت مضبوط تہے بعنایت ایزدی مین باعث حفاظت میم برلٹن صاحب اور میم ہرسن صاحب جن دونو کی گود مین بچے تہے ہوا اور ہم نے دونو میم صاحبونکو گاڑی مذکور مین جا دی ان دونو میم صاحبونکے خاوند جو رسالہ دوم مین بہرتی تہے یہان موجود نہ تہے جس عرصے مین سائیس نے گہوڑے جوتے اوس عرصے مین دیگر ملازمین نے کچہ کمبل اور بستر بہی ہماری گاڑی مین ڈال دیے اور یہی اسباب ہمارا بچا باقی سب غارت ہوا میم ہاے باقیماندہ بہی ایک گاڑی مین سوار ہو کر بہاگین مگر میم صاحب کا

حال تحقیق معلوم نہین ہوا کیونکہ ڈاکٹر جمیس صاحب جنہون نے سپری عوض حیدرہ کا کام بہی کیا تہا ہواخوری کو سوار ہو کر نکلے تہے اور میم صاحب بہی اونکے ساتہ سوار ہوئین تہین بنگلے سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب کو تو کسی سپاہی نے بندوق مار کر مار ڈالا تہا اور میم صاحب کا گہوڑا آواز تفنگ سے چونک کر بہاگا تہا اور میم صاحب اوس پر سے گر پڑین تہین اور جہان وہ گرین تہین وہان سے کچہ آواز زخم بہی آتی تہی کہ کوئی اوٹہاوے مگر اسوقت مین اونکی مدد کو جانا بعید از عقل تہا بلکہ بعید از قیاس اس سے ظن غالب ہے کہ یہ میم صاحب بہی قتل ہوئی ہونگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہین ہوئی منجملہ ذکر افسران عیسائی جو غیر متعہد مقام اوگر مین تہے اونمین سے دو صاحبون نے جو متعلق پنجم رجمنٹ کے تہے اور ایک جو توپخانہ مہدپور مین تہے خبر معلوم نہین اور نہ اونکے عیال و اطفال کا کچہ حال معلوم ہوتا ہے مگر جیسا ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تہے اگر ویسا ہی اعتبار اونہون نے بہی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل کو پونہچین ہونگے

بیچ عرصہ بارہ منٹ یعنی بارہ لحظے کے شروع فساد سے یہ جزوی گروہ مفرورین بجانب جنگل روان ہوکر اور کسیکے پاس سوائے پارچہ جو جسم پر تہے اور کچہ نہ تہا بلکہ بعضے اونمین سے کے پوشاک شبینہ مین تہے کیونکہ خبر مفسدہ سنتے ہی اپنے بستروں سے اوٹہکر اوسیطرح روانہ ہوگئے تہے بعضے برہنہ پا و برہنہ تا بزانو تہے اور کسیکو یہ نہ معلوم ہوتا تہا کہ کدہر جاتے ہین اور کہان جاوین کسیکے ساتہ خدمتگار نہ تہا اور نہ کوئی شئے خوردنی ہمراہ تہی اور چلتے ہوے عقب کو جو نظر کرتے تہے تو جن مکانون مین اونکا تمام مال و اسباب تہا اونمین سوائے شعلہ تیز کے اور کچہ نظر نہ پڑتا تہا اسطرح روان تہے اور موضع راتز سے گذر کر شہر مندودامین جو بفاصلہ چار میل کے مقام سارنگپور سے واقع ہے وارد ہوے اور اس شہر مندودامین ہمنے باقیماندہ شب گذرانی یہان ہمارے ساتہ دو صاحب معہ اپنے عیال و اطفال کے ملے یہ دونو صاحب سر راہ راستے کے تہے اور بباعث فساد و مجبوری اپنے علاقے کے راستے کو جو درمیان اندور اور باجور کے واقع تہا چہوڑکر فراری ہوے تہے اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۃ الذیل تہے کپتان کارٹر صاحب کمانیر پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اوگر کپتان میک ڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور میجر میکفرسن صاحب کمانیر سوم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام سکیسر لکی کپتان رائل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور ڈاکٹر سلیفنٹ صاحب متعلقہ رجمنٹ مذکور کپتان لیمارشند متعلقہ سوم توپخانہ میم برلٹن صاحبہ معہ بچہ میم ہرسن صاحب معہ تین بچہ میم ہمین صاحبہ معہ مس یعنی دختر ہمین صاحب واٹ صاحب اور اگفیلڈ صاحب بولائتی سر راہ تان راستہ معہ عیال و اطفال اور راقم وسط راہ مابین مقامات اوگر او مندودامین ہمکو دو سوار ملے ایک اونمین سے منشی رام راو تہا اور دوسرا اونکار سنگہ چپراسی اور بعد از قیل و قال بسیار ہمکو دریافت ہوا کہ یہ دونو بطور جاسوس ملازم میجر رچرڈ صاحب رزیڈنٹ بہوپال کے تہے ان دونو نے ہم سے کہا کہ علاقہ بیگم بہوپال مین جانا مناسب ہے اور اقرار کیا کہ کچہ سپاہی ہمراہی کو دینگے جو ہمکو تا بمقام سیہور پونہچا دینگے اسی مقام مندودامین ہمکو کچہ مزا اوس بدبختی اور بدنصیبی کا ملا جو بعد ازین ہمارے گروہ کیواسطے مقسوم تہا یعنی ہر ایک باشندہ اس مقام کا ہمسے بدزبانی اور بدوضعی سے پیش آتا تہا اور جسقدر زہر خندہ کرکے ہم لوگ اونکے کلام سہتے تہے اوسیقدر

وہ گفتگو درباب غیبت و نابود ہونے عملداری سرکار انگریزی بانداز طعن و تشنیع زیادہ بیان کرتے تھے کوئی مکان واسطے شب گزاری کے نہین ملتا تھا اور قدرے شیر و نان جو گرسنہ بچونکی رفع ہونے کے واسطے درکار تھے بصد دقت و خواری نصیب ہوئی اس مقام مندرودا سے ہم بجانب مقام سراوٗ دو براہ سارنگپور روانہ ہوے یہ مقام قریب تین میل کے فاصلے پر واقع تھا مگر راستے مین دو بڑے ہاج تھے ایک تو دریاے کالا سندھ اور دوسری سڑک کلان

ہم سے قریب چار میل سارنگپور باقی رہ گیا تھا یہان ہمنے سنا کہ مقام مذکور پر غارتگر قابض ہو گیے ہین اور ایک رجمنٹ رسالہ معہ چند افسرونکے مقام مذکور مین مقیم ہے بلکہ ہر ایک قدم راستے کا غارتگرونکے قبضے مین ہے اور اگر یہانسے روانہ ہوے تو اونکے ہاتھ سے سلامت جانا ناممکن ہے یہ سنکر اب ضرور ہوا کہ مقام مذکور مین نہ جانا چاہیے بلکہ اس راستے کو بھی چھوڑ دینا بہتر ہے یہان سے چلکر ہم نے رستہ کلان تو چھوڑ دیا اور راہ غیر آباد اختیار کیا اور ایک گھنٹے مین قریب ایک میل کے راستہ طے کرتے ہوے بجانب راجہ سراوٗ و جو دوست سرکار تھا روان ہوے اور قریب پانچ میل راہ طے کی تھی کہ چند دہاتی ہمارے پاس آئے اور بیان طراز ہوے کہ چند میل پیشتر صدہا سوار و پیادہ ہمارے منتظر مقیم تھے ایسی خبر سنکر جو شخص ہماری سی مصیبت مین ہوگا اوسکا دل کب قوی رہتا ہے اور ہمین فکر کچھ اپنے واسطے نہ تھی اسواسطے کہ ہمارے پاس ہتھیار تھے اور ہم جانتے تھے کہ ہم تو لڑتے بھڑتے اپنا راستہ نکال ہی لینگے مگر ہمکو فکر میم لوگونکا اور بچونکا از حد تھا کیونکہ اونکی حفاظت ہمارے ذمے تھی اس عرصے مین ہزارہا دہاتی وہان آکر جمع ہو گیے اور ہر ایک کی صورت سے اندیشہ و خوف معلوم ہوتا تھا

بتوسط رام راو مذکور کے ہمنے چاہا کہ کچھ روپیہ دیکر کوئی صورت گزارے کی شہر مذکور مین پیدا ہو اور رام راوٗ نے کہا کہ سردار شہر یہ بات کر سکتا ہے اور فیما بین یہ شرائط قرار پائین مگر تاہم سردار مذکور کو کچھ تامل آگے چلنے مین تھا اس سبب سے ہمکو بھی کچھ شبہ درباب فریب کے پیدا ہوا اور اسی نظر سے رام راو مذکور نے سردار مذکور کو عہد لیجاکر عہد و پیمان کیے اسپر بھی ہمکو اعتبار نہ آیا اور رام راو کے بشرے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ بھی مطمئن نہ تھا بلکہ اوسنے صاف ہمکو کہدیا کہ ان لوگون سے کچھ توقع نہین ہے انبوہ شہریونکا ہر آن زیادہ ہوتا جاتا تھا اور تھوڑی دیر پیچھے ہی سردار شہر ہمارے پاس سے چلا گیا اور منشی رام راو بھی علحدہ ہوا انبوہ مذکور ہمارے قریب آتا جاتا تھا ہم سب ایک میدان مین یکجا جمع تھے اور ہر لحظہ خیال حملہ انبوہ مذکور کا دلمین آتا تھا

اب ہمکو یہ ثابت ہوا کہ یہ موضع جسمین ہم تھے قوم لودھی کا تھا اور یہ قوم ہم سے منحرف تھی اور جو لوگ ہم مین سے اس قوم کی عادت سے واقف تھے وہ نہایت خوف دلمین رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سب بڑے اندیشے مین تھے اس عرصے مین شب قریب آتی جاتی تھی اور اس مقام مین شب باش ہونا گویا معرض تلف مین اپنے تئین ڈالنا ہے کیونکہ اسمین کچھ شک نہ تھا کہ تاریکی شب مین ہزارہا دہاتی جو گرد ہمارے تھے وہ ضرور حملہ آور ہوتے اس خیال سے اب یہ ہمنے قرار دیا کہ یہانسے چلنا بہتر ہے اور خدا کو یاد کرکے اور اوسکی حفاظت کو مدد اپنا سمجھ کر سب جمع ہوکر اور خوب سب طرح مضبوطی کرکے یعنی عقب مین زیادہ آدمی اور آگے کم رکھکر ہم اوسی موضع کی طرف روانہ ہوے جسمین اندیشہ

حملے کا تہا جب ہم نزدیک موضع کے پونہچے اور ہمنے دیکہا کہ ہمارے تعاقب مین کوئی شخص قوم لوندہا سے نہین آیا تو ہمنے آگے زیادہ آدمی رکہکر داخل موضع ہوے ہم نے یہ قرار دیا تہا کہ خاموشی سے طے کرنے موضع مذکور کے بہت مناسب ہے تاکہ کسیکو معلوم نہو کہ کون جاتا ہے مگر بباعث شور و غل سگ دہاتی و روشنی مکانات دیہ اور آواز سم اسپہاے سواری خفیہ روی ممکن نہ تہی ہم چوکی دیہ سے بہی گذر گیے اور کوئی آدمی سواے ایک شخص کے جو ہمکو دیکہکر اندر مکان کے چلا گیا تہا اور اوسکے جانے سے ہمکو گمان تہا کہ وہ صرف نشاندہی کے واسطے گیا ہوگا اور پہر جلدی آجاویگا اور کوئی نظر نہ پڑا اور تمام راستا بغیر جنگ و قتل کے طے ہوا جب ہم باہر دیہ مذکور کے پونہچے تو کچہ اطمینان ہوا اور ہم سب آپسمین مبارکباد دی بخیریت طے ہونے اس موضع کی کرنیکو تہے کہ ہم مین سے ایک صاحب سے ایسی حرکت سرزد ہوئی کہ جس سے سب کو اندیشہ تباہی پیدا ہوا یعنی بندوق جو اوسکے ہاتہ مین تہی یکایک سر ہوگیی

تباریخ ۶ – قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لاراد مین پونہچے اور قریب ایک گہنٹہ ہم یہان روکے گیے اور اسقدر عرصہ ہر ایک مقام پر ہنگام ورود ہونے کے ہمکو توقف ہوا کرتا تہا اور بعد از ایک گہنٹے کے ہمکو اجازت ہوئی کہ گڈہی کہنہ مین جسمین راجہ رہتا تہا جاو گڈہی مذکور کے اندر اور باہر کچہ عجب حال بے سر و سامانی کا نظر آتا تہا کہ ہمکو وہان رہنے سے کوئی توقع آرام کی معلوم نہین ہوتی تہی جو مکان ہمارے رہنے کیواسطے تجویز ہوا تہا وہ لایق بود و باش نہ تہا اسواسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اوس مکان کے باہر کے دیوار کے سایے مین رہنا بہتر ہے اور یہ سمجہکر ہم وہان جاتے تہے کہ کچہ آرام لین اس عرصے مین ایک شخص نے برج گڈہی پر سے پکارا سوار سوار یہ سنکر ہم سب اندر مکان کے بہاگ گیے اور گو اس اندیشے کی کچہ اصل نہ تہی تاہم اسکے انجام کا خیال سبکو رہا کیونکہ یہ حرکت خالی از سبب تہی تہوڑے گندہ دانہ اشیہ ہمارے کہانیکو آے اور ہم اس خیال مین تہے کہ ہمارے گہوڑونکے واسطے کچہ گہاس وغیرہ بہی آتی ہوگی اس عرصے مین ہمکو خبر پونہچی کہ راجہ صاحب بخیال نام آوری یہ کے دو روپیہ یومیہ ہم لوگونکے مصارف کیواسطے خرچ کیا جاتے ہین عرصہ قلیل چند گہنٹہ تک تو راجہ صاحب اور اونکے ملازم ہم سے ملتے رہے اور بخاطر داری پیش آتے رہے مگر چند گہنٹے کے بعد سب کے اوضاع و اطوار مین فرق آگیا اور کوئی چیز جو ہمکو درکار تہی ہمکو نہ ملی قبل ازین ہمکو سب طرح کی توقع راجہ لاراوڈ سے تہی مگر جب اوس سے امر خلاف چشمداشت عمل مین آیا یہان تک کہ راہبر یعنی اگوا بہی اوسنے ہمکو نہ منگوا دیا تو جو نا امیدی ہمکو ہوئی اوسکا بیان ممکن نہین صرف تصور پر منحصر ہے زیادہ تر نا امیدی ہمکو اس سے ہوئی کہ منشی رام راو اور اونکار سنگہ چپراسی نے بہی ہمارے ساتہ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم حسب الحکم راجہ صاحب یہان سے آگے نہ جاوینگے

ایسی حالت مین اور ایسے موقع پر اس مقام مین ٹہرنا بعید از عقل و دانائی تہا اسواسطے فوراً طیاری روانگی عمل مین آئی اب وقت قریب چار بجے سہ پہر کا تہا ہم نے سفر بہی بہت کیا تہا اور ہمارے پاس کوئی شے خوردنی بہی موجود نہ تہی اور گریہ زاری بچہ ہاے گرسنہ جگر کو خون خون اور دل کو پارہ پارہ کرتی تہی جب ہم طیار ہوے تو مسلح آدمی بکثرت گرد دیوار قلعہ کے جس جانب ہمارا راستہ تہا جمع ہوے یہ حال دیکہکر ہماری روانگی بظاہر متعذر معلوم ہوتی تہی مگر ہم نے کچہ خیال نکیا

اور یہانسے روانہ ہوئے اور یہی خیال بہت صاحبون کے دلمین تہا کہ ہم اون دیہونمین جو گرد دیوار کے جمع ہین مرنے جاتے ہین مگر ہمکو نہایت تعجب ہوا کہ جب ہم اونکی بار سے نکلے تو کسینے نہ تو بندوق سرکی اور نہ کچہ زبان سے کہا جب ہم نے عبور دریا کیا اور غار وغیرہ طے کرنے لگے جہان معلوم ہوتا تہا کہ قبل اسکے سوار مقیم تہے ایک شور برپا ہوا اور آدمی بکثرت پہاڑی کے اوپر جو ہمارے سامنے تہے گئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ بہ نیت اوسکے قبضہ کرنیکے گئے تہے ہم جب عبور نالہ کر رہے تہے ایک آدمی ہمکو ملا اور اوسنے اقرار کیا کہ وہ ہمکو رستہ بتلا دیگا اس سے ہمکو نہایت تقویت ہوئی اور اکثر ہم مین سے جنگلونمین جاتے تہے کہ سوارونکا مقابلہ کرین ہم اپنی راہ چلتے تہے اور کوئی مزاحم نہ تہا ہرچند ہمکو یہ یقین تہا کہ ہر قدم پر مرگ موجود تہی مگر کوئی امر ایسا واقع نہوا اور سوائے عنایت الہی وافضال خدا اور کون ایسے وقت مین محافظ اور نگہبان ہمارا تہا اور کون ہمکو بچا سکتا تہا

قلیل راہ اور ہمنے طی کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتہ تہی اولٹ گئی اور اندیشہ ایذا رسی سواران کا اس گاڑی مذکور پیدا ہوا ہرچند یہ جگہ مقام لاراوڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تہا مگر ساکنین دیہ جو اس مقام کے قریب واقع تہے بہت خاطرداری سے پیش آئے اور ہر طرح کی مدد اونہون نے ہماری کی حتی کہ پٹیل دیہ مذکور نے خود بلا اجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتہ تا عبور دریائے کالا سندہ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے قول کا ٹہیک سچا تہا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہمنے بہی اوسکی خاطرداری اور تواضع جسقدر لازم تہی کی اسوقت تک ہمارے دلمین راہنمائے سابق الذکر کیطرف سے بہت شبہ باقی تہا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار اوسپر ہونے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی یہ ہے کہ ہمنے اوسکو کچہ روپیہ پیشگی بابت اجرت اوسکی رہبری کے دیدیا تا ہم اوسکی نگہبانی ضرور متصور ہوئی اور ہم مین سے فی کس اپنی اپنی نوبت سے اوسکی نگہبانی مین مشغول رہا کرتے تہے قریب نصف شب کے رستہ گم ہوگیا اور کئی گہنٹے تک ہمارے سوا انکے جانور کہیتونمین پہرتے رہے آخرکار ایک موضع مین وارد ہوئے اور دریافت کرنا راہ مقام انجود مناسب متصور ہوا مگر ہنوز ہم دریافت نکرنے پائے تہے کہ لوگون نے ہم پر بنادیق سرکین اور ہم یہانسے بہی ناچاری بہاگے مگر یہ معلوم نہ تہا کہ ہم راہ راست پر ہین یا کسی غلط راستے پر جاتے ہین اور نہ یہ معلوم تہا کہ ہم کہان جاتے ہین

چند کوس آگے جاکر ہم ایک چمارون کے گانونمین پہونچے اور یہان ہمکو معلوم ہوا کہ ہم کہان ہین اور اب کدہر جانا چاہیے اور یہان ہمکو ایک آدمی بہی ملا جسنے رستہ مقام انجود کا نشان دیا اور اوسکی نشاندہی پر چلے اور قریب صبح کے بتاریخ واماندہ وگرسنہ مقام مذکور مین وارد ہوئے یہ مقام شروع علاقہ بیگم بہوپال پر واقع ہے اور یہان پہونچکر ہمنے شکر ادا کیا اور سمجہا کہ اب ہم مقام امن و آسایش مین پہونچے کیونکہ بیگم بہوپال اب تک خیرخواہ وشریک سرکار تہی قریب [illegible] باہر مقام مذکور کے ہمنے ایک درخت املی کے نیچے قیام کیا اور [illegible] ہمارے پاس آیا اور اوسنے احوال خیریت اشتمال مقام سہور کا بیان کیا یہ سنکر ہمکو نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تہا کہ ہم مقام سہور جاوین اور اوس کے ذریعے سے ہمکو کچہ دودہ میسر آیا اور اوس سے ہمنے اپنی گرسنگی جس سے وہ قریب المرگ ہو رہے تہے قدرے کم کی

کماشدار مذکور نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری چٹھی وہ صاحب رزیڈنٹ سہور کے پاس بھجوا دیگا سواے اسکے اوسنے ہم سے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہے وہان چلکر آرام کرو مگر وہان جاکر جو ہمنے دیکھا تو مکان نہایت غلیظ تھا اس سے ہم وہان نگیے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کماشدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہان آجاویگی

تھوڑا عرصہ ہمکو یہان پونہچے ہوا تھا کہ طوفان بارش وباد شروع ہوا اور ناچار ہوکر ہم شہر مین چلے گیے کیونکہ بس لحظہ بعد شروع ہونے بارش کے تمام اوس جگہ پر پانی پھیل گیا اور کہین کسی چیز کے رکھنے کا ٹھکانا نرہا ایک نالہ اسکے مین مابین ہمارے مقام قیام اور انجود کے واقع تھا اور اب بارش کے سبب سے اوسمین طغیانی بھی بہت ہوگیی تھی یہان جو تکالیف ہم پر گذرین اوسکا بیان جسقدر مبالغے سے کیا جاوے تھوڑا ہے ہم سب ناچاری اوس نالے مین گیے اور زور وشور پانیکا ایسا تھا کہ وہان ٹھہرنا مشکل تھا مگر چونکہ کنارے پر بھی قیام بباعث بارش وباد کے نہایت تکلیف دہ تھا اسواسطے ہم نے خطرہ جان کو اوسپر ترجیح دی اور عبور کرنے مین کوشش کی کوئی تو بچے انکو دوش پر اوٹھاے ہوے تا بگلو پانی مین تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب بہا اسپر بارش اور باد کا طوفان اور طوفان بپا کر رہا تھا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف وبدنصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۲ زن ومرد باہم تھے اور سب تا بجسم تر تھے اور گرسنہ وسرمازدہ ٹھی پر برآمدہ دوکان بقال مین جو قریب ۴۴ فٹ طول مین اور ۸ فٹ عرض مین تھا سب یکجا گل ولاے مین بیٹھے تھے یہان ایک انگشت برابر جگہ بھی خشک نتھی ناچار کچھ کفل ہم پونہچاے اور تھوڑی گھاس بچھاکر اوسپر کنبل ڈالکر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہو اب ہم جان سے تنگ ہوگیے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے اسواسطے جانا کہ اگر کچھ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف بڑی وگرسنگی وسردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب وہان دراز ہوے

تمام شب باد وباران کا گذر برامدے مین بھی ہوتا رہا اور گریہ وزاری بچہ ہاے گرسنہ کی اور شور وغل گھوڑونکے جو چھوٹ کر آپسمین لڑتے تھے ہر گز ایک لحظہ بھی سونے ندیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گھوڑونکے پاس کھڑے رہے کہ وہ چھوٹ نہ جاوین اور کہیں چھوٹے ہوونکے پکڑنے مین رہے تاریخ ۸ - بھی بارش جاری رہی مگر اس روز ہمکو کچھ چپاتیان اور دودھ ملا وقت شام پھر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھین اور شب بھی ویسی ہی تکالیف مین گذر گیی

تاریخ ۹ - کچھ مطلع آسمان صاف ہوا مگر ندی نیود جسکو عبور کرنا تھا نہایت طغیانی پر تھی یہ روز بھی ہمنے بامید رسید جواب چٹھی سہور بسر کیا مگر کوئی چٹھی نہ آئی ناچار بوقت نواخت سات گھنٹہ شام بغم وافسوس تمام یہانسے روانہ ہوے اس مقام کے عامل نے جو ایک روز پیشتر نہایت شرافت وخاطر داری سے پیش آیا تھا اب بالکل انحراف قبول کیا حتی کہ اوسنے قلی تک ہم کو نہ دیا اور نہ کوئی راہبر یا چپکیدار دیا ناچار بلا رہبر کے ہمکو ندی مذکورہ عبور کرنی پڑی اس امر کو ہمنے اپنے نزدیک نہایت زبون اور بدین تصور کیا مگر تاہم سواے اسکے اور کچھ چارہ نہ تھا کہ بے رہبری وحفاظت

حافظ حقیقی ہے بشیتر قائم رہن ہو ن اور دل مین یہ خیال تہا کہ کوئی نہ کوئی ضرور مقام سہور سے آکر ہم سے راستے مین ملے گا

جب ہم اس مقام آنجود سے روانہ ہونیکو تہے تو ہم نے سنا تہا کہ مفسدین مئو واندور اس جانب چلے آتے ہین بلکہ یہان تک خبر تہی کہ دو منزل تک پہونچ گیے ہین یہ سنکر اول ہی ہر چند ہمارا حال خراب تہا اب زیادہ نازک وقت گذرا لیکن بصد دقت و خرابی دو گہنٹے مین ہمنے عبور دریا کیا اور وہانسے آگے بڑہے مگر سیاہ مٹی یہان کی ایسی چکنی تہی کہ بمشکل ہم نے شام تک چار کوس طے کیے اور رات جنگل مین بسر کی

تباریخ [illegible] بعد فراغت ۵ بجے صبح کے ہم یہانسے روانہ ہوے اور مقام جمنیر گئے جو علاقہ بیگم صاحب مین واقع تہا اور کپتان [illegible] صاحب اور راقم آگے سب کے گیے کہ جا کر تحقیق حال سہور کا دریافت کرین [illegible] ہم شہر مذکور مین پہونچے اور بازار مین گہوڑون پر سے اوترے کہ ہمکو ایک ہاتہی اور ایک چپراسی نظر پڑا اوسکو دیکہکر ہم نہایت خوش ہوے اور چپراسی مذکور نے ہمکو ایک چٹھی بہی دی اوسمین میجر رکٹ صاحب نے لکہا تہا کہ مقام سہور [illegible] ہوشنگ آباد کو روانہ ہوتا اور ہوشنگ آباد مین جو جمنیر سے چہہ منزل آگے تہا سب طرح کی آسایش اور [illegible] اس پریشانی و حیرانی مین گویا باعث حیات و خوشی خاطر ہوئی سواے اسکے میجر صاحب نے ہمارے واسطے اقسام اقسام کا اکل و شرب بہی روانہ کیا تہا اور ملبوسات جو [illegible] بہی سب قسم کے بہیجے تہے کہانے مین تو ترکاری گوشت چانے شکر وغیرہ اور پینے کو بیئر شراب و برانڈی اور برانڈی واسطے رفع ماندگی و کسل کے بہیجی تہی اور ملبوسات مین گرم کپڑے اور سفید [illegible] بچونکے واسطے ارسال کیے تہے فی الحقیقت یہ سب چیزین اس افراط سے اور اسقدر اقسام کی بہیجی تہین کہ اس سے صاف ظاہر تہا کہ میجر صاحب موصوف کو کسقدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہین جو وہ خوشی بیان کرین جو ہمکو بوقت اوٹہانے سرپوش خوانون کے اور دیکہنے اسقدر اجناس نفیسہ کے حاصل ہوئی تہی

مگر چونکہ ممانعت روانگی مقام سہور سے ہمکو کمال تعجب تہا اسواسطے ہمنے اوس چپراسی سے حال مفصل دریافت کیا یہ چپراسی ایک مسلمان تہا مگر نہایت فہمیدہ اور ہوشیار اسنے سب حال مفصل ہم سے کہا کہ حسب صلاح و درخواست سکندر بیگم والی بہوپال سب صاحب لوگ ہوشنگ آباد کو چلے گیے ہین اور میجر صاحب بہی بروقت روانگی چپراسی مذکور روانہ ہونیکو طیار تہے اور بیگم صاحبہ نے یہ بہی اقرار مثل اشتہار حفاظت ملک و نیک رویگی سپاہ کنٹنجنٹ اوسکے ذمے ہے چپراسی مذکور نے یہ بہی بیان کیا کہ بیگم کے پاس ایک اشتہار شاہ دہلی کا اس مضمون سے آیا ہے کہ بقاعدہ مسلمانان با ایمان جہنڈہ محمدی کہڑا کرے اور سب فرنگیونکو بیخ و بن سے نیست و نابود کرے لیکن بیگم صاحبہ کے بروقت اطلاع کرنے افسران کنٹنجنٹ سے اور اون کے بسلامت روانہ ہونے سے ظاہر ہے کہ اوسکی شرکت سات مفسدین کے براے نام ہے

اپنی سواریان ہم نے یہان ہی چہوڑ دین اور اوسی شب روانہ بسمت مقام املاہ ہوے اور تین کوس کا جنگل کہانا

تاکہ مقام سر اشعیا سے بچی ہوی چلین کیونکہ یہ شہر برلب دریاے پارتبی علاقہ سیندہیہ مین تہا اور اس مقام مین سوار و پیادہ مفسدین بکثرت موجود تہے اب ہمارا ارادہ یہ تہا کہ مقام موریا مین کچہ بکث کرین اور آرام لین مگر جب ہمنے یہ سنا کہ یہ مقام قریب دو میل کے فاصلے پہ سہورسے سے ہے ہم نے اوسکو بہی پل پر چہوڑ دیا اور آگے روانہ ہوکر مقام سوملا مین جو ایک چہوٹا سا گانو تہا قریب چار گہنٹے کے آرام لیا مگر چونکہ یہان رسد وغیرہ بہم نہ پہونچ سکی اسواسطے یہان سے بہی روانہ ہوکر مقام ایجاور کو جو بڑا شہر پانچ کوس کے فاصلے پہ واقع تہا چلے اور اس شہر مین قریب نواخت ۸ گہنٹہ شب تاریخ ۱۱ء وارد ہوے

ایجاور ایک شہر ہے اور اوسکے گرد فصیل تعمیر کی ہوئی ہے اور جب ہم اس شہر مین پونہچے تو دروازہ شہر بند تہے مگر کچہ عرصے کے بعد ہمارے واسطے دروازہ کہل گیا اور ہم شہر مین داخل ہوے اور حاکم شہر مذکور بنام جان ڈی سلوا جو بنام جانصاحب مشہور تہا ہمکو اپنے مکانمین لے گیا اور خبرگیری خورونوش ہماری اور ہماری سواریونکی بخوبی کی اور سب طرح باادب و تعظیم تمام پیش آیا اوسکی خاطرداری کی ہمنے نہایت قدر کی کیونکہ تمام اس سفر مین سواے الفاظ زشت و زبون سماعت مین نہین آے تہے اور سب یہ کہتے تہے کہ ان نالایق فرنگیونکا اب راج جاتا رہا ایسی مصیبت کے بعد جو یہ راحت نصیب ہوئی تہی تو اسکی بڑی قدر تہی اور ہر ایک صاحب بدعاے خیر کا مدار و حاکم ایجاور کو یاد رکہیگا یہ جان ڈی سلوا یا جانصاحب جس نام سے وہ یہان مشہور تہا از ملک پرتگال تہا مذہب عیسائی اوسنے اختیار کیا تہا اور لباس مسلمانی پہنا کرتا تہا از بس بے تکلف تہا اور ماہیت ادویہ سے بہی کچہ واقفیت رکہتا تہا اس سبب سے اوسکو ساکنین ہمہ دان جانتے تہے اور اوسکا نہایت پاس اور لحاظ کرتے تہے اوسنے ہمکو اپنا صندوق ادویہ دکہایا اور اوسکے پاس اکثر ادویہ انگریزی و ہندوستانی موجود تہے اور انکے باعث ہزارہا آدمیونکی علاج بہی وہ کرتا تہا

ایک ممبر فرانسیس پیرون والی بہی یہان رہتے ہین یہ لوگ فرانس سے ہنگام سرکشی فرانس چلے آے تہے انمین سے اکثر تو ملازم سرکار انگلشیہ ہو گیے تہے اور اب پنشن پاتے ہین اور ہر ایک نے نام اپنا مسلمانی رکہ لیا ہے ایک خواہ آدمی نکولس ریلی نامے نہایت ہوشیار ہمارے پاس آیا یہ اپنے تئین ساکن ایرلنڈ بتلاتا ہے اور ایرلنڈ ایک جزیرہ متعلق انگلستان کے ہے بلکہ یہ اور جزیرہ انگلنڈ دونو ملکر بنام جزائر انگلستان مشہور ہین یہ بہی لباس ہندوستانی پہنتا ہے اور زبان انگریزی خوب بولتا ہے اسکے سبب سے ہمکو بہت حال اس ملک کا معلوم ہوا اسکی پیدایش کا مقام کانپور ہے اور یہ ملازم بیگم دولہن صاحبہ کا ہے جسکی جاگیر مین شہر ایجاور شامل ہے اس بیگم کا اصلی نام لیزتہیہ ہے اور یہ بہی عیسائی تہی مگر حکیم شہزاد مثل کے ساتہ اوسکی شادی ہو گیی تہی اب یہ دونو یعنی بیگم صاحبہ معہ اپنے شوہر کے حسب الطلب سکندر بیگم بہوپال گیی ہین یہان موجود نہین

اس مقام مین ہمنے مفصل حال مفسدہ اندور کا سنا اور جو قتل وہان ہوا تہا وہ بہی مشروحاً دریافت ہوا اس مفسدے کا حال قبل ازین مشہور ہوگیا ہے حاجت تحریر کی نہین بوقت سہ پہر یہان ہماری ملاقات

کمال الدین کا مدار مقامات لارکوی اور پیلی تو دے سے ہوئی اوسنے بہت خاطرداری کی اور کہا کہ اوسکے علاقے مین ہمکو سب طرح سے امنیت حاصل ہوگی اور خاص لارکو سے مین جہان ہمکو دوسرے روز جانا تھا سب طرح کی آسائش اور خاطرداری ہوگی بروز دوم تاریخ ۱۳ ۔ کو ہم مقام لار سے پونہچے یہ منزل بہت بڑی تھی اور راستے مین تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کہیں میل تک اس منزل مین بڑے گہن کا جنگل طے کرنا پڑا یہان پونہچکر ہمکو ازحد استعجاب ہوا جب ہمنے دیکھا کہ کوئی خبر بھی نہین لیتا گو کمال الدین اسقدر اطمینان کرا آیا تھا بہرحال ہمنے یہ تصور کیا کہ اب خطرہ جان نہین ہے اور اس خیال سے ہم ایک بقال کے مکان کے برآمدے مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص کندن سنگہ نامے آیا اور بچشم خشمگین اور آواز مہیب بولا کہ مین جاسوس ملازم مہاراجہ ہولکر اور سیندہیہ ہون اور مجھے حکم ہے کہ کوئی فرنگی اس ضلع مین سے زندہ نہ چلا جاوے یہ کہکر خوب دہمکایا اور کہنے لگا کہ وہ پہاڑ جو سامنے نمودار ہے اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اس مقام سے واقع ہے وہان پانچ سو سوار مفسد موجود ہین اور میرے زیر حکم ہین مگر چونکہ میرا اخلاص صاحب لوگون سے ہے اسواسطے تمہاری زندگی کی کچھ فکر کرونگا اور ادہر ادہر کی باتین کر کے بلطائف الحیل بیان کیا کہ کرنیل دیورنڈ صاحب رزیڈنٹ اندور تین روز ہوے کہ اسطرف سے گیے ہین اور اونہون نے ہماری خدمتگاری کی عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کئی بندوقین اور تلوارین ہمکو دین

یہ سب اوسکی باتین سنکر ہمکو ازحد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور ضیق ہوے کہ کمال الدین نے کیا اقرار کیا تھا اور یہان کیا وقوع مین آتا ہے القصہ ہم نے یہ ارادہ مصمم کیا کہ شب یہان بسر کر کے صبح آگے کو روانہ ہو خیر جو کچھ ہوگا سو سمجھ لینگے آخرکار ہم سب بشب تاریخ ۱۴ ۔ روانہ ہوے دلونمین فکر و تردد تھا اور خیال ہراس و ناامیدی ہماری دانست مین ہماری زندگی کندن سنگہ مذکور کے ہاتہ مین تھی اور اوسکی حفاظت کا ذریعہ یعنی روپیہ ہمارے پاس موجود نہ تھا اور چونکہ روپیہ بھی نہ تھا اور اوسکا قول ہم سن ہی چکے تھے پس اس حالت مین ہتھیار بھی جیسے وہ کہہ گیا تھا اوسکو دینے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تھے مجھے اب افسوس اس امر کا آیا کہ وہ حرامزادہ جو چند ساعت تنہا ہمارے پاس آکے ہم کلام ہوا تھا اور اسقدر کلمات بیہودہ اوسنے کہے تھے اوسی وقت مین ہم نے اوسکو کیون نہ مار ڈالا کہ اب خوف اوسکی جانستانی کا باقی نہ رہتا اور اوسوقت اوسکا قتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا مگر اب کیا ہوسکتا تھا ہم آگے کو قدم زن تھے اور ہمنے دیکھا کہ کندن سنگہ مذکور اپنے سوارونکی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہمکو دریافت ہوا کہ یہ کندن سنگہ برادر سوم دلیپ سنگہ و نرپت سنگہ جاگیرداران ضلع ہذا کا ہے اور اون سبکی یہ صلاح قرار پائی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب چھین لین اس حال کے سننے سے کچھ فکر ہماری کم ہوئی اور افضال الٰہی پر نظر کر کے جسنے اب تک ایسی ایسی آفات سے محفوظ رکھا تھا پیشتر بجانب موضع گوراریا قدم زن ہوے

قریب آٹھ بجے شب کے ہم مقام گوراریا وارد ہوے اور دیکھا کہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہے

باشندے وہان کے بہاگ گیے ہین ایک بنیا وہان موجود تہا اور باقی سب معلوم ہوا کہ رسد وغیرہ لیکر سواران ہولکر مین گیے ہین اور یہ سوار اوس گہاٹ پر موجود ہین جس گہاٹ سے ہم عبور کرکے بمقام ہوشنگ آباد پونہچنے جو باشندے وہان موجود تہے وہ سب بتعظیم وتکریم پیش آے اور اونکے اوضاع واطوار سے معلوم نہین ہوتا تہا کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ اونکو اوس سے کیا فائدہ تہا اسی نظر سے ہمنے خبر مذکور کو غلط نہ سمجہا اور ہر ایک سے مستفسر رہے غرض کہ جس سے سنا کچہ نہ کچہ اختلاف خبر مذکور ہین پایا گیا اس سبب سے ہمکو چندان اعتبار اوسکا نہا اور بتاریخ ١٥ ۔ وقت صبح ہم یہانسے روانہ ہوکر قریب نواخت دو گہنٹہ بعد دوپہر کے بیمزاحمت وارد بودہائی گہات ہوے اور راستے مین کسیطرحکا اندیشہ نہوا یہان سے ہمکو وہ زمین نظر پڑی جسمین امید زیست کی تہی اور جسکے واسطے اسقدر کوشش وتردد ہم کرتے آتے تہے ہماری شکرگذاری اوس رحیم وکریم کی از حد وقیاس تہی جسنے ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی تکالیف اور شدائد مین کی کہ جسمین ہر روز موت کا سامنا تہا اور ہر لحظہ احوال دگرگون ہوتا تہا اور جسنے ایسی راہ ہاے سخت ودشوار گذار مین ہماری رہبری کرکے ہمکو مقام محفوظ ومنزل مقصود کو پونہچایا تہا

القصہ بوقت نواخت تین گہنٹے بعد دوپہر کے ہمنے عبور دریاے نربدا کیا اور اوس کنارے پر میجر گارد صاحب نے جو سہور سے آگیے تہے اور کپتان ڈوڈ صاحب کمشنر نے بطیب خاطر وخوشدلی ہم سے ملاقات کی اور جو جو مہربانیان وہان کی سب صاحبون نے خصوصاً کرنیل ہالبین صاحب اور دیگر افسران ٢٤ رجمنٹ مندراس مقیم مقام مذکور نے ہمپر کین اونکا بیان نہین ہوسکتا اور اسقدر نہین کہ اون پر کسی عنوان زیادتی کا تصور بہی نہین ہوسکے اس مقام مین اور بہت سے مفرورین اندور وسہور مثل ہم لوگونکے وارد ہوے تہے اس سبب سے کوئی مکان خالی نہ تہا مگر تاہم سب جیسے مندراس والے مہمان نواز مشہور ہین ویسا ہی اونہون نے کیا اور ایک گہنٹے مین ہمارے واسطے کسب سامان مہیا کر دیا اور کسیطرح کی تکلیف اب باقی نرہی زیادہ تر خوشی ہمکو ایک اور امر سے ہوئی کہ ایک میم صاحبہ جو ہمارے ساتہ مین تہی اوسکی گود مین ایک بچہ بارہ دن کا تہا اور اوسکا شوہر گم تہا بلکہ ہم سب کو یہ یقین ہوگیا تہا کہ وہ قتل ہوگیا ہوگا مگر اس میم صاحبہ نے بڑی ہمت وجرات کرکے معہ اپنے بچے کے ان سب تکالیف کو گوارا کیا اور اب اوسکا نتیجہ یہ ملا کہ اوسکا شوہر یہان زندہ اوسکو ملا اسم صاحب کا نام کپتان ہارسن صاحب ہے اور یہ صاحب کمانیر ثانی رسالہ دوم گوالیار کنٹنجنٹ کے تہے اور ان صاحب کے درپے بہی باغی تہے اور اوسکے سوار جو ہمارے تعاقب مین بہی آے تہے کئی روز رہے تہے اور یہ صاحب بہی بافضال الہی اونکے ہاتہ نہ آکر جان بسلامت اس مقام مین پونہچے تہے

بلند شہر

خبر مفسدہ میرٹہ کی جسنے اول مقام بلند شہر مین پونہچائی تہی وہ ایک صاحب افسر تہا جو میرٹہ جاتا تہا اور اثناے راہ مین مابین ہاپور اور میرٹہ کے اوسکو مفسدین نے لوٹ لیا تہا ناچار وہ وہانسے آگے نہ گیا

اور واپس بلندشہر کو آیا کیونکہ اوسکو خبر ملی تھی کہ بباعث بلوہ میرٹھ کے آگے جانا بہتر و مناسب نہین ہے چند روز مین کئی مسافر صاحب لوگ جو بجانب غرب جانے والے تھے یہان آکر مقیم ہوے یہ سب مسافر قریب بیس صاحب لوگونکے جمع ہو گئے تھے اور جو خبر بلوہ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوائیونکو کچھ سزا نہ ملی اور نہ کچھ تدارک اونکا ہوا تمام مین مشہور ہو گئی اسنے دیگر مفسدان ضلع بلندشہر کے دلونمین حوصلہ مفسدہ پردازی کا پیدا کیا لیسیٹ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر کے پاس سواے ایک کمپنی ۹ رجمٹ ہندوستانی اور کچھ سواران رخصتی اور اوسقدر فوج کے جسقدر وہ نو بھرتی کر سکے اور کچھ سپاہ نہ تھی پس اسقدر آدمیونسے صرف شہر کا بندوبست کرنا مشکل تھا چہ جاے آنکہ کل ضلع کا بندوبست کرتے اسواسطے تمام ضلع گوجرونکے اختیار مین ہو گیا مگر تاہم ایک یا دو مرتبہ صاحب موصوف نے یلغات کر کے گوجرونکو سزا دی اور کچھ گوجر گرفتار کر کے جیلخانے مین قید کیے اور اسیطرح کچھ بندوبست تا تاریخ ۱۲ ماہ مئی رکھا مگر جب خبر بلوہ پردازی ۹ رجمٹ کی جنہون نے بمقام علیگڈھ فساد برپا کیا تھا اس شہر مین پونہچی تو تمام میم صاحبونکو ہمراہی اون صاحب لوگونکے جو یہان آکر مقیم ہو گئے تھے اور کچھ سوارونکے بمقام میرٹھ روانہ کیا مگر سب حکام یہان رہے اور ٹرنبل صاحب بھی جنکے بدلے لیسیٹ صاحب نے چند روز پیشتر کی تھی اس مقام مین تھے

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ مفسد پانچ بجے شام کے بلندشہر پر حملہ آور ہونگے یہ خبر سنکر کچھ عرصہ قبل وقت معہودہ کے حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور اونکو یہ خیال تھا کہ آٹھ رجمنٹ ہندوستانی کا گارد آکر اوسکو میرٹھ لیجاویگا مگر یہ خزانہ بند ہی کر رہے تھے کہ ایک گروہ کثیر گوجرونکا شہر مین گھس آیا غرض کہ فوراً اونکا مقابلہ کیا اور کیے گوجر مارے گئے مگر گوجرونسے اور تو کچھ ہو نہ سکا مگر اونہون نے جیلخانہ توڑ دیا اب ایک گارد ۹ رجمٹ کا خزانے پہ قائم تھا بعد از نکال دینے گوجرونکے حکام نے چاہا کہ ایسے گارد ۹ رجمٹ کو ترغیب دیکر ہمراہ خزانہ کے بمقام میرٹھ روانہ کرین اور وہ بھی جانے پر راضی ہوے مگر بجاے میرٹھ جانیکے اونہون نے راستا دہلی کا لیا اور چلتے ہوے سب حکام وغیرہ عیسائیونسے کہ گئے کہ تم سب میرٹھ چلے جاؤ اور حکام نہین جاتے تھے مگر بمجبوری گئے اور وہانسے کچھ سوار زیر حکم کپتان ترورٹ صاحب کے لیکر ایک یا دو روز بعد پھر بلندشہر مین آے اور دیکھا کہ سپاہ گورکھہ وہان موجود ہین اور قریب دو سو سوار رسالہ رامپور کے بھی ہین ان سوارون نے دو یا تین روز بعد فساد برپا کیا مگر سواے فرار کے اور کچھ اونسے نہوسکا بھاگ گئے بھاگتے اونہون نے مکانات جلا دیے اور سرکاری اور رعایا کے مکانات کو لوٹ لیا بتاریخ ۳۰ مئی سپاہ گورکھہ واسطے شامل ہونے ساتھ کیمپ سپہ سالار بہادر کے یہانسے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوجرون نے سکندرآباد کو حملہ کر کے خوب لوٹا اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ سپاہ سرکار موجود نہین ہے کہ اونکی سزا دہی کو پونہچے گی اس خیال سے اونہون نے اس شہر سکندرآباد کو بطمانیت تمام غارت کیا سکندرآباد ایک بڑا شہر نو میل کے فاصلے پر واقع ہے اور ہزارہا لوگ اوسمین آباد ہین تاریخ ۱۰ جون کو اس مضمون کی خبر پونہچی کہ سواران مفسد خورجے مین آگئے ہین اس خبر کے سنتے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ مین پیدا ہوا کہ اکثر اونمین سے بھاگ گئے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور ان پر بھی چندان اعتبار نہ تھا کہ بوقت حملہ جملہ مفسدان یہ بھی قائم رہین پس یہ مناسب متصور ہوا کہ مقام گلوٹھی مین جو بارہ میل بجانب شمال بلندشہر کے واقع ہے

چلے جاوین اور ایسا ہی کیا مگر دوسرے روز جو پہر بلند شہر مین آے تو شہر مذکور کو قبضہ ملازمین ولی داد خان مین جو رشتہ دار شاہ دہلی کا ہے پایا

جب یہ لوگ قریب شہر کے پونہچے تو دیکہا کہ مفسد بصف جنگ معہ تین توپون کے آراستہ ہین مگر صاحب لوگون نے جنمین کپتان ترٹ صاحب اور سیٹ صاحب اور لائل صاحب اور کلیفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تہے اور ہمہ وجوہ ۴۰ اسوار اونکے ہمراہ تہے چاہا کہ دشمن پر باین جمعیت قلیل حملہ آور ہون اور اس خیال سے آگے بڑہے اور دشمن پر حملہ کیا مگر دشمنون نے گراپ مارا اوس سے تین سوار اوڑ گیے مگر کسی صاحب لوگ کو آسیب نہ پونہچا ناچار سب صاحب واپس میرٹہ کو چلے آے اور شہر بلند شہر کو قبضہ ولی داد خان مذکور مین چہوڑ دیا

سرسا

بتاریخ ۲۹ ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار بدمعاش متصل فتح آباد کے جمع ہوے ہین اور اونکا ارادہ یہ ہے کہ اوس شہر کو تاخت و تاراج کرین کپتان روبرٹسن صاحب نے جب یہ خبر سنی تو ارادہ کیا کہ کچہ سپاہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور سوار چہارم رسالے کے بسرکردگی لفٹنٹ ہلیارڈ صاحب کے روانہ کیے گیے یہ سپاہ بنواخت ایک گہنٹہ بعد نصف شب بتاریخ ۳۰ روانہ ہوے اور اوسی تاریخ دو شتر سوار حصار سے بوقت ۵ بجے صبح کے آے اونکے پاس دو چٹہیان تہین ایک تو صوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے اور دوسری رسالدار رسالے کیطرف سے تہی اور غالب کہ اونمین قتل انگریزان جو بمقام ہانسی و حصار سپاہ نے اور سواران جہجر نے کیا تہا لکہا ہوگا اور یہ بہی لکہا ہوگا کہ تم بہی یعنی سپاہ موجودہ مقام سرسا بہی ویسا ہی کرے فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور اوس سے ایک چٹہی فتح چند خزانچی کو دی اوسمین بہی حال قتل کا جو مفسدون نے صداقت کیا تہا درج تہا اس خبر کے سنتے ہی سب بیم صاحبونکو روانہ مقام ساہووالہ کیا اور صاحب لوگ سب یہان موجود رہے قریب ساڑہے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ پیدل نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور کچہ سوار واسطے حملہ کرنے اوپر شہر کے طیار ہوتے ہین ہرچند اب تک یہ یقین تہا کہ اکثر اونمین کے معہ افسران ہندوستانی خیرخواہ سرکار ہین اور جب یہ دریافت ہوا کہ جو چپراسیان رجمنٹ حسب الحکم صاحب کلکٹر رجمنٹ یہان آکر واسطے حفاظت شہر کے بکثرت جمع ہوے تہے وہ دروازہ کہولنے مین انکار کرتے ہین تو سب نے یہ صلاح کی کہ یہان سے جلد جانا مناسب ہے اور مقام ساہووالہ مین جا کر اپنے عیال و اطفال سے ملنا بہتر اور انسب ہے تہوڑے عرصے بعد وارد ہونے ان سب صاحبونکے بمقام ساہووالہ مین خبر پونہچی کہ چپراسیان رجمنٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا اور سوار بتلاش صاحبان چار طرف سرسا کے منتشر ہوگیے ہین اور قیدی سب آزاد کیے گیے اور پلٹن پولیس شامل غارت گرونکے ہوگیی

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ صاحبان مفصلۂ الذیل فوراً ساہووالے سے روانہ ہوکر

سرسا

بمقام دہودال جو علاقہ پٹیالہ مین واقع ہے چلے گیے ڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ ثانی صاحب سپرنٹنڈنٹ معہ میم صاحبہ اور ایک بچہ خورد سال اور تین دختر ڈونلڈ صاحب اور بلیارڈ صاحب کی میم معہ دو بچونکے اور ایک بچہ خورد ایک ہفتے کی عمر کا اور روشلی صاحب کلکٹر بریٹ معہ میم صاحبہ کے اور یول صاحب اسسٹنٹ بیرونی معہ میم صاحبہ اور دو دختر ونکی اور ڈاکٹر غبس صاحب معہ میم صاحبہ اور ایک بچے کے اور بور صاحب جونیر اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ

ہم سب بغیر مزاحمت کے روانہ تھے کہ موضع گودہا معروف بہ برنوالہ ایک گاڑی جسمین یول صاحب وغیرہ تھے اور جو پیچھے رہگیے تھے لٹ گیے بعد ازان موضع ٹہاپج جہان ہم قریب ۵ بجے بعد دوپہر کے پونہچے تھے دہاتی ہمارے تعاقب مین آے اور شور و غل مچاتے ہوے چلے آتے تھے کہ ہمنے دو تین بندوقین جو سر کین تو قریب ۵ میل تعاقب کرکے واپس چلے گیے تباریخ ۱۰ قریب تین بجے صبح کے ہم موضع اگوری مین پونہچے اس مقام مین اہالیان پولس اور نمبرداروں نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر جسقدر دن اتا جاتا تھا اونکی نیت برگشتہ ہوتی جاتی تھی اور آخر کار قریب نواخت تین گھنٹہ بعد دوپہر کے ظاہرا حملہ آوری پر مستعد اور آمادہ ہوے ساڑھے چار بجے ان سب بدمعاشون نے ہمکو گھیر لیا اور ارادہ حرکات خصومت آمیز کا شروع کیا مگر تھانہ دار دیہ نے جسکا نام بھگوسنگہ تھا چار یا پانچ سپاہیان خیرخواہ و نمکحلال سے سب کو دور رکھا کسیکو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اوسیکی ہوشیاری اور دلاوری اور چالاکی اور شمولیت باعث ہماری زندگی کی ہوئی

تباریخ دوم ماہ جون وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر سوار مہاراجہ پٹیالہ نے بھیجے اور اونکی حفاظت مین ہم موضع دودوبال مین پونہچے اور بمقام سنادر صاحب بیرول مقام دہودہ ہم سے ملے تھے دس روز مین ہم بمقام پٹیالہ پونہچے اور مہاراجہ نے ہمکو جگہ باغ بارہ دری مین دی اور مہاراجہ صاحب بہت تواضع و تکریم سے پیش آے کھانے اور میوہ جات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک اونکے مہمان رہے مین انگریزونکے واسطے انبالے گیا تھا بعد ازان سب میم صاحبونکو بکوہ کسولی روانہ کرکے ہم پھر تباریخ ۳۰ جون وقت صبح وارد سرسا ہوے

گوپی گنج

تباریخ یکم جولائی وقت شام دو سواروں نے آکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی ۴۸ رجمنٹ کے مسلح بدخیال راستہ چھوڑکر چلے جاتے ہین کہ جو گارد ۶۵ رجمنٹ شاہی کا راستے پر تعینات ہے اوس سے بچ کر نکل جاوین یہ سنکر صاحب مجسٹریٹ معہ لفٹنٹ ووڈہوس صاحب اور بیس سپاہیان گورہ کے روانہ ہوکر جسوقت وہ ایک گانوں مین اندر جاتے تھے اوسیوقت اونکو جالیا اور صاحب مجسٹریٹ نے جو اونسے حال دریافت کیا تو اونہون نے کہا کہ ہم ۴۸ رجمنٹ مقیم مرزاپور کے سپاہی ہین اور رخصت پر جاتے ہین مگر اون سبکی بندوقین بھری ہوئی تھین اسکا سبب اونہون نے کہا کہ ہمنے اپنی حفاظت کیواسطے بھر رکھین ہین صاحب مجسٹریٹ نے اونسے ہتھیار رکھدینے کو کہا اور اونہون نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب الحکم نہین دیے تھے اور چاہتا تھا کہ سر کرے مگر فورا گرفتار ہوا اور ہتھیار اوسکے چھین کر دو درجن بید اوسکو لگواے بوقت تلاشی کے اونکے پاس چٹھیات رجمنٹ نکلین اور صاحب مجسٹریٹ نے

بعد ازین اونکو حکم چلے جانیکا دیا

بتاریخ ۳ ۔ قریب پانچ بجے شام کے پھر خبر صاحب مجسٹریٹ کو پونہچی کہ کچہ آدمی مسلح ایک گانو مین جو قریب ۶ میل کے فاصلے پر واقع ہے جمع ہوتے جاتے ہین دس بجے رات سنتے ہی صاحب مجسٹریٹ معہ بارہ سوار اور پندرہ چوکیدارون کو گانو مذکور پر گیے اور بعد تجسس اور تلاش بسیار کے وقت صبح دریافت ہوا کہ ساکنان دیہہ مذکور مفسدین کو پوشیدہ رکھتے ہین او صاحب مجسٹریٹ کو مغالطہ دیتے ہین اسواسطے صاحب موصوف نے اوس گانون کو جلا دیا اور وہانسے جون صاحب کے کارخانہ نیل مین جو متصل تہا گیے اور وہان سے سواران ہمراہی اور چند چوکیدارون کو بہیجا کہ ایک دوسرے گانونکو جو قریب اوس مقام کے تہا جاکر جلادین اسی عرصے مین قریب پانچ یا چہہ سو مفسد کے جمع ہوے اور جاکر کارخانہ نیل پر حملہ آور ہوے ایک چوکیدار نے بہاگ کر بمقام گوپی گنج خبر دی تہی کہ مفسدون نے کارخانہ گہیر لیا اور صاحب مجسٹریٹ اندر گہر گیے یہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے یہان پونہچی تہی اور اوسی وقت ایک گروہ سپاہ ولایتی زیر حکم لفٹنٹ ولہوس صاحب روانہ ہوی اور بزودترین زود وارد مقام مذکور ہوے مگر دیکہا کہ کارخانہ مذکور مین آگ لگادی تہی اور لاش صاحب مجسٹریٹ کی بی سر پڑی تہی کیونکہ مفسدین اوسکا سر کاٹ کر لیگیے تہے قریب سو گز کے فاصلے پر اونہون نے دیکہا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اونکی خسرپورہ کی جو قریب پندرہ برس کی عمر کے تہا پڑی ہے جسوقت لفٹنٹ ولہوس صاحب نے لاش صاحب مجسٹریٹ کو اسطور پر دیکہا اونہون نے حکم دیا کہ جو سامنے آوے اوسے مار دو اور کسیکو نچہوڑو اب تعاقب مفسدین کا دو یا تین میل تک کیا گیا اور جن دو گانو مین وہ چہپے تہے وہانسے اونکو نکال کر خوب مارا اور اون گانونکو جلا دیا اور اکثر مفسدین اس معرکے مین مارے گیے اور اونکی لاشین واسطے طعمہ زاغ وزغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان مین چہوڑ دی گیین

اب گورہ لوگ واپس کارخانہ مذکور مین آے اور ہرچند تمازت آفتاب سے اور تعاقب وجنگ مفسدین سے ماندے ہو گیے تہے مگر تاہم بخوشی تمام تینون لاشونکو گوپی گنج تک جو چہہ میل یہانسے تہا لیگیے گوپی گنج سے لاش صاحب مجسٹریٹ کی مرزاپور مین لیجاکر اونکے بہائی نے وہان دفن کی اور لاش جون صاحب اور اونکے خسرپورہ کی مقام گوپی گنج مین بتاریخ ۵ ۔ دفن ہوئین

ہانسی

بوقت قتل انگریزان بمقام دہلی یہان دو رجمٹ موجود تہین ایک اونمین سے کے یعنی رسالہ چہارم تو قریب ۱۵ ماہ جون کے یہانسے کوچ کرکے شامل سپاہ ہوگیا تہا اوسی روز وقت شب چند انبار گیاہ مین جو احاطہ لفٹنٹ باردیل صاحب مین جمع تہے آگ لگی مگر بکوشش افسران جلدی فرو ہو گیی چند روز کے بعد یہ خبر شہر مین مشہور ہوی کہ غارتگر نزدیک آگیے ہین کپتان سٹافورڈ صاحب جو صرف حاکم ساتہ ہریانہ پلٹن کے اسوقت موجود تہے ایک کمپنی کو ساتہ لیکر باہر گیے مگر کوئی نظر نہ آیا دو یا تین روز کے بعد چالیس یا پچاس سوار بمقام بہوانی کے جانب سے آتے ہوے نظر پڑے اور بوقت استفسار اونہون نے بیان کیا کہ ہمکو راجہ دادری نے

واسطے حفاظت شہر ہانسی کے بہیجا ہے مگر اونکو اجازت چہاونی مین آنے کی نہوئی دوسرے روز دو سوار راجہ دادری کے بمقام روہتک جو بیچ مین ہانسی اور دہلی کے واقع ہے آئے اور خزانہ سرکاری کو اور شہر کو لوٹا اور قرب وجوار کے دہات پر بہی دست اندازی کی بعد ازان اونکا ارادہ ہوا کہ بمقامات ہانسی وحصار وسرسا بہی آکر وہی عمل کرین مگر جب اونہون نے یہ سنا کہ سپاہ گورہ معہ دو ضرب توپ اونکے مقابلے کو آتی ہے وہ واپس دہلی کو چلی گئی

تاریخ ۲۹ جون فساد شروع ہوا اور تمام میم صاحبونکو یکمرتبہ بمقام حصار روانہ کیا

چپراسیان پرمٹ و نہر اور بدمعاشان شہر نے سبز کپڑے پہنے اور ظاہر کیا کہ ہم دہلی شہید ہونے جاتے ہین ایک گروہ کثیر انکا متوقع شہادت کا متصل اسپتال یعنی پن چکی کے جمع ہوا اب ہریانہ پلٹن بہی برملا مفسد ہوگیے بیڑول صاحب کا بنگلہ جلا کر تمام چہاونی کو آگ لگا دی جو صاحب لوگ یہان تہے وہ بمشکل جان بسلامت لیگیے کیونکہ بہت دور تک مفسدون نے اونکا تعاقب کیا تہا سکنر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہونیکا اور جو جو مشکلات اور شدائد اونکو پیش آئین تہین چہپوا دیا ہے غرض کہ بعد کچہ عرصے کے صاحب موصوف بمقام راج گڈہ وارد ہوکر راجہ بیکانیر کی محافظت مین پہونچ گیے اور وہ اور چند صاحب مقام مذکور مین بامن و امان زندہ ہے

راقم کا ارادہ تہا کہ احوال سکنر صاحب کا جو اونہون نے خود چہپوایا ہے اس مقام پر تحریر کرے چنانچہ ایک چٹہی بطلب حال مذکور خدمت مین صاحب موصوف کے روانہ کی مگر اوسکا جواب باصواب نہ ملا یعنی احوال مذکور دستیاب نہوا ناچار احوال ہانسی کو اتنا ہی لکہکر ختم کیا فقط

نیمچ

شب ۳ جون بوقت نواخت گیارہ گہنٹے شب چہاونی مین ایک توپ سر ہوئی جسکی آواز سے سب کے کان کہڑے ہوئے اور فورا دیکہا کہ چند بنگلے شعلہ ور ہو رہے ہین

ایک صاحب فی الحال اودے پور مین ہین حال اس کشت وخون کا اسطرح پر بیان کرتے ہین

کہ ایک بازو فوج گوالیار کا زیر حکم میکڈونلڈ صاحب قلعے مین موجود تہا اور بازوے ثانی ماتحت روز صاحب کے خالی اسپتال مین مقیم تہا جب خوف بلوہ عام ہوا تو روز صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنے بازو کو بہی قلعے مین لیجاوین مگر سب سپاہیون نے انکار کیا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چہتیا کے سر کی مگر صاحب کی خوش نصیبی سے نشانے نے خطا کی تہوڑے عرصے کے بعد میکڈونلڈ صاحب آئے اور بازو جب کو قلعے مین لیگیے اب سپاہ نے جبرا و قہرا کچہ اسباب محافظت کے جمع کرنے مین کوشش کی مگر یہ بہی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے آویگی تو ہمکو خواہ مخواہ اونکی اطاعت کرنی ہوگی بعد تہوڑے عرصے کے ایک سوار نے آکر کہا کہ طیار ہو اور آکر ہمارے ساتہ شامل ہو آخر کار سپاہ نے میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب سے کہا کہ اب تم بہاگ جاؤ ورنہ تمہاری جان پر آسیب آویگا اور یہ سوار آپکو زندہ نہچہوڑینگے یہ حال سنکر میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب اور اجیٹن صاحب جنکا نام معلوم نہین اور ڈرن نورث صاحب بہاگ کر بجانب مقام ڈاور روانہ ہوئے اور اثنائے راہ مین افسران رسالہ مثل کوٹ صاحب

اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگونکے اور پانچ میم صاحبونکے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد مفسدہ پردازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ اونکے سامنے آیا اوسکو اونہون نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ ارادت علی صوبہ دار رسالہ یکم کو برگیڈیر مقام نیمچ کا مقرر کیا اور برگیڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع کیا اور خزانہ نیمچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کلان نصب کیا اور اوسکے روبرو جھنڈا قایم کرکے واسطے رہنے برگیڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اوسنے صوبہ دارون اور جمعدارون کو کرنیل اور میجر مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم نامے رجمنٹ ہفتم گوالیار پر حکمرانی کرتا ہے لارڈ صاحب کے پاس ایک رپورٹ اس مضمون کی آئی کہ ارادہ گوالیار والونکا یہ ہی کہ مقام نیمچ مین ایک نیا راج قائم ہو اور ایک مختار گوالیار مفسدین کے ساتھ سازش بھی رکھتا ہے میکڈونلڈ صاحب نے یہ چاہا تھا کہ اپنے طفنچے وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین نے اونکے ہاتہ مین سے چھین لئے ایبٹ صاحب نے بتاریخ دوم وقت سہ پہر ارادہ فہمایش کرنے سوارونکا کیا اور کہا کہ جو اونہون نے عہد وفاداری کا کیا ہے تو اونکو لازم ہے کہ اوسکو وفا کرین مگر اونہون نے متفق اللفظ یہ درجواب کہا کہ تمنے کیون سرکار لاہور اور شاہ اودہ سے عہد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب مین کیون خلل انداز ہوا چاہتے ہو مگر یہ نہوگا

اب زیادہ تحریر کی گنجایش نہین نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہے اور نہ دل چاہتا ہے کہ مفصل حال کشت وخون کا بیان کیجیے بس اسقدر کافی ہے کہ جہان جہان قتل ہوا ہے اوس سب سے نیمچ مین زیادہ تر بیرحمی ظہور مین آئی اور وہ چیزین اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے اونکو مفسدین نے کلہاڑون سے توڑ کر خراب وخستہ کیا غریب بیتونجی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باندہکر اوڑا دیا اور مشہور ہے کہ اونہون نے چند میم صاحبونکو بھی اسیطرح اوڑا دیا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہوگیے اور شاور صاحب بر وقت یہان نہ پونہچے مفسدین کے روانہ ہونیکے بعد آے

ایک سپاہی بنام قادر اہیل جو بتاریخ دہم جون بمقام خیرواڑہ گرفتار ہوا تھا اوسکے اظہار مین اکثر باتین ایسی ہین جو کاتب حالات مذکورہ بالا سے رہگیے ہین اسواسطے اوسکا بیان بھی ذیل مین درج کیا جاتا ہے

مین اوپر بنگلہ کرنیل لارنس صاحب کے بیچ گارد راجیا حوالدار کے جسمین آٹہ جوان تھے تعینات تھا ایک روز یہ خبر وحشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آتے ہین اسکے سننے سے تمام رجمنٹ طیار ہوکر میدان مین آئی اور دیوار ہاے قلعہ پر سپاہی متعین ہوے آخرکار یہ خبر غلط نکلی اور فیمابین صاحب لوگون اور سپاہیون کے عہد وپیمان ہوے بتاریخ سوم قریب نواخت گیارہ گھنٹہ شب کے آواز بنادیق ازطرف توپخانہ گوش زد ہوئی اور دوسرے روز جو مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوارون نے تمام مقام گھیر لیا تھا اور سپاہ پیدل بھی طیار ہوکر میدان مین آئی تھی اس عرصے مین آواز بنادیق بنگلہ برگیڈیر میجر صاحب کے سننے مین آئی اور فوراً اوس بنگلے مین سے شعلہ آتش نکلتے نمودار ہوے مفسدین گروہ باندہکر پہرتے تھے اور جہان تہان بنگلونمین

آگ لگاتی تھی بوقت نواخت چار گھنٹہ صبح ایک نایک اور چار سپاہی وردی سوائے پتلون کے پہنے ہوئے کرنیل لارنس صاحب کے بنگلے پر آئے اونکو دیکھکر ہمارا گارد لیار ہوا اور ہمنے بندوقین بھر کر اونسے کہا اگر تم نزدیک آؤگے تو ہم مارینگے یہ سنکر نایک نے کہا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے کہا ایک دین کیونکہ ہمکو بھوانی بخش جمعدار چپراسیان نے سمجھا رکھا تھا کہ تم سے جو یہ سوال کرین تو اوسکا ایسا جواب دینا ورنہ وہ تمکو مار ڈالینگے جب ہمنے اونکو جواب ایک دین کا دیا تو نایک اور چارون سپاہی سنکر چلے گیے بوقت نواخت سات بجے کے چار سوار آئے اور شمشیر ہای برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے ہمارے سامنے آکر کھڑے ہوئے ہمنے اونکو بھی دھمکایا جیسے ہمنے پہلے سپاہیونکو دھمکایا تھا کہ آگے آؤگے تو ہم بندوق مارینگے اسپر اونھون نے بھی وہی سوال کیا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے جواب دیا ایک دین یہ سنکر اونھون نے کہا پھر مقابلہ کرنیکی کیا ضرورت ہے ہتھیار دھر دو اور وردی اوتار کر ہمارے ساتھ چلو ہمنے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا بعد ازین وہ دو سوار ہماری دونو طرف ہوکر ہمکو لے چلے اب سپاہ قلعہ کی روبرو بھرتی تھی اور پیادہ سپاہ ہمراہ توپخانے کے مقابلے مین تھی سواران مذکور ہمکو جرنیلی صوبہ دار بہادر کے پاس لیگیے یہ شخص پست قد بہت تخیم شخیم سفید بروت کرکے وردی سپاہ پیدل کی پہنے ہوئے بیٹھا تھا سپاہ غنیم نے خزانہ نکالا تھا اور دو ماہہ ہر ایک شخص کو دیتے جاتے تھے جرنیلی صوبہ دار نے ہم سے کہا کہ اگر تم فوج کے ساتھ کوچ کروگے تو کل کے روز تمکو بھی دو ماہہ ملجاویگا اور جو تم ہم ہی سے انکار کروگے تو تمہارے ہتھیار چھین کر تمکو اسی جگہ مار ڈالینگے ہمنے بناچاری اقرار بھری کا کیا اور روانہ ہوئے قلعے سے پہلے ہمکو چھاونی مین لیگیے یہان وہ سب مال مغروقہ جمع کرتے تھے اور یہانسے گاڑی اور بگی مین بار کرکے لیجاتے تھے قریب نواخت دو گھنٹہ روز یہانسے روانہ بجانب مقام نیمباگدہ ہوئے اور بدانتظامی سوائے اسکے اور کچھ نہ تھی کہ پیش فوج اور پس فوج اور سوار وغیرہ مین فاصلہ بہت تھا پیادہ سپاہ آگے تھی اوسکے بعد توپخانہ اور عقب مین سوار اس ہیئت سے وہ روانہ ہوئے اور اوس شب کو مقام نوگانوہ مین وارد ہوئے ہمارے گارد نے تجویز فرار ہونیکی کی اور جب قریب نوگانوہ کے پہنچے تو ہم ایک باولی مین اوترے گویا پانی پینے جاتے تھے سواران نے ہم سے کہا کہ چلے آؤ ہمنے جواب دیا کہ چلو آتے ہین ذرا رفع تکان کرلین اس مقام پر ہمنے حقہ کشی شروع کی اور جب تک تاریکی شب محیط زمین ہوئی بیٹھے رہے اور بعد تاریکی کے جنگل کی راہ لی اور اب چہہ روز کے عرصے مین براہ ٹوار و بھندر یہان وارد ہوئے

سپاہی بیان کرتے تھے کہ اکثر افسر لوگ مارے گیے مین نے خود سنا کہ اکثر بنگلو نمین سے آواز تفنگ آتی تھی اور وہ شعلہ ور تھی اور آتش زدگی کی گرم بازاری تھی اور سپاہیون نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ برگیڈ میجر صاحب بھی مارے گیے تھے

سپاہ باغیہ نے ہمکو اونکے ساتھ دہلی جانیکو کہا تھا اور یہ بیان کرتے تھے کہ وہان بادشاہ ہمکو چودہ روپیہ ماہوار دیگا اور یہ بھی کہتے تھے کہ ہم براہ چیتور گڈہ پندرہ روز مین مقام دہلی پہونچ جاوینگے مین نے یہ بھی سنا تھا کہ ایک یا دو میم صاحبہ بھی ماری گئین اور جس مکان مین وہ تھین اوسمین سپاہی بھی تھے اور مفسدین نے اونکی تکلیف

بلکہ گرا اونکو شعلے مین ڈالکر جلا دیا تھا

ایک صاحب منجملہ صاحبان مفسدین اپنا حال فرار ہونیکا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ مین معہ دیگر صاحبان مفرورین نیمچ سے کے جو بتاریخ ۳ ر وقت شب فرار ہوے تھے اب حفاظت رانا صاحب مین ہون اور رانا صاحب بہت خاطرداری اور مدارات سے پیش آتے ہین اور جو صاحب لوگ مقام ارنپورہ اور کوہ آبو مین ہین اونہون نے ہمارے پاس بہت سامان پارچہ پوشیدنی و دیگر ضروریات کا جسکی ہمکو ازحد ضرورت تھی بھیجا کیونکہ ہم لوگ مقام نیمچ سے صرف پارچہ جو جسم پر تھے اور جان جو تن مین تھی لیکر فرار ہوئے تھے اور ہم اپنی خوش نصیبی اسی مین تصور کرتے ہین کہ جان سلامت رہے کپتان انیلی صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ میوار ہمارے محافظ ہین اور اونکے احسانات کے ہم بہت شکرگزار ہین تمام افسران فوج بنگال جو نیمچ اور نصیرآباد مین تھی اونکو حکم آگرے جانے کا ہے اور راجپوتانہ مین پہر فوج بمبئی حاط فوراً آنی والی ہے ہمارے ساتھ مین صاحبان مفصلہ ذیل ہین لفٹنٹ ڈاکتر صاحب لفٹنٹ گوردن صاحب اور ڈاکتر کلارک صاحب متعلقہ فوج بنگال اور ڈاکتر کوت صاحب اور ڈاکتر جلین صاحب اور لفٹنٹ رور صاحب لفٹنٹ دیون پورٹ صاحب اور سارجن پرپی زون صاحب متعلقہ فوج بمبئی اور پانچ میم لوگ اور دس بچے اور مقام شکر ہے کہ اب تک سب سلامت ہین

خبرین درباب قتل سارجن میجر سیپل صاحب کی میم اور اونکی تین بچونکی بہت مختلف ہین یہ صاحب متعلقہ توپخانہ اسپی تھے اور میم صاحبہ نے اپنے تئین مکان مین جو اونکا اپنا تھا اور بہت پختہ بنا ہوا تھا بند کرلیا تھا اور دشمن اونکو اوسمین سے جب کسیطرح نکال نہ سکے تو دروازہ کی راہ سے بندوقین مارکر اونکو ہلاک کیا

تین ہفتہ بعد اس فساد کے اون افسرونکو جو قلعے مین تھے پھر کچھ اندیشہ پیدا ہوا اور اونہون نے یہ تصور کیا کہ مفسدین مئو اون پر حملہ آور ہونگے اسی لحاظ سے تمام میم اور بچونکو مقام نصیرآباد جہان فوج گورہ بکثرت موجود تھی روانہ کیا اور اونکے ہمراہ افسران ۲ ۷ رجمنٹ گیے اور یہان قلعے مین صرف گیارہ صاحب لوگ رہ گیے ان صاحبونکا نام جو گیارہ صاحب واسطے حفاظت قلعے کے رہگیے تھے ذیل مین درج کیے جاتے ہین میجر برٹن صاحب کپتان شوور صاحب کپتان لائڈ صاحب کپتان لاری صاحب اور سرجی ہل صاحب اور لفٹنٹ ریگنی صاحب اور لفٹنٹ بارنس صاحب اور لفٹنٹ ایلیس صاحب اور لفٹنٹ سٹیپلٹن صاحب اور لفٹنٹ ولیمس صاحب اور ڈاکتر مری صاحب

بتاریخ ۱۲ ر ماہ اگست وقت شب چند سوارون نے مفسدہ پردازی کرکے اپنے کمان افسر پر تین گولی چلائین اور صاحب ممدوح نے سپاہ گورہ کو حکم دیا کہ انکو مارکر جس مکان مین وہ گھس بیٹھے ہین اوسمین سے نکالدو جب گورے نزدیک آئے تو مفسد بھاگے مگر بھاگتے بھاگتے ایک گورے کو اونہون نے جان سے مارڈالا اور دو کو زخمی کیا اور ایک افسر کو مجروح کیا بعد ازین تمام فوج گورہ کو حکم طیاری کا ہوا خیال اسکا کہ شاید کل سوار مفسدہ پردازی کرکے بمقابلہ فوج گورہ پیش آوین مگر ایسا نہوا اور بعد چند روز کے فوج مئو نے

سنے آکر اس قلعے کی تبدیلی کرادی

لیکن جو ولایتی لوگ مقام نیمچ مین رہتے تھے اونکو ابھی اور بھی تکالیف اوٹھانی تھین تفصیل اسکی یہ کہ تاریخ ۳ نومبر وقت شام مفسدین قریب چار ہزار سوار و پیادہ معہ تین ضرب توپ مندسور کی جانب سے اس قلعے پر عازم ہوئے اور اس قلعے مین ۷۳ نفر لائق کارزار اور ۵۴ نفر بیمار تھے مگر سامان خورونوش اور اسباب جنگ بکثرت تھا اس تاریخ کی شام سے صبح ۲۲ تک فوج قلعگی نے جو دشمنون سے محصور ہو رہی تھی بدلیری و مردانگی مقام زیر حکم کپتان سمیسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم اپنے تئین بچایا اور جو حملہ دشمنون نے کیا اوسکو روکا اور ایسی ترکیب سے جنگ آور ہوئے کہ ہر ایک حملے مین دشمنونکا بہت نقصان جان ہوا اور تاریخ ۱۲ وقت صبح دشمنون نے ارادہ مصمم زینہ لگاکر قلعے مین گھس آنیکا کیا تھا مگر یہ بھی پیش رفت نہوا

تاریخ ۱۱ وقت صبح فوج قلعگی نے دیکھا کہ فوج زیر حکم لفٹنٹ فارگیو ہارسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے مقام باگنا سے دشمنون پر حملہ کیا اور بہت مفسدین کو قتل کیا مگر یہ فوج نیمچ کے قریب نہ رہ سکی کیونکہ فوج مفسدین کی بکثرت تھی اور گرد اگرد جابجا [illegible]

بعد از اس ہنگامے [illegible] معلوم ہوا کہ مفسدین ایک جھنڈہ سبز جسپر نام پنجاب کا درج تھا اور چار زینے چھوڑ گئے [illegible] سوم دیام سے حوالدار ٹیکا [illegible] اور مالا ناخان بلوچ سپاہی اور چند باجے والے متعلقہ رسالہ دوم جو اس کام کے واسطے عین بارش گولہ مین دیوار کی راہ نیچے اوتر گئے تھے قلعے مین لائے اور جب تاریخ ۲۲ وقت صبح خبر روانگی فوج بریگیڈیر سٹوارٹ صاحب کی مقام مئو سے بجانب مندسور پہونچی اور فوج مذکور اثناے راہ مین اس مقام نیمچ مین آئی اوسیوقت مفسدین اس مقام کو چھوڑکر بھاگ گئے اور مقام نیمچ مفسدہ پردازونسے خالی ہوگیا

ایک وقایع نگار احوال اس مقام کا اسطور پر تحریر کرتا ہے کہ جب فوج نصیرآباد نے ہنگامہ برپا کیا تو فوج نیمچ نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اس فوج نے بھی فساد شروع کیا اسوقت یہان ۷۲ رجمنٹ پیادگان بنگال اور ایک رجمنٹ سواران بنگال اور کچھ توپخانہ بنگال اور ۷ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ موجود تھی اور قلعے مین بازوے راست ۷۲ رجمنٹ کا مقیم تھا اور بازوے چپ رجمنٹ مذکور کا ایک خالی ہسپتال مین تھا تاریخ ۳۰ اور ۳۱ مئی اور یکم جون کو کچھ علامات بیقراری کے نشان سپاہ سے نمودار ہوئی مگر یہ روز دوم دب ناپدید ہوئے اور سپاہ نے دوبارہ قول وقسم از روے دین و ایمان کے کیا مگر یہ قول اونکے بھی ایک فریب کے ساتھ تھے کیونکہ تاریخ ۳ جون توپخانے سے ایک آواز توپ کی آئی اور پھر دوسری آئی جسکے سنتے ہی سب فوج آمادہ پرخاش ہوئی اور تمام چھاونی مین منتشر ہوکر بازار کشت وخون و آتش زنی گرم کیا اور سوارون نے تمام چھاونی کا زغمہ کر لیا اور جو سامنے آیا اوسکو قتل کرنا شروع کیا مکانات صاحبان مین آگ لگی پیادے تو لوٹ اور آگ لگانے مین مشغول تھے اور سوار چارون طرف بنگلونکے پھرتے تھے تاکہ جو صاحب لوگ بنگلے سے باہر آوے اوسے قتل کرین

اب یہان شور محشر سے کم نہ تہا ایک جانب تو سپاہ غل مچاتی تہی اور دوسری جانب آواز توپ وتفنگ آسمان تک پہونچتی تہی اور ادہر شور مظلومونکا اور گریہ وزاری ستمدیدگان کی طبق آسمان کو توڑتی تہی اس عرصے مین وہ بازوے رجمنٹ گوالیار کا جو ہسپتال مین تہا اوسکو اندر قلعے کے بصد وقت لیگیے اور وہان اونکو گولی وغیرہ سامان جنگ دیا گیا تا کہ قلعے کو مفسدین سے بچاوین اور ایک صوبہ دار اور دو ولایتی سارجن اور بیس چیدہ سپاہی واسطے حفاظت دروازہ قلعہ کے تعینات ہوے چار گہنٹے یہی حال رہا اور قلعہ بند رہا مگر بعد اسکے دو آواز توپ کی باہر پہر سر ہوئین جسکے سنتے ہی گوالیار کی فوج جو قلعے مین تہی وہ بہی مستعد بفساد ہوئی اور صوبہ دار نے حکم دیا کہ دروازہ کہولدو ہر چند لفٹنٹ روز صاحب اور گوردن صاحب اور ڈیول پورٹ صاحب نے فہمایش کی مگر کچہ اثر نہوا اور صوبہ دار نے خفا ہوکر یہ کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ تمہاری زندگی نرہیگی سوار آکر تمکو مار ڈالینگے ناچار وہ تینون صاحب باہر قلعے کے آے اور تہوڑے عرصے تک انتظار فوج کمکی کا کیا مگر جب کچہ چارہ باقی نرہا تو وہ وہان سے روانہ ہوے اور چونکہ کوئی سوار یا اسباب اونکے پاس نہ تہا اسواسطے پیادہ پا چلتے چلتے اونکے پیرونمین چہالے پڑگیے جس گانو مین جاتے تہے وہانکے لوگ اونکو نفرت سے تحقیر اور اونکی تذہیک کرتے تہے اور اپنے مکان پر رہنے نہین دیتے تہے کہین کہین اونکو خشک روٹی بصد ذلت وخواری نصیب ہوئی تہی یہ سب صاحب لوگ پندرہ نفر تہے اور اونکے ساتہ چہہ میم اور دس بچے تہے الغرض بصد ذلت وخواری یہ سب مقام وکلا مین پونہچے یہان رانا ے اودے پور نے کچہ سوار تعینات کر رکہے تہے سوار اونکے ہمراہ ہوئے اور اونکو بحفاظت مقامات محفوظ مین رکہا اسطرح ان سب صاحبونکے تکلیف ختم ہوئی اور آیندہ جور وستم مفسدین سے اونکو نجات ملی

اندور

بعد از مفسدہ گوالیار جو بتاریخ ۱۴ جون برپا ہوا تہا اندور مین بہی بتاریخ یکم جولائی فساد برپا ہوا اور شروع فساد مین کرنیل ڈیورند صاحب رزیڈنٹ دربار ہلکر کو مہاراجہ صاحب نے دو کمپنی پیادہ اور تین ضرب توپ واسطے حفاظت رزیڈنسی کی دی تہین تہوڑے عرصے بعد نواخت آٹہ گہنٹہ صبح کے ان سپاہیون نے باتفاق دیگر سپاہ ہلکر خلاف حکم مہاراجہ صاحب رزیڈنسی پر حملہ کیا اور اکثر انگریز متعلقہ دفتر تار برقی کو قتل کیا اب بیوگل بجنا شروع ہوا فوج بہیل مع سپاہ سہور اور مہید پور حسب الحکم آکر موجود ہوئین مگر سپاہ سہور اور مہدپور نے کرنیل ڈیورند صاحب کے حکم سے انحراف کیا اور اسوقت مین تنبیہ اور تادیب سپاہ مذکور کی بیجا اور بیکار تہی کیونکہ یہ امر ظاہر تہا کہ جب دوسرے روز مفسدین مہو اونکے ساتہ شامل ہونگے تو قتل عام انگریزان ہوگا بدین خیال میم صاحبان اور چہوٹے بچونکو مع اتواب کوہی پر سوار کرواکر ہمراہی فوج بہیل روانہ سہور کیا اور اس مقام سے بہی ناچاری وہ سب بہاگ کر مقام ہوشنگ آباد کو گیے کیونکہ فوج مقیم سہور نے بہی مفسدہ پردازی پر کمر ہمت باندہی تہی بعد ازین مفسدین نے مہاراجہ ہلکر سے کچہ شرائط پیش کین اونہونے سب منظور کین مگر حوالہ کردینا انگریزان کا نمانا اور مہاراجہ صاحب خود فوج مفسدین مین گیے وہان مفسدین نے اونکو صلاح دی کہ تم بہی اپنی فوج طیار کرکے دہلی کو چلو اونہون نے بجواب یہ کہا کہ نہ مجہہ مین اتنی قدرت ہی کہ مین فوج بہرتی کرون اور نہ جسونت راو ہلکر اسقدر روپیہ

چھوڑکر مرے ہین کہ جو اس مہم کیواسطے کفایت کرے اور مہاراجہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ مذہب ہنود مین یہ کہان لکھا ہے کہ عورات اور معصوم بچونکو قتل کرو القصہ ایسے ایسی باتین نصیحت آمیز اونسے کہکر اور اونکو اس خونریزی سے منع کرکے مہاراجہ صاحب محل سراے کو روانہ ہوے اور مفسدین نے خزانہ لوٹنا شروع کیا اور شامل مفسدین کیہوے مئو کو ہوکر روانہ دہلی ہوے فقط

مئو

افواج مقیم مئو نے بھی اوسی روز سرکشی شروع کی تھی جس روز فوج اندور نے سرشورش اوٹھایا تھا بتاریخ ۳۰ - جون ایک جاسوس متعلقہ پولس نے آکر کرنیل پلیٹ صاحب کمانیر چھاونی کو خبر دی کہ ایک جھنڈہ سبز نصب ہوا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ سب آدمی جو دیندار ہین اور جو سرکار کی حرکات سے ناراض ہین وہ آکر اوسکے گرد جمع ہون مگر اوس روز اس خبر کو پایۂ اعتبار سے ساقط سمجھا تھا بروز دوم یعنی یکم جولائی بدستور سابق سب فوج کی پریڈ ہوئی اور کسیکے حرکات سے یہ نہ پایا گیا کہ وہ آمادہ فساد ہین قریب ساڑھے آٹھ بجے کے آواز ہاے اتواپ اندور کی جانب سے گوش زد ہوئین اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک چٹھی کرنیل ڈیورنڈ صاحب کی جو میل سرمہ سے لکھی ہوئی تھی آئی اوسمین یہ مضمون درج تھا کہ توپخانہ گورہ جلدی ازراہ مہربانی بھیجدو بلکہ ہم پر بمقام رزیڈنسی حملہ آور ہوا ہے بمطابق اسکے فوراً توپخانہ روانہ ہوا مگر بوقت سہ پہر واپس آیا کیونکہ صاحب رزیڈینٹ اندور سے روانہ ہو گئے تھے کپتان ہنگرفورڈ صاحب کمانیر توپخانہ مذکور نے صلاح دی کہ قلعہ مئو پر تسلط توپخانہ بہت ضرور ہے اور یہ صلاح بعد قدرے تامل کے منظور ہوئی ہم لوگ اور بچے بھی داخل قلعہ ہوے اور ایک بہرہ جنگی توپخانہ لیث کا بفاصلہ پانچ میل جانب اندور نصب کیا گیا اور پچاس سپاہی بجانب شمال چھاونی کے تعینات ہوئی بنظر اسکے کہ سپاہ ہندوستانی کی دلونمین کسیطرح سے بے اعتباری کا گمان نہو پہرہ ہاے ہندوستانی جو قلعے مین سے تھے اونکی نفری زیادہ کی گیی اور اونکے افسر تمام روز اونکی لین مین رہے تاکہ فساد نہو اور اونکے دلونمین اعتبار منجانب سرکار رہے سواے ازین افسران توپخانہ کو حکم ہوا کہ شب کو اپنے سوارونکے ساتھ لین مین رہین مگر سب افسر جب مس کوٹ مین کھانا کھا رہے تھے ایک سوار خفیہ اونکے پاس آیا اور اوسنے آکر کہا کہ اس حکم کی تعمیل نکرنا مگر اس اطلاع خیرخواہی کا کسینے خیال نکیا اور بعد کھانے کے سب صاحب لین کو گیے اور لفٹنٹ فارتن صاحب متصل گارد جھنڈہ لین کے ایک سوار سے کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک سوار مذکور نے اپنی قرابین اوٹھاکر سر کی اوسکی آواز سے اور سب افسر انگریزی اپنی اپنی آرامگاہ سے اوٹھکر بھاگے اب یہ حال تھا کہ سوار اور پیادہ متعلقہ رجمنٹ ۲۳ کی سب بندوقین مار رہے تھے غرض کہ اسی بارش غلولہ ہاے تفنگ مین سب صاحب لوگ اپنے اپنے مقام سے بھاگے قبل از اس واردات کے کچھ سواران مفسد لین سے جدا ہوکر راستے پر اس ارادے سے کھڑے ہوے کہ جسوقت میجر ہیرس صاحب اونکا کمانڈنٹ آوے اوسکو فوراً قتل کرین اور یہ ارادہ اونکا پورا ہوا یعنی جسوقت صاحب موصوف اپنے بنگلے سے اوٹھکر اونکے نزدیک آے اونہون نے فوراً

گولی مارکر اونکو زمین پہ گرا دیا اور بعد ازان تلوارونسے اونکے جسم کو پارہ پارہ کیا اسوقت افسران ۲۲ رجمنٹ مع اجنٹ میجر صاحب کے بنگلے مین جسمین مس کوٹ مقرر ہوا تہا کہانا کہاکر چروٹ پی رہے تہے که یکایک آواز تفنگ لین سواران سے گوش زد ہوئی اور ایک لحظہ نگذرا تہا که ویسے ہی آواز مین لین کمپنی گرانڈیر ۲۲ رجمنٹ سے سماعت مین آئین اور چونکہ یہ لین روبرو اوس بنگلے کے تہی جہان وہ سب صاحب مقیم تہے سوائے آواز کے گولیان بہی صاحبان موصوفین کے گرد وپیش آنے لگین اور اب تمام چہاونی سپیدل مین سوائے گولی کے اور کچہ نظر نہ آتا تہا چند صاحبون نے یہ تصور کیا که فوج ہلکر نے شاید چہاونی پر حملہ کیا ہے اور اس خیال سے اپنی اپنی کمپنی کے کوارٹرگارد کی جانب روانہ ہوے اور وہان پہونچکر اور معاملہ دگرگون دیکہکر ہرچند سپاہ کو فہمایش کی مگر کچہ فائدہ مترتب نہوا اور سپاہ نے اتنی گولیان مارین که سوائے گولی کے اور کچہ وہان نظر نہ آتا تہا کرنیل لیٹ صاحب نے بعد چہین لینے ہتہیار سپاہ گارد قلعہ کے جنکی بندوقین بہی پرتہین حکم دیا که توپخانہ چہاونی سپیدل کو روانہ ہو مگر اب بہی کرنیل صاحب کے دلمین اسقدر اعتبار سپاہ کا جاگیر تہا کیونکہ موسم گرما ہی گذشتہ مین جب صاحب موصوف مستعد جانے سپاہ گورہ مین تہے تو سپاہ مذکور نے اونکو عرضی دی تہی که وہ اونکو چہوڑ کر نجاوین اور اسطرح اپنی محبت و وفاداری ظاہر کی تہی که وہ بغیر انتظار کرنے توپخانے کے کپتان ہگین صاحب اجنٹ کو ساتہ لیکر چہاونی کو تنہا روانہ ہوے اور وہان سپاہ کو فہمایش کر رہے تہے که اس عرصے مین کچہ سوار آے اور سپاہ سے بیان طراز ہوئے که ہمنے اپنے کمان افسر کو تو مار ڈالا اب تم کیا کیا چاہتے ہو یہ سنکر سپاہ مین سرگوشی ہونے لگی اور نتیجہ اوسکا یہ نکلا که کرنیل لیٹ صاحب اور کپتان ہگبن صاحب بہی وہین مارے گیے اور اونکی لاشین دوسرے روز روبرو لین کمپنی نمبر ۷ کے اس حال سے قیمہ کی ہوئی ملین که کرنیل صاحب کے دونو رخسارے اوڑ گیے تہے اور اونکی پشت سوراخ سوراخ ہو گیی تہی دونو رانو کا گوشت اوتر گیا تہا اور زنخدان اونکے منہہ مین چلے گیے تہے اور تین زخم تلوار کے اونکے منہہ اور کہوپڑی پر تہے اور ایک گردن پر اس زور کا ہاتہ لگا تہا که جس سے اونکا سر شانے سے جدا ہو گیا تہا اب توپخانہ مذکورہ بالا نے چہا اور مفسدون پر اور گولہ رانی شروع ہوئی مگر قبل از اوسکے آنیکے مکان مس کوٹ اور مکان پادری صاحب اور مکانات کو جو قلعے کی توپون کی زد سے باہر تہے مفسدین نے لوٹ کر جلا دیے تہے دوسرے روز وقت صبح دو توپین جنگی ساتہ دو صاحب لوگ صرف تہے جو بضرورت جنگی بن گئے تہے واسطے نکالدینے باقیماندہ مفسدین کے جو لین سواران کے نزدیک پہرتے ہوے نظر آتے تہے آئین اگرچہ وہ مفسدین نظر آے مگر توپونکو دیکہتے ہی وہ سب بہاگ گیے اب اکثر مکانات جنمین مفسد پناہ گیر ہوے تہے جلا دیے گیے اور لاشین کرنیل لیٹ صاحب اور میجر ہیرس صاحب اور کپتان ہگبن صاحب اور دیگر صاحب لوگونکی لاکر دفنائی گئین ہلکر نے اپنی دوستی اور وفاداری ثابت کرنیکو چار لاکہ روپیہ نقدی اور غلہ اور سامان جنگی بکثرت ہمارے پاس بہیجا اور اسقدر امداد کی که ہمارا امن گاہ ایسا مضبوط ہو گیا که اگر مفسد ہمارا محاصرہ بہی کر لین اور وہ مدت تک جاری بہی رہتا تو بہی ہم اوسکے متحمل ہو سکتے تہے

اعظم گڈہ

بتاریخ دوم جون ١٧ رجمنٹ ہندوستانی نے یہان فساد برپا کیا اور لفٹننٹ ہچنس صاحب کو توجان سے ہلاک کیا اور مین صاحب سارجنٹ میجر ون کو زخمی شدید کر کے ساتہ یا آٹہ لاکہ روپیہ اور توپونکا قبضہ کر کے بروز دوم وانہ ملک اودہ ہوے بتاریخ چہارم زمیندار اور دیگر بدمعاشان شہر آمادہ فساد ہوے ساکنین شہر مکانات مخفی مین متواری ہوے اور تا تاریخ ١٨ ماہ مذکور مخفی رہے اس تاریخ کو ونیل صاحب اور ڈون صاحب کچہ سوار اور پیدل لیکر آئے اور ساکنین کو طمانیت بخشی کہ وہ اپنی اپنی حفاظت گاہ سے باہر آسے اور اپنے کاروبار مین بدلجمعی مصروف ہونے

منگیر

بتاریخ ششم جولائی صاحب مجسٹریٹ کو ایک عیسائی ہندوستانی نے آکر خبر دی کہ کل شام کو ایک چپراسی ملازم حاجی احمد سوداگر کا ایک آدمی کو دو روپیہ دیکر کہتا تہا کہ ایک چٹھی جو اوسکے پاس موجود تھی مقام پٹنہ علی جنتی خان ناظر فوجداری کے پاس لیجا اور وہ بباعث شورش راہ اس سے انکار کرتا تہا بلکہ اوسنے چٹھی نہ لی ہر چند چپراسی مذکور نے اوسکو بہت دہمکایا اور سخت سست کہا مگر اوسنے نہ مانا اور وہ گیا اس خبر سے صاحب موصوف کے دل مین شک پیدا ہوا اور یہ سمجہکر کہ اگر آدمی نہین گیا تو چٹھی ڈاکخانے کے ذریعے سے روانہ ہوئی ہوگی خود ڈاکخانے مین گئے اور صندوق حساب جو کھلوایا تو چٹھی مذکور بجنسہ دستیاب ہوئی اوسکا مضمون یہ تہا کہ روپیہ جو واسطے ترغیب آمادگی فساد مرسل ہوا تہا پہنچا اور بروز عید یعنی ٣ ـ اگست قریب ایک ہزار چار سو آدمی آمادہ فساد ہوکر تمام انگریزونکو قتل کر دینگے فقط اسمین کچہ اشخاص اہل اسلام باشندہ منگیر خاص اور پٹنے اور بہاگل پور کے شامل تہے اور اکثر اونمین سے ایسے تہے کہ وہ علاقجات معزز سرکاری مین نوکر تہے اس چٹھی کے حال سے واقف ہوکر تدبیر گرفتاری منشی ذکی الدین وکیل عدالت دیوانی اور حاجی احمد کاتب چٹھی مذکور کے عمل مین آئی اور وہ دونو گرفتار ہوکر واسطے تحقیقات کے روانہ بہاگل پور ہوے

بنارس

بتاریخ ٤ ماہ جون رجمنٹ ١٧ ہندوستانی اور لدہیانہ رجمنٹ سکہ اور ١٣ سواران کشادہ نے ہنگامہ سازی کی اور بابین نواخت چار اور پانچ گہنٹے سہ پہر سکہونکو دیکہا کہ وردی پہن کر پریڈ پر جمع ہوتے ہین اور سپاہ ہندوستانی نے بہی وردی پہننی شروع کی کیونکہ اونکو حکم تہا کہ جب کچہ اندیشہ فساد معلوم ہو تم سب طیار ہوکر میدان کوارٹرگارد مین آکر جمع ہونا اس عرصے مین دو یا تین افسر انگریزی گہوڑونکو پاشنہ ڈالے ہوے لین مین آسے اور بیوگل واسطے باہر آنے فوج کے بجا مطابق آواز بیوگل کے سب سپاہی باہر میدان مین آے مگر دہوتی اور کرتی پہن کر آے پاجامے وردی کے نہین پہنے تہے اسلیے حکم ہوا کہ اپنے نیلہ رنگ کے پاجامے پہن کر آؤ چنانچہ سپاہی بتابعت حکم پاجامہ پہننے گیے اب اونکو حکم ہوا کہ اپنے ہتہیار بیلون مین رکہدو اونہون نے رکہ دیے اور واپس اپنے افسرونکے پاس آرہے تہے کہ اس عرصے مین بیل تو بند ہوگئی اور اونہون نے کیا دیکہا

کہ توپخانہ اور گورے پیدل چلے آتے ہین اس حال کے دیکہنے سے سپاہ کے دلمین خوف غالب ہوا اور وہ بیلونکی طرف بہاگ گے اور اونکے قفل توڑکر ہتہیار نکالے اور بندوقین ۱۰ رجمٹ شاہی کو جو ہتہیارونکا قبضہ کرنیکو آتے تہے مارنی شروع کین سپاہ گورہ نے بہی اپنی بنادیق سے کام لیا غرض کہ طرفین سے خوب گولی چلی آخر کو سپاہ ہندوستانی اپنی لین کیطرف بہاگ گئے اور وہان دیوار ہاے لین کو دیوار پناہ قرار دیکر اوسکی پشت سے گولیان مارتے تہے کرنیل سپوٹش وڈ صاحب نے جب دیکہا کہ سپاہ ہندوستانی دیوارونکی پناہ مین ہوکر گولیان مارتے ہین اونہون نے تمام لین کو آگ لگادی اور ہوا جو موافق تہی تمام ہوان اور تیزی آگ کی بجانب مفسدین شدت سے ہوئی یہان تک کہ تاب نہ لاکر مفسدین بہاگ نکلے اور بہت سے اوسمین جل گیے کیونکہ روز دوم جب وہان جاکر دیکہا تو خاکستر مین سے بوے گوشت سوختہ بکثرت آتی تہی

اب اور دشمن میدان مین آنے والے تہے یعنی جب کپتان ڈوجسن صاحب ۱۳ رجمٹ مین گیے اور جاکر اونکو اطلاع دی کہ چونکہ اونکا کمانڈنٹ مارا گیا اسواسطے برگیڈیر پونسبی صاحب نے اونکو یعنی کپتان صاحب کو حکم دیا ہے کہ اونکے رسالے کی کمان کرین تو سب سوارون نے اپنی تلوارین کہینچین اور اونسے کچہ گفتگو سے ناخوشی کی بلکہ ایک سوار نے پستول صاحب موصوف کے مارا جسکے صدمے سے بازو کپتان صاحب کا جدا ہوگیا اب اور دقتین رونما ہوئین یعنے جب کپتان صاحب کا بازو جدا ہوگیا اور اونکا گہوڑا اونکو لیکر بہاگا سکہان رجمٹ لدہیانہ نے گورونکی طرف بنادیق سرکین اور دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور گورہ سپاہ سپاہ ہندوستانی کے نکالنے مین مصروف تہی اور ادہر کا گمان بہی نہ تہا اس لحاظ سے سکہو اس امر کا تعجب رہا اور جب گورہ اسطرح گویا دشمن ادہر اودہر ہو رہے تہے سکہون نے باعانت تحیہ سوارون کے اون پر حملہ کیا اور باقی سوار علیحدہ کہڑے ہوکر تماشا دیکہتے تہے اب سپاہگری سپاہ گورہ کی ظاہر ہوئی کہ یعنی پلٹنے سے تو ۳۷ رجمٹ ہندوستانی بارش غلولہ کر رہے تہے اور ایک جانب سے سکہہ اور دوسری طرف سے سوار اون پر گولیان مار رہے تہے کہ سپاہ گورہ ہوشیار ہوکر ایک گروہ اونکا تو بجانب سکہہ سپاہ گیا اور اونکو مارکر بہگا دیا اور دوسرا گروہ ۳۷ رجمٹ کی لین مین گہس گیا اور وہان سنگینون سے مارکر سپاہ مفسد کو کوئی راستہ سواے فرار کے نچہوڑا۔

اسطرح دشمنون سے فراغت حاصل کرکے سپاہ گورہ حفاظت میم صاحبان اور صاحبان ملکی مین مصروف ہوئی اور اونکو بحفاظت تمام مکان ٹکسال مین پونہچا دیا اوہر تو یہ ہو رہا تہا اور سپاہ گاردہاے خزانہ و کچہری و مسکوٹ ہسپتال وبازار نے جب دیکہا کہ کوئی پرسان حال نہین اونہون نے دست غارتگری دراز کیا اور تمام چہاونی کو لوٹکر بجانب بنگلہ ہاے صاحبان بارادہ قتل روانہ ہوے اونکے بنگلونمین آنے سے پیشتر سب صاحب لوگ بہاگ کر مکانات تناکر دمیشیہ و دیگر مکانات مین جو اونکے نزدیک محفوظ تہے متواری ہو گیے تہے مگر سپاہیون نے اونکو وہان بہی ڈہونڈ اور وہان سے بہی تلاش کرکے نکالا اور بسختی تمام قتل کیا سواے اون سپاہیان گاردہاے مذکورہ بالا کے جنہون نے چہاونی کو لوٹا تہا اور سپاہ ۳۷ رجمٹ بہی جسکو گورون نے سنگینون سے مارکر لین مین سے نکال دیا تہا تمام مقامات مین منتشر ہوگئے یہہ سپاہ سب سے زیادہ مفسد تہی کہ قتل و خونریزی مین اور سپاہیون سے گوے سبقت لیگئی تہی

آخرکار یہ بہی رو بفرار لاے اور سپاہ سکہ ایکطرف کو اور سپاہ ہندوستانی بجانب دیگر فرار ہو گیے اور شہر مین دوبارہ صورت امن کی پیدا ہوئی تمام میم لوگ اور صاحبان ملکی کو حکم ہوا کہ ٹکسال مین جا کر رہین یہ مکان بہت مضبوط تہا اور اوسکے بالاخانی پہ مورچال کے موقع موجود تہے اور شہر بنارس مین آئین جنگی جاری ہوا جو مفسد گرفتار ہو کر آتا تہا اوسکو پہانسی ہوتی تہی چہہ اور دس دس مفسدین کو ایک ایک مرتبہ پہانسی دیگیی اور چند عرصے کے بعد کمک کلکتے سے آگئی اور اوسنے اونکا آیندہ بہی رفع کر دیے اس کمک کی سرداری مین کرنیل نیل صاحب تہے اور فوج مندراس فیوزلیرز تہی

ایک صاحب جو اس سب مفسدے مین موجود تہے اسطرح پر حال بیان کرتے ہین کہ میری دانست مین کبہی انگریزون نے اسقدر شجاعت و مردانگی نکی ہوگی جیسے یہ ہوے ہر ایک انگریز خواہ ملکی یا سپاہی دوسرے سے سبقت لیجانے کی خواہش رکہتا تہا اور سارجنٹ میجر ہل صاحب سے جو متعلق سپاہ سکہ ہین کوئی شجاع تر اور دلاور تر نہ تہا جب وہ کمپو مین آے تو تمام خون آلودہ تہے اور اونکی تلوار اونکا حال کارزار بیان کرتی تہی اور اسی صاحب نے اول میری میم کی خبر زندگی کی مجہے دی تہی اونکا حال یہ ہوا کہ جب میرے مکان سے سب صاحب لوگ جو وہان موجود تہے ہمراہ میجر برٹ صاحب کے روانہ ہوے تو میری میم کو ساتہ لینا بہول گیے تہوڑی دور جا کر جو یاد آئی تو میجر صاحب نے کہا کہ مین جا کر اونکو لاتا ہون مگر ایک سپاہی گورہ نمبرا نے کہا کہ مین جا کر لاتا ہون اور بہاگ کر اونکو بغل مین لیکر بارش غلولہ ہای مفسدین مین زندہ لے آیا جب فساد کچہ کم ہوا تو ہم لوگ سوار انکی طرف گیے اور وہان طیاری شب باشی کی کی قریب نواخت دو گہنٹہ صبح مین نے سنا کہ میری میم کپتان برون صاحب کے بنگلے مین ہے یہ سنکر مین اور سارجنٹ میجر ہل اور ایک سپاہی ۱۰ رجمنٹ کا تینون گیے اور دیکہا کہ میری میم اور کپتان برون صاحب اور اونکی میم اور بچے سب زندہ ہین مگر طویلے مین خفیہ ہین غرض کہ وہان سے اونکو نکالکر تین سواران مین لاے یہان کے مفسدین کی ایک تعریف کرنی چاہیے کہ اونہون نے کسی میم یا بچے کو نہین مارا اور نہ خزانہ لوٹا صرف اپنی رجمنٹ کا خزانہ لوٹ لیا اور کسی سے کچہ نہ بولے مین اب مقام چنار مین ہون اور یہان اسطرح پر آیا کہ راجہ رام نگر نے ایک کشتی بہیجی تہی اوسمین مین اور میجر برٹ صاحب اور کپتان ڈونبار صاحب اور انسین بلیٹن صاحب اور گیارہ سپاہی ۲۴ رجمنٹ کے اور تین یا چار اور نمکحلال آدمی جنہون نے ہتہیار بخلاف سرکار نہین اوٹہاے تہے ہم سب سوار ہو کر اس مقام کی حفاظت کے واسطے آئے ہین اور یہان ہم اسقدر سب طرح کے سامان سے درست ہین کہ جو کچہ ہو اس مقام کو نچہوڑین گے جب مین تاریخ ۶ ۔ بنارس سے روانہ ہوا تہا اوسوقت تک میجر گالس صاحب رسالہ ۱۰ کے اور تین سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے اور جنکیس صاحب اوتہی کبری یعنی ڈاکٹر خورد دفن ہو چکے تہے

انسین چمپن صاحب زخمی شدید ہوے تہے اونکے منہہ مین زخم آیا تہا جسکے صدمے سے اونکا تالو بہی پہٹ گیا تہا اور بیٹر صاحب ۲۵ رجمنٹ کے جو ۳۷ رجمنٹ کے ساتہ کام دیتے تہے اونکی دونو ٹانگین شکست ہو گیی تہین اونمین سے ایک تو بڑای ڈاکٹر صاحب کاٹی گیی اور ڈونڈی صاحب ۳ رجمنٹ کے بازو مین زخم آیا تہا اور دس یا پندرہ سپاہی گورہ بہی زخمی ہوے تہے

حیدرآباد

بماہ جولائی افواج نظام حیدرآباد خود سر ہوگیی ۱۲ نفر سواران اول رسالہ نظام جنہون نے بمقام اورنگ آباد مفسدہ پردازی کی تہی بتاریخ ۷ جولائی گرفتار ہوکر واسطے سزاے اعمال قبیحہ سپرد صاحب رزیڈنٹ بہادر کیے گیے تہے اس امر سے جس سے نظام اور اونکو رکن سلطنت کی نمکحلالی بہ نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہوتی تہی شہروالونکو نہایت تعجب ہوا بلکہ سب لوگ متوحش ہوگیے بتاریخ ۱۷ ایک گروہ کثیر نے جمع ہوکر محل نظام کو نرغہ کرلیا اور بسختی و درشتی پیش آکر طلبگار رہائی مجرمان مذکورہ بالا ہوے یہ گروہ اول مولویصاحب کلان کے مکان پر جاکر مستدعی حکم اور دعا کے ہوے مگر جب مولویصاحب نے حکم دینے سے انکار کیا بلکہ اس امر کے باز آنے کی فہمایش کی تو اونہون نے اپنا غصہ مولویصاحب پر چہایا یعنی اونہین کا سر دوش سے اول جدا کیا بعد ازین وہ سب بجانب محلات روانہ ہوے اور جاکر محل کو گہیر لیا اور شور وغل مچانا شروع کیا اور درخواست رہائی مجرمان کی کی یہہ خبر فوراً صاحب رزیڈنٹ کو دی گیی اور صاحب موصوف نے اسکی اطلاع صاحب کمانڈنٹ کنٹنجنٹ فوج نظام کو بذریعہ تاربرقی دی حکم مناسبہ کرنیل فورڈ صاحب کمانڈنگ توپخانہ کو بہی دیے گیے توپ جو علامت اندیشہ کے ظاہر کرنیکے واسطے مقرر تہی سر ہوئی اور ریٹ پر جو چہارم توپخانہ موجود تہا اوسکے ساتہ افواج مفصلہ ذیل شامل ہوگیی چار توپین توپخانہ اسپی اور ہفتم سواران کشادہ سوم رجمنٹ گورہ اور نکیم اور ۲۲ اور ۲۴ اور ۴۱ اور ۴۲ رجمنٹہا ہندوستانی منجملہ انکی نصف توپخانہ اسپی اور دو رسالہ سواران کشادہ اور بہت سے پیدل سپاہی بجانب کوٹہی رزیڈنسی روانہ ہوے اور وہان ہونچکر میجر براس صاحب کے توپخانے کے ساتہ جو کام مین وہان مصروف تہے شامل ہوگیے یہ کوٹہی شہر سے باہر بفاصلہ چند میل چہاونی سے تعمیر کی گیی ہے رکن سلطنت سالار جنگ نے صاحب رزیڈنٹ کو کہلا بہیجا کہ ایک گروہ کثیر شہر سے وقت شب بارادہ حملہ آوری کے کوٹہی کی طرف روانہ ہوے ہین اور عجب نہین کہ وہان آکر فساد کرین یہ خبر سنتے ہی طیاری جنگ شروع ہوئی اور سوارونکو حکم آگے جانیکا ہوا اور جسوقت توپخانہ احاطہ رزیڈنسی سے باہر نکلا اوسی وقت گروہ مذکور نظر آے توپخانے نے بمجرد دیکہنے کے گولہ رانی شروع کی اور تہوڑے عرصے مین مفسدین کو منتشر کردیا اکثر مفسدین میدان جنگ مین کشتہ پڑے تہے اور بہت مفسد گرفتار ہوکر پہانسی پاگئے

سواے حیدرآباد کے اس نواح مین اور چند مقامات مین بہی مفسدہ پردازی ہوئی تہی مگر وہ ایسے نہین کہ اونکا بیان علیحدہ علیحدہ تحریر کیا جاوے لہذا اونکے نام ذیل مین درج کرکے اکتفا کیا گیا وہ مقامات یہہ ہین اسیرگڈہ کولاپور اور دو چار اور چہوٹے چہوٹے مقامات تہے جنہین فساد نے کچہ منہہ دکہایا تہا مگر امثال عدو مال سرکار دولت مدار کے ہاتہون منہہ کی کہاکر پشت دکہاکر بیٹہ گیا تہا اور اوسکو بانی مبانی سیاست حکومت سرکار سے سزاے اعمال نکوہیدہ کو پہونچ کر نیست و نابود ہوگیے تہے

ناگود

بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر خبر اس امر کی بمقام ناگود پونہچی کہ مفسدین ونیاپور ورام گڈہ بہمراہی جبکہ کورسین مفسد کے مقام باندا سے روانہ ہو کر عازم ناگود ہین بشب ۱۶ مفسدین مذکور بفاصلہ ۲۰ میل کے مقام مذکور سے تھے اور عہدہ داران ہندوستانی نے بیان کیا کہ مردم مقام مذکور ہمراہ اونکے رہکر مستعد جنگ وپیکار ہونگے سبمین خیال ایک مقام واسطے جنگ گاہ کے برلب نالہ آب تجویز ہوا جو سامان جنگ کہ فاضل تصور کیا گیا تہا اوسکو خلاصیان رجمنٹ نے بامداد سپاہ مذکور چاہات قرب وجوار مین ڈال دیا اور طیاری جنگ کی عمل مین آئی

ایک صاحب اسطرح بیان کرتے ہین کہ بتاریخ ۱۶ وقت نو بجت نوگہنٹہ شب صاحب کلکٹر نے کہلا بہیجا کہ مفسد قریب ہین اور صبح کو ہمپر حملہ آور ہونگے اوسیوقت رجمنٹ موجودہ کو پریڈ کا حکم ہوا اور اونکے سامنے آٹھ سو ہتہیار جو فاضل تھے توڑے اور چہہ نئی توپین موجود تہین اونمین میخ ماردی بعد اسکے رجمنٹ بجانب کیمپ روانہ ہوئی جب ہم سب کیمپ مین پہونچے صاحب کمانڈنگ افسر نے چاہا کہ رجمنٹ کو آگے بڑہا دے اور قریب دو سو گز آگے گئے تھے کہ ایک سپاہی نے جو گارد اول مین تہا حکم مقام کا اور طیاری ہتہیار کا دیا اور اوسکے حکم کی سب رجمنٹ نے تعمیل کی جب ہمنے آواز بندوق سے فیر کرنے کی سنی ہمکو یہ خیال آیا کہ وقت کو غنیمت سمجہکر بہاگ جانا چاہیے اور ہمنے ایسا ہی کیا اور کسی سپاہی نے ہمپر گولی نہ چلائی ایک افسر جو پیادہ تہا اوسکو اونہون نے گرفتار کیا اور جابجا پہر آیا بعد ازان بعضنے کہا کہ اوسکو مار ڈالو مگر اور سپاہیون نے اوسکو نمارنے دیا اور کہا کہ مارنے سے کیا ہوگا اوسے چہوڑ دو بعد از پندرہ روز کی ہرزہ گردی اور بیابان نوردی کے ہم بمقام مرزاپور وارد ہوئے اور ہمارے ساتھ دو سو پچاس سپاہی وغیرہ جو شامل ہمارے تہے مقام مذکور مین آئے بعد ازان لوگونکے بہاگ جانیکے سپاہ واپس ناگود کو روانہ ہوئی اور وہان تمام میگزین درمیان سپاہ ۷ اور ۸ اور ۵۰م رجمنٹ کے اور درمیان پلٹن رام گڈہ کے جو دوسرے روز مقام مذکور مین وارد ہوئے تہے برابر تقسیم کردیا سپاہ مذکور دو روز ناگود مین رہی اور اس عرصے مین تمام بنگلہ جلا کر بجانب باندا واپس روانہ ہوئے صوبہ دار ۵۰ رجمنٹ جو نہایت حرامزادہ اور واقف زبان انگریزی سے تہا میجر جنرل فوج مذکور کا مقرر ہوا اس فوج کو صرف اسی ہزار روپیہ خزانے سے دستیاب ہوا سب افسر انگریزی بسلامت مقام مرزاپور تک پونہچے اور راستے مین سوائے شدائد موسم کے اور کسی طرح کی تکلیف منجانب مفسدین نہوئی

جبلپور

۵۲ رجمنٹ ہندوستانی جو یہان مقیم تہی مدت تک نمک حلال رہی مگر اونکی وفاداری پر بدگمانی بہت تہی اور اس امر کے انتظار رہتے کہ دیکہیے کب تک یہ ایسے نمک حلال رہتے ہین سپاہ رجمنٹ مذکور کو کہا گیا تہا کہ اگر وہ نمک حلال سرکار رہینگے تو اونکو دو چند بہتا ملیگا اس اقرار سے بہت کام نکلا یعنی ماورائے اونکے اپنی فساد نکرنیکے اونہون نے فرو کرنے ہنگامے مین جو بندیلون نے پرگنہ سرحدات پر کیا تہا خوب کوشش کی تاریخ ۱۵ ستمبر وقت نو بجت نوگہنٹہ شب یہ خبر پونہچی کہ سپاہ مستعد اس امر پر ہے کہ جو لوگ بجرم ہنگامہ پردازی مقید ہوئے ہین اونکو جیلخانے سے رہا کرین اور جتنے انگریز مقام مذکور پر موجود تہے اونکو قتل کرینگے یہ خبر سنکر ایک سو سپاہ پیادہ

مندراجی اور چند سواران مندراجی واسطے حفاظت جیلخانہ کے روانہ کیے گیے اور چند لحظہ مین تمام سپاہ پہرہ وغیرہ کی اپنے اپنے مقامات پر مستعد ہو گیی اور دو ضرب توپ معہ ۱۹ نفر گولندازان گورہ اور ایک سو سپاہ پیدل اور باقیماندہ سواران مندراجی کمربستہ طیار ہوے کہ جہان ضرورت ہو وہان روانہ ہون پہرہ ہاے جنگی سوار اور پیادہ کے گرد رزیڈنسی کے قائم کیے گیے اور دو غول سوارونکے بطرف پترول گرد چہاونی کے گشت کرنے پر آمادہ کیے گیے قریب ایک بجے تک کوئی واردات وقوع مین نہ آئی اس نظر سے وہ سپاہی جو کام پر تعینات ہوے تہے اپنے اپنے بستر پر جا کر لیٹ رہے لیکن آدہے گھنٹے کے بعد اندیشہ فساد جو دلونمین تہا ظاہر ہو گیا اور لین کیطرف سے آواز ہاے تفنگ گوش زد ہونے لگی آخرش یہ خبر بایہ صداقت کو پونہچی اور تمام فوج ہمراہی دوبارہ طیار ہوئی عرصہ قلیل کے بعد بعضے افسر ہندوستانی اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ رزیڈنسی مین آے اور صداقت خبر رہائی چند مقیدین کی کی اور بیان کیا کہ چند بدمعاشون نے یہ ہنگامہ کر کر تفنگ اندازی کی تہی اسپر شمار سب سپاہ کا ہوا جس سے معلوم ہوا کہ آٹھ سپاہی ۵۲ رجمنٹ کے اور ایک سپاہی گارد عقب کا معہ اپنے ہتہیارونکے مفرور تہے

اس عرصے مین شور و غل آتش زدگی کا بلند ہوا اور دریافت ہوا کہ ایک چہوٹا سا بنگلہ جو قریب لین کے واقع تہا مفرورین مذکور نے جلایا تہا تمام سپاہی ہمراہی صبح تک مسلح رہے اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی سواے ازین دلیل اور قواعد وغیرہ حسب دستور سب ہوا اور ظاہر مین کوئی علامت ہنگامے کی موجود نہ تہی اور سپاہ سب نیک رویہ معلوم ہوتی تہی

قریب تین بجے صبح کے وہ قیدی جنکی رہائی مشہور ہوئی تہی جیلخانہ سے لاکر توپخانے مین رکہے گیے اور جو سپاہ مندراجی جیلخانے پر تعینات ہوے تہے اون پر کیی گولیان آئین مگر کسیکو آسیب نہ پونہچا اور نہ سر کرنے والا اون گولیونکا معلوم ہوا

اس سے بہی زیادہ وحشت انگیز تر واقعات درپیش ہوے یعنی قریب عرصہ دو یا تین مہینے سے راجہ شنکر شاہ جو خاندان راجہ گونڈ مین سے ہے تدابیر واسطے بربادی صاحبان انگریز مقیم جبلپور و آتش زنی بنگلہ ہا و غارتگری خزانہ و رعایا مین مصروف تہا اور اوسکے ساتہ رگھوناتہ شاہ اوسکا فرزند و دیگر مفسدین سازش رکہتے تہے اس سرکشی کی اطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر لفٹنٹ کلارک صاحب کو پونہچی صاحب موصوف نے ایک چپراسی کو بلباس فقیرانہ واسطے دریافت حال کے روانہ کیا اور اوسکی زبانی صداقت خبر کی ظاہر ہوئی لہذا حکم ہوا کہ ایک گروہ کثیر سپاہ پولس کا اوپر بنگلہ کلارک صاحب کے جمع ہو اور جب وہ سب جمع ہوے تو صاحب موصوف اونکو لیکر بجانب مکان راجہ مذکور روانہ ہوے جب مکان قریب ایک میل کے فاصلے پر رہا تو صاحب موصوف سوارونکو لیکر دوڑ پڑے اور جا کر کانون کو گھیر لیا اور پر وقت پہونچنے سپاہ پیدل پولس کے مفسدین کو گرفتار کر لیا

دو روز تحقیقات اس مقدمے کی روبروے لفٹنٹ کلارک صاحب ڈپٹی کمشنر جبلپور اور لفٹنٹ ڈانگلس صاحب ڈپٹی کمشنر اضلاع منڈلہ اور کپتان ملسن صاحب متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی کی ہوتی رہی اور جرم سرکشی کا نسبت

راجہ مذکور اور اوسکے فرزند کی سنجیدگی پایۂ تحقیق کو پہونچا بعد تحقیقات اور ثبوت جرم حکم اوڑا دینے کا توپ سے نسبت ہر دو مجرم ہونے کے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۸ ۔ وقت صبح تعمیل اس حکم کی حاطہ کوٹھی رزیڈنسی مین عمل مین آئی

فیض آباد من مضافات ملک اودہ

بتاریخ ۸ ماہ جون بوقت شب ششم اودہ پیادگان نے بوگل ہنگامہ پردازی کا بجایا اور ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اوسکی تعمیل کی اور ہر ایک سپاہی اپنے ہتھیار لینے کو دوڑا یہ خبر سنکر میجر فلسن صاحب نے اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ توپون پر جاوین وہ بموجب حکم کے چلے مگر دوم کمپنی ۲۲ رجمنٹ نے جو توپون پر تعینات تہے جمع ہو کر سنگین اپنی آگے بڑہا دین اور کسی گولنداز کو توپ کے قریب نہ آنے دیا بعدازین میجر فلسن صاحب نے حکم آگے بڑہانے توپونکا دیا مگر سپاہ مذکور نے اسکی تعمیل بہی نہ ہونی دی اور نہ کسی افسر کو نزدیک توپون کے آنے دیا

بیان ہنگامہ پردازی سپاہ ۲۲ رجمنٹ کا عجب تماشے کا ہے یعنی گو اونہون نے فساد کیا مگر ہنگام فساد مین بہی اپنے افسرونکی جان اور مال کی بہی حفاظت کی اونکے بنگلہ ہاکو بچایا اور گاردہای سپاہ میگزین اور دیگر اسباب سرکاری پر تعینات کیے اور جابجا پہرہ ہای جنگی نصب کیے تاکہ دہاتی اور شہری لوگ دست غارتگری دراز نکرین اور ایک کونسل سب سپاہ کی واسطے انتظام آیندہ کے قرار دی اوسمین فشر صاحب کے رسالے والون نے صلاح بیچ قتل کرنے افسران انگریزی کے دی مگر ۲۲ رجمنٹ نے اسکے خلاف راے دی اور سب افسران انگریزی کو کہا کہ تم جہان چاہو وہان چلے جاو بلکہ اپنے اسلحہ خانگی اور اسباب بہی اپنے ساتہ لیجاو مگر اسباب وسامان سرکاری نملیگا کیونکہ وہ سب اب شاہ اودہ کا مال ہے یہ سنکر افسرون نے کشتیان واسطے سواری اور باربرداری کے طلب کین سپاہ نے ایک رسالدار کو جو کمشنری جنرل مقرر ہوا تہا حکم دیا کہ کشتیان بہم پونہچا دو اوسنے کشتیان دین مگر ایسی چہوٹی تہین کہ سواے ایک دست بچہونے کے افسران مذکورین اور کچہہ ہمراہ نہ لیسکے وقت روانگی مفسدین نے نوسو روپیہ خزانہ سرکاری مین سے نکال کر واسطے خرچ راہ کے اونکو دیا یہ حال دیکہکر جب افسران مذکورین نے پہر اونکو فہمایش دربارہ رفاقت کے کی تو اونہون نے باادب تمام جواب دیا کہ ہم اب زیر حکم اپنے ہندوستانی افسرونکے ہین اور صوبہ دار میجر ۲۲ رجمنٹ کا کمانیر جہاونی مقرر ہوا ہے اور ہر ایک کمپنی نے اپنے اپنے افسر کو سردار مقرر کیا ہے

جس روز افسران انگریزی اس مقام سے روانہ ہوتے تہے اوسی روز خبر آنے ۱۷ رجمنٹ کی جو مستعد بہ ہنگامہ پردازی تہی پونہچی بلکہ ایک روز پیشتر حسب معمول گارد رسد کا بہی فیض آباد مین آگیا تہا اور دوسرے روز گارد آخر ۱۷ رجمنٹ مذکور کا بر لب دریا وارد ہوا کرنیل او برائن صاحب متعلق ششم پیادگان اودہ اور اندرسن صاحب متعلق ۲۲ رجمنٹ اور لفٹنٹ گوردن صاحب ششم پیادگان اور لفٹنٹ پرسیول صاحب متعلق توپخانہ مقام دنیاپور سلامت پونہچے اور دو افسر جو انکے ساتہ کشتی پر سوار ہوے تہے کسی مقام پر اثناء راہ مین بارادہ جانے گورکہپور کے اوتر گیے تہے اور شاید مفسدین کے ہاتہ سے کہین مارے گیے ہونگے راجہ مان سنگہ نے جسکو شاہ دہلی نے سپہ سالار ملک اودہ کا مقرر کیا تہا بہت میم لوگونکو اپنی حفاظت مین رکہا اور اقرار مہربانی پیش آنیکا کیا ایک میم کو جسکو عنقریب بچہ ہونیوالا تہا

اوسکا شوہر جو کپتان ۲۲ رجمنٹ کا تہا چہاونی مین لیگیا اور اوسنے وہان سپاہ سے کہا کہ اگر تم مجکو مار ڈالوگے تو اسس میم کی حفاظت ضرور کرنا یہ سنکر ایک حوالدار جسکا مکان قریب اوس جانب دریا کے تہا اوٹہا اور باجازت سپاہ دونو کو اپنے مکان مین لیگیا اور ایک ڈاکٹر بہی اونکے پاس سپاہ نے بہیجدیا بعد فساد کے بہی سپاہی افسران انگریزی کی سلامی دیتے تہے اور اونکے ساتہ بادب پیش آتے تہے بلکہ اکثر سپاہی تو آبدیدہ ہوکر نہایت تاسف ظاہر کرتے تہے اور بیان کرتے تہے کہ ہمارا کچہ چارہ نہین ہے جب سب سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا ہم بہی لاچار اونکے شامل ہوگیے القصہ فیض آباد سے روانہ ہوکر یہ سب افسر مقام اجودہیا وارد ہوے وہانکے رئیس نے اون کی بہت خاطرداری کی اور بتواضع و تکریم پیش آیا اور اوسنے اقرار بہم پہونچانے بڑی کشتیونکا کیا مگر وہان سے روانہ ہوکر جو نو دن اونکو راستے مین گذرے اون دنو مین اونکو بڑی صعوبتین رونما ہوئین اور بعضے بعضے مقام سے تو مشکل جانبر ہوے کیونکہ اکثر گذرہاے خام جو برلب دریاے گہاگرہ واقع ہین اور اونمین مسلح مفسد آمادہ بفساد جمع تہے اونکے ہاتہ سے بچنا فی الحقیقت بہت مشکل تہا

ایک صاحب بوگل نواز توپخانہ مسمی جورج دہمسن اسطرح پر اپنا حال بیان کرتا ہے کہ

جب ہم کشتی پر سوار ہوتے تہے تو ہمنے دیکہا کہ سپاہی ۲۲ رجمنٹ کے بجانب خزانہ سرکاری روان اور دوان تہے اوس روز کپتان ڈرمنڈ صاحب کوٹہی مین جہان خزانہ بنظر حفاظت رکہا تہا دو لاکہ چالیس ہزار روپیہ موجود تہا غرض کہ فیض آباد سے روانہ ہوکر بیگم گنج مین جو قریب دس میل کے فاصلے پر نیچے فیض آباد کے ہے پہونچے وہان دیکہا کہ مفسد جمع ہین قریب نواخت یک و نیم گہنٹے کے اون لوگون نے ہم پر بندوقین سر کین وہان قریب آٹہ یا نو سو مفسد جمع تہے اونمین سے سو آدمیون نے ہمپر وار کیا تہا مگر ہم اوسسے چہ سو گز کے فاصلے پہ تہے اور کرنیل گولڈنی صاحب نے یہ صلاح دی کہ دوسرے کنارے کی جانب گہاگرہ کے کشتی لیجاوین اودہر جاتے ہوے ہماری کشتی ایک جہاو کے کہیت مین اٹک گیی مفسدون نے کشتیون پر سوار ہوکر ہمارا تعاقب کیا ہم بہی اوس کہیت سے بجانب کشتی جو آگی تہی روان ہوے اب ہم مین اور مفسدین مین چالیس یا پچاس گز کا فاصلہ باقی رہگیا تہا اس دوا دوش مین میجر ملس صاحب غرق آب ہوگیے اور سارجنٹ میجر اور لفٹنٹ بریٹ صاحب اور راقم بہی گرفتار ہوگیے مفسدین ہمکو مقام قیامگاہ بدمعاشان پر لیگیے وہان ۱۷ رجمنٹ اور ۲۳ رجمنٹ پیادہ ہندوستانی اور ۱۵ رجمنٹ سواران کشادہ موجود تہے القصہ ہمکو روبروے صوبہ دار کے جو کمانڈنٹ مفسدین کا مقرر ہوا تہا لیگیے مین اوسکا نام نہین جانتا مگر وہ ہندو تہا اور ۱۷ رجمنٹ مین سابق ملازم تہا آدمی معمر اور پتلی جسم کا تہا قد اوسکا پانچ فٹ آٹہ انچہ بلند تہا اور بال سفید تہے اوسکے چہرے پہ کوئی بال نہ تہا اور رنگت سیاہ تہی جب ہم اوسکے روبرو پہونچے اوسنے ہم سے سوال کیا کہ تم کون ہو ہمنے جواب دیا کہ ہم فلانے ہین بعد ازین اوسنے اہل اسلام سے تو قران کے اور ہنود سے گئو یعنی گاو کی قسم اس بات کے لیے کہ وہ ہمکو نہ مارینگے اور قسم لیکر ہمکو چہوڑ دیا جب ہم وہانسے روانہ ہوے تو دو سپاہی ۱۷ رجمنٹ کے آگے بڑہے اور ہمپر حملہ آور ہوے اونکی گولیون سے

سارجنٹ میجر اور لفٹنٹ رایٹ صاحب تو مارے گیے مگر مجکو ایک گولنداز نے بچا کر سرای بیگم گنج مین پوشیدہ کیا اور بعد ازان تبدیل لباس کراکر مجکو وہان سے روانہ کیا جب ہم صوبہ دار مذکورہ بالا سے گفتگو کر رہے تھے اوسوقت پندرہ یا سولہ سوار اور دس یا بارہ پیدل سپاہی در پے تلاش باقیماندہ صاحبان جو کشتیون پر تھے گیے اور ہم نے بگوش خود آواز تفنگ جانب دریا سے سنی تہوڑے عرصے کے بعد سواران مذکور واپس آے اور بیان طراز ہوے کہ اونہون نے کرنیل گولڈنی صاحب اور چہہ اور صاحب لوگونکو قتل کیا اور تین صاحب لوگ بہاگ گیے جب مین تباریخ ۱۰ بمقام ٹانڈا آیا تو وہان لوگونکی زبانی سنا کہ چہہ یا سات صاحب لوگ تو مارے گیے اور دو یا تین کو زمینداران ضلع گورکہپور نے بچا لیا بعد ازین مین براہ متو پور اور شاہگنج اور جونپور کے ادہر چلا آیا کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر اور کپتان اور صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور بیرو فورڈ صاحب اور کپتان تہربرن صاحب راجہ مانسنگہ کے پاس کو پہنچے اور راجہ نے اقرار اونکی حفاظت اور پناہ دہی کا کیا جب مین مقام متو پور مین تہا تو مین نے سنا تہا کہ صاحبان مذکورہ بالا بہی بحفاظت گارد راجہ مانسنگہ بسواری کشتی اپنے اپنے عیال و اطفال کے پاس جاتے ہین اور بمقام ٹانڈا میرے یہ گوش زد ہوا تہا کہ فنش جیرلڈ صاحب کرانی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر اور سارجنٹ برسٹ صاحب کچہ سارجنٹون کے عیال و اطفال لیکر براہ سلطانپور الہ آباد کو جاتے تہے کہ معہ زن و بچہ راستے مین مارے گیے اور مجھے کچہ معلوم نہین کہ اون صاحبونکا کیا حال ہوا جو ہمارے پیچہے کشتیون پر بوقت روانگی فیض آباد سے سوار ہوے تھے

فنش جیرلڈ صاحب کی میم کو جو جو مصائب اور صعوبات مقام فیض آباد سے روانہ ہوکر پیش آئے تہے اونکا بیان ذیل مین کیا جاتا ہے

تباریخ ۹ جون مین یعنی میم صاحبہ موصوفہ قلعہ راجہ امام سنگہ مین گیے وہان اور بہی کچہ عیسائی پناہ گیر تہے مگر افسوس کہ میرا ایڈورڈ صاحب یعنی شوہر مجہسے چند گہنٹہ پیشتر وہان سے روانہ ہوچکا تہا پوربیون نے راجہ امام سنگہ کو پیغام بہیجا کہ سب انگریزونکو اونکے حوالے کردے راجہ نے بجواب کہلا بہیجا کہ کوئی صاحب میرے یہان نہین ہے پہر اونہون نے دوبارہ سوال کیا کہ جو میم وغیرہ ہون اونکو دیدے یہ سنکر راجہ نے اوسی شب حکم دیا کہ آٹہ سو جوان ہمراہ میم صاحبونکے جاوین اور ہم کو اپنے قلعہ مین سے روانہ کردیا مین صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم کے ساتہ ایک گاڑی پر سوار تہی ہم آٹہ بجے شب کے روانہ ہوے اور سولہ میل سے زیادہ فاصلے تک راستا بچاتے ہوے کہیتونمین سے جاتے تہے اثناے راہ مین بباعث صدمہ گاڑی کے تین روز رہے تہے آخرکار بوقت صبح ہم گہاٹ پر پہنچے وہان ایک کشتی ہمارے واسطے موجود تہی اور ہم ۲۹ آدمی اوسمین سوار ہونے والے تہے تفصیل سوارونکی یہ ہے کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر معہ میم صاحبہ اور دو بچے کپتان تہربرن صاحب معہ میم اور بچے کے اور اونکی میم صاحبہ کو ایک اور ہونے والا تہا کپتان موواسن صاحب معہ میم اور چار بچے کپتان بی صاحب معہ میم اور

اونکے سالی معہ پانچ بچون کے لفٹنٹ براڈورڈ صاحب اور میم ہرسٹ صاحب معہ میم اور بچے اور ایڈورڈ اور مین اور ایک بچہ اسقدر تو ہم آدمی تہے مگر ہمارے ساتہ کسیکے کچہ کھانا سوای دو بکس ارروٹ جو ایک قسم کا کھانا ولائتی ہوتا ہے اور قدرے چاے کے موجود نہ تہا اون دو بکس مین سے ایک میرے پاس تہا اور دوسرا ہی صاحب کے میم کے پاس الغرض تین روز تک ہمکو فاقہ تہا کیونکہ ارروٹ تو بچون کے واسطے ہمنے رکھ چھوڑے تہے اور کوئی کوئی کسیوقت کچہ اوسمین سے کہا لیتے تہے ہم باقیماندہ کو کبھی مان آرو نیم پختہ ملجاتے تہے اسپر بہی زیادہ سختی یہ تہی کہ گرمی کشتی پر شدت تہی اور ہم مین سے کسیکے پاس دوسرا جوڑا پارچہ پوشیدنی کا نہ تہا اور اگر کسیکے پاس کوئی شی زائد بہی تہی تو وہ مفسدین نے لوٹ لی تہی ایک شب ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور ہم وہان سے کچہ خوش آمد اور کچہ پیشکش کر کے بچ گیے مگر اونہون نے دوسرے گانون والونکو اطلاع ہمارے آنے کی دی اور اونہون نے کشتی گرفتار کر کے کنارے پر لگا دی اور طلب کا ہاتہ دراز کیا وہ قریب دو سو آدمیون کے تہے اور اونکا سردار بہی اونکے ساتہ تہا جو کچہ اونہون نے طلب کیا اور ہمارے پاس موجود تہا وہ ہمنے اونکو دیا کپتان آور صاحب نے سردار کو بخوش آمد اور چاپلوسی کہا کہ ہم تمہارے اختیار مین ہین چاہو مارو چاہو زندہ رکھو مگر ہمارے مارنے سے تمکو کچہ فائدہ نہین ہے آیندہ تمکو اختیار ہے غرض ایسی خوش آمد آمیز باتون سے سردار مذکور بہت خوش ہوا اور اوسنے ہمکو چہوڑ دیا مگر یہ کہا کہ کپتان ٹیڈ صاحب ایک چٹہی اس مضمون کی لکہدین کہ اوسنے یہان کوئی کسیطرح یہ مزاحم نہین ہوا ہے یہانسے روانہ ہوکر راستہ قلیل سطے کیا تہا کہ یہ صلاح قرار پائی کہ آگے جانا مناسب نہین اور بہتر ہے کہ بابو بلسنگہ کے قلعے مین چندے سے اقامت کرین غرض وہان گیے اور پانچ روز تک بطور چلہ کشان اونکے کارخانے مین دال روٹی اوٹہا کر بسر کرتے رہے اور بباعث تعفن اور غذاے مختلف کے اکثر بچے بیمار ہوگیے بلکہ نوبت یہان تک ہوئی تہی کہ اگر چندے دیگر وہان قیام ہوتا تو مین اس بیان کے کرنے سے محروم رہتی یعنی مین نہ زندہ ہوتی اور نہ یہ حال لکہتی القصہ ہم مین سے کسیکو باعث نہ معلوم ہوا کہ راجہ نے ہمکو اتنے دن اپنے پاس کیون رکہا مگر بعد ازان کچہ ملاح اور سپاہی ہمراہ دیکر روانہ کیا مگر یہ سپاہی ایسے تہے کہ جب کوئی وقت آتا تہا تو وہ کنارہ کش ہوجاتے تہے جب ہم قلعے سے روانہ ہوے تو ایک مقام پر جسکا نام نجور تہا پہونچے وہان ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور جو افسر سپاہ راجہ نے ہمارے ساتہ کیا تہا اوسنے ہماری حفاظت کے واسطے اقرار ڈہائی سو روپے کے دینے کا کیا جب ہماری کشتی روکی گیی تہی تو ہم سب کشتی مین چہپتے پہرتے تہے اس دار و گیر مین ایڈورڈ صاحب اور متہیوس صاحب تو مارے گیے مگر بوشیر صاحب بچ رہے فقط

اوریا

پیانا صاحب معہ گرنہتہ صاحب کے جو اس مقام سے فراری ہوکر جان سلامت لیگیے تہے اسطرح حال ہنگامہ مقام اوریا جو تاریخ ۱۴ ماہ جون واقع ہوا تہا بیان کرتے ہین

ہنگام قریب آنے مفسدین جہانسی کے راقم معہ اپنے اور گرنہتہ صاحب کے عیال و اطفال کے تاریخ

۱۴ جون یہانسے روانہ ہوا اور مین سنے یہ سمجہا تہا کہ میری والدہ کو بلباس ہندوستانی کوئی نہ شناخت کرسکیگا مگر ہمارے برقندازون نے اوسکو پہچانکر قتل کیا ہسبک صاحب جو اس صدمے سے دیوانہ وار پہر رہا تہا اوسکو بہی مفسدین سنے گرفتار کرکے قتل کیا اور دوبل صاحب اور اونکے عیال و اطفال کو مفسدین سنے ایک گانو سے لاکر جہان وہ پناہ گیر ہوے تہے اور بمقام چورل متصل کالپی لیجاکر رہا کیا مگر وہ سب تمازت آفتاب اور ماندگی سفر سے جان بر نہوے الا اونکا ایک فرزند زندہ رہا

گورسراے راؤ سنے اس ضلع کا قبضہ کر لیا ہے اور اپنے عہدہ دار مقرر کیے ہین اور مہاجن اور متمول باشندون سے روپیہ زبردستی لیتا ہے اور اوسکی میٹی سنے جسنے کالپی وغیرہ پر دخل کیا ہے مشہور ہے کہ اوسنے صرف باشندگان کالپی سے تیس ہزار روپیہ وصول کیا ہے

مصیبت اب یہ ہوئی کہ ہم اوس کمپنی مفسدین کے ہاتہ گرفتار ہوے جو خزانہ لیکر گوالیار کو جاتے تہے صورت اوسکی یہ ہوئی کہ ہم بمقام کوداری مقیم تہے اور کمپنی مذکور آکر بمقام باگہ فروکش ہوے اور بفور سننے اس خبر کے کہ ہم فلانے مقام پر ہین وہ دوڑ پڑے اور یہان آکر ہمکو گرفتار کرکے لیگیے اور چہ روز ہمکو قید رکہا جو مال و اسباب ہمارے پاس تہا سب لوٹ لیا وہانسے رہا ہوکر جو ہم روانہ ہوے کہ راؤ صاحب کے آدمیون نے ہمکو گرفتار کرکے مقام اوریا مین لایا اور جب مفسدین للت پور یہان آے تو ہمکو اونکے حوالے کر دیا مگر شکر خدا کہ اوسکے احسان سے ہم سبکی جان بچی رہی بعد ازین راؤ صاحب کے بیٹے مسمی نانتیا نے جو کالپی مین تہا ہمکو گرفتار کیا اور چاہتا تہا کہ ہمکو بمقام کانپور پاس ناناراؤ کے روانہ کرے کہ اسمین خبر شکست ناناراؤ کی اوسکے پاس پہنچی اور ہماری روانگی نہوئی اس خبر کے بعد ہمپر کچہ کچہ رعایت بہی ہونے لگی اور ہم بطور قیدی نہ بطور مظلوم رہنے لگے مین نے ایک ترکیب نکالکر چہٹی اپنی حال کی بخدمت جنرل نیل صاحب بمقام کانپور روانہ کی اوسکے جواب مین صاحب ممدوح سنے کئی پروانے بنام راؤ مذکور اس مضمون کے جاری کیے کہ ہمکو روانہ کانپور کرے راو مذکور سنے اول نہایت تامل کیا مگر جب اور کچہ بن نہ آیا ناچار ہمکو روانہ کیا اور ہم بتاریخ ۴ ماہ حال شاید ماہ اگست سے مراد ہو بمقام کانپور بسلامت وارد ہوے

کوہ آبو

سپاہ جودہ پور رجمنٹ سنے جو یہان تعینات تہے بتاریخ ۲۱ ماہ اگست درمیان چار اور پانچ بجے صبح کے ہنگامہ برپا کیا صورت اسکی یہ ہوئی کہ کپتان ہال صاحب کمانڈنٹ سنے اس سپاہ کی ایک کمپنی کو حکم دیا کہ مقام ارنپورہ سے بمقام انندرا روانہ ہوا اور یہ بہی کہا کہ ہم بہی مقام مذکور مین آ شامل ہونگے اور وہان سے ایک گانون پر جو متصل مقام مدارا کے رستہ ٹیپا پر واقع ہے چڑہائی ہوگی کیونکہ اوس جانب چند ٹہاکرون نے غارتگری شروع کی سنتے ہین شب بستم اگست کمپنی مذکور بمقام انندرا وارد ہوے یہ مقام دو میل کے فاصلے پر گہاٹ یعنی [illegible] سے اور ساتہ میل چہاونی سے واقع ہے اوسی شب قریب ۵ بجے سپاہی کمپنی مذکور کے کوہ متصلہ پر چڑہ گیے اور وہان

جاکر اپنی باقیماندہ سپاہیونکو طلب کیا اور کہا کہ ہنگامہ برپا کرکے تمام انگریزونکو قتل کرو

تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی دو گروہ مین منقسم ہو گئی اور بارک سپاہ مقیم اور کپتان ہال صاحب پر حملہ آور ہوئی اس صبح کو ایسی تاریکی تھی اور کوہر ایسے بھاری تھی کہ پندرہ گز کے فاصلے کی چیز نظر نہ آتی تھی جو سپاہ کی بارک مین وہ سب متعجب ہوئی کہ یہ کیا ہوا اور گولیان دیوار ہای خام کو پہوڑ کر ادہر اونے لگین اس سپاہ نی بزودی ہرچہ تمامتر وردی پہنی و بدروازے اور دریچے سے گولی مارنی شروع کی اور ایسی غلولہ بازی کی کہ مفسد میدان پر پیٹ سے فراری ہوے اور ایک و تین کا مجروح و خستہ وہان پڑا رہا اور باقی مجروحین کو وہ اوٹھا کر لیگیے کوئی سپاہی ۸۳ رجمنٹ کا زخمی نہوا اور یہ باعث نہایت استعجاب کا ہے اور وہ گروہ جو کپتان ہال صاحب کے قتل کیواسطے گئی تھے اوسی برآمدہ کوٹھی مین کھڑے ہوکر براہ دروازہ ہاے مکان گولی مارنی شروع کین مگر کپتان صاحب معہ عیال و اطفال ایک اور راہ سے نکل کر مکان اسکول گھر مین بسلامت پہونچ گئے تھے جنرل لارنس کا بیٹا آئی لارنس صاحب نے جب آواز بندوق بجانب کوٹھی کپتان ہال صاحب کی سنی تو وہ خود برای تفتیش احوال اوس سمت کو روانہ ہوے راستے مین مفسدین نے اونکو دیکھکر بغلولہ تفنگ زخمی کیا مگر شکر خدا کہ زخم شدید نہین ہے بعد ازین مفسدین بجانب بازار روانہ ہوے اور بازار کو لوٹ کر جیلخانے مین جو پانچ قیدی تھے اونکو رہا کرکے ڈاک بنگلے کو توڑا اس عرصے مین اکثر باشندے شہر کے اسکول گھر مین آگئی اور تھوڑی سپاہ بھی واسطے حفاظت کے وہان پہونچ گئی اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیام گاہ مفسدین دریافت کرنا چاہیے اور یہین خیال کپتان ہال صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول سے بجانب نقار خانے روانہ ہوے جب قریب نقار خانہ مذکور کے پہونچے تو ایک گروہ مفسدین بسر کردگی ایک شخص سوار جو غالب ہے کہ اودان سنگھ تھا نظر پڑا باہم مین گولیان چلین اور مفسدین پس پا ہوے مگر افسوس کہ بخیال حفاظت بارک و اسپتال و اسکول گھر کے اوسکا تعاقب نہوا مگر مفسد بھی بعد ازین وہان نہ ٹھہرے اور پھر کبھی نظر آئے مفسدین وہانسے فراری ہو کر مقام انندرا وارد ہوے اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور کاٹھیای باشندگان کوہ آبو کو قتل کرکے اونکا مال غارتگری بار کرکے بجانب سروہی روانہ ہوے مگر تعجب یہہ ہے کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لٹا اور اکثر بنگلون مین تو مفسد گئی بھی نہین تا شام سب صاحب اسکول گھر مین جمع ہوے اور ہرچند مکان مین قلت تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت شب کچھ شغل کرنا ہو اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور رونڈ کرتے رہے مگر تمام شب بآرام گذری اور کوئی مفسد برد نہوا

اس ہنگامے مین صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم خفیف زانوی چپ پر لگا ہے اور شام تک جتنے صاحب لوگ پہاڑ پر تھے سب آکر اسکول گھر مین جمع ہوے اور بخیال اسکے کہ شاید شب کو کچھ معرکہ رونما ہو برآمدے کے گرد ایک دیوار کھینچکر اوسمین سوراخ کیے مگر مفسدین بہت ہوشیار تھے اور دوبارہ ادہر کو نہ آئے جب یہ ہنگامہ ہوا اوسوقت ۶۵ انگریز کوہ مذکور پر موجود تھے اوسمین سے چہ یا ۸ صاحب بیمار بھی تھے مگر تاہم اگر تاریکی نہوتی تو مفسدین کی سزادہی کو کافی تھے

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین کوہ آبو سے باربرداری وغیرہ لیکر بجانب آرنپورہ روانہ ہوے کیونکہ اونکی چھاونی کی جگہ ہے اور جو دس نفر انگریزان معہ زن و بچہ وہان ہین اونکی جانب سے بڑی فکر ہے

ایک گارد ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی کا جسمین پندرہ سپاہی تھی کمسریٹ کے گودام پر تعینات تھے اونکے ہتیار چھین لیے گئے اور جب اونکے اسلحہ کو دیکھا تو بندوقین بھری ہوئی تھین مگر یہ نہین معلوم کہ اونکا ارادہ فساد کا تھا یا نہین لیکن اونکا نائک اسطرح گستاخی سے پیش آیا تھا کہ اوسکے ہاتھ مین ہتھکڑی ڈالی گئی اور اوسکے خلاف اکثر قصورات ثابت ہوتے جاتے ہین باقی سپاہی جسقدر تھے سب پہاڑ سے اوتار دیے گئے

سلطان پور اوده

یہان شہرت یہہ ہوئی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا سلطانپور کو آتا ہے یہہ خبر سنکر سب ولایتی انگریز وغیرہ جو تینتالیس شمار مین سے تہے دو مکانون مین اکر جمع ہوئے اور اوسمین جتنے صاحب لوگ تہے اونہون نے یہہ سمجہ لیا تہا کہ اگر مفسد آئے تو ان دونون مکانون مین وہ جان بچا سکین گے مگر یہ خبر غلط نکلی اور اندیشہ رفع ہوا بعد ازین اون سب نے یہ ارادہ کیا کہ یہانسے فرار ہو جانا بہتر ہی الغرض وہ سب بجانب الہ آباد روانہ ہوئے تاریخ روانگی اونکی ۵ جون تہی اور اس تاریخ کو تمام سپاہ موجودہ بر سر ہنگامہ پردازی تہی مگر کوئی اونکی روانگی مین مزاحم نہوا بلکہ بارہ سوار اور کچہ بندوقچی حفاظت راہ کی واسطے اونکے ہمراہ ہوئے

ایک صاحب اس گروہ مین سے حال راستے کا اس طرح پر بیان کرتے ہین کہ ہم سب روانگی تو بخیر و عافیت روان تہے مگر جب بوقت نواخت تین گہنٹہ صبح ہم سب ایک مقام پر واسطے تبدیل کرنے سواریونکے قرار گزین ہوئے تو وہانکے اہالیان پولس نے ہمکو اطلاع دی کہ پاو گہنٹہ ہوا ہوگا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا اس راہ سے گذر گیا ہے اس خبر نے ہمارا اندیشہ دوبالا کیا اور ہم وہانسے آگے بڑہے ایک اور آب متصل پرتاب گڈہ کے طے کرنی تہی اوسکو ہم عبور کرتے تہے کہ جس سواری مین مین اور میرا لڑکا تہا وہ پانی مین ٹوٹ کر رہ گئی اسی عرصہ مین مین نے دیکہا کہ کچہ ہندوستانی بہی عبور کر رہے ہین اونکو مین نے اشارہ سے بلا بہیجا وہ میرے پاس آئے اور میرے کہنے کے بموجب عبور آب مین میری مدد بہی اونہین نے کی ہر چند ایک نے اونمین سے اول بکراہت میرے لڑکے کی طرف دیکہا پہر مانا اور اوسکو اوٹہاکر پار پونہچا دیا اوسکی کراہت کی وجہ مجہے ایک معلوم ہوئی اور وہ یہ تہی کہ وہ ہندو تہا اور اوسکو جو میرا لڑکا گود مین اوٹہانا پڑا اسواسطے شاید اوسکے دلمین کراہت آئی تہی مگر خیال کرنیکا مقام ہے کہ جب ہم عبور دریا کر چکے وہان ہمنے سنا کہ یہ لوگ جنہون نے میری مدد کی تہی یہ قیدی جیلخانہ الہ آباد کے تہے اور کچہ عجب نہین تہا اگر وہ بجای امداد کچہ فساد یا شرارت برپا کرتے مگر شکر خدا کہ وہ ایسی حرکت سے باز رہے اور یہ بہی ہمنے سنا کہ الہ آباد قبضہ مفسدین مین ہے اور تمام شہر مین لاشین کشتون کی پڑی ہین یہ سنکر اب ہم اس شش و پنج مین ہوئے کہ کدہر جائیے کیونکہ الہ آباد تو اوسی شب ہم پہونچنے کو تہے مگر یہ حال سنکر وہانکے جانے کو بہی دل راضی نہوتا تہا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ مقام پرتاب گڈہ چلکر کچہ تجویز مناسب کیجاویگی یہ قرار دیکر وہان سے روانہ ہوئے اور وارد پرتاب گڈہ ہوکر تجویز سواریون کی کرکے عزم بنارس کیا اس مقام پر ہمکو قریب ایک گہنٹہ کے عرصہ ہوا تہا کہ بابو گلاب سنگہ نے یہ کہلا بہیجا کہ گروہ مفسدین ہماری جانب آتا تہا اور اگر سب صاحب اوسکے قلعہ مین آجاوین گے تو وہ بدل ہماری حفاظت کریگا اس پیغام سے بعضونکی رای تو یہ ہوئی کہ اوسکے پاس جانا مناسب نہین شاید اس پیغام مین کچہ دغا ہو مگر باقیماندہ کی رای مین اوسکے قلعہ مین جانا واجب تہا کیونکہ اونہین کی رای تہی کہ اگر اوسکے پیغام کو نمانین تو گویا اوسکی بے اعتباری ظاہر ہوگی اور ایسے وقت مین یہ امر مناسب نہین سوائے اسکے جس مکان مین ہم گئے وہ اس قابل بہی نہتا کہ اگر مفسدین آجاوین تو کسیطرحکا ہمارا بچاو اوسمین ہو ایسے ایسے امور سے ناچار ہوکر ہم سب اوسکے پاس گئے اوسنے از حد خاطرداری کی اور ہر طرحکی حفاظت کا اقرار کیا مگر ایک آدمی گہنٹہ کے بعد آیا اور آکر کہنے لگا کہ مفسدین بہت ہین اور اوسکے پاس اسقدر جمعیت نہین کہ وہ اونکا مقابلہ کر سکے اسواسطے بہتر ہے کہ سب صاحب بنارس کو چلے جاوین اور کہا کہ سواری اور سپاہی ہمراہی کا سرانجام بہی وہ کردیگا القصہ سامان روانگی طیار ہوا

اور ایک صاحب کی بگہی کے پادانمین مین اپنے لڑکے کو گود مین لیکر جا بیٹہا میرا لڑکا آج بہت بیمار تہا یہانتک کہ اوس سے کہڑا نہین رہا جاتا تہا غرض کہ جب سب سوار ہو چکے تو یہانسے روانہ ہوے اور تہوڑی دور چلکر جو صاحب لوگ آگے تہے اونکو کچہ سوار ملے اور طلبگار روپیہ ہوے قریب تین سو روپے اونکی پاس ایک تہیلی مین تہا وہ تہیلی اونہون نے پہینک دی اور ادہر تو سواران مذکور اوسکے اوٹہانے مین مصروف ہوے اور ادہر ہم وہانسے روانہ ہوے مگر اس روپیہ کے پہینکنے سے ایک اور بڑی خرابی رونما ہوئی یعنے صدہا دیہاتی تلوار اور برچہیان لیکر ہمارے درپے ہوے بلکہ کچہ آدمیون نے اگرچہ جس بگہی مین مین تہا اوسکو پکڑا مگر جب صاحب مالک بگہی نے اپنی شمشیر نیام سے کہینچی وہ سب بگہی چہوڑ کر پراگندہ ہو گئے اور ہم وقت کو غنیمت سمجہ کر وہانسے راہی پیشتر ہوے

باقی جتنے صاحب ہمارے ساتہ تہے وہ سب گرفتار ہو گئے اور اونکے ساتہ جتنا ہمارا اسباب تہا وہ بہی مفسدین کے قبضے مین آگیا مین نے دیکہا کہ ایک سوار نے ایک صاحب کو گہوڑے پر سے نیچے پہینک دیا اور ایک دوسرے صاحب کے اوپر حملہ آور ہوے اس صاحب نے دلمین یہ خیال کیا کہ ہم سب قتل ہو گئے اسواسطے اونہی بجاے اسکے کہ مفسدین کے ہاتہ گرفتار ہو جاوے ایک چاہ مین جو متصل تہا کود پڑا اور چاہا کہ وہان غرقاب ہو مگر ہو نسکا اسی عرصے مین جب مفسدین نے اوسکو چاہ مین گرتے ہوے دیکہا تو وہ بہی وہان گئے اور اوپر سے پتہر مارنے شروع کئے ان پتہرون سے بہی جب وہ نمرا تو اونہون نے ایک رسی ڈالی اور اوسکو اوپر کہینچا اور باہر لاکر بہت سخت و سست کہنا شروع کیا اور کہا کہ کہو اب بہشت مین جاوگے یا کہین اور اور یہ بتلاؤ کہ تمہارا کونسا عضو اول کاٹین غرض ایسی ایسی باتین اونکو بہت سی کہتے رہے اس عرصے مین ہم وہانسے دور نکل گئے مگر جہان جاتے تہے یہی سنتے تہے کہ ہر طرف مفسد جمع ہین ایک صاحب ہم مین ایسے تہے کہ بغیر صلاح یا مشورہ کے تنہا گانوین چلے جاتے تہے تاکہ وہان کچہ پن ملے مگر بجای حفاظت کہ صدہا دیہاتی اونکے تعاقب مین ہم پر آکر جمع ہوتے تہے الغرض سب سے بچتے ہوے ہم روان تہے اب گہوڑونکا یہ حال ماندگی سے ہو گیا تہا کہ اونکے پا حرکت سے باز رہے تہے اور بگہی اونسے نہ کہنچتی تہی اس میدان مین ریگ بہی بکثرت تہی اور یہ موقعہ آبنا تہا کہ کوئی کسیکی خبر نلیتا تہا آخر کار ناچار ہمنے بگہی چہوڑ دی اور پیادہ پا چلنا شروع کیا مگر میرا لڑکا کہ دو دن سے گرسنہ تہا چل نہ سکتا تہا جن صاحب کی بگہی پر مین سوار تہا وہ صاحب بہی میرے ساتہ پیادہ پا چلتے تہے اور اونہون نے اس موقع پر میری مدد بہی کی یعنے میرے لڑکے کو گود مین لیکر دور تک لے چلے مگر نہایت ماندہ ہو گئے لاچار مین نے اوسکو اپنی پشت پر بٹہایا اور روان ہوا اب حال یہ تہا کہ ایک تو اندیشہ جان اور دوسری ماندگی راہ اور تیسرے لڑکا پشت پر اور چوتہی ریگ گرم پر کہ تمام پیر اوسمین دہنسا تہا چلنا یہ سب تکالیف گوارا کرنی پڑین کیونکہ سوای ان دو امور کے اور کچہ نہ ہوتا تہا کہ یا تو یہ سب گوارا ہون اور یا تنہا پیچہے رہتا ہون اور تنہا رہنے سے سبکے ساتہ رہنا مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا تہا

اسیطرح غرضکہ تمام روز بسر کیا وقت شام ایک باغ انبہ مین پہنچے اور وہان کچہ لیے مکث کیا تمام باشندے آکر گرد جمع ہو گئے اور ہمنے یہ سمجہا کہ اب زندگی دشوار ہے مگر اسی عرصے مین ایک سوار آیا اور آکر کہنے لگا کہ مین

ایک صاحب کو بچا کر ابہی پرتاب گدہ سے لایا ہون اوسکے ساتہ ایک رشتہ دار بابو گلاب سنگہ مسمی اجیت سنگہ بہی تہا اور اوسنے کہا کہ اگر تم بہی ہمراہ چلو تو تمہاری حفاظت گلاب سنگہ کے قلعے مین بخوبی ہو سکیگی اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات کس مشکل سے قبول ہو سکتی ہے کیونکہ صبح تو ایسی کج خلقی سے ہم سبکو اونسے اپنے قلعے مین سے نکالا تہا اور شام کو اس پیغام کا آنا اور ہماری طرف سے قبول ہونا کیسا مشکل اور بیرون از قیاس تہا مگر بخیال اسکے کہ شاید وہان کوئی صورت حفظ جان کی ہو اور یہان تو اوسکا ہونا غیر ممکن تہا کیونکہ سب دیہاتی جمع تہے اور سب لوگ بدخواہ ہو گیے تہے ہمنے اس پیغام کو منظور کیا اور اوسکے ساتہ روان ہوے اور یہ سوچتے تہے کہ ایکبار اور ہندوستانی کی حفاظت مین چلتے ہین آیندہ جیسا ہونا ہوگا ویسا ہوگا اب اجیت سنگہ مذکور نے اپنی طرح پر ہماری نہایت خاطرداری کی ہمکو شربت پلایا۔ ے اور کہانیکو دال اور چپاتی دی اور ہمارے بستر کے واسطے اپنے دیہہ سے کپڑے طلب کیے مگر وہ ایسے تہے کہ اگر ایسا وقت نہوتا تو شاید ہم اونکو ہاتہ بہی نہ لگاتے مگر اب بمجبوری اونہین کو لینا پڑا اور خالی زمین سے اونکو بہتر تصور کیا اور ہم سب نے بستر برابر برابر لگائے اور اونپر سوتے اکثر صاحبونکا تو یہ حال تہا کہ اب ہم دوسرے روز آفتاب کی صورت نہ دیکہینگے یعنے شب کو قتل کیے جاوینگے مگر تاہم تمام شب اپنی حفاظت کے واسطے کوئی جاگتا رہا اور کوئی سو گیا یہانسے مینے ایک آدمی تا بہ پرتاب گدہ روانہ کیا کہ وہان جاکر دریافت کرے کہ ہمارے ہمراہی جتنے صاحب سابق مین تہے وہ سب قتل ہوے یا زندہ ہین یہ شخص دوسرے روز واپس آیا اور آنکر اوسنے اطلاع دی کہ سب صاحب زندہ ہین مگر بابو گلاب سنگہ کے قید مین ہین اور بابو نے کئی مرتبہ اونسے اقرار کیا کہ مین چہوڑ دونگا مگر ابہی تک چہوڑا نہین ہے اور اگر کوئی صاحب تم مین وہان جاوے تو وہ سب آجاوینگے یہ سنکر ایک صاحب طیار ہوے مگر ہمنے یہ خیال کیا کہ اگر وہ جاوینگے تو زندہ نہ آوینگے اسلیے اونکو جانے سے ممانعت کی اور ہرچند اونکی مرضی کے خلاف تہا مگر ہم نے نہ جانے دیا تماشا یہ ہے کہ اسی روز سب قیدیان مذکور ہمارے پاس آگئے اسکے بعد اجیت سنگہ مذکور نے ہمکو پانچ روز اور اپنے پاس رکہا مگر اب ہمارے خورد و نوش کی فکر اوسنے کم کر دی تہی بلکہ یک لخت ترک کر دی تہی دو صاحب اور سوار ہمراہی اب یہان سے بدین خیال روانہ ہوے کہ جاکر حال راستہ الہ آباد کا دریافت کرین اگر صاف ہو تو یہانسے روانہ ہو جاوین مگر چند میل راہ طی کر چکے تہے کہ مفسدین نے اونکو آگہیرا یہ حال دیکہکر وہ بہاگے اور بمشکل تمام جان بچا کر واپس ہمارے پاس آئے اب ہم از حد تنگ تہے اور ہمنے تین آدمی معہ چہٹیات الہ آباد کو روانہ کیے مگر کوئی اونمین سے واپس نہ آیا آخرکار ناچار ہو کر سوار ہمراہی کو جو نمک حلال تہا آمادہ جانے الہ آباد پر کیا اور وہ بہی اس امر کو قبول کرکے اور اپنے تئین بلباس فقیرانہ بنا کر اور چہٹی لیکر راہی ہوا اور الہ آباد مین پہونچا چہٹی مذکور صاحب کلکٹر کو دی صاحب ممدوح نے ایک پروانہ بنام اجیت سنگہ بدین مضمون جاری کیا کہ سرکار کو بخوبی معلوم ہے کہ تمہارے پاس چہیالیس انگریز وغیرہ زن و مرد ہین اگر انہین سے کسیکو بہی کچہ ہوا تو تم اوسکے ذمہ دار ہو اور اگر تم اونکو بحراست و سلامت الہ آباد تک پہونچا دوگے تو تمکو انعام قرار واقعی ملیگا اس پروانہ نے بڑا کام کیا اب اجیت سنگہ ہماری از حد خاطرداری کرنے لگا اور ہمارے واسطے سواریون کی تجویز بہی کی اور دو سو بندوقچی ہماری ہمراہی کے واسطے ملازم رکہے تاہم راہ امن بالا بالا از راہ عام و دیہات سے تہی اسواسطے گہوڑے اور شتر ہماری سواری کے واسطے طیار ہوے کچہ ہم لوگ تو بغیر زین نامہ کے

گھوڑون پر سوار ہووین یا اور کچھ جنسکے ساتھ بچے تھے وہ شتر پر اس طور سے سوار ہوین کہ اونکے بستر لشت شتر پر باندھ دیئے اور وہ اوسمین بیٹھین مگر بباعث کم ہونے رسی کے بندش درست نتھی اور حرکت جو اونکو ہوتی تھی اوس سے اونکے بچونکو زیادہ صدمہ پہونچتا تھا اور وہ زار زار روتے تھے مگر اسکا کچھ چارہ نہ تھا اور وہ تمام شب اسیطرح روتے رہے مین اور میرا لڑکا بھی ایک اونٹ پر سوار ہوے اوسپر سواے کجاوہ چوبین کے اور کچھ نتھا اوس سے مجھے اور میرے لڑکے کو بھی نہایت تکلیف ہوئی بلکہ کئی مرتبہ ناچار ہوکر مین شتر پر سے اوترکر اور لڑکے کو ساتھ لیکر کئی کوس پیادہ پا چلا رات تو اس تکلیف سے بسر کی مگر روز جب روشن ہوا تو اور زیادہ تکلیف ہوئی یعنی شدت تمازت آفتاب وعدم دستیابی ہوا وحرارت ریگ راہ اور بھی رنج دیتی تھی غرض کہ افتان وخیزان ہم پل الہ آباد تک پونہچے وہان دیکھا کہ نہ کوئی سپاہی اور نہ کوئی توپ وغیرہ موجود ہی سب توپین مفسدین لے گئے تھے اور ہماری حفاظت کے واسطے بھی کوئی سپاہی قلعے سے نہین آیا اب سوای حافظ حقیقی کے اور کوئی محافظ نتھا اور خدا ہی جانتا ہے کہ کس اندیشے مین ہمنے عبور دریا کیا اور بعد فراغت دو گھنٹہ روز ہم قلعے مین وارد ہوے جسوقت وہان پونہچے تو ماندگی راہ وتشنگی سے ہم سب نیم جان ہورہے تھے یہان ہمکو ایک خیمہ رہنے کو ملا اور یہ حکم ہماری نسبت جاری ہوا کہ یہان کسیکے رہنے کا حکم نہین ہے اسواسطے اسیکے جو جہاز دخانی کلکتہ کو جاویگا اوسمین سوار ہوکر سبکو کلکتہ جانا ہوگا تعمیل حکم کے سوا اور کچھ چارہ نہ تھا اور اگر کپتان جہاز میہمان نوازی نکرتا اور سبکو کھانیکو نہ دیتا تو ہم سب گرسنگی سے راہ ہی مین مرجاتے یہان سے روانہ ہوکر چوبیس روز مین ہم براہ سندربن کلکتے مین وارد ہوے اور یہان چند روز خیراتخانہ مین رہے اور کچھ بوسیدہ اور کہنہ کپڑے اور بیس روپیہ نقد واسطے اخراجات ضروریہ کے یہان ہمکو ملے

اورنگ آباد

ایک سپاہی متعلقہ توپخانہ اور ایک سپاہی رجمنٹ پیادگان مین سے ہروقت درپے برانگیختہ کرنے اور ترغیب دینے اور سپاہیون کے جو مقام ہذا مین مقیم تھے وہی شدہ شدہ یہ ہوا کہ تمام سپاہ اورنگ آباد آمادہ فتنہ پردازی ہوگئی اور چونکہ انگریزی فوج یہان اسقدر نتھی کہ سپاہ مذکور کے ہتھیار لے لیتی اور یا اونپر غالب آتی لہذا اونہون نے تجاہل کو کام کیا اور اسطرح اوسنے آمیختہ رہے کہ سپاہ مذکور کے دلمین یقین بدگمانی کا انکی طرف سے متمکن ہوا

تباریخ ۲۳ ماہ جون جنرل ووڈبرن صاحب کا برگیڈ وارد ہوا اور اب یہ تجویز قرار پائی کہ مفسدونکو کلیتہ دفع کرنا مناسب ہے بدین خیال برگیڈ مذکور کو وہان لیگئے جہان سوارون کی چھاونی تھی اور وہان پہونچکر سوارونکو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار دیدو اس حکم کی تعمیل سوای ایک تروپ کے اور سب نے کی

جنرل صاحب نے اس تروپ کو حکم دیا کہ دس منٹ کی مہلت تم کو دیجاتی ہے اس عرصے مین اپنا نیک و بد سمجھہ کر جیسا تمہارے دلمین آوے ویسا کرو اسپر بھی جب اونکا ارادہ بنا پایا تو توپخانہ کو حکم گولہ اندازی کا ہوا ایک فیر مین چند سوار تو کام آئے اور مابقی فرار ہوگئے اوسنکے تعاقب مین ڈراگون روانہ ہوا مگر بباعث ماندگی راہ کے

زیاده تعاقب نہوسکا مگر تاہم قریب بارہ سوار اونہون سے بہی مارے اور مفرورین کی شامت ایام سے اونکو راستہ شہر کا ملا جب شہر مین آئے تو شہر والون نے اون سب کو گرفتار کر کے حوالہ سرکار کر دیا اور سرکار نے سرغنہ مفسدین کو سزای قرار واقعی دی تاکہ اورونکو عبرت ہو فقط

مندراس

بتاریخ ۱۸ ماہ اگست اوس رسالہ کشادہ مندراس حاطہ نے جسکو حکم تہا کہ ہمراہ اور فوج مندراس کے جسکو کام مندراس کہتے تہے کلکتہ روانہ ہو فساد برپا کیا اس فوج نے خود درخواست دی تہی کہ ہمکو کچہ خدمت کرنیکا بخلاف سرکشون کے حکم ہوا اور طبیق اوسکے وہ مقام بنگلور سے روانہ ہو کر مقام مندراس آئے تہے کہ یہان سے کشتیون پر سوار ہو کر روانہ کلکتہ ہون اثنای راہ مین جب وہ بمقام سنری پور موطر جو بفاصلہ ۲۶ میل مندراس سے واقع ہے وارد ہوے تو اونہون نے درخواست دی کہ اگر تنخواہ اور بہتہ اور آئین پنشن موافق احکام ۱۸۳۳ع کے مقرر ہو تو ہم آگے جاوین گے ورنہ ہم میدان کارزار نہ دیکہین گے کیونکہ تعداد تنخواہ وغیرہ سنہ مذکور کے تعداد حال سے زیادہ اور فائدہ بخش سپاہ تہی ایسے وقت مین اسطرح کی درخواست بہت رنج افزا و فکر آمیز حکام تہی مگر تاہم چند افسر ڈاک پر سوار ہو کر واسطے تصفیہ اس مقدمہ کے بمقام مندراس روانہ ہوے اور وہان جا کر گورنر بہادر کو اطلاع دی نواب گورنر بہادر نے اقرار سفارش کرنیکا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے کیا اور افسران مذکور بمقام ستری پور موطر واپس آئے اور سپاہ سے کہا کہ تمہاری درخواست نواب گورنر بہادر مندراس نے منظور فرمائی یہ سنکر سپاہ مذکور روانہ آیندہ ہوئی اور بمقام پوناملی جو بفاصلہ ۱۳ میل مندراس سے ہے اگر راز نہفتہ آشکارا کیا اور کہا کہ ہم اسیطرح آگے نجاوینگے اور اپنے ہموطنون کے مقابلہ مین جنگ نکرینگے قدرت خدا کا تماشا دیکہنا چاہیے کہ اسیوقت دو توپین اور کچہ گولنداز مقام پوناملے مین وارد ہوے اونکی آمد سے ایسی تقویت ہوئی کہ اوسیوقت رسالہ مفسد کو حکم ہوا کہ ہتہیار دیدے اور اوسنے گہوڑے اور پستول اور ٹوپی اور دیگر سامان جنگ زبردستی چہین لیا صرف شمشیر اونکے پاس ہین یہ سب امر بآسانی وسہولیت عمل مین آیا کسینے سر نہ اوٹہایا بعد اسکے رسالہ کو حکم ہوا کہ اسی مقام مین قیام کرے بعد از انقضاء چند روز رسالہ مذکور کو قلعہ مین کارچوکی پہرہ وغیرہ کا حکم ہوگیا فقط

حیدرآباد سندہ

اس بلای عالمگیر سے جو تمام ہندوستان مین مبسوط ہو گئی تہی اگر بچا تو ضلع سندہ بچا کیونکہ سندہ کے اضلاع مین کہین کوئی علامت فساد یا ہنگامہ پردازی کی ظاہر نہین ہوئی مگر بمقام حیدرآباد خاص مین کچہ توہم پیدا ہوا تہا لیکن اوس سے کوئی نتیجہ بد ظاہر نہین ہوا

حال اوسکا یہ ہے کہ بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر کو خبر اس مضمون کی میجر پیکل گریکر صاحب کماٹنگ ۲۲ رجمنٹ ہندوستانیکو پہونچی کہ کچہ سپاہ ناراض اور مستعد ہنگامہ پردازی معلوم ہوتی ہے اور اوسکی مدد باشندگان شہر کرینگے اس خبر کے سنتے ہی صاحب موصوف نے بندوبست خزانہ اور رسالے اور اوفس اور سکوٹ گہر کا کر کے توپخانہ اسپی اور ۲ رجمنٹ

ولایتی چھاونی رجمنٹ ۱۲ ہندوستانی کے جانب گئے اور رجمنٹ مذکور کو حکم پریڈ کا ہوا سب حاضر ہوے بعد ازان اونکو حکم ہوا کہ ہتھیار دیدو سب نے بغیر عذر کے اپنے اسلحہ رکھدیے اور کچہ اظہار ناخوشی نہین کیا وقت شب چند سپاہی اونمین سے روبفرار لائے تھے مگر گرفتار ہوکر آئے اور سزای اعمال پائی یعنے توپ سے اوڑای گئے اسکے سوای اور کچہ نہ ہوا اور سارے ضلع مین امن وامان رہا فقط

مقدمہ

بفور پہونچنے خبر مفسدہ مقامات میرٹھہ اور دہلی کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی ومغربی نے تین قطعہ اشتہار بخلاصہ مضمون مندرجہ ذیل جاری فرمائے

اول یہ کہ ہر ایک تعلقہ دار یا زمیندار یا کوئی شخص جسکے پاس کچہ زمین ہو اگر مفسدین سے شامل ہوکر خلاف سرکار کریگا اوسکا استحقاق زمینی ضبط ہوکر اوس شخص کو ملیگا جو سرکار کے شریک رہیگا

دوم یہ کہ سبکو جو رفیق سرکار رہین اور جو رعایای نمک حلال اور وفادار سرکار رہے اوسکو چاہیے کہ بہت ہوشیاری سے ایسی ترکیب کرین کہ مفسد بغیر سزا پای کے بچ نجائین

سوم یہ کہ قانون جنگی مقامات میرٹھہ اور مظفرنگر اور بلندشہر اور دہلی مین جاری ہو

تدابیر قرار واقعی واسطے سزادہی مفسدان اور قاتلان جنہون نے ایسے خون ناحق کیئے تھے شروع ہوین احکام بنام افواج ولایتی مقام میرٹھہ اور انبالہ اور پنجاب اور کوہستان کے اس مضمون سے جاری ہوے کہ سب اگر بمقام کرنال جمع ہون اور وہان سے افواج کمک راجپوتانہ اور راجہ پٹیالہ کے جنہون نے از خود استدعا خدمتگذاری کی کی تھی شامل ہوکر بیچ سزادہی گنہگاران کے کوشش بلیغ کرین

افواج مفصلہ ذیل بجانب شہر دہلی معین ہوے دو تروپ توپخانہ اسپی نوان لینسر ایکدستہ چہارم لینسر ۷۵ رجمنٹ شاہی اول فیوزلیر اور چہہ کمپنیان دوم فیوزلیر اس فوج کا گارد پیشین تاریخ ۱۹ ماہ مئی بمقام کرنال جمع ہوا اور اور فوج درمیان تاریخ ۲۲ ماہ مذکور انبالہ سے بجانب کرنال روانہ ہوے تفصیل فوج میرٹھہ کی جسکو حکم شامل ہونیکا اس فوج کے ساتہ ہوا تہا یہ ہے چار ترپ ششم کارباین چہہ کمپنیان ۶۰ رجمنٹ رائفل شاہی تین ضرب توپ اسپی نمبر ۱۴ باٹری اسپی تین ضرب توپ ۱۸ اینچی تین کمپنیان سیوم بلٹن توپخانہ پیدل چند سپاہ سفر مینا اور بلٹن سرمور سوای انکی ایک توپخانہ اتواپ قلعہ شکن مقام اگرہ سے روانہ ہوا اور ایک توپخانہ قلعہ شکن کو حکم ہوا کہ مقام پہلور سے آکر شامل ہو اور بلٹن گائیڈ کور اور چہارم سکھ کو بھی حکم ہوا کہ اس فوج کے ساتہ آملین

یہ فوج بمجبوری عرصے تک کرنال مین مقیم رہی اور وجہ مجبوری علاوہ ورود باغیون کے یہ بڑا باعث تہا کہ باربرداری نہین ملتی تہی اسی اثنا مین صاحب کمانڈر انچیف بہادر یعنی سپہ سالار فوج بعارضۂ ہیضہ بیمار ہوکر بتاریخ ۲۷، ماہ مئی اس جہان فانی سے رخصت ہوئی اور بجای صاحب محتشم الیہ کی جنرل برنارڈ صاحب سپہ سالار فوج مقرر ہوئی

بتاریخ مذکورۂ بالا یعنی ۲۷، ماہ مئی فوج میرٹھہ بسرکردگی برگیڈیر ولسن صاحب بمقام میرٹھہ سے واسطے روانگی دہلی کے روانہ ہوئی بتاریخ ۳۰، فوج مفسدین نے دہلی سے کوچ کیا اور دریای ہنڈل پر فوج برگیڈیر ولسن صاحب پر حملہ آور ہوئے یہان جرأت سوا ہوئی اور شکست فوج مفسدین کو ہوئی چار ضرب بہاری توپین اور ایک ہوائی غبارہ اور بکثرت سامان جنگ اور آلات مورچہ سازی فوج سرکاری کے ہاتہہ لگا۔ بروز دوم مفسدین دوبارہ جنگ آور ہوئے اور شکست فاش کہاکر پسپا ہوئے ہرچند مفسدین پانچ ہزار اور فوج سرکاری آٹھہ سو نفری شمار مین تہی تاہم کچہہ پیش نہ چلی اور آخرکو ہزیمت اوٹھاکر بہاگ نکلے

فوج میرٹھہ بتاریخ ۳، ماہ جون بمقام رائی جو دہلی سے بیس میل کے فاصلے پر ہے وارد ہوئی اور اتواپ محاصرہ کن یعنی سیج ٹرین بتاریخ ۶، بمقام علی پور پونہچین اور فوج میرٹھہ عبور دریا کرکے بتاریخ ۷، شامل کمپوی سپہ سالار بہادر بمقام علی پور ہوگئی فوج سرکاری نے بسرکردگی جنرل برنارڈ صاحب بوقت نواخت ۲ گہنٹہ صبح بتاریخ ۸، مفسدین دہلی پر حملہ کیا مقامات بیرونی شہر اونسے چہین لیے اور چہبیس ۲۶ ضرب توپ مفسدین کی بہادران سرکاری کے ہاتہہ لگین یہ لڑائی دو بجے سے نو ۹ بجے تک رہی اسمین کرنیل چسٹر صاحب اجیٹن جنرل اور لفٹنٹ رسل صاحب متعلقہ ۵۴ رجمنٹ مارے گئے اور قریب پچاس گورے ۷۵ رجمنٹ شاہی کے کام آئے اتواب مفسدین مورچال گرد نواحی مقام جہنڈہ یعنی فلیگ سٹیف تہین تکرسب مقامات مورچال سے ہٹا دیے گئے ایک دستہ فوج سرکاری تو سڑک کلان کے راستے سے آیا اور دوسرا دستہ چہاونی کی طرف سے اور اسطرح دونو طرف سے اونکو ہٹا دیا اب بہاری توپین پہاڑی پر قائم کی گئین مفسدین نے بتاریخ ۹، اوپر فوج سرکاری حملہ کیا کچہہ خفیف لڑائی ہوئی اس لڑائی مین گائیڈ کور نے کارہای نمایان کیئے اور دشمنونکا تعاقب تا دیوار شہر کیا

تاریخ ۱۲، مفسدین نے شہر سے نکل کر دو جانب سے فوج انگریزی پر حملہ کیا ایک تو مٹکاف صاحب کی کوٹہی کی طرف سے اور دوسرے سبزی منڈی کی جانب سے مگر دونو سمت اونکو ہزیمت نصیب ہوئی اس حملہ مین انکے ۴۵ سپاہی مارے گئے

دوسرے روز وقت شام دشمن پہر رونما ہوئے اور اپنے نصیب کا لکہا دیکہکر واپس بہاگ گئے اور بہت سپاہی مقتول اور مجروح میدان کارزار مین چہوڑ گئے

تاریخ ۱۵، دشمن پہر میدان مین آئے اور اس مرتبہ اونکا ارادہ یہ تہا کہ انگریزی فوج کو نیست و نابود کرکے شہر مین واپس آوین مگر تقدیر سے ناچار تہے اور بطور سابق صدہا خستہ چہوڑکر شہر مین بہاگ گئے بتاریخ ۱۸، جنرل صاحب نے حکم دیا کہ مورچہ دشمن پر جو مفسدین نے باہر شہر کے بدین مراد قائم کیا تہا کہ فوج انگریزی کے مقامات پہرہ وغیرہ کو دق کرتے رہین حملہ کیا جاوے اس حملہ مین خوب زد و ضرب ہوئی آخرکار دشمن بہاگ نکلے اور نقصان کثیر اوٹھاکر شہر مین گہس گئے اس لڑائی مین ایک توپ دشمن کی ملی اور اتلاف جان سرکار کی جانب بہت کم ہوا بتاریخ ۱۹، وقت شام مفسدین نصیراباد عقب فوج

انگریزی کے آکر حملہ کیا اونکے ساتھ چند ضرب توپ تھین اول فوج راجہ جہید نے اونکا مقابلہ کیا بعد ازان فوج سرکاری مین سے توپخانہ ۹ لیسنر اونکی کمک کو گیا اور دشمنونکو پھر نصیب کا لکھا آگے آیا اور پس پا ہوکر روبگریز لائے دوسرے روز وقت صبح دشمنون نے پھر حملہ کیا اور پھر شکست کھاکر بھاگ گئے اس جنگ مین بھی اونکا بہت نقصان ہوا ایک توپ اور دو پیٹیان سامان جنگ کی میدان مین رہ گئین جہید والون نے بڑی مردانگی کی اور قریب دو سو سپاہی مفسدین کو تہ تیغ کیا بتاریخ ۲۳ر مفسد پھر آمادہ جنگ ہوکر باہر شہر کے آئے اس روز تا بشام لڑائی قائم رہی اور فوج مفسد کو دیوارہای باغات سے بہت پناہ ملی مگر آخر کار چار سو سپاہی اونکے مارے گئے تو میدان چھوڑکر رو بفرار لائے

بتاریخ ۲۷ر دشمن پھر دیوارون کی پناہ لیکر مستعد ہوئے اور اس کئی مرتبہ اونہون نے پھر سرکار پر حملہ کیا اور ہر مرتبہ پس پا ہوے اُس روز اتواپ سرکاری نے بڑا کام کیا انگریزی فوج کے صرف بارہ سپاہی قتل ہوئے او مفسدین میدان مین صدہا کشتہ یکجا پڑے تھے اس سے خیال کیا گیا کہ قریب ہزار سپاہی مفسد اُس روز مارے گئے اور جن دیوارون کی پناہ مین وہ لڑتے تھے اونکا قبضہ بھی فوج سرکاری نے اس مرتبہ کر لیا

بتاریخ ۳۰ر خفیف لڑائیان بمقام سبزی منڈی رہین کیونکہ مفسد اپنے مقامات چھوڑکر باہر نہین آئے

بتاریخ ۵ر جولائی جنرل برنارڈ صاحب نے بعارضہ ہیضہ مبتلا ہوکر رخت ہستی اس جہان فانی سے اوٹھا لیا اور جنرل ریڈ صاحب بجای اونکے سپہ سالار افواج انگریزی مقرر ہوئے

بتاریخ ۸ر جولائی ایک دستہ فوج سرکاری واسطے توڑنے پل نہر جو متصل مقام بسی کے واقع تھا مامور ہوا یہ مقام قریب پانچ میل شہر دہلی سے واقع ہے اور فوج مذکورہ نے پل مذکور کو توڑدیا اور نتیجہ اس امر کا بہت اچھا ہوا کیونکہ اسی راستے سے رسد وغیرہ مفسدین کی آتی تھی بتاریخ نہم جولائی مفسدین نے جانب رہت سے آکر عقب فوج انگریزی پر حملہ کیا مگر شکست فاش کھاکر شہر مین بھاگ گئے اس لڑائی مین قریب ایک ہزار سپاہ دشمن کی تہ تیغ ہوئی مفسد دوبارہ بروز دوم شہر سے باہر آئے اور جو سپاہ انگریزی قرب وجوار مین بکار مورچہ سازی و دیگر سامان مشغول تھے اوسپر حملہ آور ہوئے مگر بارش باران اس زور شور سے نازل ہوئی کہ وہ شہر مین جاکر پناہ گیر ہوئے

بتاریخ ۱۴ر مفسد بمقام سبزی منڈی آکر ایک جگہ پر قائم ہوئے اور دلاوران انگریزی نے پھر اونکو شہر مین بھگا دیا اس مرتبہ میدان کارزار بہت گرم ہوا اور مفسدین کا اسقدر نقصان ہوا کہ پہلے کسی لڑائی مین نہین ہوا تھا

بتاریخ ۱۸ر مفسدین سے پھر ایک لڑائی ہوئی اور اسمین بھی مفسد پس پا ہوئے دوسرے روز بتاریخ ۱۹ر اونہون نے پھر ارادہ جنگ کیا مگر صورت دکھاکر شہر مین بھاگ گئے

بتاریخ ۲۳ر مفسد بکثرت جمع ہوکر اور اتواپ فیلڈ ہمراہ لیکر دروازہ کشمیری سے باہر شہر کے آئے اور ہمارے مورچہ گاہ کوٹھی مٹکف صاحب پر حملہ آور ہوئے اور فصیل شہر پناہ پر سے بھی توپ چل رہی تھی اس ہنگامہ مین عجب بازار قتال و جدال گرم ہوا برگیڈیر شوور صاحب نے اپنی فوج سے بازو دشمن پر حملہ کیا اور ایسی حکمت عملی سے جنگ آور ہوئے کہ دشمن نے دست و پا گم کیا اور بھاگ نکلے مگر اتواپ اپنی بھی ساتھ لیگئے اگر جلدی نہ بھاگتے تو اس مرتبہ انکی سب توپین رہ جاتین

بتاریخ ۳۱ء ایک گروہ کثیر مفسدین کا بجانب رہتک روانہ ہوا اور اونہون نے ایک پل بہی متصل مقام بسے کے اوس جگہ نہر پر بنایا جہان پل سابق فوج انگریزی نے توڑ ڈالا تہا جب یہ پل تیار ہوا تو پانی نہر کا طغیانی پر آیا اور پل نو تعمیر کو بہا کر لے گیا یہ دیکھکر مفسد واپس شہر مین آئے اور وہان اور فوج مفسد بہی اونکے شامل ہوئی اب دشمنون نے انگریزی فوج کے بازوی راست پر حملے متواتر کرنے شروع کئے مگر ہر بار شکست کہاتے تہے اسیطرح تمام شب گذر گئی اور کچہہ عرصے تک بروز دوم بہی یہ حملہ آوری جاری رہی اسمین بہی دشمن کا بہت اتلاف جان ہوا

بعد ازین تا تاریخ ۱۱ ماہ اگست جنگہای خفیف ہوتی رہین بتاریخ ۱۲ء ایک دستہ فوج انگریزی نے بسر کردگی برگیڈیر شیوورڈ صاحب نے دشمن کے مورچہ پر جو درمیان کشمیری دروازہ اور مورچہ انگریزی کوٹہی مشکیف صاحب کے واقع تہا حملہ کیا اور ایک غبارہ سہ پونی اور دو ضرب توپ نو پونی اور ایک چہہ پونی دشمنون سے چہین لین اس تاریخ کو فوج برگیڈیر جنرل نکلسن صاحب شامل فوج انگریزی اس مقام پر ہوئی

اس وقت مین کہ فوج انگریزی واسطے برباد کرنے مفسدین مقیم دہلی کے روبروی شہر دہلی کے جمع ہوتی تہی اور اضلاع مین بہی تدابیر اندفاع فساد مین حکام انگریزی غافل نہ تہے یعنی اضلاع شمالی و مغربی و ملک پنجاب و بنگال مین بہی تدابیر واسطے سزادہی مفسدین عمل مین آتی جاتی تہین تاکہ وہان سے کوئی شعلۂ فتنہ اوٹہکر ایسی سربلندی نہ حاصل کرے کہ جس سے مفسدین دہلی کو اور دلاوری اور پر دلی حاصل ہو مگر افسوس کہ فوج گورہ بہت کم تہی اور وہ بہی بگروہہای خرد جا بجا منتشر ہو رہے تہے اور اسی سبب سے قتل انگریزان مقامات مختلفہ مین یکمرتبہ بند نہو سکا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ

مقام پشاور مین بہی فساد ہوا تہا اور اوسکے اندفاع کی تدبیر جیسا کہ سابق حالات مقام پشاور مین درج ہو چکا ہے عمل مین آئین

مقام بلندشہر مین بہی فساد ہوا اور مقام دیرہ سے سر موبریلش کو حکم کوچ کا ہوا راستے مین چونکہ قفلی نہر کی مفسدین نے دور کر ڈالی تہی وہ عبور نکر سکے مگر اونہون نے دو گانون کو جو قریب مین آباد تہے بشبہہ ہنگامہ پردازی نرغہ کیا اور ہنگام تلاشی بہت سامان مغروقہ اونمین سے برامد ہوا اس سبب سے دونون گانونکو جلادیا اور تیرہ ۱۳ نفر مفسدین کو گولی سے ماردیا

بتاریخ ۱۶ء جون دس نفر سپاہی ۳۵ء رجمنٹ ہندوستانی جو مفسد ہو گئے تہے بمقام انبالہ توپ سے اوڑا دیے گئے اور عمل پہانسی اور اوڑانے کا ہر جگہ جہان کہین کچہہ بہی شبہہ سرکشی کا پایا گیا جاری ہوا اور اوسکی تعمیل مین کسیطرحکا فروگذاشت نہوا

ایک دستہ فوج بطور مووئبل کولم بمقام مئو علاقہ بمبئی تیار ہوا یہ سب سامان و بار برداری اسطرح مکمل تہا کہ جسوقت حکم ہوا اوسیوقت وہ روانہ ہوسکتا تہا اسمین دوسوادلن ڈرگون شاہی کے اور ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک توپخانہ شاہی تہا اور کمانڈنگ اس دستے کے میجر جنرل ووڈبرن صاحب مقرر ہوئے تہے

ایک روز اسیطرحکا دستہ پنجاب سے بسر کردگی برگیڈیر نکلسن صاحب بجانب دہلی آیا اور بتاریخ ۱۴ء اگست شامل فوج روبروی دہلی کے ہوا

ایک روز اسیطرحکا دستہ بسر کردگی جنرل ونن کورٹلنڈ صاحب پنجاب سے تیار ہو کر روانہ ہوا تاکہ حصار دبہ اضلاع مین سے

مفسدین کو سنگالکر امن قائم کی اس رستے کے ساتھہ دو ہزار ملائے سات سو نفر سپاہی مہاراجہ بیکانیر کے تھے یہ فوج مقام فیروزپور جمع ہوکر بجانب سرسہ روانہ ہوئے اور بتاریخ ۱۷ ماہ جون مقام اودہ مین فوج مفسد سے دوچار ہوئے اور ہنگامہ جدال و قتال گرم ہوا دشمن کے پچاس سپاہی مارے گئے اور فوج انگریزی کے دو سپاہی اور مفسد یہان سے بہاگ گئے بتاریخ ۱۹ مفسد بمقام کہیرا کا برلب نالہ گگرا قائم ہوئے فوج سرکاری بہی وہان پونہچی اور دشمنون کو وہان سے بہی نکال دیا اس لڑائی مین دو سو نفر مفسد قتل ہوئے اس لڑائی کے بعد پہر اس نواح مین کوئی جنگ نہوئی اور مقامات سرسہ و حصار دوبارہ قبضہ سرکاری مین آگیا ان مقامون مین اکثر صاحب زندہ ملے جنکے مارے جانے کا خیال تہا جو خفیہ جان بچائے کہین کہین پڑے ہوئے تھے

بفور اطلاع عیانی ہنگامہ و فساد غربی کے حکم فوراً روانہ ہونے فوج کا مقام کلکتہ سے صادر ہوا اور نواب گورنر جنرل لارڈ کاننگ صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ افواج انگریزی مقامات مندراس و سیلون و ماریشس اور کیپ سے بہی روانہ ہوکر اضلاع غربی ہندوستان کو جاوین اور جو فوج ولایت انگلستان سے بجانب چین روانہ ہوئی تہی اوسکو بہی حکم ہوا کہ راستے مین سے بجانب ہندوستان آجاوے اور فوج مذکور آکر داخل کلکتہ ہوگئی لیکن اس فوج کے آنے تک اضلاع شرقی مین بہی فساد ہوگیا اور اسی باعث سے کرنیل نیل صاحب بروقت واسطے کمک فوج ویلر صاحب کے جو بمقام کانپور مورچون مین محصور تہی پہونچ نسکے اور جب تک کرنیل صاحب موصوف بعد فرو کرنے آتش فساد بمقامات بنارس و الہ آباد کے کانپور تک پونہچین قتل عام انگریزان و عیسائیان ہوچکا تہا تاہم بزودی ہرچہ تمامتر اونہون نے چار سو گورہ اور پانچ سو سکہ بسرکردگی میجر رینارڈ صاحب بجانب کانپور روانہ کیا اور ۷ جولائی کو جنرل ہیولاک صاحب مع بارہ سو گورہ کے روانہ کانپور ہوئے اور بتاریخ ۱۲ شامل فوج رینارڈ صاحب کے ہوکر بتاریخ ۱۲ فوج باغی نانا صاحب کو بمقام فتحپور شکست دی اور ۱۵ تاریخ کو پہر بمقام پڈاندی کے شکست دیکر بتاریخ ۱۷ ماہ مذکور داخل کانپور ہوئے اور نانا صاحب بجانب بٹہور فراری ہوا

ایک دستہ فوج مقام کامٹی سے جو اضلاع ساگر و نربدا مین واقع ہے تیار ہوکر روانہ ہوئی اور مقام ساگر کو مفسدین سے چہین لیا

مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر والی کشمیر نے باستماع خبر ہنگامہ پردازی درخواست دی کہ جسقدر فوج اور روپیہ درکار ہو مجہسے لیا جاوے سرکار نے یہ درخواست اوسکی منظور کی اور جب تک فوج وغیرہ کی اوس سے طلب ہو مہاراجہ صاحب تو راہی ملک بقا ہوئے مگر اونکے جانشین مہاراجہ رنبیر سنگہ بہادر نے فوج کثیر بمقام دہلی واسطے کمک فوج سرکاری کے بہیجی

اسی اثنا مین فوج انگریزی کلکتے سے دوادو چلی آتی تہی اور ۲۷ جولائی تک چہہ پلٹنہاے گورہ اور بہت سا توپخانہ راہ تری و خشکی طی کرکے بمقام الہ آباد وارد ہوگیا اور سر پی گرانٹ صاحب بہادر سپہ سالار جدید واسطے جلدی روانہ کرنے فوج کے مقام کلکتہ مین رونق بخش رہے

مہاراجہ گوالیار نے ہر موقع پر دوستی سرکار قائم رکہی اور حتی المقدور فوج ذاتی کو شامل فوج کنٹنجنٹ ہونے دیا اور حکام انگریزی کو جو کچہہ حال گوالیار کا ہوا کرتا تہا اوس سے اطلاع دیا کرتا تہا اور ہر طرح افعال نمک حلالی اور دوستی بروے کار لاتا تہا

۵۱ سپاہ مفسد جنہون نے مقام پشاور مین فساد کیا تہا اور جنمین سے قریب چار سو نفری کے بچے تھے کیونکہ باقی تو سب کا تہانیون نے قتل یا گرفتار کرلیے تھے یہ چار سو نفری باقیماندہ بماہ جولائی کوہستان کشمیر مین سرگردان پہرتے تھے اور

آخر کار اکثر اون مین کے شدت ماندگی اور گرسنگی سے جانبر نہوئے اور کچھ پہرہ کا نمانیون کے بنادیق سے نہ بچے الغرض سات ۵۰۰ نفر تو کشتہ اور مردہ شمار مین آئے اور ۵۰ سپاہی باقی رہے تھے وہ بھی دو دو تین تین اہالیان پولس و دیہات قرب و جوار سے گرفتار ہو کر آتے تھے

ایک قریب رشتہ دار نواب رانیہ کا جو ملک بہٹیانہ مین واقع ہی واسطے حفاظت سرسہ کے منجانب سرکار مقرر ہوا تھا اور بجائے حفاظت کے اوسنے ازجانب بادشاہ دہلی شہر مذکور اور دیگر مقامات کو خوب لوٹا تھا گرفتار ہو کر آیا اور حکم پھانسی کا نسبت اوسکے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۵ ماہ اگست پھانسی بھی پا گیا نواب اینہ بھی ہنگام فرار ہونے کے ضلع لودہیانہ مین گرفتار ہوا

ایک گروہ دو ہزار پانچ سو گورکھیونکا بدین حکم نیپال سے آیا کہ شامل فوج انگریزی کے ہو کر امداد فوج مذکور کی کرے اور اس گروہ نے بمقام گورکھپور پہونچکر اور ساتھ ایک دستہ فوج گورہ اور چند سواران روانہ ہو کر عبور دریای گہاگرہ کیا تاکہ ساتھ فوج جنرل ہیولوک صاحب کے شامل ہو جاوین

مہاراجہ پٹیالہ نے بفوج و زر بدل کوشش بیچ مدد کرنے سرکار کے کی اور رانای بلسان کوٹ اور رانای کنگوتھال ترائی نے اور راجہای بیکانیر اور جہند وغیرہ نے بھی صفائی قلوب ساتھ سرکار انگریزی کے رکھی

ولی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا تھا اور ضلع بلندشہر پر قبضہ کر لیا تھا اور جو مقام مالاگڈہ مین جو نصف راہ میرٹھ اور علی گڈہ مین واقع ہی بمضبوطی تمام قائم ہوا تھا اوسکی سرکوبی کے واسطے ایک دستہ فوج گورہ میرٹھ سے روانہ ہوا اور مقام ہاپور مین اوس سے اور دستہ مذکور سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ولی داد خان شکست کہا کر پسپا ہوا

حکام پنجاب نے بدین غرض کہ پوربیے لوگ شامل مفسدین سیالکوٹ و دیگر مقامات کے نہو سکین اور نیز باین ارادہ کہ وہ کسیطرح لائق امداد اور کمک کرنے مفسدین کے نرہین بتاریخ ۱۷ جولائی حکم صادر فرمایا کہ جتنی پوربیے فوج پولس مین نوکر ہین سب برخاست کر دیئے جاوین

اس عرصے مین مقام دہلی پر بھی مفسد غافل نہ تھے وہ بھی ہمیشہ بدین ارادہ شہر سے باہر آکر جزوی فوج انگریزی پر حملہ آور ہوتے تھے کہ اونکو پہاڑی پر سے نکال دین مگر اونسے کچھ نہو سکتا تھا اور ہمیشہ شکستہای فاش کہا کر شہر مین گہس جایا کرتے تھے اور فوج سرکاری قدم آگے بڑہاتی جاتی تھی

اب مفسدین کو خبر پہونچی کہ توپخانہ قلعہ شکن مقام پہلور سے قریب دہلی کے آپہونچا یہ خبر سنکر فوج کثیر مفسدین کی چنین فوج نکمیوی نیمچ اور بریلی کی تھی باہر آیا اور بجانب کرنال بدین عزم روانہ ہوا کہ رستہ روک کر اوسکو آگے نہ آنے دین اثنای راہ مین بمقام نجف گڈہ فوج انگریزی سے جو بسرکردگی بریگیڈیر نکلسن صاحب پنجاب سے آتی تھی دوچار ہوئے اور بازار جنگ طرفین سے گرم ہوا آخرش مفسد بھاگ نکلے اور تیرہ ضرب توپ میدان کارزار مین چھوڑ گئے اس لڑائی مین مفسدین کے درمیان تین اور چار سو نفری کے مارے گئے اور ادوات مذکورہ بالا بھی سپاہ سرکاری کے قبضے مین آگئین

توپخانہ مذکورہ بالا دہلی پر پہونچا اور شروع ماہ ستمبر مین مقامات مناسبہ پر قائم کیا گیا اور اب محاصرہ شہر دہلی شروع ہوا بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور وقت صبح شہر پر حملہ آور ہوا اور اوسی روز فوج سرکاری داخل شہر ہو گئی مگر شہر مین بھی کئی روز لڑائی رہی اور تاریخ ۲۰ ستمبر کو تمام شہر قبضہ اولیای دولت قاہرہ مین آگیا مفسد نہایت خوب لڑے مگر فوج انگریزی کا کچھہ نہ کر سکے اور وہ

آخر تک جس مقام پر پہونچ گئی تہی وہان سے ایک قدم پیچھے نہ ہٹی ہرچند شہر دہلی تو بعد جنگہای متواترہ وعظیمہ قبضۂ سرکار مین آگیا مگر سرکار کا بہی بہت نقصان بباعث مارے جانے افسرون کے ہوا خصوصا اوس افسر فوج کے جسکا غم اب تک ہر ایک متعلق فوج کو ہی اور وہ برگیڈیر جنرل جون نکلسن صاحب تہا جو بسرداری اپنی فوج کے اول حملہ شہر مین گیا تہا اور داخل شہر ہوکر فوج کو آگے بڑہاتا تہا کہ ایک گولی آکر لگی اور اوسکے صدمے سے جانبر نہوا

فورا بعد فتح دہلی کے ایک دستہ فوج بجانب دوابہ روانہ ہوا تا کہ مفسدین مفرورین کو سزا دے اور رسکات سرکاری ضلعجات مین قائم کرے شاہ دہلی مع رفقا اور عزیزون کے ایک مقام پر ملا اور مقید ہوکر شہر دہلی مین آیا کپتان ہودسن صاحب مع اپنے سوارون کے شاہ دہلی کو گرفتار کرکے لائے تہے اس سفید ریش دشمن خلق خدا کو کپتان ہودسن صاحب نے بڑی کوشش اور حکمت عملی سے گرفتار کیا تہا

ایک وقائع نگار احوال جنگ دہلی کا کچہہ تفصیل کے ساتہہ درج کرتے ہین چونکہ اوسکا ہونا بہی اس مقام پر خالی از فائدہ متصور نہین لہذا درج ذیل کیا جاتا ہی

جو فوج کہ حتی الامکان جمع ہوسکی وہ سب زیر حکم جنرل برنارڈ صاحب کے ہوکر دہلی گئی مگر وہ اسقدر نہ تہی کہ دشمنونکا جو اوس سے بارہ مرتبہ زیادہ تہی باعتبار غلبہ مقابلہ کرسکتے جو مقام یعنی شہر دہلی جو دشمنون نے مضبوط کیا تہا نہایت مستحکم تہا اور نفری سپاہی کی بہی بہت زیادہ تہی اور سامان جنگ و رسد بہی اونکو بکثرت دستیاب ہوتا تہا اور اونکے پاس موجود تہا اور قواعد جنگی بہی اونکو خوب معلوم تہی اور فوج انگریزی شمار مین بہت کم تہی اور موسم بہی خلاف طبائع انگریزان تہا یعنی موسم بہت گرم تہا اور علاوہ ان سب امور کے بباعث سیلابی اور گندگی مقام فوج انگریزی بیماری پیچش اور وبای ہیضہ اور نیز بشدت تمام تہی ان وجوہ سے فوج انگریزی بمقابلہ فوج باغی ہر طرح کم تہی اور اسی سبب سے چند مرتبہ یہ تجویز قرار پائی تہی کہ یہان سے چلا جانا بہتر ہی اور میرٹھہ اور علی گڈہ مین قیام کرنا مناسب مگر اوسکے نتیجے پر کوئی خیال نکرتا تہا ہان البتہ صاحب افسر کمانڈنگ اونکے مشورے کے شریک نہ تہے اور اونہون نے اس صلاح کو منظور نکیا اور اسی باعث سے یہ فعل نامناسب ظہور مین نہین آیا ہرچند سر جان لارنس صاحب نے فوج روانہ کرکے پنجاب کو خالی کردیا تاہم فوج انگریزی کافی بمقابلہ باغیان متصور نہین ہوتی تہی مگر چونکہ آمد کمک پنجاب سے جاری تہی اس وجہ سے توقع تہی کہ دن خوشی کا نزدیک آتا جاتا ہے اس عرصے مین جنرل برنارڈ صاحب ہیضہ کرکے راہی ملک بقا ہوے اور جنرل ریڈ صاحب جو بجای صاحب موصوف کے سپہ سالار فوج مقرر ہوے تہے بباعث بیماری لاچار ہوکر روانہ کوہ شملہ ہوے آخرش حکومت فوج کی سپرد برگیڈیر ولسن صاحب کے ہوئی بتاریخ ۷ ستمبر فوج انگریزی نے دو مضبوط مورچال روبرو کشمیری دروازے کے بفاصلہ ۸۵۰ گز کے دروازۂ مذکور سے تیار کرنے شروع کیے کیونکہ اسی دروازے پر حملہ کرنا قرین مصلحت سمجہا گیا تہا یہ دونو مورچال اور قریب دس اور مورچال کے تا تاریخ ۸ تیار ہوگئے اور توپین بہی اون سب پر چڑہ گئین اور گولہ اندازی شروع ہوئی سات شبانہ روز ان مورچال سے گولے شہر مین برستے رہے بتاریخ ۱۱ ایک اور مورچہ متصل دریا کے تیار ہوا اور اوس سے بہی گولے شہر مین برسنے لگے اسقدر گولہ اندازی سے کئی روز بعد دو مقام سے کنگورہ فصیل شہر گر گئے اور قریب ساٹہہ فیٹ کے درج درمیان مین ہوگئی جنرل ولسن صاحب کے خیال مین آیا کہ فتح بیشک نصیب اولیای دولت ہوگی مگر یہ بہی خیال تہا کہ فوج انگریزی ہرچند شجاعان

ولایت کے تھے مگر شمار مین بہت کم تھے اور سوای اسکے دشمن پناہ دیوار مین لڑتے تھے اور اسکو اونہون نے خوب آراستہ کیا تھا کیونکہ قواعد انگریزی سے وہ بخوبی واقف تھے اور اوسی سرکار کی ملازمی مین یہہ سب قواعد اونہون نے سیکھی تہی آخر ش ۱۴ ستمبر آئی اور حکم حملہ کرنے کا صادر ہوا اور دستہ فوج نکلسن صاحب زیر حکم لفٹنٹ فتز جیرلڈ صاحب کی اول آگے بڑہی اور جو شگاف فصیل مین ہوگیا تھا وہان جا پہونچی ہر چند دشمن اوپر سے گولیان مارتے تھے مگر کچھہ خوف جان نکرکے وہ شگاف کی راہ سے گھس گئے اور وہان اپنے تئین جمع کرکے بجانب راست فصیل پر چلے اور دشمنون کو مارتے ہوے اور زمین کو اونکی لاشون سے بھرتے ہوے آگے بڑہے یہ نکلسن صاحب وہی ہین جنہون نے فوج باغی کو چند روز پیشتر بمقام نجف گڈہ شکست فاش دی تہی اور جنہون نے قبل ازین پنجاب مین کارہای نمایان سے فتح و نصرت کو وابستہ دامن کیا تھا شہر مین یہ حال تھا کہ بامہای و دریچہا و دیوارہای مکانات سے اس فوج نصرت موج پر گولیان برستی تہین اور توپ آہنی دشمن کی فوج انگریزی داخل شہر کا سخت نقصان کرتی تہی اور غلولہای بنادیق ہر چہار طرف و کوچہ و بازار سے ان پر علی الاتصال پڑتی تہین اور سپاہی فوج انگریزی اگرچہ گرتے جاتے تھے مگر قدم آگے بڑہا کر رہتے تھے اسی ہنگامے مین نکلسن صاحب زخمی شدید ہوکر عقب فوج مین لیجائے گئے اور کپتان پرمک صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہی بہت ضائع ہوتے جاتے ہین اور تھوڑے عرصے مین ساری فوج داخل شدہ کٹ جاویگی اونہون نے حکم دیا کہ بجانب کابلی دروازہ کوچ ہو دوسرا دستہ فوج انگریزی جو پیچھے دستہ اول کے داخل شہر ہوا تھا وہ بھی لڑتا ہوا اور دشمنونکو پس پا کرتا ہوا بمقام کابلی دروازہ دستہ اول سے جا ملا کیونکہ اوس روز قدم پیشتر اندرون شہر بڑہانا ناممکن تہا اور وہان دشمن بحفاظت دیوارہای مکانات لڑتے تھے اور اسی سبب اونکو آسیب نہین پہونچتا تھا اور فوج سرکاری ناحق تلف ہوتی جاتی تہی اس مقام پر ہر مکان بمنزلہ ایک کوٹ کے تہا اور ہر گھر ایک گڈھی بنا ہوا تہا اور اوسکی حفاظت مین دشمن دلاوران انگریزی کو ہر قدم پر مارتے تھے اور کسیطرح اونکو آسیب بھی نہین پہونچتا تھا جو جو کارہای نمایان سپاہیان سرکاری نے یہان کیے وہ بشریت سے بعید تھے اور بغیر دیکھنے کے اونکا اعتبار قرین قیاس نہین سارجنٹ کارمیکیل صاحب نے باروت پر دروازہ جاکر رکھدی گو دشمن اوپر سے گولیان مارتے تھے مگر افسوس کہ وقت واپسی جان بحق ہوے لفٹنٹ ہوم صاحب شتابہ اوس بارود مین لگانے آگے گئے اور جسوقت شتابے مین آگ دینے کو تھے اوسیوقت راہی ملک بقا ہوے فوراً کورپورل برجس صاحب نے شتابہ صاحب موصوف کے ہاتھ سے لیکر آگ سے روشن کیا اور اوسی مقام پر داد شجاعت دے کر اس ملک فانی سے رخصت ہوے آگ کے لگتے ہی دروازہ اوڑگیا اور دستہ فوج سرکاری داخل شہر ہوے اور ہر قدم پر لڑتے ہوے اور دشمنون کو پس پا کرتے ہوے قدم بڑہاتے گئے آخر کار بہت سا اتلاف جان اوٹھا کر قریب جامع مسجد کے پونہچے اس مقام کو دشمنون نے خوب مضبوط کر رکھا تھا اسی سبب فوج سرکاری نے یہان قیام کرنا مناسب نسمجھا اور واپس آکر قریب مکان چھاپہ خانہ کے شب باش ہوے اس عرصے مین فوج پچھلی بھی زیر حکم بریگیڈیر لانگفیلڈ صاحب داخل شہر ہوکر شامل ہوئی اب فوج انگریزی کشمیری دروازے سے مکان گارد ہوتی ہوئی تا مکان مدرسہ جاگزین ہوئی اول روز کا کام یہ تہا جو مذکور ہوا دوسرے روز صبح کو فوج آگے بڑہی اور رفتہ رفتہ جتنے مقامات مورچال دشمنون نے بنا لئے تھے سب قبضہ دلاوران انگریزی مین آ گئے اور جب قلعے کی گولہ باری ہوئی تو سب مفسد شہر چھوڑکر بھاگ نکلے

شہر دہلی ایسی سخت جنگہای متواترہ کے بعد قبضہ سرکاری مین آیا اور اس شہر مین تیس ہزار فوج مفسد جو سب طرح کی قواعد انگریزی سے واقف تہی جمع تہی اور سرکاری فوج اوسکے مقابل مین عشر عشیر بہی نہ تہی مگر آفرین انگلستان کو کرنی چاہیے کہ ایسے ایسے شجاع وہان پیدا ہوتے ہین اور نفرین ہندوستان کو کہ جسکی اسقدر فوج سے بہی کچہہ نہو سکا اور آخر کار سوائے فرار کے اور کچہہ چارہ اونکو نرہا جنگہای دہلی مین فوج انگریزی کے گیارہ سو سپاہی کام آئے اور دو سو پچاس افسر فوج مذکور کے داد شجاعت دے کر اور نام دلاوری باقی چہوڑ کر خود ملک بقا کو چلے گئے

فتح دہلی کے ایک یا دو روز بعد وہ سفید ریش احسان فراموش جس نے ارادہ تخت نشینی کیا تہا اور جسنے حکم قتل زن و بچہ معصوم انگریزان کا دیا تہا گرفتار ہوا مگر تعجب کہ سرکار نے اوسکی بہی جان بخشی کی گو اوسکی اولاد کو اوسکے روبرو قتل کیا اور جو بعد ازین گرفتار ہوے تہے وہ بہی قتل ہوے مگر اس محسن کش کی جان بچ گئی

بعد ازین بندوبست اور انتظام دوبارہ شہر دہلی مین قائم ہوا اور مفسدان گرفتار شدہ کو سزای اعمال ملنی شروع ہوئی سابق کئی مقام پر ہمنے احوال شجاعت جنرل نکلسن صاحب کا تحریر کیا ہی اور لکہا ہی کہ ایسے افسر شجاع کے مرنے کا سرکار کو نہایت افسوس ہوا اب ایک تحریر زبانی خواجہ خان ولایتی کے جو سابق تہانہ دار پشاور تہا اور نکلسن صاحب کے ساتہہ وہان سے بمقام دہلی آیا تہا اور ہمیشہ صاحب کی اردلی مین رہا کرتا تہا ہمارے پاس آئی چونکہ اوسکا درج کرنا اس مقام پر بیمحل متصور ہوگا اسواسطے مختصر احوال لکہا جاتا ہی

خواجہ خان بیان کرتا ہی کہ بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر وقت چار بجے صبح کے جنرل نکلسن صاحب نے اپنا دستہ فوج تیار کیا اور جانب کشمیری دروازہ شہر دہلی نہضت فرما ہوے قدم آگے بڑہاتے ہوے فصیل دیوار شہر پناہ تک پہونچے یہان دیوار صدمات گولہ سے شق ہو گئی تہی اوسکی راہ سے درمیان بارش غلولہای دشمن داخل شہر ہوے اور اول توپ دشمن پر قبضہ کرکے پیشتر قدم رکہا اور گرجا گہر کے مورچے کو بہی لے لیا یہان سے آگے قدم زن ہوتے تہے کہ کسی مفسد کی گولی جنرل صاحب کو لگی دہنی بغل مین لگی اور بائین مین سے پار نکل گئی مین صاحب کو ڈولی مین ڈالکر ہسپتال لیگیا وہان ڈاکٹر صاحب نے کچہہ دوا دی جس سے صاحب کو کچہہ تخفیف ہوئی وہان سے صاحب نے حکم دیا کہ ہم میجر ڈیلی صاحب کے خیمے مین جاوینگے مین حسب الحکم صاحب کو وہان لیگیا دوسرے روز صاحب نے حکم دیا کہ کپتان لیک صاحب حاکم رسالہ ملتانی کو ہمارا سلام دو مین گیا اور کپتان صاحب سے مینے سلام کہا کپتان صاحب خود سوار ہوکر جنرل صاحب کے پاس آئے صاحب کو طاقت گفتگو کی نہ تہی اس لیے کچہہ لکہکر کپتان صاحب کو دیا کپتان صاحب نے اوسکے جواب مین کچہہ تقریر کی اور اوسمین نام کشن گنج اور تیلی دروازے کا معلوم ہوا بعد ازین کپتان صاحب رخصت ہوکر اپنے رسالے کو گئے اور وہان جاکر حکم درباب ان دونو مقامون کے صادر فرمایا بروز دوم جنرل صاحب نے برگیڈیر جنرل چمبرلین صاحب کو بلوایا برگیڈیر صاحب آئے انسے کچہہ گفتگو درباب کشن گنج اور سلیم گڈہ کے بڑی دیر تک رہی برگیڈیر صاحب بعد ازین رخصت ہوکر شہر مین گئے اور حکم مارنے توپونکا اوپر سلیم گڈہ کے نافذ فرمایا بعد ازین بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر شہر دہلی مفسدین سے خالی ہو گیا اور مینے خبر خالی ہوجانے تمام شہر کی جنرل صاحب کو سنائی صاحب اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ ہم بہی چاہتے تہے کہ اپنے مرنے سے پیشتر ہم اس

خبر فرحت اثر کو سن لے سو خدا نے ہماری مراد بر لائی یہ فرما کر یہان تک خوش ہوے کہ بیہوش ہو گئے تھوڑے عرصے بعد ہوش میں آئے اور فرمایا کہ ہم اب بے فکر اور رنج کے مرین گے اور تاریخ ۲۴ ماہ مذکور اس دار فانی کو چہوڑ کر بجانب ملک جاودانی عازم ہوے اور داغ رشک و افسوس کا سینہ دوستان و بیگانگان پر چہوڑ گئے

اب ہم ایک خط بہی یہان لکہتے ہین جو مولوی رجب علیخان بہادر سابق میرمنشی پنجاب حال رفیق کپتان ہاڈسن صاحب نے منجانب سرکار بنام حکیم احسن اللہ خان تحریر کیا تہا اوس سے صاف تراوش ہوتا ہی کہ اگر اسوقت بہی شاہ دہلی ہمرہی مفسدین سے باز آتے تو سرکار اونکی خطاہای ماضیہ معاف کر دیتی

نقل خط بنامی حکیم احسن اللہ خان مورخہ سیوم جولائی سنہ ۱۸۵۷ع نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر ۔ ہر انچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

حکیم صاحب فلاطون فطنت ارسطو حکمت یکتای زمان و دانای دوران سلامت ۔ سوم عافیہ ۔ بطرف حرف مطلب اینکہ از عرصہ دو ماہ کم و بیش کہ سپاہ نمک خور سرکار گردون وقار انگریزی از ناعاقبت اندیشی بمقام دہلی رسیدہ گرد فتنہ و فساد بلند کردہ نام حضرت جہانپناہ بادشاہ را بدنام ساختہ قدم از اندازہ خود بیرون نہادہ خود را بمقابل دولت دوران عدت انگلسیہ قرار دیدہ بعینہ مطابق شعر عارف روم ست ۔ آن مگس بر برگ کاہ و بول خر ۔ ہمچو کشتیبان ہمی افراشت سر ۔ بر ضمیر منیر شاہی و آن شفوق و عقلای ہفت کشور عظمت و اقتدار سرکار انگلسی معلوم و حال معرکہ روس چون آفتاب نیمروز ظاہر ست کہ از پیشگاہ ملکہ انگلستان خلد اللہ ملکہا و سلطانہا اعانت سلطان عبد المجید خان بادشاہ روم و صرف زر خطیر از ابیض و احمر و ماموری افواج ظفر امواج دریچہ و محفوظ داشتن سلطنت اسلامیہ و پسند کردن نقصان خود در حفظ حقوق رومیہ باوجود اتحاد و ملت با روسیان چہ قدر سعی جزیل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہی از ابتدای تسلط بر کشور ہند تعلیم و تلقین احدی از اہل اسلام و ہنود بالاجبار برای اختیار مذہب مسیحی نبودہ بلکہ خلائق بہر روشی کہ در امورات دنیا و آخرت خواستہ آزادانہ زیست کردہ و میکنند باقی تفاصیل محول رای صائب کہ تطویل غیر مقصود ست حال ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ کہ بہ ازو قبای شاہی کشور ہند بر قد کسی راست نیامدہ از تاریخ فرشتہ واضح ست کہ در عہد قوت و شوکت پادشاہ ممدوح در ہندوستان جہازات شاہی کہ از ہندوستان روانہ حجاز براہ دریا شدہ بود دست خویش دولت انگریزی شدہ تا این ہمہ خللی کہ سرکار انگریزی را در ہند بود استرداد احمال و اثقال جہازات شاہ جمجاہ کردن نتوانست حالا کہ عرصہ صد سالہ دریای شور تا پشور زیر پای ملازمان دولت انگلشی ست چگونہ کسی با این حکمای عصر و شجاعان دہر مقابل کردن میتواند اگر تاراجی و تاخیر بالیمال کیفر کردار ناآگاہان عاقبت کار بوقوع آمد محل بر زعم عوام نمیتواند شد بلکہ امتحان دوست و دشمن و تفرقہ دانا و نادان و غیرہ مصالح ملکی پیش نظر ست و تا وقتیکہ گروہ مفسد قدم انداز دہلی نشدہ بود از جانب ملازمان شاہی ہم امری خلاف رضای اہالیان سلطنت انگریزی بظہور نرسیدہ حالا چہ انقلاب بروی کار آمدہ و کدام امید و عات و کدامین سوی اختیار نمودہ خانہ زادان راسخ الاعتقاد باوجود تحلی بحلیہ عقل و دانش بنا التفاقی چہ از پی اطفای نو این سراج ہند شدند و بچہ سبب در دفع عاجل آجال این فرقہ دودمان چغتائی صرف اوقات نمی نمایند این چہ خیال محال ہمہ اہالیان سرکار شاہی پیچیدہ و اگر این امر نیست تا امروز چرا شرحی درین باب نرسیدہ و کوششی در دفع این مفسدہ نشدہ صلاح صواب اگر در رای ارباب دربار شاہی مستحسن شود اینست کہ مخطورات و مکنونات خاطر را اصالتاً یا وکالتاً تحریراً یا تقریراً بخدمت صاحبان والا دودمان گزارش فرمایند کہ بعد ازین اساس این فتنہ اینوقت بدست نخواہد آمد و بجز تاسف یادگاری

بر صفحۂ روزگار نخواہد ماند الکنایة ابلغ من التصریح دوست را وقف انتظار جواب تصور فرمایند و ہرچہ ارقام خواہند فرمود حرف بحرف بملاحظہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت فقط قلم شکستم و مضمون مختصر کردم * کہ نیست طرز من این گفتگوی طولانی

اس مقام پر ایک فرمان بادشاہی بھی درج کیا جاتا ہی جو بنام جمیع روسا و راجگان ہندوستان جاری ہوا تھا اوسکے ملاحظے سے معلوم ہوگا کہ مضمون فرمان کسقدر راست اور درست تھا اور کیا کیا اتہام اور بہتان بی بنیاد نسبت سرکار انگلشیہ لگایا گیا تھا

فرمان بادشاہ دہلی

جمیع راجگان و روسای ہند پر واضح و لائح ہو کہ تم بہمہ وجوہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی مین مشتہر الدہر و العوام ہو اور تمہاری حسن حمایت طرز اور فہم اور درایت سے مذاہب ہندوستان کی اعانت ہی لہذا از راہ خیر اندیشی تمہاری تمکو ہدایت ہوتی ہی کہ خداتعالی نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قائم کرنے کیواسطے پیدا کیا ہی اور تم پر فرض ہی کہ اپنے عقائد اور قوانین مذہبی کو بخوبی درست جانو اور اونپر ثابت قدم رہو کیونکہ خداوند تعالی نے تمکو یہ مرتبۂ عالی اور ملک اور دولت اور حکومت اسیواسطے بخشی ہے کہ تم اون لوگونکو جو تمہارے مذہب مین رخنہ اندازی کرین غارت کرو اور جو اشخاص کہ تم مین سے صاحب طاقت ہین اونکو ضروری ہی کہ وہ اون لوگون کو جو تمہارے مذاہب کو بگاڑا چاہتے ہین نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہین رکھتے وہ بدل و جان ایسی تدبیرون مین مشغول رہین جنسے اونکے مذاہب کے دشمنون کی پایمالی ہو اور یہ تمہارے عقائد کی کتابون مین لکھا ہی کہ مذہب بدلنے سے مرجانا بہتر ہی اور واقعی مین بھی حکم خداوند تعالی کا بھی ہی جو خاص و عام پر روشن ہی انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے ہین اور ہندوستانیون کے تخلل مذاہب کیواسطے اونہون نے ایک مدت سے بہت سی کتابین لکھواکر اپنے پادریون کے ہاتہہ سے سب ملک مین تقسیم کرائی ہین اور پادریونکو بلواکر اپنے مقولونکا اعلان کیا ہی سمجھنے کی بات ہی کہ انگریزون نے کیا کیا تدبیرین واسطے غارتی ہمارے مذاہب کے کی ہین اول یہ کہ جب ایک مرد مرجاوے تو اوسکی بیوہ دوبارہ شادی کرلے دوسرے یہ کہ ستی ہونے کی ایک رسم مذہبی قدیم تہی جسکو انگریزون نے اپنے قوانین کی رو سے موقوف کیا تیسرے یہ کہ اونہون نے تمام خلقت کو علانیہ سمجھایا کہ اگر وہ اونکا مذہب قبول کرینگے تو سرکار مین اونکی توقیر ہوگی اور یہ بھی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیساؤن مین جاکر وعظ سنو علاوہ اسکے اونہون نے یہ حکم قطعی دیا ہی کہ صرف حقیقی اولاد راجگان و رئیسان ہند کی مسندنشین ہوگی اور گود لی ہوئی اولاد کا کچھ حق نہوگا حالانکہ از روی شاستر دس طرح کی مختلف وارث فرزند سلطنت ہو سکتے ہین اس تدبیر سے اونکا مطلب خاص یہ ہی کہ وہ آخر کو تمہاری ریاستین اور جاگیرین چھین لین جیسا کہ اونہون نے فی زمانہ ریاستہای لکھنؤ اور ناگپور مین عمل کیا ورای ازین ایک اور تدبیر اونہون نے یہ بھی کی کہ قیدیان جیلخانہ کو جبراً پکی ہوئی روٹیون کے کھانے کا حکم دیا اور اکثر قیدیون نے تو یہ امر قبول نکیا بہوکے مر گئے اور بہتون نے لاچار ہو کر روٹی کہانا قبول کیا اور اپنا مذہب کھو دیا جب یہ تدبیر انگریزونکی اچھی طرح نہ چلی تو اونہون نے آٹے اور شکر مین ہڈیان پسواکر ملائین تاکہ لوگ اوسکو بلا کسی ظن اور شبہہ کے کہاکے اپنا ایمان کہودین اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے استخوان اور گوشت کے جانورونکے ساتھہ ملواکر اونکو سر بازار رکہوایا علاوہ اسکے اونہون نے ہر ایک تدبیر ایسی کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہون انجام کار بعض بنگالیون نے بعد غور یہ امر قرار دیا کہ اگر ابتدا اہل فوج اس معاملۂ مذہبی مین پیرو رای انگریزان ہوجاوین تو فرقہ بنگالیان بھی انہین کی رای کے مطابق کاربند ہوگا انگریزون نے اس تدبیر کو

بہت پسند کیا اور بے اندیشہ اس مثل کے کہ چاہ کندہ را چاہ در پیش برہمنان اور افضل قوم کے لوگونکو اون کارتوسونکے کاٹنے کا جنکی بنانے مین چربی لگی تہی حکم دیا اس حالت مین اگرچہ مسلمان سپاہیون نے خیال کیا کہ ان کارتوسون کے کاٹنے سے مذہب ہنود کا صرف جاتا رہیگا لیکن تاہم اونہون نے اونکے کاٹنے سے انکار کیا تب اون سپاہیون کو جنہون نے کارتوس کاٹنے سے انکار کیا تہا انگریزون نے توپ سے اڑا دیا یہ ظلم شدید دیکھکر سپاہ نے انگریزون کا قتل شروع کیا اور جہان کہین فرنگی کو پایا مار ڈالا اور بفضل ایزدی اور امداد سروری بالفعل اون تدابیر مین مشغول ہین جسسے کہ چند انگریز جو کہین کہین باقی رہ گئے ہین وہ بہی نیست و نابود ہوجاوین اور ہمارا یقین واثق ہی کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان مین رہینگے تو کل اس ملک کے آدمیونکو مار ڈالینگے اور ہمارے مذہبونکو مٹا دینگے ہرچند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بہی انگریزون سے موافقت رکہتے ہین بلکہ اونکی طرف سے لڑتے بہڑتے ہین اونکے حال پر جو بخوبی غور کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا ہی کہ انگریز نہ اونکا مذہب چہوڑینگے اور نہ تم سب کا پس اس صورت مین ہم تمسے پوچہتے ہین کہ تمنے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہی اگر ہمارے اور تم سب کے رای متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزون کو غارت کر کے اپنے ملک اور ایمان کو بچا سکتے ہین چونکہ تم سب کو ہندو اور مسلمان کی بہتری پیش نظر ہو اور انگریز دونون فرقون کے دشمن ہین لہذا صرف تمہارے مذہب کی حمایت کا پاس اور خیال کر کے اور نظر اندفاع اعدای دین بذریعہ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہی کہ اہل ہنود کو گنگا جی اور تلسی اور سالگرام کی قسم ہے اور مسلمانون کو قرآن کی قسم ہی کہ وہ بالاتفاق شامل ہو کر اپنے جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزون کا قتل اپنے ذمے فرض سمجہین اور چونکہ گای کے ذبح کرنے مین ہندو کے مذہب کی اہانت ہی بدین نظر روسای اہل اسلام نے یہ عہد و پیمان کیا ہی کہ اگر ہنود قتل عیسائیون مین گرمجوش اور مسلمانون کے شامل ہونگے تو اوسی روز سے گای اور بیل کا ذبح ہونا موقوف ہو جاویگا اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کاربند ہوگا تو وہ بیرو قرآن سمجہا جاویگا اور جو مسلمان کہ گای کا گوشت کہائیگا وہ اوسکو سور کے گوشت کی برابر ہوگا اور اگر اہل ہنود قتل عیسائیان اور فرنگیان مین کمربستہ اور آمادہ نہونگے تو وہ خدا کی نظر مین اوتنے ہی گنہگار ہونگے جب اونہون نے گای ذبح کی یا اوسکا گوشت کہایا شاید اہل فرنگ بہی اپنی مطلب براری کے واسطے ہندوؤن سے بحلف ایسا ہی اقرار کرینگے الا کوئی عقلمند اس دام فریب مین نہ آئیگا کیونکہ اقراران اہل فرنگ ہمیشہ مملو بفریب ہوتے ہین اور جہان ایک مرتبہ اونکا مطلب نکل آیا پہر وہ فوراً اپنے عہد و پیمان کو بالای طاق رکہدیتے ہین اور ہر غریب اور امیر ہند پر روشن اور ہویدا ہی کہ فریب انگریزون کی عادت جبلی ہی اور ہمیشہ دغابازی اونکا شعار ہی اسیواسطے انگریزون کے کہنے پر کبہی یقین نہ لاؤ اور یقین واثق جانو کہ پہر کبہی ایسا موقع جو بالفعل موجود ہی ہاتہ نہ آویگا فقط

اب ہم پہر کچہ مختصر حال اون تدابیر کا لکہتے ہین جو سرکار انگریزی نے واسطے اطفای نایرہ فساد ملک اودہ وغیرہ مین بروے کار لائین تہین

جنرل ہیولوک صاحب نے جنرل نیل صاحب کو کمان کانپور پر چہوڑ کر آپ واسطے رہائی اون محصورین بیلی گارد لکہنؤ کے روانہ ہوئے جنہون نے اسقدر عرصہ دراز تک بمقابلہ مفسدین جو بکثرت تہے اپنے تئین بچا رکہا تہا اس دستہ فوج کو فتوحات کبریٰ نصیب ہوئین اول روز اوسنے دشمنونکی بیس ضرب توپ چہین لین اور دوسرے روز مقتیل ۲۶ اور اوسی روز نانا صاحب

شکست کہاکر بجانب بٹہور فراری ہوا جنرل صاحب ممدوح اوسکے تعاقب مین گئے اس عرصے مین جو رسد و سامان جنگ فوج انگریزی کے ساتہہ تہا وہ سب صرف مین آگیا اور جنرل صاحب واسطے بہمرسانی سامان کے واپس بجانب کانپور روانہ ہوے اور سامان سب لیکر بتاریخ ۲۷ جولائی عبور دریا کرکے ملک اودہ مین داخل ہوے اور بمقابلہ دشمن مقام اوناو تک پونہچے وہان دشمنون کو شکست دیکر بجانب فتحپور چوراسی کوچ فرما ہوے اور مقام مذکور کو بعد جنگ قبضہ کرلیا یہان کچہہ کمک اور آنے والی تہی اور جب نہ آئی تو جنرل صاحب پہر بجانب کانپور نہضت فرما ہوے جب مقام کانپور مین بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر فوج کمک آگئی تو جنرل صاحب پہر عبور دریا کرکے داخل اودہ ہوئے اور بمقام منگروار دشمنون سے دوچار ہوے اس مقام پر چار گہنٹہ لڑائی رہی آخر کو دشمن پسپا ہوے اور سات ضرب توپ میدان جنگ مین چہوڑ کر رو بفرار لائے آخر کار فوج سرکاری قریب لکہنو کے پونہچی اس مقام سے دو یا تین میل آگے بڑہ کے دشمنون نے مورچال نہایت مضبوط اور مستحکم بنا رکہے تہے اور پچاس ضرب توپ ان مورچال پر موجود تہین اس مقام پر جنگ سخت ہوئی اور نوبت بجنگ سنگین پونہچی اور فوج سرکاری نے دشمنون کو سنگینین مار مار کر پسپا کیا مگر یہان سے اب ہر قدم پر لڑائی ہونی شروع ہوئی اور فوج سرکاری بہی جنگ جنگان اور حرب کنان پیشتر قدم زن تہی اور رفتہ رفتہ ایک گروہ سپاہ نصرت پناہ کا داخل بیلی گارد ہوگیا اس فوج کے دیکہتے ہی محصورین بیلی گارد خوشی سے بدن مین نہ سمائے اور آسمان تک آواز مکالمہ خوشی آمیز پونہچی یہ فوج بروقت بیلی گارد مین پونہچی کیونکہ مفسدین نے ایک سرنگ ایسی بہاری لگائی تہی کہ اگر چند روز اور فوج سرکاری داخل لکہنو نہوتی تو وہ تیار ہوجاتے اور اوسکے اوڑنے سے محصورین مین سے ایک بہی زندہ نرہتا القصہ جب ایک گروہ فوج سرکاری کا داخل بیلی گارد ہوا دشمنون نے جمع ہوکر اور جرات کرکے پل جو راستے پر قریب شہر کے واقع تہا توڑ ڈالا اوسکے شکست ہونے سے فوج ہیولوک صاحب کی جو داخل بیلی گارد ہوئی تہی اور محصورین کی کمک کو آئی تہی خود محصور ہوگئی اور اوس روز تک دشمنون سے لڑتی رہی جب تک صاحب کمانڈر انچیف صاحب بہادر مع فوج تشریف لائے اور لکہنو فتح کرکے تمامی مفسدین کو لکہنو اور اوسکے قرب و جوار سے نیست و نابود کردیا اب فتح لکہنو امر یقینی ہوگیا بعد ازین جنرل ہیولوک صاحب بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہان بعارضہ پیچش وغیرہ مبتلا ہوکر بہشت نصیب ہوے صاحب ممدوح کے مرجانیکا ایسے نازک وقت مین بڑا افسوس ہوا

سر کولن کیمپل صاحب جو جنگ روس مین بہی شامل تہے اور اب سپہ سالار فوج مقرر ہوکر رونق افروز ہندوستان ہوے تہے لکہنو کو فتح فرماکر بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہان سے مفسدین گوالیار کو شکستہای فاش دیکر اور فتحگڈہ وغیرہ شہرونکو فتح کرکے انتظام اس نواح مین دوبارہ قائم کیا

خاتمہ

الحمد للہ والمنۃ کہ بعون قادر بیچون یہ چند اجزا ختم ہوے اور راقم بہی بار فرمایش دوستان صادق الولا سے سبکدوش ہوا یہ کتاب ہر چند کچہہ طویل ہوگئی مگر مفصل حال چند مقامات مثل دہلی و لکہنو تحریر نہو سکا کیونکہ جب یہ کتاب ختم ہوئی اوسوقت تک کوئی مفصل حال صحیح اور قابل اعتبار راقم کے پاس نہین پونہچا تہا اور سوای اسکے اگر حالات مقامات مذکورہ کا تفصیل لکہا جاتا تو اور بہی طوالت ہوتی اور قیمت بڑہ جاتی اور شائقین کو فی الجملہ دقت اوسکے خرید کرنے مین ہوتی لہذا اسیقدر پر اکتفا کرکے یہ عزم نہاد رکہتا ہی کہ اگر زمانے نے فرصت دی تو انشاء اللہ تعالی مفصل حال علیحدہ جلد مین تحریر ہوگا فقط

خاتمة الطبع

حمد و نعت کی بعد معلوم ہو مشہور عالم علی العموم ہو کہ حاضر و غائب لوگ سوانح غدر سننے کے مشتاق ہین دریافت وقایع کی خواہش مین مردم آفاق ہین مگر افواہ عوام پر اکثرون کی نظر ہے سچے حالات کی خبر کم ہے جیسے جیسی سنی پونہچائی کسینے محض بے پر کی اوڑائی حقیقت واقعی کا انکشاف نہوا کوئی بیان بخلاف تہا بات پسند یا ناپسند ہو خلق کی زبان کیونکر بند ہو بے اصل روایات سے یہ ہوتا ہے کہ جہوٹ سچ کا اعتبار کہوتا ہے اسلیے دانا ے روزگار واقف رموز و اسرار سخن فہم خرد اساس ہنرمند نکتہ شناس ستودہ منش نیک خصال پنڈت منشی کنہیا لال نے جنکو انگریزی مین بہی دستگاہ کامل ہے تحریر و تقریر کی مہارت کلی حاصل ہے اور آگے انگریزی کے مترجم تہے محکمہ چیف کمشنر مین ملازم تہے تاریخ صحیح لکہنے پر عزیمت درست کی ہمہ تن مستعد ہوے کمر ہمت چست کی تفتیش حقائق مین بہت محنت اوٹہائی ہر واقعے کی راست خبر بہم پونہچائی انگریزی چہٹیون سے مضمون معتبر رقم کیا جو کچہ گذرا تہا بعینہ حوالہ قلم کیا کسیطرف کی مراعات نہین جانب داری کی کوئی بات نہین جب یہ کتاب تیار ہوئی پسندیدہ اولی الابصار ہوئی سبنے یہی چاہا کہ سبہونکو سچی خبرین گہڑی ہوئی باتین فرضی ہونسے دور کردین نقش باطل صفحہ دہر سے اوٹہا لین حرف غلط لوح روزگار سے دہو ڈالین لہذا اسکو چہاپکر مشہور انام کیا قابل نظارہ خاص و عام کیا تصحیح لفظ و معنی جیسا چاہیے خوب اہتمام ہوا ۵ جمادی الاولی سنہ ۱۲۹۳ ہجری کو اوسکا اختتام ہوا غرض دیکہنے پر ماجرا مفصل کہل جائیگا بلوہ کا اتنا حال تحقیق کہین ہاتہ نہ آئیگا مطبع کے بعض کارگزارون نے طبع آزمائیان کین یادگار زمان و اہل زمان کے واسطے تاریخین کہین ؎

قطعہ تاریخ از نتائج افکار معجز آثار افضل دوران اکمل زمان جناب مولوی محمد ہادی علی اشک

جب مصنف نے یہ کتاب لکہی
جو خبر راست و معتبر تہی لی
اب چہپی اشک نے کہی تاریخ
کہ یہ ہین واقعات تفصیلی
۱۲۹۳

طبع زاد سخندان خوش بیان منشی اشرف علی اشرف شیرین زبان

طبع گردید چون بغاوت ہند
شد جہان را پسند این تاریخ
اشرف نکتہ سنج و نکتہ سرا
گفت تاریخ او ہمین تاریخ
۱۲۹۳

نتیجہ فکر شاعر شیوا زبان منشی توتا رام شایان

کتاب بغاوت ہوئی طبع جب
گیا شہرہ اوسکا عجم تا عرب
اوٹہا فکر تاریخ مین جو قلم
کیا موجبات بغاوت رقم
سنہ ۱۸۷۶ع

ایضاً

لکہی اوسکی تاریخ پہر دوسری
بجا اب کتاب بغاوت چہپی
سنہ ۱۸۷۶ عیسوی

فہرست ابواب کتاب محاربہ عظیم

نام مقامات صفحہ

ا

انبالہ ۹۳
امرت سر ۱۴۳
آگرہ ۱۶۴
آرہ ۱۷۰
الہ آباد ۱۹۶
اوگر ۲۰۹
اندور ۲۲۹
اعظم گڈہ ۲۳۱
اوریا ۲۴۱
ابوکوہ ۲۴۲
اورنگ آباد ۲۴۷

ب

برہام پور ۱۱۴
بریلی ۱۸۹
بلند شہر ۱۱۹
بنارس ۲۳۲

پ

پشاور ۱۳۶
پونا ۱۴۵

ج

جلبگوری ۱۴۵
جہیلم ۱۶۶
جون پور ۱۸۳
جہانسی .... ایضاً
جلندہر ۲۰۷
جبلپور ۲۳۶

ح

حصا ۱۲۵
حیدرآ ۲۳۵
حیدرآباد سندہ ۲۴۸

و

دیباچہ ۱
دہلی ۳۴
.... ۱۴۰
دیوگڈہ ۱۵۳
دیا ۱۳۵

ر

روہتک ۹۱
رورکی ۱۰۶
روہتی ۱۲۳
راول پنڈی ۱۴۴

س

نام مقامات — صفحہ

سہارن پور ………… ۱۵۳
سیالکوٹ ………… ۱۷۶
سکندورہ اودہ ………… ۱۸۸
ساگر ………… ۲۰۴
سرسا ………… ۲۲۱
سلطان پور ………… ۲۴۴

ش

شروع احوال فساد ………… ۲۰
شکارپور ………… ۱۴۵
شاہجہان پور ………… ۱۸۶
شملہ ………… ۱۰۵

ف

فیروزپور ………… ۱۱۸
فتح گڈھ ………… ۱۵۴
فیض آباد ………… ۱۳۸

ک

کانپور ………… ۷۴
کلکتہ ………… ۹۱
کراچی ………… ۱۶۹

گ

گوالیار ………… ۱۰۸
گوپی گنج ………… ۲۲۲

ل

لکھنؤ ………… ۹۴
لاہور ………… ۱۵۰

م

میرٹھ ………… ۲۶
منصوری کوہ ………… ۱۱۳
مادھوپور ………… ۱۱۴
ملتان ………… ۱۱۷
مری کوہ ………… ۱۴۱
مراداباد ………… ۱۴۶
مہدپور ………… ۱۷۶
مئو ………… ۲۳۰
منگیر ………… ۲۳۱
سندراس ………… ۲۴۸
مقدمہ ………… ۲۴۹

ن

نینی تال کوہ ………… ۱۱۵
نوگانون ………… ۱۳۰
نصیراباد ………… ۱۶۷
نیمچ ………… ۲۲۴
ناگود ………… ۲۳۵

ہ

ہمیرپور ………… ۲۰۳
ہانسی ………… ۲۲۳

تمام شد

حالات ہندوستانیان حسب الحکم جناب صاحب والا شان مسٹر اکینیل صاحب بہادر در ۱۲ جولائی ۱۸۶۸ع

میر سید احمد نام [illegible] ملازم نواب امیر خان والی ٹونک تہا روزگار نواب موصوف چہوڑ کر نزد شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی جا کر یکے طرق مشیخت اور تصوف اختیار کیا کچھ دن ہندوستان میں اوسکا اشتہار تمام ہوا اور اوسنے اپنا جان کو امام مہدی برحق جسکا اطاعت [illegible] اسلامیہ میں فرض عین ہے قرار دیا اور من بعد ہندوستان میں ترغیب دعوت جہاد جا بجا کیا اور من بعد عازم حرمین شریفین ہوا اور چونکہ احادیث میں در باب تذکرہ خروج مہدی ظہور از طرف خراسان مع نشان نہای سیاہ ہی لہذا میر سید احمد واسطے تصدیق اطلاق مہدی عربستان سے عنان طرف خراسان براہ بندر بمبئی و کراچی منعطف کرکے قندہار کو از راہ بلوچستان آیا اور نشانہا اور جہنڈے سیاہ جسطرح کہ احادیث تذکرہ خروج مہدی میں تہا مرتب کرکے مع سادات اللہ سو ہندوستانیان اور علمای نامدار اور فضلای کبار بہمراہی خود لیے آیا منجملہ علمای مذکور کے جو اوسکا وزیر اعظم اور مختار کل تہا مولوی اسمعیل کہ از اقربای مولانا شاہ عبد العزیز صاحب تہا فتح قلعہ ہنڈ ۱ اور [illegible] کلی ۲ اور مردان ۳ اور ہوتی ۴ مع محاربہ سردار یار محمد خان و محاربہ اخیر مایار مع سردار سلطان محمد خان مع فتوح پشاور بدست مولوی مذکور ہوا الا کہ در جنگ عظیم مایار میر سید احمد بذات خود بہی حاضر معرکہ قتال تہا جنگ اخیر بالاکوٹ میں جو بخیر سکہاں بابت سید احمد تہا مقتول ہوا اور قبر مولوی مذکور بالاکوٹ میں معروف ہے اور لاش سید احمد بعد جنگ زندہ یا مردہ کسیکا نظر میں نہیں آیا اسواسطے ۱۲۴۷ ہجری حال تک ہندوستان سے اسکا ظہور کا امید پر خیر خیرات اور عشر کا نام بیت المال رکہکر بدستور بہیجا جاتا ہی اور یہہ جو بعضی مورخاں اپنا کتابوں میں لکہتا ہی کہ بعد جنگ بالاکوٹ سر سید احمد کاٹ کرکے پیش رنجیت سنگہ بہیجا یہہ امر خلاف ہی کیونکہ سے صاف حال لاش سید احمد معلوم نہیں ہوتا ہی اور نہ کسیکا نظر میں آیا اور اس باعث سے بابت ظہور میر سید احمد قوافل مردم ہندوستانیان

ہزاران ہزار بمشکل حدود یاغستان پشاور میں آکر کے اقامت رکہی اور وہ پس ماندگان کو ہندوستان میں بلطائف الحیل بمواعظ تقریری و
تحریری امید دور و دراز اطاعت امام حق و مہاجرت و جہاد بالمال والنفس بمعہ تصدیق حصول چند دفعہ حکومت اول عہد میر سید احمد
سنہ ۱۲۴۲ ہجری سے تا سنہ ۱۲۴۶ ہجری تک ملک تنول سے خیبر تک دفعہ دوم من بعد میر سید احمد تصرف ہندوستانیان بذریعہ امارت ساختگی صاحبزادہ
کوائی و سیج بہار علاقہ ملا صوات میں آور تصرف حاجی عبدالرحیم کچہہ دن اگرور میں اور قتل والد علی محمد خان اگرور بمعہ دیگر مضافات
مولوی نصیر الدین وغیرہ روپیدا اوانوقت دفعہ سیوم حصول حکومت مستقلہ پرگنہ [illegible] بعہد مولوی ولایت علی و عنایت علی و [illegible] مسعود علی سنہ ۱۲۵۹
سنہ ۱۲۶۳ تک بتوسط سلسلہ مردم متمولین کو بعہد مال و جان اور حاضری در قافلہ یعنی ہجرت ترغیب دیتا ہی اور [illegible] مردم مفلسین کو بعدہ حاضر
یہاں اور یہ امر ابتدای شروع سید احمد سے حال تک ایک سررشتہ اور قانون و سلسلہ حصول مراد مذکور بنا ہوا ہی معلوم اور منحصر بذات
ایک شخص اور اولاد اسکا نہیں ہے لہذا حال تک جاری رہا ہے میر سید احمد کا نائب بموجب اصل دیوان اور دفتر سید احمد بہ منظر راقم گذرا ہی
میر سید احمد نے سرداران قندہار سے اور امیر کابل دوست محمد خان سے تا سرداران پشاور اخذ بیعت تحمل جہاد وارشاد پیری و مریدی کیا تہا
رجوع کہ بیعت ارشاد قطع نظر از تعمیل [illegible] رسم معمولہ افغانستان ہی لہذا خاص و عام امیر و [illegible] بیعت میر سید احمد سے [illegible] اور بعد ارادت بجا بیا
بجا امکانات سے مرخص ہو کے اخیر میں بعد نشیب و فراز بسیار وارد پنجتار من مضافات علاقہ یوسفزئی ہوا اور مقام مذکور دارالامارہ
مقرر کیا اور فتح خان پنجتاری اپنا مخصوص خاص بنایا اور سکہوں سے کئی دفعہ لڑائی جاری رکہا تا کہ جنگ شدید وہاں سرداران پشاور اور [illegible] سازش
ہوکر کاسات کیا اور سید احمد کو زہر کہلوا دیا من بعد بہت مشکل سے بمقام پنجطے علاقہ فتح خان میں آکر کے چند روز ملک سواد بمقام
ربٹ [illegible] از باعث علالت مزاج بجہت زہر مقیم ہوا اور مولوی عبدالحی جو نہایت معتبر تہا وہاں فوت ہوا بعد
بمدد از اقوام متفرق یوسف زئی اور کوہستان تا حدود کاشغر کیا اور سرکوبی سرداران پشاور اور سازش سکہان واسطے
اور تالیف قلوب مردم تحریرا و تقریرا شروع کیا اور دختر [illegible] والے کا شغر [illegible] محمد کابل نکاح میں لایا
سرداران پشاور بمعہ خادی خان [illegible] سے جو اخذ بیعت تحمل جہاد و پیری ارشاد کیا تہا [illegible] بیعت امارت [illegible] بجہت سازش سکہان
ملوکیات اور خروج از اطاعت امام حق جسکا اطاعت کتب [illegible] فرض عین مقرر کیا خادی خان کو اور [illegible] مولوی

بمقام ہنڈ مار کر قتل کیا من بعد عنقریب سردار یار محمد خان والئی پشاور سے فیمابین ہنڈ و زیدہ سخت مقابلہ ہوا مولوی اسمٰعیل نے بجمعیت پانچ سو ہندوستانی خاص سردار مذکور کو مع سامان بسیار مار کر قتل کیا اور اسپ و یراق و خیمہ و توپ غنیمت کیا من بعد بمقام مایار بجمعیت زیادہ عسکر کابل مع سردار حبیب اللہ خان برادر سلطان محمد خان فرزند محمد عظیم خان والئی ہرات سردار محاربہ عظیم ہوا اور اس لڑائی میں میر سید احمد بذات خود حاضر تھا اور گرد نواح ملکی سواران لشکر کابل جو ہمرکاب سردار حبیب اللہ خان تھا دو ہزار تھا شکست دیکر تا بفاصلہ چند کروہ تعاقب کیا مگر جماعت ہندوستانیان مخصوص مع میر سید احمد نہایت پا بجا ہو کر سخت مقابلہ کیا اور درانیان کو شکست دیا اور بار دیگر سامان زیادہ تر از توپ و اسپ و یراق و خیمہ غنیمت حاصل کیا اور سید احمد کا انتظام بحصول دو دفعہ فتح سرداران پشاور بخوبی خوب ہوا اور تسلط علاقہ یوسفزئی سے فارغ البال ہو کر مع چھ سات ہزار پیادہ و دو سوار عازم پرگنہ ہشتنگر ہوا جو کہ سرداران پشاور کو تاب مقابلہ نہ تھا لہذا ہشتنگر بلا جنگ دستیاب آیا ہشتنگر سے بعزم تسلط پشاور از راہ مچنی گذر دریا عبور کر کے وارد شہر پشاور ہوا فیض اللہ خان مہمند ہزار خانی جو ہمیشہ سے بطور خفیہ مدد و امداد میر سید احمد کو دیتا رہا علی الخصوص ہنگامہ گرفتن پشاور میں مشمولہ بجائے پختہ و خدمات برجستہ بتقدیم لا دیا اور عرصہ تک دو ماہ تک میر سید احمد پشاور میں رہا [illegible] سرداران پشاور حسب مصلحت وقت و بحیثیت جاری تجویزیکہ متعہد ہوئے ما مضی و صلح آیندہ سید احمد کے ساتھ مجبور کیا اوسنے صلح منظور کر کے پھر اونکو پشاور دے دیا و ہشتنگر بھی اپنا طرف سے چھوڑ دیا اور مولوی مظہر علی قانون دان قواعد انگریزی کو اپنا طرف سے منتظم بھی پشاور و ہشتنگر چھوڑ دیا اور خود پشاور سے یوسفزئی میں مراجعت کر کے پنجتار و ستھانہ واقع علاقہ کیا اور جلد تر بمقام پنجتار آیا اور جو کہ ملک یوسفزئی قدیم سے یاغستان تھا اور میر سید احمد حاکم اول اونکا سر پر آیا اور پابندی شریعت اونکو قصد سخت ہوا خفیہ طور میں یوسفزئی نے پشاور رنگ

ہمہ سرداران نے بعد تجویز بلوای بابت قلعہ مقرر کیا اولاً بمقام شہر پشاور مولوی مظہر علی سردار دیا گیا کہ من بعد فوج تمام توپ

عیاں سے تھانہ جات ذیل تمام قتل کیا اسمٰعیلہ ادینا شیوہ [illegible] چارگلی مردان توپلی [illegible]

تھانہ کوٹہ وگہڑی اسماعیل [illegible] وزیدہ وغیرہ بعضے تھانہ جات ہزارہ متصل بمقام پنجتار [illegible] پہونچا من بعد

میر سید احمد نے در باب دفع بلوای مذکور فتح خاں پنجتار [illegible] استصواب اور [illegible] بہوجہ اوسنے تسلی معقول

ندیا جناب سعید اور تجویز [illegible] لہذا پنجتار سے براہ ہای صعب [illegible] کو مسار ہمہ تن ہزار پیادہ [illegible] کابل گرم

تو از راہ کوہ ہندو آیا اور کل توپ فیمابین پنجتار رکھی ایک خفیہ [illegible] دیا کہ [illegible] دستیاب ہوا سوای ایک

[illegible] کوہستانہ میں رہا اور وہی توپ [illegible] امیر خاں کے پاس موجود [illegible] من بعد رفتہ رفتہ بمقام بالاکوٹ

اقامت کیا اور قطب الدین نے قندہاری ہمہ ایک ہزار سپاہ جرار ملکی و قندہاری و بعضے ہندوستانی طرف [illegible] آیا

بھیجا کہ ناگاہ ہمہ افواج بسیار شیر سنگہ بمقام بالاکوٹ واسطے [illegible] پہونچا ہرچند کہ اکثر لوگوں نے اور مولوی

اور ارباب بہرام خاں تہکال جو ہمیشہ ہمرکاب [illegible] استصواب جناب بجہت کثرت دشمن وعدم [illegible]

وقت ندیا مگر میر سید احمد نے بجہت [illegible] مجید بعد ملاقات فوج لڑائی چھوڑ کر کنارہ ہونا گناہ عظیم

خیال کیا اور مستعد مقابلہ ہوا فجر کے ۷ بجے رات کے ۹ بجے تک لڑائی ہوا مولوی [illegible] اور ارباب

بہرام خاں مقتول ہوا اور میر سید احمد بھی اس لڑائی میں مقتول ہوا [illegible] زندہ [illegible] کسی کا نظر میں

نہیں آیا حکومت میر سید احمد حدود [illegible] سے خیبر تک تھا تجویز [illegible] بہ نمونہ قواعد خود [illegible]

کرتا رہا اور تجویز فیصلہ خصوصاً [illegible] احکام حسب شرع کرتا رہا سفارش فیصلہ احکام [illegible] ملک قلم بند کیا اور جو کہ

ملک

ف ذی قدیم سے یاغستان تھا اور پابندی شریعت اونکی نسبت قید سخت ہوا۔ علاوہ یہہ کہ اول آنجا حاکم اونکا برقرار ہوا

ہذا یہہ امر موجب بلوای عام اوسکا ہوا مدت حکومت اور تسلط اور خروج اوسکا ہفت سال سنہ ۱۲۴۲ الی ۱۲۴۹

جنگ بالاکوٹ بقیہ ماندگان وہ تمامی سو کچہ دن سردار ولیمحمد خان کے ماتحت تختہ بند علاقہ بونیر ماتحت رہا مع سردار رفقا اونکے

بتہ ستھانہ ملکہ سلسلہ بندہ تابع مولوی گگی اور رعیت باقیہ نے بہمراہ صاحبزادہ کورتی وسیج ہار امارت و حکومت علاقہ ملک

اور مولوی نصیر الدین تھے

رتیہ میں تھا یا قوم وشنی صوانیہ سے اونکا سخت عداوت پیدا ہوا اور وہ صورت بہی کچہ دنوں میں خراب ہوا من بعد

ولی نصیر الدین بہمراہی ارسلاخان اتحاد تھا یا اور بمقام ستانہ سید اکبر شاہ جمعیت پانچ سو ہندوستانیان رہا اور جو کہ

بہ بر خان ~~میر~~ بوقت رخصت میر سید احمد فتح خان بذریعہ پروانہ مہری سید احمد اپنا جاگیر نایب مقام میر سید احمد عوض

کے اکثر علاقہ قرب و جوار سے عشر لینا معمول آیا اور فیمابین ارسلاخان و فتح خان ہمیشہ حسب معمولی عداوت

فقہا خانی پر لڑائی ہوتا تہا الاکہ فتح خان نے بپروانہ مہری سید احمد و رسطی نیابت خود اور عشر لینے کے حجت

اور سند دوست آویز بخشہ حاصل کیا لہذا ارسلاخان و رسطی رفع حجت مذا کے مولوی نصیر الدین امیر کرکے

ہندوستانیان بر وقت خود لدیا عنارہ رور کوٹہ اور لوٹی فتح خان سے مولوی مذکور نے لیا آخرالامر

فتح خان فوراً لشکر کشی بمقام توپہ کیا اور مولوی مذکور بمعہ تمام لشکر لوٹی پاس قتل کیا اور بہرام خان فرزند

ارسلاخان اسپ سوارہ بدریا اٹک بند بمعہ تمام عزیز خان کے بلدہ ستہانہ مع غفور رہو اور راوند نو میں حاجی

عبدالرحیم بمعہ قبیلہ اگرو رسکہوتے لیا اور یہہ دن اگرو میں رہا تاکہ غفور خان والد عطامحمد خان اگرور

[illegible]

ہندوستانیان نے قتل کیا اور اگر ورسے ہندوستانیان اور ستہانہ میں بعض لوگ آیا اور بعض ہندوستانی مکو گیا من بعد پہر اونکا جمعیت
تدریجاً تدریجاً ہوتا رہا اور کوئی مولوی آتا اور کوئی جاتا تہا تا کہ مولوی ولایت علی اور مولوی عنایت علی اور میر مقصود علی آیا اور حکومت
پرگنہ پہکلے میں مستقل حاصل کیا سید ضامن شاہ والئے نجوبے خوب مل رہا اور جابجا مکانات فیل پر لڑائی سکہوں سے کیا پہر کنڈو
شینکاری [۲] گڑہی حمید خان [۳] مانسہرہ [۴] وغیرہ شیروان [۵] تک تمام مقدمات میں فتح ہندوستانیان کیا آخر الامر نوبت بمقدمہ
مانکرا اور ہری پور ہزارہ کے ساتہہ پہونچا اور اسوقت میں اتفاقاً آگ بارود خانہ ہندوستانیان میں بمقام مانکرا پہر لگیا
بہت لوگ اسمیں تباہ ہوا اور ہری پور فتح ہوا اس درمیان میں مسٹر اگنیو صاحب بہادر مولوی ولایت علی و عنایت علی و مقصود علی کو ایک
طور سے گرفتار کرکے واپس ہندوستان کو بہیجا اور عرصہ چہہ ماہ تک مقصود علی لاہور میں نظربند حراست میں رہا اور بعد خلاصی بوقت شورش
سکہان سرکار انگلشیہ کیساتہ روانہ وطن ہوا اور بقیہ ماندگان ہندوستانی حکمت کرکے از مقام مارگلہ واپس ہوکے بہ ستہانہ
نزد سید اکبر شاہ پہونچا اور میر اولاد علی اونکا افسر رہا اور مولوی عرب جو اسکا نخستہ نام معلوم نہیں ہے عرب صاحب مشہور تہا
وہ بہی ہمراہ میر اولاد علی کام کرتا رہا تا کہ پہر مولوی ولایت علی اور عنایت علی بمع عیال وارد ستہانہ ہوا اور تخمیناً عرصہ سات
آٹھ برس بعد آیا اور بوقت آنے اونکی خوب چرچا دہوم دہام ہندوستانیان بنا ہوا تہا کیونکہ سید اکبر شاہ ستہانہ بذریعہ اخوند
عبد الغفور صاحب سوات بادشاہ سوات کو روالی ہوا اور مجرفی اور ناوگی علاقہ چیلہ میں بہی ویرہ ہندوستانیان جابجا مقرر
ہوا تہا لہذا ستہانہ سے صوات تک چرچہ ہندوستانیان بخوبی خوب تہا اور علاوہ راہ آمد ورفت وآورد وبرد خرچ بمحنت
سلطنت سرکار انگلشیہ اور امان راہ کی نسبت بہ عملداری سابقہ سکہان بہی خوف تہوا ~~نہیں~~ ہوا اور چونکہ انہوں نے از خود
ہیں کچہ تعرض علاقہ محروسہ سرکار میں نہیں کیا اسواسطے اونکا نسبت بہی سرکار دولتمدار کو کچہ اسقدر التفات نہ تہا
بلکہ ایک قصہ ہے چہہ چہار پیشتر ان ہندوستانیان مقام بارہ سے تہانہ دار صوابی گرفتار کرکے عدالت میں بہیجدیا صدر سے حکم

دایر

ایسے شترانِ مذکور آیا اور وہ بھی واپس دیا گیا اور مصاحبان مہاراجہ اضلاع پٹنہ بوقت [illegible]

مولوی ولایت علی و عنایت علی مجمع قبایل [illegible] ہو گئے اور ان کو کہا مگر انہوں نے ضرورت [illegible] و مینی

در مرقہ ہجرت [illegible] پیش کیا جو کہ معمولی ہے [illegible] سرکار انگریزی سے عدم دست اندازی بقدمات دینی و ملکی

ہند اس صورت سے روانہ ہو کر بعد قطع [illegible] بمقام ستانہ پہنچے اور مولوی ولایت علی بعد دو سال

بارشنبہ سنی رفتہ ہوا اور عنایت علی امیر ہوا اور مجلس حیات ولایت علی عنایت علی بونیر و صوبات [illegible]

پرتار ہے اخوند عبد الغفور صوبات سے بذریعہ سید اکبر شاہ والی صوبات سلوک پیدا [illegible] تہا سو بعد فوت

ولایت علی اول بمقام اشراوانب علاقہ جہانداد خان والد نواب محمد اکرم خان امب علاقہ سرکار بروقت

اندراز ہوا عرصہ تک دو ماہ تک شیرامیں رہا جو کہ سرقت میں فوج مجمع کرنا مینکشن صاحب کمشنر اول

قسمت [illegible] اور جناب میجر ابٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ہزارہ واسطی سزادہی قوم حسن زئی کے باعث قتل

انکا رام صاحب بہادر و مکی صاحب دیگر ملک حسن زئی جلد کرنوا سے از کند رانب و ستہانہ و زیر اعتبور کر

عنایت علی مع جمعیت اپنے کے رو بسیدان ستانہ طرف چیچے چینے جلد گیا بعد واسطے فوج [illegible]

بمقام ستانہ مع سیدان [illegible] پس بعد عنایت علی کہیدہ ولی بمقام مرزنی و نانو گوی مقدار اقامت کر کے

کچھ زیادہ دیر نہ کیا کہ سبب لشکر [illegible] اور جا بجا سے جمع کر کے جمعیت بمقام منگل تہانہ

کیا اور مقرب خان فرزند فتح خان پنجتار بہی اپنا تابع بنایا اور جو کہ اکثر مردم خدو خیل مقرب خان کے

آپس میں نزاع اور جدال ہوتا تھا مولوی عنایت علی اکثر قلعہ منڈی وغیرہ میں متوجہ [illegible] رہتا رہا
مگر متعرض علاقہ نہوا تاکہ سنہ ۱۲۷۳ھ میں باستماع شورش ہندوستان مولوی عنایت علی جابجا شروع فساد
و دست درازی علاقہ سرکار میں کیا مولوی عبداللہ برفاقت برادران مقرب خان اور مبارک خان فرزند سید اکبر شاہ
مرحوم الوس چغرزئی بمقام نودہ و شیخ جانا چھاپہ ڈالا بعد سہ روز فوج انگریزی و رسالہ سرکار نے بمقام [illegible]
اور لشکر ہندوستانیوں کا مع سرداران مبارک شاہ وغیرہ مقہور ہوا میرزا محمد جان عشریدی رسالدار [illegible] بمع دیگر
چند نفر ہندوستانیان اور چند مردمان ملکی جو اوس سازش کے ماخوذ ہو کر پھانسی دیا گیا بعد دو دفعہ
بمقام نارنجی علاقہ سرکار میں سخت لڑائی کیا اور بصد [illegible] کم دیکھنے مولوی عنایت علی بمع لشکر
نارنجی میں رہا پھر وہاں سے [illegible] ہو کے تھوڑی دیر میں وغیرہ کپتان ہارس صاحب رسالدار شکستہ
یوسف زئی کہ بتقریب دورہ بمقام نودہ تشریف لایا تھا چھاپا دیکے رسالہ کی قصد تخمیم [illegible] اور
دیگر سرداران ہمعصر اور کچھ اسباب لیگیا سو جو کہ ہنگامہ شورش ہندوستان برپا تھا لہذا خرچ کے طرف سے
اونکو بہت تنگی ہوا اسو علاقہ خدوخیل سے پھر رانہ تابنہ ہوا [illegible] اثنای راہ میں بمقام
چنلے بعارضہ [illegible] بیمار ہو کر روح بقابض الارواح دیا اور اوسکا فرزند عبد الحمید بمع لشکر موجود
شامل جماعت مولوی نور اللہ و شاہ اکرام [illegible] و میر تقی بمقام ستانہ تھا اور مولوی
نور اللہ امیر بنایا جو کہ جناب صاحب والا [illegible] صاحب کمشنر بہادر کا وبار بار [illegible] بلوای
مفرور ان

دستان سے فراغت حاصل کرکے واسطے سزادہی مفسدین تعلقہ حدود متوجہ ہوا ابتدا اولا صاحب حشم

پنجتار و چنگلئی و ملکان تھانہ وغیرہ جملہ مکانات بود و باش مفسدین جو ہر مقام بلوا میں ہر طرف فساد ہوا

اور مقرب خان بعلاقہ جملہ فرار ہوا اس بعد مع فوج ظفر موج عازم تھانہ ہوا بمقام لڑی شاہ نور

قریب تھانہ میں جنگ ہوا شاہ اکرام اللہ مع ۵ پنجاہ نفر ہندوستانیاں وہاں قتل ہوا اور بقیہ

ہندوستانیاں ہمراہ سید ... باستانہ بمقام ملکہ جو سیدی مبارک شاہ تھا گیا کچھ زمانہ اونکا جمعیت و مال

و قبضہ خوب ہوا اگرچہ سرکار کے طرف سے اونکی نسبت احتیاط ہوتا رہا مگر بہر صورت اونکا جمعیت بھی ہوتا رہا

بعد جنگ تھانہ محمود شاہ برادر زادہ سید اکبر شاہ بعہدہ سالاری بمشاہرہ یکصد روپیہ تنخواہ ماہوار

ملازم سرکار ہوکر بہ بندوبست ستھانہ تعینات کیا گیا اور مولوی عبداللہ امیر جماعت مع جماعت تھا اور میر مقصود علی مع عیال

بمقام ملکہ آیا اور میر مقصود علی امیر ہوا اور مولوی نور اللہ فوت ہوا بعد چندے عرصہ ایک برس کے میر مقصود علی

بھی فوت ہوا اور مولوی عبداللہ امیر ہوا سنہ ۱۲۶۳ میں مولوی عبداللہ تجربہ کار و شمول شاہ محمود

و مبارک شاہ و ستھانہ جو اطاعت سرکار تھا اُسکے خورد و کلاں ہوا اور دست اندازی بدمعاملات کیا اور

دربار کے حوالی لڑی ... کیا عرصہ دو برس ماہ تک یہ حال رہا جب حاکم ... واسطے حفاظت سرحد

تعینات تھا تاکہ کرنل ... صاحب بہادر کمشنر ... اور جنرل ... صاحب بہادر بعزم سزادہی

و مفسدین مع فوج ظفر موج بزراہ درہ انبیلہ روانہ ہوا صدمہ شورش عظیم با اجتماع اقوام متفرق تا کافرستان

مقابلہ فوج سرکار ہوا اور سرکار نے فی الجملہ بعد تنبیہ بہت تھی و فرار بمقام ملکہ چلا گیا اور اخوند عبد الغفور
جو شورش مذکور میں شریک حال مولوی عبد اللہ ہوا تھا بمعہ جمیع اقوام متفرق ہوگئے تھا اور مصروم یونیر سے اقرار نامہ
دوستانہ لیا گیا اور ہندوستانیاں بمقام گلولنو بوہ [illegible] چمبرزی مقیم ہوا اور وہاں گذارہ بخوبی ہوتا رہا
تاکہ ~~بجہت ضعف اندرونی~~ مولوی عبد اللہ مقدمات باہمی معمولی افغانان میں دست اندازی وبرہ داری و جنبہ
داری شروع کیا اور اخوند صوات کو بھی بیدوت اندازی سے عزت غصب [illegible] معلوم ہوا افغانان یونیر و دیگر
تمام ہندوستانیاں پر بمقام [illegible] علاقہ یونیر لشکر کشی کیا اور یا جلکنا سے [illegible] نکالکر نیف [illegible] ودر
زمان راہ گلولنو بوہ میں لڑائی ہوئی ہوا بہت ہندوستانی قتل ہوئے اور کچھ بیٹاں بھی [illegible]
من بعد گلولنو بوہ [illegible] چمبرزی سے بیرجات کر کے بمقام بہار آور چلا علاقہ چنور [illegible]
دریائی اتک متصل [illegible] اور چونکہ و نیزیوں بھی شورش اکثر در پیش تھا اور فوج [illegible] موج دار تبعی [illegible]
مقید بالائی کوہی سر پہونچ کے سیاہ تپہ مگر ہندوستانیاں [illegible] لی از تنقیص [illegible] مقامی
تعرض فوج انگریزی نہیں البتہ اسوقت طوفان عظیم سے محفوظ رہا من بعد بمقام بلوسہ
علاقہ حسن زئی نزد مسمی پیر زادہ فرزند حاجی کنار آکر اقامت کیا اور بلوسہ میں قلعہ بنایا
در اثنائے جولائی سن ١٦ بمقام بلوسہ سے [illegible] تاحال موجود ہیں قریب چہار صد نفر کے لیکن اسکا
بالفعل موجود [illegible] اور ایک جمعدار [illegible] اور ایک جماعت کثیر قاصدان وغیرہ [illegible] اور چمبرزی

تیخ لطرف [illegible] بنی کر سکے جب سا ملی ابو [illegible] نظر جو کہ وہ مقدمہ حسب تجویز مصلحت و منظور [illegible] بیعدول جا ختم ہوا [illegible]

ہیں حسب تفصیل ذیل ۱ جمعدار نور الدین جیسر ۲ جمعدار شریعت اللہ رام پور بوہالیہ ۳ جمعدار محمد اکبر اعظم گڑھ ۴ جمعدار عبد الغفور حکیم پور

۵ رجب جمعدار مالدہ ۶ نعیم الدین جمعدار رام پور بوہالیہ ۷ جمعدار زینت اللہ نا معلوم المکان جمعدار دیانت اللہ مالدہ

معتبران مولوی ۱ فیاض علی عظیم آباد ۲ امیر خان مولوی عبد اللہ الفیا سے تابین سبا ۳ امان اللہ و ۴ مطیع اللہ و ۵ عبد القدوس

مولوی ۶ عبد الکریم برادر عبد اللہ ۷ مولوی اسحاق بہار و دانا پور مع ۲ دو برادران ۸ یعقوب و ۹ موسیٰ —

سرکار دولت مدار کو بہ نسبت اول لوگوں کے اور تائید اور مدد دینے والوں کے نہایت احتیاط اور سخت تجویز ہوا ہے

جناب رفعت مآب مسٹر ریلی صاحب بہادر اور صاحب والا شان کرنیل جیمس صاحب بہادر نے بیکماند تک رفع مفسدہ طرف

انتظام امر مذاہی میں مصروف ہاں اور نخچہ تجویزات مندرجہ مرتب کیا ہے آیندہ جو کچھ بظہور آئیگا عرض زیادہ الی

تتمہ امر مذاہی درج ہوگا

تاریخ ستانہ و ملکہ وحالات سیدان ہواخواہان قدیمی مجاہدین ہندوستان
حسب الحکم جناب مسٹر الیمنیل صاحب بہادر در ۲ جولائی سنہ ۱۸۹۶ع

سید اکبر شاہ ستہانہ ز سادات تختہ بند علاقہ بونیر ہی اور اسکا نسب نامہ بواسطہ بجناب سید علی ترمذی کہ معروف بہ پیر بابا ہی اور سنہ ۹۰۹ نہصد و نہ ہجری میں اوسکا انتقال ہوا پہونچتا ہی اور جناب پیر بابا کا والد سید قنبر علی سردار جلیل القدر ترمذ تہا عہد امیر تیمور میں یا مع بعد اوس سے تقریباً بہمرکابی والد خود سید علی صاحب ہندوستان میں آکر کے مرید شیخ سالار رومی ہوا اور معاملات دنیا داری والد خود سے دست بردار ہوا بعد تکمیل امورات مشیخت پوری سے ہندوستان سے علاقہ بونیر میں آکر کی بمقام دوکہڈہ جو اقصای سرحد بونیر متصل کوہ جوار ہی مقیم ہوا اور بجہت اینکہ ایک کہڈہ پیر بابا کا تہا اور ایک اوسکا خادم کا رسولی نام قریہ مذکور دوکہڈہ رکہا گیا ابتک بھی وہ قریہ کلاں ہی جو اور کہڈہ افغانی میں بمعنے آبریز ہی یعنی دو گہر زیادہ تر معاملات اسکا کچہ ضرور نہیں ہے لہذا اسقدر بر واسطے معلومی اصلیت سید اکبر شاہ اکتفا کیا گیا زیارت و مزار جناب سید علی صاحب درمیان دوکہڈہ و پاچا بکنارہ رود واقع ہی اور اولاد اوسکا بونیر سے متفرق ہوکے برعایت وراثت اضلاع و اطراف دور دراز مثل کونڑ وغیرہ فائز ہوا

سید اکبر شاہ ۱ فرزند شاہ جی ۲ بن ضامن شاہ ۳ بن میرزا شاہ ۴ بن محمد شاہ ۵ بن میاں خواجہ ۶ بن میاں مسعود بن میاں عبد الوہاب ۸ مشہور بمیاں عبدل بن میاں مصطفی ۹ بن جناب سید علی صاحب ۱۰

مقام ستھانہ معمورۂ سید صاحب شاہ جد سید اکبر شاہ ہے اور بوقت سلطنت احمد شاہ درانی آبادی ستھانہ

سنہ ۱۱۶۰ ہجری میں ہوا اور تفصیل اسکا یہ ہے کہ چونکہ سید صاحب شاہ کریم الطبع تھے اور بجہت افراط سخاوت و غلط

بخشی اراضی و مال و متاع مقام مالوف تختہ بند میں رہن وز وقت گرنکہ لاچار علاقہ چملہ متصل بونیر میں آیا چملہ میں

جو کچھ سیری اونکو ملی اسکو دستیاب ہوا وہ بھی صرف کرکے من بعد علاقہ امازئی کوہ میں آیا انہوں نے بنابر

جوانمردی اور ذی عزتی کے اونکا سپہ میں قدیم سے ہے قریہ ملکہ سید صاحب شاہ کو دیا سو اونسے کچھ دنوں میں ملکہ بھی

رہن کرکے صرف مصارف خود کیا اور یہ علاقہ اوتمانزئی ٹوپی میتھے میں آیا انہوں نے اونکو کچھ سیری [illegible]

دیا مگر من بعد قریہ جہانگیرہ دبوتکا باڑہ اونکو بطور مہمان مقیم کیا مگر چونکہ سید صاحب شاہ شخص معتبر و سرزور تھا اوسکو جملے

اتصال
بجہت سید خیلے ہر دو قریہ سے غیر مناسب متصور کیا اور مقام ستھانہ جو بہ قریب لجوار سرحد یاغستان تنول تھا اور

روتمانزئی نیز بلحاظ رستگی کام سرحد یہ تنول مقام مذکور سید صاحب شاہ کو دیا اور ~~بعد انتہا~~ بوقت مراجعہ احمد شاہ

مہم ہندوستان سے سید صاحب شاہ نے ستھانہ بکنارہ دریای اباسین آباد کیا اور سنہ ۱۱۹۲ ہجری میں ستھانہ

بطغیان دریای آب سند کہ نمونہ طوفان نوحی تھا ویران ہوا من بعد سید اکبر شاہ معہ برادران خورد

مقام شاہ متا قریب بیرہ آباد کیا اور سید اعظم برادر کلاں سید اکبر شاہ اور سید عمر ستھانہ بالا

قریب منڈی میں جا کر مقیم ہوا تخمیناً آبادی ستانہ سنہ ۱۱۹۵ سے سنہ ۱۲۵۰ ہجری تک یکصد سال تک باقی اور مقام

شاہ متا کہ سنہ ۱۲۶۰ ہجری میں آباد کیا ہمیشہ ستانہ بالا خراب کرکے سید اکبر شاہ دورکش کرنیل ایبٹ و در سنہ ۱۸۵۶ء جاری

جلدوا

جلا دیا عادت قدیمی ستھانہ سیدان ستھانہ جمہوری و رہزنی بعلاقہ سرکار انگریزی اور سابق بعہد سکھان گرد نواح ہزارہ
و جہیج میں تھی اور سید اکبر شاہ بوقت شورش مولراج ہزارہ میں بعہد عملداری سکھان مخاطب بخطاب بادشاہ مردم
ملکی ہوا تھا اور ہمیشہ سے ایک فرقہ ہندوستانیان اسکا پاس رہا کرتا تھا اور سنہ ۱۲۶۶ ہجری میں سید اکبر شاہ
بوساطت اخوند عبد الغفور صوات مخاطب بخطاب بادشاہ ہوا تھا اور والی ملک مذکور [illegible] واسطے مقابلہ
فوج سرکار انگریزی کے پس از آنکہ جنگ پہلے [illegible] کوٹ سرحد قریب صوات میں سرکار انگریزی کے ساتھ اخوند
عبد الغفور باجتماع مردم ملک بونیر و صوات کیا تاکہ سید اکبر شاہ بعارضہ بخار سنہ ۱۸۵۷ع میں بعارضہ
بخار انتقال کیا اور فرزند خود میر مبارک علی شاہ کہ مبارک شاہ زبان زد خاص و عام ہے ولیعہد
خود مقرر کیا مگر چونکہ بحین حیات سید اکبر شاہ اکثر امورات سلطنت میں خلل حاجی واقع ہوا اور اخوند عبد الغفور
تو بھی اس باعث کئی طرح تکلفات شامل حال ہوا لہذا عرصہ ایک دو ماہ [illegible] وہ امر بے ثبات
ہو کے مبارک شاہ معہ ایک سو بیس سوار روانہ ستھانہ ہو کر اثنای راہ میں بمقام چنگلی تحصیل مردان
متعلقہ سرحد سرکار بمقام نوده اور [illegible] یورش کیا یلغار بمشیر [illegible] سردار
زنیک وان صاحب کمان افسر اور کمانڈر صاحب رسالہ [illegible] اور اتفاقاً [illegible] میں تعینات
ہو کے لشکر ہندوستانیاں اور مبارک شاہ وغیرہ منہزم ہوا اور بمقام خود آیا تاکہ سنہ ۱۲ میں خباب کی [illegible]

ہربرٹ ایڈورڈس صاحب سپہ سالار لشکر قسمت ۔ بعد ازاں اور چند با منگلتانہ ۔ چلے اور نجیب اللہ ۔ ستھانہ بالا

وشاہ متقا جہاد اور سیدان اور ہندوستانیان بمقام ملکہ اقامت ۔ اور یوسف طرف غیرت شاہ شہنی ۔ شاہ محمود

عمر زادہ مبارک شاہ اور جہاد سرکار ملازم فرمایا اور شاہ محمود ہر دو کو صد روپیہ تنخواہ ۔ ری اور عہدہ سالاری

مقرر ہوا تاکہ سنہ ۱۸۶۲ء میں تخفیف ہوا اور بجہت بد چلنی موقوف ہو کر ایک طور سے نقل پر حکم جناب

نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب واسطے تربیت مردم افغانی ۔ جو انہوں نے

اقرار سابق بعہد ایڈورڈس صاحب دربارہ عدم دخل ہی سیدان وغیرہ بدانداز کیا تھا حاصل کرکے

دلایا —— نقل حکم جناب نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ——

مسئلہ عرضی سید محمود شاہ سالار ستھانہ ۔ درخواست عطائے معافی ستھانہ ملکیت ستھانہ

حکم جناب نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

مرقومہ اپریل ۱۸۶۲ء

ستھانہ سرکار انگلشیہ کے تعلق نہیں ہے جو چیز کہ سرکار انگریزی کے نہ ہو اس کو کیونکر دیا جاوے

اور مولوی عبداللہ معہ ایک ہزار دو سو ہندوستانیان بمقام ملکا ہیں اور ستھانہ معہ خود مبارک شاہ محمود ولایا اور

بقیہ ہندوستانی ملکہ میں چھوڑ دیا اور بعلاقہ سرکار دست اندازی شروع کی جمعیت ملکی کا یک گروہ عرصہ

چند ماہ تک واسطے حفاظت سرحد معہ ملکی عنف گورگہ مقیمی یا تعینات تھا تاکہ کرنیل تیلر صاحب بہادر

او

درجناب جنرل نیول چیمبرلن صاحب بہادر بمعہ فوج ظفر موج بقرار داد مشورت رئیس علاقہ بایں موجب

نقشہ بعزم تنبیہ کافہ مفسدین ہندوستانیان عازم ملکہ از راہ سرخ آبی بدرگاہ امبیلہ

ہوا صدمہ شورش عظیم با جتماع اقوام متفرق تا حدود کافرستان و اطراف دور دراز ہوا

آخر الامر بدقت مشکل سے اقرار نامہ و عہد نامہ مردم بونیر و امازیاں سے حاصل ہوا اور مقام

ملکہ جلا دیا گیا اور مولوی عبداللہ بعد قدرے بمقام تلو [illegible] مقیم ہوا اور مبارک شاہ

بعد عرصہ [illegible] پہر بمقام ملکہ مقیم ہوا اور فوج وہاں سے یعنی درہ امبیلہ سے واپس آ کر کے

مقام منڈی بھی اور ستہانہ جلا دیا اور اقرار نامہ مکرر اتمانزیوں اور گدونوں سے در باب عدم دخل دہی

سیدان زمین ستہانہ پر لیا گیا اور خادی خان جو دفعہ اول میں بعہد جناب ڈورس صاحب بہادر مدد

کامل مقدمہ اول میں دیا اور دفعہ ثانی میں دیا جناب میجر جیمس صاحب بہادر کمشنر قسمت پشاور نے

بلحاظ اسکے کہ وہ بھی سیدان نے بسبب دوستی سرکار کہاں سے نکالا تھا پہر بمقام کہبل مقیم فرما کر

مقرر کیا تا کہ سنہ ۱۸۶۸ء میں خادی خان بخلاف خانگی پٹھانان مقام کہبل برخاست ہوا

اور علیخان نامی حقیقی برادر آں [illegible] بمقام کہبل متصرف ہوا لہذا پہر سیدان زمین ستہانہ پر

دخل نہیں ہوا ہوگیا اور بدستور زمانہ سابق لیتے تھے اور چند بر [illegible] آمد کرتے ہیں اور احیانا کاروانہای علاقہ سرکاری کی

محصول راہ [illegible] لیتے تھے بہی لیتے ہیں اور چور اونکا حسب عادت قدیمی از راہ گذر لیتے تھے و کہیں [illegible] ازی

ورازداری مامور حقیقی علی [illegible] علاقہ سرکار رہتی [illegible] اول ہندی [illegible] اور ہزارہ اور اٹک اور [illegible]

یہ ہر حالت لیتے تھے اور [illegible] ابتدا سنہ [illegible] ہجری سے [illegible] سنہ [illegible] تک مطابق سنہ [illegible] مطلع